جہانگیری

انتخاب تفسیر جلالین

مشکاۃ المصابیح

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ٥ لاہور

جہانگیری

انتخاب

تفسیر جلالین

علی حاشیۃ

المصحف الشریف

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ۰ لاہور
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

نام کتاب ———— تفسیر جلالین

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— جنوری 2009ء

سرورق ———— باھو گرافکس

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

اسٹاکسٹ

مکتبہ تنظیم المدارس
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

مکتبہ قادریہ
داتا دربار مارکیٹ 042-7226193
ملک غلام رسول حمدی 0321-8226193

نظامیہ کتاب گھر
زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور
حافظ محمد داؤد 0301-4377868

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شرفِ انتساب

اپنے مشکوٰۃ المصابیح کے اُستاد

حضرت مولانا **قاضی عبدالرحمٰن جلالی** دامت برکاتہم العالیہ

(سابق مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور)

کی نذر

بہ پیرِ میکدہ گفتم کہ چیست راہِ نجات

بخواست جامِ مے و گفت بادہ نوشیدن

نیاز مند

محمد محی الدین

اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث کی ترویج و اشاعت اور درس و تدریس کرنے والوں کے لیے

دعاءِ نبوی ﷺ

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی، پھر اسی طرح آگے پہنچا دی جیسے سنی تھی

الحدیث

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جس نے ہمیں اپنے پیارے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب اور آپ کی امت کے دیگر تمام افراد پر بھی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر ہے کہ اس کے فضل وکرم کے نتیجے میں ہم اس وقت آپ کے سامنے تنظیم المدارس العربیہ پاکستان کے تجویز کردہ نصاب درسِ نظامی برائے طالبات کی ایک اہم کتاب "انتخابِ تفسیر جلالین ومشکوٰۃ المصابیح" آپ کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

ہم نے یہ پوری کوشش کی ہے کہ تفسیر جلالین کو علم تفسیر میں اور مشکوٰۃ المصابیح کو علم حدیث میں جو مقام حاصل ہے اور نصابی کتاب ہونے کے اعتبار سے طالبات کی سہولت کے لیے اس کی ظاہری خوبیوں کو جتنا نمایاں ہونا چاہیے انہیں نمایاں کیا جائے۔ ہم اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا اندازہ لگانے کے لیے آپ کو دیگر اداروں کی طرف سے شائع شدہ اسی منتخب مجموعے پر ایک نظر ڈالنا ہوگی۔

ترجمے کی خدمت ہمارے محترم دوست ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے انجام دی ہے۔ اس کتاب کے ہمراہ طالبات کے نصاب کے متعلق دو دیگر مجموعے "انتخاب احادیث- جلد اوّل (صحیح بخاری وصحیح مسلم کی منتخب احادیث کا مجموعہ) اور انتخاب احادیث- جلد دوم (جامع ترمذی، شمائل ترمذی، سنن ابوداؤد، سنن ابن ماجہ، سنن نسائی اور شرح معانی الآثار کی منتخب احادیث کا مجموعہ) بھی شائع ہو چکے ہیں۔ اور ان کے ترجمے کی خدمت بھی حضرت صاحب نے سرانجام دی ہے۔

اُمید ہے درسِ نظامی کی طالبات کے لیے ہماری یہ کاوش نعمتِ غیر مترقبہ ثابت ہوگی اور طالبات کے ہمراہ عام اُردو دان طبقہ ان آیات واحادیث کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوگا۔

اپنے تمام قارئین سے ہم یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کا مطالعہ، درس، تدریس کرتے ہوئے ادارہ کی انتظامیہ اور اس کے متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسی طرح سے اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لیے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے جو صفاتِ جمال و ''جلال'' سے موصوف ہے۔ جو آسمان و زمین کا نور ہے جس کے نور کی مثال اُس ''مشکوٰۃ'' کی طرح ہے جس میں ''مصباح'' ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو جو اللہ تعالیٰ کی تمام صفاتِ ''جلال'' و جمال کا کامل ترین مظہر ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کے اصحاب' آپ کی اُمت کے علماء' صلحاء' اولیاء' اصفیاء پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں جو ہدایت کے ''مصابیح'' ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے درسِ نظامی کے نصاب برائے طالبات میں شامل تفسیر جلالین اور مشکوٰۃ المصابیح کے منتخب حصے کا ترجمہ سپردِ قلم کیا جو اس وقت آپ کے سامنے ہے۔ تفسیر جلالین کے متن کو نمایاں اور واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ طالبات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ مزید سہولت کے لیے تفسیر جلالین کے متن کے اوپر قرآن مجید کی آیات شامل کی گئی ہیں۔ تاہم ترجمہ کرتے ہوئے صرف تفسیر جلالین کے متن کو سامنے رکھا گیا۔

مشکوٰۃ المصابیح کی منتخب احادیث کا ترجمہ کرنے کے ساتھ حاشیے میں احادیث کی تخریج شامل کی گئی ہے جو ''دارالکتب العلمیہ بیروت' لبنان'' سے 2007ء میں شائع شدہ مشکوٰۃ المصابیح کے نسخے سے نقل کی گئی ہے۔ اس کے محقق شیخ جمال عیتانی ہیں۔

ہم اپنے ان تمام دوستوں اور مہربانوں کے شکرگزار ہیں جنہوں نے اس کام کی تکمیل تک کسی بھی حوالے سے ہمارے ساتھ محبت' شفقت' مہربانی اور تعاون کا سلوک روا رکھا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے' اس میں ہونے والی کوتاہی کو درگزر کرے اور ہمیں آئندہ بھی اس نوعیت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا فرمائے۔

سب سے آخر میں احمد راہی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسبِ حال ہے۔

جلوے تھے کسی کے کار فرما ہر نقش میں رنگ بھر گئے ہم

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

سورۃ النساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ○ وَاٰتُوا الْيَتٰمٰٓى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ○

النساء مدنية مائة وخمس اوست او سبع وسبعون اٰية

﴿یہ مدنی سورت ہے اور اس میں 175 یا 176 یا 177 آیات ہیں﴾

۞ (يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ) من اَهل مكة (اتَّقُوْا رَبَّكُمُ) اَى عقابه بأن تطيعوه (الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ) آدم (وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا) حواء بالمد من ضلع من اَضلاعه اليسرى (وَبَثَّ) فرّق ونشر (مِنْهُمَا) من آدم وحوّاء (رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً) كثيرة (وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ) فيه اِدغام التاء فى الاَصل فى السين ، وفى قراء ة بالتخفيف بحذفها اَى تتساء لون (بِهٖ) فيما بينكم حيث يقول بعضكم لبعض (اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ) و (اَنشدك بالله) (وَ) اتقوا (الْاَرْحَامَ) اَن تقطعوها ، وفى قراء ة بالجرّ عطفا على الضمير فى به ، وكانوا يتناشدون بالرحم (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا) حافظًا لَاعمالكم فيجازيكم بها اَى لم يزل متصفا بذلك .

اے لوگو! یعنی اے اہل مکہ! اپنے پروردگار سے ڈرو یعنی اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرو جس نے تمہیں ایک جان یعنی آدم سے پیدا کیا اور اس میں سے اس کی بیوی کو پیدا کیا یعنی ''حوا'' کو اس لفظ کو ''مد'' کے ہمراہ پڑھا جائے گا۔ (اس کی بیوی کو) بائیں طرف کی پسلی سے پیدا کیا۔

اور پھیلا دیا یعنی الگ کیا اور بکھیر دیا ان دونوں سے یعنی آدم وحوا سے بہت سے مردوں کو اور خواتین کو جو بہت سی ہیں۔

اس اللہ سے ڈرو (جس کا نام لے کر) تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اس (لفظ) میں اصل میں ''ت'' کا ''س'' میں ادغام ہے اور ایک قرأت کے مطابق ''ت'' کو حذف کر کے تخفیف کے ہمراہ پڑھا جائے گا یعنی ''تتسآء لون''۔

اس کے وسیلے سے (یعنی اس کے نام کے وسیلے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو) آپس میں جیسے کوئی شخص

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا (3)

دوسرے سے یہ کہتا ہے میں تم سے اللہ کے نام پر مانگتا ہوں میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں (کہ تم میرا یہ کام کردو) اور ''ارحام'' کے حوالے سے ڈرو یعنی اس رشتہ داری کو توڑو نہیں۔

ایک قرأت کے مطابق اس لفظ (ارحام) پر جر پڑھی جائے گی اور اس کا عطف لفظ ''ہ'' میں موجود ضمیر پر ہوگا کیونکہ وہ لوگ (یعنی مشرکین) رشتے داری کے نام پر ایک دوسرے کو قسم دیتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے وہ تمہارے اعمال کو محفوظ کرتا ہے اور تمہیں اس کی جزا دے گا یعنی وہ ہمیشہ اس صفت سے موصوف رہے گا۔

ونزل في يتيم طلب من وليه ماله فمنعه (وَاٰتُوا الْيَتٰمٰى) الصغار الذين لا اَب لهم (اَموالهم) اِذا بلغوا (وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ) الحرام (بِالطَّيِّبِ) الحلال اَى تاخذوه بدله كما تفعلون من اَخذ الجيد من مال اليتيم وجعل الردئ من مالكم مكانه (وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ) مضمومة (اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ اِنَّهٗ) اَى اكلها (كَانَ حُوْبًا) ذنبًا (كَبِيْرًا) عظيمًا .

یہ (آگے والی) آیت ایک یتیم کے بارے میں نازل ہوئی۔ جس نے اپنے ولی سے (اپنا حق) مانگا تو اس نے انکار کر دیا اور یتیموں کو دو یعنی وہ چھوٹے بچے جن کے باپ (زندہ) نہ ہوں' ان کے مال یعنی جب وہ بالغ ہو جائیں اور خبیث یعنی حرام کو پاکیزہ یعنی حلال کے بدلے میں نہ لو یعنی اس کے عوض میں نہ لو یعنی یتیم کا اچھا مال لے کر اپنا گھٹیا مال اس کی جگہ نہ رکھو اور ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ۔ بیشک یہ بہت بڑا حوب یعنی گناہ ہے۔

ولما نزلت تحرّجوا من ولاية اليتامى وكان فيهم من تحته العشر اَو الثمان من الاَزواج فلا يعدل بينهن فنزل :(وَاِنْ خِفْتُمْ اَ) نْ (لَّا تُقْسِطُوْا) تعدلوا (فِي الْيَتٰمٰى) فتحرّجتم من اَمرهم فخافوا اَيضًا اَن لا تعدلوا بين النساء اِذا نكحتموهن (فَانْكِحُوْا) تزوّجوا (مَا) بمعنى (مَنْ) (طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ) اَى اثنتين اثنتين وثلاثًا ثلاثًا واَربعًا اَربعًا ولا تزيدوا على ذٰلك (فَاِنْ خِفْتُمْ اَ) نْ (لَّا تَعْدِلُوْا) فيهن بالنفقة والقسم (فَوَاحِدَةً) انكحوها (اَوْ) اقتصروا على (مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) من الاِماء اِذ ليس لهن من الحقوق ما للزوجات (ذٰلِكَ) اَى نكاح الاَربع فقط اَو الواحدة اَو التسرّى (اَدْنٰٓى) اَقرب اِلٰى (اَلَّا تَعُوْلُوْا) تجوروا .

جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے یتیموں کا ولی بننے میں حرج محسوس کیا۔ حالانکہ (اس سے پہلے) ان میں

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا مَّرِیْٓـًٔا (4)
وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (5)

سے بعض کے نکاح میں 10,10,8,8 بیویاں تھیں۔ (اس خوف کے تحت) کہ وہ ان کے ساتھ انصاف نہیں کر سکیں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم عدل نہیں کر سکو گے۔ یتیموں کے بارے میں یعنی تم ان یتیموں کے بارے میں حرج محسوس کرو اور تمہیں یہ بھی اندیشہ ہو کہ اگر تم نے ان (یتیم لڑکیوں) کے ساتھ نکاح کیا تو ان کے درمیان عدل برقرار نہیں رکھ سکو گے تو ان (دوسری خواتین) کے ساتھ شادی کرو جو تمہیں پسند ہوں۔ خواہ دو دو' تین' تین یا چار' چار۔ یہاں لفظ ''ما'' لفظ ''من'' کے معنی میں استعمال ہوا ہے یعنی وہ لوگ دو یا تین یا چار خواتین کے ساتھ (بیک وقت) نکاح کر سکتے ہیں۔ اس سے زیادہ تمہیں (اختیار) نہیں اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ تم ان کے درمیان بھی عدل نہیں کر سکو گے یعنی خرچ اور (وقت کی) تقسیم کے حوالے سے تو تم ایک عورت کے ساتھ شادی کرو گے یا پھر اکتفاء کرو گے' ان کنیزوں پر جو تمہاری ملکیت میں ہیں کیونکہ کنیزوں کے وہ حقوق نہیں ہوتے جو آزاد عورتوں کو حاصل ہوتے ہیں۔ یہ یعنی چار عورتوں کے ساتھ شادی کرنا یا ایک شادی کرنا یا کنیزوں کے ساتھ تعلق رکھنا اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم ناانصافی نہ کرو۔

(وَاٰتُوا) اَعطوا (النِّسَآءَ صَدُقَاتِهِنَّ) جمع (صَدُقَة) (مهورهن) (نِحْلَةً) مصدر عطية عن طيب نفس (فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا) تمييز محول عن الفاعل، اَی طابت اَنفسهن لكم عن شیء من الصداق فوهبنه لكم (فَكُلُوْهُ هَنِیْٓـًٔا) طيبًا (مَّرِیْٓـًٔا) محمود العاقبة لا ضرر فيه عليكم فی الآخرة نزلت ردًّا علٰی من كره ذٰلك.

اور عورتوں کو ان کے مہر دو' خوشی کے ساتھ۔ یہاں پہ لفظ ''صدقات'' لفظ صدقہ کی جمع ہے۔ یعنی ان کے مہر اور (لفظ نحلۃ) مصدر ہے۔ یہ خوشی سے دیئے جانے والے عطیے کو کہتے ہیں۔ یعنی اگر وہ عورتیں اپنی خوشی سے تمہیں اس میں سے کچھ دیں۔ یہ لفظ یہاں تمیز واقع ہو رہا ہے جو اصل میں فاعل تھا۔ یعنی اگر ان کے نفس اس مہر میں سے کسی چیز کو تمہارے لیے پسند کریں اور وہ تمہیں عطیہ کے طور پر دیں تو تم اسے خوشگوار طور پر کھاؤ۔ (لفظ ''ھنیا'') کا مطلب پاکیزہ اور (لفظ ''مریئا'') کا مطلب وہ چیز جس کا انجام اچھا ہو اور وہ آخرت میں کسی ضرر کا باعث نہ ہو۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو خواتین کی طرف سے' ان کے مہر میں سے' ملنے والے مال کو کھانا پسند نہیں کرتے تھے۔

(وَلَا تُؤْتُوْا) اَيها الاولياء (السُّفَهَآءَ) المبذِّرين من الرجال والنساء والصبيان (اَمْوَالَكُمْ) اَی اَموالهم التی فی اَيديكم (الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيَامًا) مصدر (قَامَ) اَی تقوم بمعاشكم وصلاح اَولادِكم فيضيعوها فی غير وجهها، وفی قراءة قِيمًا جمع (قيمة) ما تقوم به الاَمتعة (وَارْزُقُوْهُمْ

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَإِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ إِسْرَافًا وَّ بِدَارًا أَنْ يَّكْبَرُوْا ۚ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا (6)

فِيهَا) أطعموهم منها (وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا) عِدُوهم عِدَةً جميلة بإعطائهم اموالهم إذا رشدوا .

اور نہ دو! یعنی اے سرپرستو! ناسمجھ لوگوں کو یعنی وہ مرد خواتین اور بچے جو فضول خرچی کرتے ہوں۔ اپنے مال یعنی ان کے وہ مال جو تمہارے قبضے میں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے قیام کی وجہ بنایا ہے۔ یہ لفظ ''قام'' کا مصدر ہے یعنی اس سے تمہاری معیشت قائم ہے اور تمہاری اولاد کی (اس میں) بہتری ہے۔ (اگر تم نے ان ناسمجھوں کو مال دیدیا) تو وہ اس کو غلط جگہ پر ضائع کر دیں گے۔ ایک قرات کے مطابق لفظ ''قیما'' لفظ ''قیمۃ'' کی جمع ہے یعنی وہ چیز جس کو سامان کی قیمت کے طور پر (ادا کیا) جائے اور انہیں اس میں سے رزق دو یعنی کھانے کیلئے دو۔ لباس پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو یعنی ان سے یہ اچھا وعدہ کرو کہ جب وہ سمجھدار ہو جائیں گے تو ان کا مال انہیں دیدیا جائیگا۔

(وَابْتَلُوا) اختبروا (الْيَتَامٰى) قبل البلوغ في دينهم وتصرفهم في أحوالهم (حَتّٰى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ) أي صاروا أهلًا له بالاحتلام أو السن وهو استكمال خمسة عشرة سنة عند الشافعي (فَإِنْ اٰنَسْتُمْ) أبصرتم (مِّنْهُمْ رُشْدًا) صلاحا في دينهم ومالهم (فَادْفَعُوْٓا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَلَا تَاْكُلُوْهَا) أيها الأولياء (إِسْرَافًا) بغير حق حال (وَبِدَارًا) أي مبادرين إلى إنفاقها مخافة (أَنْ يَّكْبَرُوْا) رشداء فيلزمكم تسليمها إليهم (وَمَنْ كَانَ) من الأولياء (غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ) أي يعف عن مال اليتيم ويمتنع من أكله (وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ) منه (بالمعروف) بقدر أجرة عمله (فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ) أي إلى اليتامى (أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ) أنهم تسلموها وبرئتم لئلا يقع اختلاف فترجعوا إلى البينة وهذا أمر إرشاد (وَكَفٰى بِاللّٰهِ) الباء زائدة (حَسِيْبًا) حافظًا لأعمال خلقه ومحاسبهم .

اور آزماتے رہو یعنی تجربہ کرتے رہو یتیموں کا، یعنی ان کے بالغ ہونے سے پہلے، ان کے دین میں اور ان کے مال میں تصرف کرنے کے حوالے سے، یہاں تک کہ جب وہ نکاح (کی عمر) تک پہنچ جائیں یعنی احتلام ہو جانے کی صورت میں یا عمر کے اعتبار سے وہ نکاح کے قابل ہو جائیں۔ امام شافعی کے نزدیک اس کی حد 15 سال ہے۔ یہاں تک کہ تم ان میں سمجھ داری محسوس کرو یعنی یہ دیکھو کہ وہ اپنے دین اور مال کے حوالے سے باصلاحیت ہو چکے ہیں تو تم ان کے مال ان کے حوالے کر دو۔ اے سرپرستو! تم وہ مال اسراف کے طور پر نہ کھانا یعنی ناحق طور پر اور جلدی کرتے ہوئے یعنی اس خوف سے خرچ نہ کر دینا کہ وہ (کم

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا (۷)

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (۸)

سن یتیم) بڑے ہو جائیں گے اور پھر تمہیں وہ مال ان کے حوالے کرنا پڑے گا اور سرپرستوں میں سے جو شخص خوشحال ہو وہ (ان کا مال کھانے سے) بچے اور جو محتاج ہو وہ اس میں سے مناسب طریقے سے کھا سکتا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اپنی مزدوری کے حساب سے کھا سکتا ہے اور جب تم ان کا مال ان کے حوالے کرو تو اس پر گواہ بنالو کہ تم نے (وہ مال) ان کے حوالے کر دیا ہے اور تم بری الذمہ ہو چکے ہو تاکہ (بعد میں) اختلاف نہ ہو۔ (اور اگر ہو بھی جائے) تو گواہوں کی طرف رجوع کیا جا سکے۔ یہ مستحب امر ہے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے کے حوالے سے کافی ہے۔ یہاں پر ''ب'' زائدہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ) مخلوق کے اعمال کی حفاظت کرنے والا ہے اور ان کا محاسبہ کرنے والا ہے۔

ونزل ردًّا لِمَا كان عليه الجاهلية من عدم توريث النساء والصغار (لِلرِّجَالِ) الاولاد والاقرباء (نَصِيبٌ) حظٌّ (مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَان وَالْاَقْرَبُوْنَ) المتوفون (وَلِلنِّسَآءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ) اي المال (اَوْ كَثُرَ) جعله الله (نَصِيبًا مَّفْرُوْضًا) مقطوعًا بتسليمه اليهم.

زمانہ جاہلیت میں خواتین کو اور چھوٹے بچوں کو وراثت نہیں دی جاتی تھی۔ ان لوگوں کی تردید کیلئے یہ آیت نازل ہوئی۔

مردوں کیلئے یعنی (میت کی) اولاد اور قریبی رشتہ داروں کیلئے مخصوص حصہ ہے۔ اس چیز میں سے جو والدین یا قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں یعنی جب وہ فوت ہو جائیں اور عورتوں کیلئے بھی مخصوص حصہ ہے۔ اس مال میں سے جو ماں باپ یا رشتہ داروں نے چھوڑا ہو۔ خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اسے مقرر حصہ بنایا ہے یعنی مقرر کیا ہے تاکہ انہیں دیا جائے۔

(وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ) للميراث (اُولُوا الْقُرْبٰى) ذوو القرابة ممن لا يرث (وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ) شيئًا قبل القسمة (وَقُوْلُوْا) ايها الاولياء (لَهُمْ) اذا كان الورثة صغارًا (قَوْلًا مَّعْرُوْفًا) جميلًا بان تعتذروا اليهم انكم لا تملكونه وانه للصغار وهذا قيل انه منسوخ وقيل لا ولكن تهاون الناس في تركه وعليه فهو ندب وعن ابن عباس واجب.

اور جب یعنی میراث کی تقسیم کے وقت قریبی رشتہ دار موجود ہوں یعنی ایسے رشتہ دار جن کا وراثت میں حصہ نہیں ہوتا یا یتیم اور مسکین موجود ہوں تو اس میں انہیں بھی کچھ دو۔ یعنی تقسیم سے پہلے کچھ دیدو۔ اے وارثو! جو وارث چھوٹے ہوں' ان سے اچھی بات کہو! یعنی عمدہ بات کہو! یعنی ان سے معذرت کرلو کہ جب تک وہ چھوٹے ہیں وہ اس مال کے مالک نہیں بن سکتے۔

وَلْيَخْشَ الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعٰفًا خَافُوْا عَلَيْهِمْ ص فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (۹)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ط وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (۱۰)

ایک قول کے مطابق یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ حکم منسوخ نہیں ہوا۔ البتہ لوگوں نے لاپرواہی کی وجہ سے اسے ترک کر دیا ہے۔

اس صورت میں یہ مستحب ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول روایت کے مطابق ایسا کرنا واجب ہے۔

(وَلْيَخْشَ) اى ليخف على اليتامى (الَّذِيْنَ لَوْ تَرَكُوْا) اى قاربوا ان يتركوا (مِنْ خَلْفِهِمْ) اى بعد موتهم (ذُرِّيَّةً ضِعَافًا) اولادًا صغارًا (خَافُوْا عَلَيْهِمْ) الضياع (فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ) فى امر اليتامى وليأتوا اليهم ما يحبون ان يفعل بذرّيتهم من بعدهم (وَلْيَقُوْلُوْا) للميّت (قَوْلًا سَدِيْدًا) صوابًا بأن يأمروه ان يتصدّق بدون ثلثه ويدع الباقى لورثته ولا يتركهم عالة.

اور چاہیے کہ ڈریں یعنی یتیموں کے بارے میں خوفزدہ ہیں وہ لوگ کہ اگر وہ چھوڑ جائیں یعنی عنقریب وہ مرنے کے بعد (چھوڑ جائیں گے اپنے پیچھے کمزور اولاد کم سن بچے تو انہیں ان کے ضائع ہونے کا) خوف ہوگا اس لئے یتیموں کے بارے میں وہ لوگ اللہ تعالیٰ ڈریں اور (ان یتیموں کے ساتھ) اس طرح کا سلوک کریں جیسا اپنی اولاد کے بارے میں اپنے مرنے کے بعد چاہتے ہیں اور (ان لوگوں کو چاہیے) کہ وہ مرنے کے قریب آدمی سے اچھی بات کہیں یعنی وہ اس سے یہ کہیں کہ وہ اپنے مال میں سے تہائی حصے سے کم کے بارے میں وصیت کرے اور باقی مال کو اپنے ورثاء کے لئے چھوڑ دے اور انہیں محتاجی کے عالم میں نہ چھوڑے۔

(اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا) بغير حق (اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ) اى ملأها (نَارًا) لانه يؤول اليها (وَسَيَصْلَوْنَ) بالبناء للفاعل والمفعول يدخلون (سَعِيْرًا) نارًا شديدة يحترقون فيها.

بے شک وہ لوگ جو یتیموں کا مال ظلم کے طور پر یعنی ناحق طور پر کھا لیتے ہیں وہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ کھاتے ہیں یعنی بھرتے ہیں کیونکہ اس کا انجام آخر کار یہی ہوگا اور وہ لوگ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے اور اس کا مطلب داخل ہونا ہے لفظ سعیراً کا مطلب سخت آگ ہے جس میں وہ جل جائیں گے۔

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۭ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ ۚ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ۚ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (11)

(يُوْصِيْكُمُ) يأمركم (اللّٰهُ فِيْ) شأن (اَوْلَادِكُمْ) بما يذكر (لِلذَّكَرِ) منهم (مِثْلُ حَظِّ) نصيب (الْاُنْثَيَيْنِ) إذا اجتمعتا معه فله نصف المال ولهما النصف فإن كان معه واحدة فلها الثلث وله الثلثان وإن انفرد حاز المال (فَاِنْ كُنَّ) أى الاولاد (نِسَاءً) فقط (فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ) الميت وكذا الاثنتان لأنه للأختين بقوله "فلهما الثلثان مما ترك" فهما أولى ولأن البنت تستحق الثلث مع الذكر فمع الأنثى أولى ،وفوق قيل صلة وقيل لدفع توهم زيادة النصيب بزيادة العدد لمّا فُهِمَ استحقاق البنتين الثلثين من جعل الثلث للواحدة مع الذكر (وَاِنْ كَانَتْ) المولودة (وَاحِدَةً) وفى قراء ة بالرفع، (فكَانَ) تامة (فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ) أى الميت ويبدل منهما (لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ) ذكر أو أنثى ،ونكتة البدل إفادة أنهما لا يشتركان فيه وألحق بالولد ولد الابن وبالأب الجدّ (فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوَاهُ) فقط أو مع زوج (فَلِاُمِّهِ) بضم الهمزة وكسرها فرارًا من الانتقال من ضمة إلى كسرة لثقله فى الموضعين (الثُّلُثُ) أى ثلث المال أو ما يبقى بعد الزوج والباقى للأب (فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ) أى اثنان فصاعدًا ذكور أو إناث (فَلِاِمِّهِ السُّدُسُ) والباقى للأب ولا شيء للإخوة وإرث من ذكر ما ذكر (مِنْ بَعْدِ) تنفيذ (وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ) بالبناء للفاعل والمفعول (بِهَا اَوْ) قضاء (دَيْنٍ) عليه، وتقديم الوصية على الدين وإن كانت مؤخرة عنه فى الوفاء للاهتمام بها (اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ) مبتدأ، خبره (لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا) فى الدنيا والآخرة فظانٌّ أن ابنه أنفعُ له فيعطيه الميراث فيكون الأب أنفع وبالعكس وإنما العالمُ بذلك اللّٰه ففرض لكم الميراث (فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا) بخلقه (حَكِيْمًا) فيما دبّره لهم أى: لم يزل متصفًا بذلك.

اللہ تعالیٰ تمہیں وصیت کرتا ہے یعنی وہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں یعنی جو کچھ بیان کیا جائے گا ان میں

سے ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے یعنی اس وقت جب ایک لڑکے کے ساتھ (اس کی دو بہنیں ہوں) تو نصف مال لڑکے کو ملے گا اور بقیہ نصف ان دونوں کو دے دیا جائے گا اگر ایک لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی ہو تو اس لڑکی کو تہائی حصہ ملے گا اور لڑکے کو دو حصے مل جائیں گے اگر صرف ایک لڑکا ہو تو سارا مال اُسے ملے گا۔

اگر ورثاء میں صرف لڑکیاں ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں سارے مال کا دو تہائی ملے گا۔

یعنی جو کچھ بھی میت نے چھوڑا ہے اسی طرح اگر وارث صرف دو بہنیں ہوں تو (ان کا بھی اتنا ہی حصہ ہو گا) کیونکہ دو بہنوں کا یہ حصہ ہوتا ہے (جیسا کہ) ارشاد باری تعالیٰ ہے ''ان دونوں کو دو تہائی مل جائے گا'' اس چیز میں سے جو میت نے چھوڑی ہے اس لئے بیٹیاں اس بات کی زیادہ حق دار ہے دوسری بات یہ ہے کہ جب بیٹی اپنے بھائی کی موجودگی میں تیسرے حصے کی مستحق ہوئی ہے تو وہ میت کی بہن کی موجودگی میں بدرجہ اولیٰ تیسرے حصے کی مستحق ہو گی۔

یہاں پر لفظ ''فوق'' صلہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور ایک قول کے مطابق یہ اس وہم کو دور کرنے کے لئے استعمال ہوا ہے کہ اگر مقدار زیادہ ہو تو حصہ بھی زیادہ ہو جاتا ہے کیونکہ صرف ''بیٹیوں'' کے لئے دو تہائی حصہ مقرر کیا گیا ہے اس لئے کہ ایک لڑکے کے ساتھ ایک لڑکی ایک تہائی حصہ کی حقدار ہو جاتی ہے۔

اور اگر صرف ایک لڑکی ہو ایک قرأت کے مطابق لفظ واحدۃ میں ''رفع'' پڑھا جائے گا اس صورت میں کانا تامہ شمار ہو گا تو اس کو نصف مال ملے گا اور اس کے ماں باپ اس سے مراد میت کے ماں باپ ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہو گا اس چیز میں سے جسے میت نے چھوڑا ہے یہ لفظ ''لابویہ'' کا بدل واقع ہو رہا ہے جب میت (کی اولاد) موجود ہو خواہ وہ لڑکے ہوں یا صرف لڑکیاں ہوں اسے بھی بدل کے طور پر لایا گیا ہے اس میں یہ نکتہ پوشیدہ ہے کہ وہ دونوں (اس چھٹے حصے میں) شریک نہیں ہوں گے۔

بلکہ (دونوں کو چھٹا' چھٹا حصہ ملے گا) اولاد میں پوتے اور پوتیاں داخل ہوں گے اور لفظ ''اب'' میں دادا شامل ہو گا۔

اگر (میت کی) اولاد نہ ہو اور صرف اس کے ماں باپ اس کے وارث ہوں یعنی صرف ماں باپ ہوں اور اس کی بیوی ہو تو اس کی ماں کو یہاں پر ''ہمزہ'' پر ضمہ پڑھا گیا ہے اور کسرہ بھی پڑھا گیا ہے اس لئے کہ ضمہ سے کسرہ کی طرف منتقل ہونا لازم نہ آئے کیونکہ یہ دونوں جگہ پر ثقیل ہو گا تیسرا حصہ ہو گا یعنی مکمل مال کا تیسرا حصہ ہو گا یا پھر (میاں یا بیوی) کو دینے کے بعد جو کچھ بچے گا اس کا تیسرا حصہ ہو گا اور بقیہ مال باپ کو دیا جائے گا لیکن اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں وہ دو ہوں یا دو سے زیادہ ہوں مذکر ہوں یا مونث ہوں تو میت کی ماں کے لئے چھٹا حصہ ہو گا اور باقی اس کے باپ کو ملے گا اسی صورت میں بہن بھائیوں کو کچھ نہیں ملے گا یہ وراثت کا جو حکم نازل کیا گیا ہے یہ وصیت کے نفاذ کے بعد ہو گا جو کی گئی ہے' اسے معروف کے طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے اور مجہول کے طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے' اور قرض یعنی اس کی ادائیگی کے بعد ہو گا جو اس کے ذمے لازم ہو گا وصیت اگرچہ ادائیگی کے بعد ہوتی ہے لیکن اہتمام کی وجہ سے اسے پہلے بیان کیا گیا ہے تمہارے باپ' تمہارے دادا اور تمہاری اولاد یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر یہ ہے تم نہیں جانتے ہیں کہ ان میں سے کون نفع کے اعتبار سے تمہارے زیادہ قریب

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ مِنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ (12)

ہے یعنی دنیا اور آخرت میں کوئی شخص یہ خیال کرتا ہے کہ اس کا بیٹا اسے زیادہ نفع دے گا اور وہ اسے وراثت دے دیتا ہے حالانکہ اس کا باپ اس کے لئے زیادہ نفع والا ثابت ہوسکتا ہے اس کے برعکس بھی ہوسکتا ہے اس بات کا صرف اللہ تعالیٰ کو علم ہے اس لئے اس نے وراثت کا حکم مقرر کیا ہے۔

یہ اللہ کی طرف سے طے شدہ ہے بے شک وہ اپنی مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے اور جو کچھ ان کے بارے میں تدبیر کرتا ہے وہ حکمت پر مبنی ہوتی ہے یعنی وہ اس صفت کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے موصوف ہے۔

(وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ) منكم او من غيركم (فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ) والحق بالولد في ذلك ولد الابن بالاجماع (وَلَهُنَّ) اى الزوجات تعددن او لا (الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ) منهنّ او من غيرهنّ (فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ) وولد الابن في ذلك كالولد اِجماعًا (وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ) صفة والخبر (كلالة) اى لا والد له ولا ولد (او امرَاَة) تورث كلالة (وَلَهٗ) اى للموروث كلالة (اَخٌ اَوْ اُخْتٌ) اى من امّ وقرأ به ابن مسعود وغيره (فَلِكُلِّ واحد مِّنْهُمَا السدس) مما ترك (فَاِن كَانُوْا) اى الاخوة والاخوات من الامّ (اَكْثَرَ مِنْ ذلك) اى من واحد (فَهُمْ شُرَكَآءُ فِى الثلث) يستوى فيه ذكرهم واُنثاهم (مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يوصى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ) حال من ضمير (يوصى) اى غير مدخل الضرر على الورثة بأن يوصى باكثر من الثلث (وَصِيَّةً) مصدر مؤكد ل (يوصيكم) (مِّنَ اللّٰهِ واللّٰه عَلِيْمٌ) بما دبره لخلقه من الفرائض (حَلِيْمٌ) بتأخير العقوبة عمن خالفه، وخصت السنة توريث من ذكر بمن ليس فيه مانع من قتل او اختلاف دين او رقّ.

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (13)

سے ہو یا کسی اور سے (یعنی پہلے شوہر سے ہو) اور اگر ان عورتوں کی اولاد موجود ہو تو تمہیں اس کا چوتھا حصہ ملے گا جو انہوں نے چھوڑا ہے اس وصیت کے بعد جو ان عورتوں نے کی یا قرض کی ادائیگی کے بعد یہاں اولاد کی اولاد بھی شامل ہوگی اس بات پر اجماع ہے۔

اور ان کو یعنی بیویوں کو ملے گا خواہ وہ ایک ہوں یا ایک سے زیادہ ہوں اس کا چوتھا حصہ اس میں سے جو تم نے چھوڑا ہے اگر تمہاری اولاد نہ ہو اگر تمہاری اولاد ہو خواہ وہ ان عورتوں سے ہو یا ان عورتوں کے علاوہ دوسری سے ہو تو ان عورتوں کو آٹھواں حصہ ملے گا جو تم نے چھوڑا ہے تمہاری کی گئی وصیت کے بعد یا قرض کی ادائیگی کے بعد اس سلسلے میں پوتا بیٹے کی مانند ہوگا اس بات پر اجماع ہے۔

اگر وہ شخص جس کی وراثت تقسیم ہو رہی ہے۔ ''کلالہ'' ہو یہ لفظ صفت ہے اور لفظ کلالہ کان کی خبر ہے کلالہ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے ماں باپ موجود نہ ہوں اور اولاد بھی نہ ہو یا عورت ''کلالہ'' ہو اور اس (یعنی میت) کا بھائی یا بہن موجود ہوں یعنی ماں کی طرف سے بہن بھائی موجود ہو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر کی قرأت میں ''من امّ'' شامل ہے تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہوگا۔

اس میں سے جو میت نے چھوڑا ہے پس اگر وہ یعنی بھائی جو ماں کی طرف سے ہیں زیادہ ہوں (یعنی ایک سے زیادہ ہوں) تو وہ سب تہائی مال میں شامل ہوں گے اور اس میں مذکر کو دو مونث کے برابر حصے ملے گا نیز اس کے بعد ہوگا جو وصیت کی گئی تھی اور قرض ادا کرنے کے بعد ہوگا تا کہ کسی کو نقصان نہ پہنچایا جائے لفظ یوصی کی ضمیر کا حال بن رہا ہے یہاں پر یعنی وہ وارثوں کو نقصان میں نہ ڈالے اس طرح کے تہائی حصے سے زیادہ کی وصیت کر دے لفظ ''وصیة'' لفظ ''یُوْصِیْکُمْ'' کے لیے مصدر موکد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے اور بردبار ہے یعنی اپنے مخلوق کے لئے وراثت کے احکام کی جو تدبیر اس نے فرمائی ہے اسے جانتا ہے اور اس حوالے سے بردبار ہے کہ اپنے نافرمان سے عذاب کو مؤخر کرتا ہے حدیث شریف کے مطابق وراثت کے یہ احکام ان لوگوں کے ساتھ خاص ہیں جن میں کوئی رکاوٹ نہ ہو یعنی کسی شخص نے اپنے مورث کو قتل نہ کیا ہو یا ان دونوں کے درمیان دین کا اختلاف نہ ہو یا وہ غلام نہ ہو ورنہ ان صورتوں میں یہ وراثت کے مستحق نہیں ہوں گے۔

(تِلْكَ) الاحكام المذكورة من امر اليتامى وما بعده (حُدُوْدُ اللّٰهِ) شرائعه التى حدّها لعباده ليعملوا بها ولا يتعدّوها (وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) فيما حكم به (يُدْخِلْهُ) بالياء والنون التفاتا (جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ).

وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ (14)
وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا (15)

یہ یعنی مذکورہ احکام جو یتیموں سے متعلق ہیں یا اس کے بعد جو ذکر کیے گئے ہیں اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں یعنی اس کی شرعی حدود ہیں جو اس نے لوگوں کے لئے مقرر کی ہیں تاکہ لوگ ان پر عمل کریں اور حد سے تجاوز نہ کریں جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا یعنی جو حکم اس نے دیا ہے اسے وہ ایسے باغات میں داخل کرے گا اس لفظ کو ''ی'' اور نون کے ساتھ (یعنی واحد مذکر غائب اور جمع متکلم کے صیغے کے طور پر) یعنی دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے اس صورت میں ایک صیغے سے دوسرے کی طرف انتقال لازم آئے گا۔
جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔(13)

(وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ) بالوجهين (يدخله وندخله) (نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَلَهٗ) فيها (عَذَابٌ مُّهِيْنٌ) ذو اِهانة وروعي في الضمائر في الآيتين لفظ من وفي خالدين معناها.

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اس کی حدود سے تجاوز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس میں اس کے لئے رسوائی والا عذاب ہوگا یہاں پر بھی لفظ ''يدخله'' کو (واحد مذکر غائب اور جمع متکلم) دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے لفظ عذاب مهين کا مطلب توہین کرنے والا ہے دونوں آیتوں میں ضمیروں میں لفظ ''من'' کی رعایت کی گئی ہے اور لفظ خالدین میں اس کے مفہوم کی رعایت کی گئی ہے۔

(وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ) الزنا (مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ) اي من رجالكم المسلمين (فَاِنْ شَهِدُوْا) عليهنّ بها (فَاَمْسِكُوْهُنَّ) احبسوهنّ (فِي الْبُيُوْتِ) وامنعوهنّ من مخالطة الناس (حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ) اي ملائكته (اَوْ) اِلى اَن (يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا) طريقًا اِلى الخروج منها اُمِرُوا بذلك اَوّل الِاسلام ثم جعل لهنّ سبيلًا بجلد البكر مائة وتغريبها عامًا، ورجم المحصنة، وفي الحديث لما بيّن الحدّ قال خذوا عني، خذوا عني، قد جعل الله لهنّ سبيلًا رواه مسلم.

اور تمہاری وہ عورتیں جو بے حیائی کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں تو تم ان کے خلاف اپنے اندر سے چار گواہ تلاش کرو یعنی وہ مسلمان مرد ہوں پس اگر وہ ان کے خلاف گواہی دے دیں تو ان کو گھر میں روک لو لوگوں کے ساتھ میل جول

وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (16)

سے منع کر دو اور گھروں کے اندر بند کر دو یہاں تک کہ انہیں موت لے جائے یعنی موت کے فرشتے لے جائیں اس وقت تک جب اللہ تعالیٰ کوئی (دوسرا) راستہ نہ بتا دے یعنی ان نکلنے کا راستہ نہ بیان کر دے یہ حکم ابتدائے اسلام میں دیا گیا تھا کہ اس کے بعد ان کے لئے وہ راستہ بیان کر دیا گیا کہ اگر وہ غیر شادی شدہ ہوں تو انہیں سو کوڑے لگائے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے گا اور اگر وہ محصنہ ہوں تو انہیں سنگسار کر دیا جائے گا یعنی پتھر مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔

ایک حدیث شریف ہے جب حد کی یہ سزا بیان کر دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے مجھ سے حاصل کر لو اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے راستہ مقرر کر دیا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔

(وَالَّذٰنِ) بتخفيف النون وتشديدها (يَاْتِيٰنِهَا) اى الفاحشة :الزنا او اللواط (مِنْكُمْ) اى الرجال (فَاٰذُوْهُمَا) بالسبّ والضرب بالنعال (فَاِنْ تَابَا) منها (وَاَصْلَحَا) العمل (فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا) ولا تؤذوهما (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا) على من تاب (رَّحِيْمًا) به وهذا منسوخ بالحدّ اِن اُريد بها الزنا، وكذا اِن اُريد بها اللواط عند الشافعي لكنّ المفعول به لا يرجم عنده -واِن كان محصنًا- بل يُجلد ويُغرّب، واِرادة اللواط اَظهر بدليل تثنية الضمير والاوّل قال اَراد الزاني والزانية، ويردّه تبيينهما ب من المتصلة بضمير الرجال واشتراكهما في الاَذى والتوبة والاِعراض وهو مخصوص بالرجال لما تقدّم في النساء من الحبس.

اور وہ دو مرد یہاں پر لفظ کو شد کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اس کے بغیر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

وہ لوگ جو اس کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں یا قوم لوط کے عمل کا ارتکاب کریں تم میں سے یعنی تمہارے مردوں میں سے تم ان دونوں کو سزا دو یعنی لعنت کرو اور جوتوں کے ذریعے پٹائی کرو پس اگر وہ توبہ کر لیں یعنی اپنے عمل کو درست کر لیں تو ان کو چھوڑ دو اور ان کو اذیت نہ پہنچاؤ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے اس شخص کی جو توبہ کرے اور اس پر رحم کرنے والا ہے۔

اگر یہاں زنا مراد ہو تو یہ حکم حد کے ذریعے منسوخ ہو جائے گا اگر اس سے مراد قوم لوط کا عمل ہو تو امام شافعی کے نزدیک پھر بھی یہ حکم منسوخ ہے لیکن ان کے نزدیک جس شخص کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہے اس کو سنگسار نہیں کیا جائے گا اگرچہ وہ شادی شدہ ہوا البتہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے جلاوطن کر دیا جائے گا چونکہ ضمیر تثنیہ کی ہے اس قوم لوط کا عمل مراد لینا زیادہ مناسب ہے پہلے قول کے قائلین یہ بیان کرتے ہیں اس سے مراد زانی مرد اور زانی عورت ہے لیکن ان کی یہ بات اس طرح رد کی جا سکتی ہے اس کے بعد ''من'' کے ساتھ جمع مذکر کی ضمیر لائی گئی ہے ان دونوں کی سزا توبہ اور ان کا پیچھا چھوڑنے کے

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (۱۷)

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ج حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْئٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ط اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (۱۸)

حوالے سے یہ دونوں ایک جیسی حیثیت کے مالک ہیں اور یہ بات مردوں کے ساتھ مخصوص ہے کیونکہ خواتین کے لئے قید کی سزا کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

(اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ) اى التى كتب على نفسه قبولها بفضله (لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ) المعصية (بِجَهَالَةٍ) حال اى جاهلين اِذ عصوا ربهم (ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِن) زمن (قَرِيْب) قبل ان يغرغروا (فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ) يقبل توبتهم (وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا) بخلقه (حَكِيْمًا) في صنعه بهم.

اللہ تعالیٰ (کے ذمے لازم ہے) ان لوگوں کی توبہ کو قبول کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم کے نتیجے میں ان لوگوں کی توبہ کی قبولیت کو اپنے اوپر لازم کیا ہے ان لوگوں کی جنہوں نے جہالت کی وجہ سے برائی یعنی گناہ کا ارتکاب کیا یہ لفظ یہاں حال واقع ہوا ہے یعنی جب انہوں نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی تو اس وقت وہ جاہل تھے پھر انہوں نے جلدی توبہ کر لی یعنی موت کے آنے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول کرتا ہے اس سے مراد ان کی توبہ قبول کرنا ہے کیونکہ جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی جائے گی تو اس سے مراد توبہ کو قبول کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کے بارے میں علم رکھنے والا ہے اور ان کے ساتھ سلوک کے بارے میں حکمت والا ہے۔

(وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ) الذنوب (حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ) واخذ فى النزع (قَالَ) عند مشاهدة ما هو فيه (اِنِّي تُبْتُ الْاٰنَ) فلا ينفعه ذلك ولا يقبل منه (وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ) اِذا تابوا فى الآخرة عند معاينة العذاب لا تقبل منهم (اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا) اعددنا (لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا.

اور ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں کی جا سکتی جو برائی یعنی گناہوں کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی ایک کے پاس موت آ جاتی ہے یعنی اس پر نزع کا عالم طاری ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہتا ہے یعنی جس حالت میں وہ ہوتا ہے اس میں مشاہدہ کرتے ہوئے یہ کہتا ہے اب میں توبہ کرتا ہوں تو توبہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہو گی یعنی اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان لوگوں کی بھی نہیں (توبہ قبول نہیں) ہوتی جو کفر کی حالت میں مرتے ہیں اس وقت جب آخرت میں وہ عذاب کو دیکھیں گے تو توبہ کر لیں گے لیکن ان کی توبہ قبول نہیں ہوگی ان لوگوں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کیا ہوا ہے یہاں پر

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا (19)

لفظ ''اعتدنا'' لفظ ''اَعدَدْنَا'' (ہم نے تیار کیا) کے معنی میں ہے اور لفظ الیمًا لفظ مؤلمًا (الم دینے کے معنی میں ہے)۔

(يا اَيها الذين اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَن تَرِثُوْا النساء) اَى ذاتهن (كَرْهًا) بالفتح والضم لغتان اَى مكرهيهن على ذٰلك كانوا فى الجاهلية يرثون نساء اَقربائهم فاِن شاؤوا تزوّجوهن بلا صداق اَو زوّجوهن واَخذوا صداقهن، اَو عضلوهن حتى يفتدين بما ورثته، اَو يمتن فيرثوهن فنُهُوا عن ذٰلك (وَلَا) ان (تَعْضُلُوْهُنَّ) اَى تمنعوا اَزواجكم عن نكاح غيركم بِاِمساكهن ولا رغبة لكم فيهن ضِرَارا (لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَا ء اٰتَيْتُمُوْهُنَّ) من المهر (اِلَّا اَن يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) بفتح الياء وكسرها اَى بينت اَو هى بينة اَى زنا اَو نشوز فلكم اَن تضاروهن حتى يفتدين منكم ويختلعن (وَعَاشِرُوْهُنَّ بالمعروف) اَى بالاِجمال فى القول والنفقة والمبيت (فَاِن كَرِهْتُمُوْهُنَّ) فاصبروا (فعسى اَن تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰه فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا) ولعله يجعل فيهن ذٰلك باَن يرزقكم منهن ولدًا صالحًا .

اے ایمان والوتمہارے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ تم زبردستی ان عورتوں کے وارث بن جاؤ۔

اس سے مراد ان کی ذات کا وارث بننا ہے لفظ ''کرھا'' میں ک پر زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے اور پیش بھی پڑھی جا سکتی ہے یعنی انہیں مجبور کرتے ہوئے زمانہ جاہلیت میں یہ رواج تھا کہ لوگ اپنے رشتے داروں کی عورتوں کے بھی وارث بن جایا کرتے تھے۔ اگر وہ چاہتے تو خود ان کے ساتھ نکاح کر لیتے اور کوئی مہر ادا نہیں کرتے تھے اور اگر وہ چاہتے تو ان کا نکاح کسی دوسرے کے ساتھ کر دیا کرتے تھے اور ان کا مہر خود وصول کر لیتے تھے یا پھر ان عورتوں کو ویسے ہی رہنے دیتے تھے یہاں تک کہ وہ عورتیں وراثت میں ملا ہوا مال انہیں ادا کر کے اپنی جان چھڑاتی تھیں یا پھر فوت ہو جاتی تھیں اور یہی لوگ ان کے وارث بن جایا کرتے تھے ان لوگوں کو اس بات سے روکا گیا ہے اور تم نہ روکو یعنی اپنی بیویوں کو دوسری شادی کرنے سے نہ روکو جبکہ تمہیں خود ان میں دلچسپی نہ ہو تو تم انہیں نقصان پہنچانے کے لئے ایسا کرتے ہو تم نے انہیں جو مال یعنی مہر کے طور پر دیا ہے اس میں سے کچھ لے لو ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح بے حیائی کا ارتکاب کریں لفظ مبینة میں ی پر زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے اور زیر بھی پڑھی جا سکتی ہے اگر یہ زیر ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ عورت بیان کرنے والی ہو اور اگر ب پر زبر ہو تو یہ لفظ فاحشة کی صفت ہوگی اور اس سے مراد زنا ہوگا یعنی وہ تمہاری نافرمانی کریں اب تمہارے لئے یہ بات جائز ہے کہ تم انہیں تکلیف دو یعنی وہ مجبور ہو کہ فدیہ ادا کر دیں اور خلع حاصل کر لیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو یعنی ان کے ساتھ بات چیت

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا (20)

وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَقَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّاَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا (21)

وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا (22)

کرنے میں اور انہیں خرچ دینے میں ان کے ساتھ وقت گزارنے میں اچھا طریقہ اختیار کرو اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہو تو صبر سے کام لو۔

ہوسکتا ہے کہ تم اس کی ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اس میں بہت سی بھلائی رکھ دے یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ ان عورتوں میں وہ بھلائی ڈال دے یعنی ان کے ذریعے تمہیں نیک اولاد عطا کرے۔

(وَاِنْ اَرَدْتُّمُ استبدال زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ) اى اخذ بدلها بأن طلقتموها (وَ) قد (اٰتَيْتُمْ اِحْدٰهُنَّ) اى الزوجات (قِنْطَارًا) مالًا كثيرًا صداقًا (فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا اَتَاْخُذُوْنَهٗ بهتانا) ظلمًا (وَاِثْمًا مُّبِيْنًا) بيّنًا؟ ونصبهما على الحال والاستفهام للتوبيخ وللإنكار.

اگر تم ایک بیوی کی جگہ دوسری بیوی کو لانا چاہتے ہو یعنی پہلی بیوی کو طلاق دے کر دوسری بیوی لانا چاہو اور تم نے ان میں سے کسی ایک کو یعنی بیویوں میں سے کسی ایک کو بہت سا مال دیا ہو یعنی مہر کے طور پر بہت سا مال دیا ہو تو تم اس میں سے کچھ بھی نہ لو الزام لگا کر یعنی ظلم کرتے ہوئے اور واضح گناہ کا ارتکاب کرتے ہوئے یعنی یہ مال حاصل کرلو گے یہاں پر لفظ "مبین" "بین" کے معنی میں ہے یعنی واضح ان دونوں اسموں کو حال ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا ہے اور یہاں پر استفہام تنبیہ کے لئے ہے اور انکار کرنے کے لئے ہے۔

(وَكَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ) اى بأىّ وجه (وَقَدْ اَفْضٰى) وصل (بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ) بالجماع المقرّر للمهر (وَاَخَذْنَ مِنْكُمْ ميثاقا) عهدًا (غَلِيْظًا) شديدًا وهو ما امر الله به من إمساكهن بمعروف او تسريحهن بإحسان.

اور تم اسے کیسے لو گے یعنی کس وجہ سے لو گے جبکہ مل چکے ہیں تم میں سے ایک دوسرے کے ساتھ صحبت کی شکل میں جو مقرر ہوتی ہے مہر کی وجہ سے اور انہوں نے تم سے وعدہ لیا ہے غلیظاً یعنی شدید اور اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ ان عورتوں کو اچھے طریقے سے روکے رکھو یا پھر مناسب طور پر الگ کردو۔

(وَلَا تَنْكِحُوْا مَا) بمعنى (من) (نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النساء اِلَّا) لكن (مَا قَدْ سَلَفَ) من فعلكم ذلك فإنه معفوّ عنه (اِنَّهٗ) اى نكاحهنّ (كَانَ فَاحِشَةً) قبيحًا (وَمَقْتًا) سببًا للمقت من الله وهو اشدّ

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْأَخِ وَبَنٰتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَأُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ؗ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ؗ وَحَلَآئِلُ أَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ ۙ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (23)

البغض (وَسَاءَ) بئس (سَبِيلًا) طريقًا ذٰلك .

اورتم نکاح نہ کرواں کے ساتھ یہاں پر ما "من" کے معنیٰ میں ہے جن عورتوں کے ساتھ تمہارے آباؤ اجداد نے نکاح کیا ماسوائے اس کے جو گزر چکا ہے یعنی تمہارا جو عمل گزر چکا ہے جو پہلے ہو چکا ہے (وہ معاف ہے) بے شک وہ یعنی ان خواتین کے ساتھ نکاح کرنا فحش ہے یعنی قبیح ہے اور ناراضگی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہے اور اس سے مراد شدید ناراضگی ہوتی ہے اور برا ہے یعنی خراب ہے راستہ یعنی طریقہ۔

(حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمهاتكم) اَن تنكحوهنّ وشملت الجدات من قبل الاَب اَو الاَمّ (وبناتكم) وشملت بنات الاَولاد واِن سفلن (واَخواتكم) من جهة الاَب اَو الاَمّ (وعماتكم) اَى اَخوات آبائكم واَجدادكم (وخالاتكم) اَى اَخوات اَمّهاتكم وَجدّاتكم (وَبَنَاتُ الاَخ وَبَنَاتُ الاَخت) ويدخل فيهن اَولادهم (واَمهاتكم اللّٰاتِىْ اَرْضَعْنَكُمْ) قبل استكمال الحولين خمس رضعات كما بينه الحديث (واَخواتكم مِّنَ الرضاعة) ويلحق بذلك بالسنة البنات منها وهن من اَرضعتهن موطوء ته وَالعمات وَالخالات وَبنات الاَخ وَبنات الاَخت منها لحديث يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب رواه البخارى ومسلم (واَمهات نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ) جمع (ربيبة) وهى بنت الزوجة من غيره (الاتى فِيْ حُجُوْرِكُمْ) تربونهن صفة موافقة للغالب فلا مفهوم لها (مِّن نِّسَآئِكُمُ الاتى دَخَلْتُمْ بِهِنَّ) اَى جامعتموهنّ (فَاِن لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ) فى نكاح بناتهنّ اِذا فارقتموهنّ (وحلائل) اَزواج (اَبْنَائِكُمُ الذين مِنْ اَصلابكم) بخلاف من تبنيتموهم فلكم نكاح حلائلهم (وَاَن تَجْمَعُوْا بَيْنَ الاَختين) من نسب اَو رضاع بالنكاح ويلحق بهما بالسنة الجمع بينها وبين عمتها اَو خالتها ويجوز نكاح كل واحدة على الانفراد وملكهما معًا ويطأ واحدة (اِلا) لكن (مَا قَدْ سَلَفَ) فى الجاهلية من نكاحهم بعض ما ذكر فلا جناح عليكم فيه (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا) لما سلف منكم قبل النهى (رَّحِيْمًا) بكم فى ذٰلك .

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (24)

تمہارے لئے حرام کی گئی ہیں تمہاری مائیں کہ تم ان سے شادی کرو اس میں باپ کی طرف سے آنے والی دادیاں' نانیاں شامل ہوں گی اور تمہاری بیٹیاں اور اولاد کی بیٹیاں بھی شامل ہوں گی خواہ وہ نچلے طبقے کے اندر ہوں اور تمہاری بہنیں جو تمہاری ماں اور باپ کی طرف سے ہوں اور تمہاری پھوپھیاں یعنی تمہارے آباؤ اجداد کی بہنیں اور تمہاری خالائیں یعنی تمہاری ماؤں اور نانی کی بہنیں اور تمہاری بھتیجیاں اور بھانجیاں ان میں ان کی اولاد بھی شامل ہوگی اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے یعنی دو سال مکمل ہونے سے پہلے پانچ چسکیاں پلائیں ہوں جیسا کہ حدیث نے اس کی وضاحت کی ہے کہ اور تمہارے رضاعی بہن بھائی اس میں سنت (سے ثابت ہونے کی وجہ سے) کے طور پر ان کی بیٹیوں کو بھی شامل کیا گیا ہے اس سے مراد وہ ہیں یعنی وہ لڑکیاں جسے کسی آدمی کی بیوی نے دودھ پلایا ہو اسی طرح رضاعت کے ذریعے پھوپھیاں' خالائیں' بھتیجیاں اور بھانجیاں بھی حرام ہو جائیں گی۔

اس کی دلیل وہ حدیث ہے کہ رضاعت کے ذریعے وہی حرمت ثابت ہوتی ہیں جو نسب کے ذریعے حرمت ثابت ہوتی ہے اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری ربیبائیں ابھی مائیں یہ لفظ ربیبة کی جمع ہے یہ بیوی کی اس بیٹی کو کہتے ہیں جو اس کے دوسرے شوہر سے ہو جو تمہاری زیر پرورش ہوں یعنی تم ان کی پرورش کر رہے ہوں یہ صفت ہے غالب کی موافقت کرنے کے لئے ورنہ اس کا مخصوص حکم نہیں ہے تمہاری بیویوں کی وہ بیویاں جن کے ساتھ تم نے صحبت کی ہو یعنی ان کے ساتھ تم نے جماع کیا ہو اور اگر تم نے ان کے ساتھ خلوت نہیں کی تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان کی بیٹیوں کے ساتھ شادی کر لو کیونکہ تم انہیں الگ کر چکے ہو اور حلائل یعنی بیویاں تمہارے بیٹیوں کی جو تمہارے صلبی بیٹے ہیں بخلاف ان کے جن کو تم نے منہ بولا بیٹا بنایا ہو ان کی بیویوں کے ساتھ تمہیں نکاح کرنے کی اجازت ہے اور یہ کہ تم اکٹھا کر لو دو بہنوں کو (نکاح میں) جو نسبی طور پر ہوں یا رضاعت کے طور پر ہوں اور ان میں شامل کیا جائے گا کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو اکٹھا کرنا یا اس کی خالہ کو اکٹھا کرنا اور یہ بات سنت سے ثابت ہے البتہ دونوں میں سے ایک کے ساتھ انفرادی طور پر نکاح کرنا درست ہے یہ دونوں اگر ایک ساتھ ملکیت میں آ جائیں تو ان میں سے ایک ساتھ صحبت کی جا سکتی ہیں ماسوائے اس کے جو گزر گیا ہے یعنی زمانہ جاہلیت میں ان کے ساتھ نکاح کرنے کا معاملہ تو اس بارے میں تم پر کوئی گناہ نہیں ہے بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو ممنوعہ امور کے حوالے سے جو تم سے گزر چکی ہے اور رحم کرنے والا ہے اس بارے میں تم پر۔

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَاۤ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (25)

(وَ) حرّمت عليكم (المحصنات) اى ذوات الازواج (مِّنَ النساء) اَن تنكحوهن قبل مفارقة ازواجهن حرائر مسلمات كنّ اَو لا (اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيمانكم) من الاماءِ بالسبى فلكم وطؤهن وإن كان لهنّ اَزواج فى دار الحرب بعد الاستبراء (كتاب اللّٰه) نصب على المصدر اى كُتِبَ ذٰلك (عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ) بالبناء للفاعل والمفعول (لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ) اى سوى ما حرّم عليكم من النساء (اَن تَبْتَغُوْا) تطلبوا النساء (باموالكم) بصداق اَو ثمن (مُّحْصِنِيْنَ) متزوّجين (غَيْرَ مسافحين) زانين (فَمَا) فمن (استمتعتم) تمتعتم (بِهٖ مِنْهُنَّ) ممن تزوّجتم بالوطء (فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ) مهورهنّ التى فرضتم لهن (فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا تَرَاضَيْتُمْ) انتم وهنّ (بِهٖ مِنْ بَعْدِ الفريضة) من حطها اَو بعضها اَو زيادة عليها (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا) بخلقه (حَكِيْمًا) فيما دبره لهم.

عورتیں یعنی شوہروں والی عورتیں وہ عورتیں کہ تم ان کے ساتھ نکاح کرو۔ ان کے شوہروں سے علیحدگی سے پہلے وہ آزاد مسلمان عورتیں ہوں یا نہ ہوں (یعنی آزاد نہ ہوں) ماسوائے ان کے جن کے تم مالک بن جاؤ یعنی جن کنیزوں کو قید کے ذریعے (تم اپنی ملکیت میں لے لو) تم ان کے ساتھ صحبت کر سکتے ہو اگرچہ ان کے شوہر دارالحرب میں موجود ہو لیکن استبراء کے بعد یہ اللہ کی کتاب ہے اس کے مصدر کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے یعنی یہ بات لازم کی گئی ہے اور حلال کیا گیا ہے اس کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے تمہارے لئے اس کے علاوہ یعنی ان کے علاوہ عورتیں جو عورتیں تم پر حرام کی گئی ہے یہ کہ تم تلاش کو تم عورتوں کو طلب کرو اپنے اموال کے ذریعے مہر کے ذریعے یا قیمت کے ذریعے احسان کرتے ہوئے یعنی شادی کرتے ہوئے مصافحہ نہ ہوتے ہوئے یعنی زنا نہ کرتے ہوئے پس جو بھی شخص نفع حاصل کرے ان میں سے کسی کے ذریعے یعنی جس کے ساتھ تم نے شادی کی ہے ان کے ساتھ صحبت کرنے کے ذریعے تو تم انہیں دو ان کا اجر یعنی ان کا مہر جو تم نے ان کے لئے مقرر کیا ہے جو مقرر شدہ ہے اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس چیز کے بارے میں جو تم باہمی رضامندی کے ساتھ یعنی تم مرد اور وہ عورتیں اس کے طے ہو جانے کے بعد اسے ختم کر دو یا اس کے کچھ حصے کو ختم کر دو یا اس میں اضافہ کر دو بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت رکھتا ہے اس حوالے سے جو اس نے ان کے لئے تکبیر کی ہے۔

(وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا) اى غنى ل (اَن يَّنْكِحَ المحصنات) الحرائر (المؤمنات) هو

جَرىٰ على الغالب فلا مفهوم له (فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيمانكم) ينكح (مّن فتياتكم المؤمنات والله اَعْلَمُ بإيمانكم) فاكتفوا بظاهره وكِلُوا السرائر اِليه فإنه العالم بتفصيلها، ورُبَّ اَمَةٍ تفضل الحرّة فيه وهذا تأنيس بنكاح الإماء (بَعْضُكُم مّن بَعْضٍ) اى اَنتم وهنّ سواء في الدين فلا تستنكفوا من نكاحهنّ (فانكحوهن بِإذْنِ اَهْلِهِنَّ) مواليهن (وَآتُوهُنَّ) اَعطوهنّ (اُجُورَهُنَّ) مهورهنّ (بالمعروف) من غير مَطل ونقص (محصنات) عفائف حال (غَيْرَ مسافحات) زانيات جهرًا (وَلَا مُتَّخِذَاتِ اَخْدَانٍ) اَخلاء يزنون بهنّ سرًّا (فَإذَا اُحْصِنَّ) زُوّجن وفي قراءة بالبناء للفاعل تَزَوَّجْنَ (فَإنْ اَتَيْنَ بفاحشة) زنًا (فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى المحصنات) الحرائر الاَبكار اِذا زنين (مّنَ العذاب) الحدّ فيجلدن خمسين ويغرّبن نصف سنة، ويقاس عليهن العبيد، ولم يجعل الِاحصان شرطًا لوجوب الحدّ بل لِافادة اَنه لا رجم عليهنّ اَصلًا (ذلك) اَى نكاح المملوكات عند عدم الطَّوْل (لِمَنْ خَشِيَ) خاف (العنت) الزنا واَصله المشقة سمي به الزنا لَانه سببها بالحدّ في الدنيا والعقوبة في الآخرة (مّنكُمْ) بخلاف من لا يخافه من الَاحرار فلا يحل له نكاحها وكذا من استطاع طَوْلَ حرّة وعليه الشافعي وخرج بقوله من فتياتكم المؤمنات الكافرات فلا يحل له نكاحها ولو عدم وخاف (وَاَن تَصْبِرُوْا) عن نكاح المملوكات (خَيْرٌ لَّكُمْ) لئلا يصير الولد رقيقًا (والله غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) بالتوسعة في ذلك.

اور جو تم میں سے یہ استطاعت نہیں رکھتے کہ وہ خوشحال ہوں یعنی صاحب حیثیت ہوں کہ وہ آزاد عورتوں کے ساتھ نکاح کر سکیں یعنی مؤمن عورتوں کے ساتھ یہ غالب مفہوم کو سامنے رکھتے ہوئے کہا گیا ہے ورنہ یہ باقاعدہ شرط کے طور پر نہیں ہے تو وہ ان کنیزوں کے ساتھ کرے جو تمہاری ملکیت میں ہیں یعنی ان کے ساتھ نکاح کر لیا جائے وہ مؤمن کنیزیں ہیں پس اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کے بارے میں بخوبی جانتا ہے یعنی تم ظاہر پر اکتفا کرو اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دو وہ اس کی تفصیل کے بارے میں بخوبی جانتا ہے اور کئی کنیزیں آزاد عورتوں پر فضیلت رکھتی ہیں اس بات کو اس لئے بیان کیا گیا ہے کیونکہ کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کی طرف رغبت دلائی جا سکے تم میں سے کچھ لوگ دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں یعنی دین کے اعتبار سے تم اور وہ کنیزیں ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں اس لئے تم ان کے ساتھ نکاح کرنے میں نفرت نہ کرو تو ان کے مالکان کی اجازت سے ان کے ساتھ نکاح کرو یعنی ان کے مالکوں سے اجازت لو اور ان کو اچھے طریقے سے مہر ادا کرو یہاں پر لفظ ''وَآتُوْ'' ادا کرنے کے معنی میں ہے اور اجر سے مراد مہر ہے اس میں کوئی ڈھیل نہ کرو اور کوئی کمی نہ کرو۔

اس حال میں کہ وہ پاکدامن ہوں وہ پانی بہانے والی نہ ہوں۔ یہ لفظ ''حال'' ہے یعنی اعلانیہ طور پر زنا کرنے والی نہ ہوں اور دوست بنانے والی ہوں یہ لفظ ''اخدان'' لفظ ''خدن'' کی جمع ہے اس کا مطلب دوست ہے۔

يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (26)

یعنی وہ عورتیں جو خفیہ طور پر زنا کریں تو جب وہ نکاح میں آ جائیں ایک قرأت کے مطابق اسے معروف کے صیغے کے طور پر پڑھا جائے گا یعنی جب وہ نکاح کر لیں پھر اگر وہ بے حیائی کا ارتکاب کریں یعنی زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو آزاد عورتوں سے نصف سزا ملے گی یعنی آزاد کنواری عورتیں اگر زنا کا ارتکاب کرتی ہیں تو ان کنیزوں کو پچاس کوڑے لگائے جاتے ہیں اور نصف سال کے لئے جلاوطن کیا جاتا ہے تو غلاموں کی سزا کو بھی اس پر قیاس کر لیا جائے گا کنیزوں پر سزا کے وجوب کے لئے احصان شرط نہیں ہے بلکہ یہ واضح کرنا مقصود ہے کہ انہیں سنگسار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی یہ یعنی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کا حکم اس شخص کے لئے ہے جسے زنا کا اندیشہ ہو یہاں پر یہ لفظ ''خشی'' خوفزدہ ہونے کے معنی میں ہے اور لفظ ''العنت'' کا مطلب زنا ہے یہ دراصل مشقت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور ''العنت'' کو زنا کے لئے اس لئے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ دنیا میں اس سے سزا ملتی ہے اور قیامت کے دن اس کے نتیجے میں سزا ہوگی تم میں سے (جسے اندیشہ ہو) یہ حکم ان آزاد لوگوں کے برخلاف ہے جنہیں کوئی اندیشہ نہیں ہوتا ایسے لوگوں کے لئے کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہے اسی طرح جو لوگ مالی حیثیت بھی رکھتے ہوں (ان کے لئے بھی یہ درست نہیں ہے) امام شافعی اس بات کے قائل ہیں یہاں پر جب کنیزوں کے لئے لفظ مؤمنات استعمال کیا گیا تو اس کے نتیجے میں کافر کنیزیں خارج ہو جائیں گی۔ اس لئے ان کے ساتھ نکاح کرنا درست نہیں ہوگا امام شافعی اس بات کے قائل ہیں اگرچہ انسان کے پاس مالی حیثیت نہ ہو اور اسے زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ بھی ہو۔

اور تمہارا صبر سے کام لینا یعنی کنیزوں کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے تاکہ تمہاری اولاد غلام نہ ہو اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے مہربان ہے اس حوالے سے جو اس نے وسعت اختیار کی ہوئی ہے۔

(يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ) شرائع دينكم ومصالح أمركم (وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ) طرائق (مِنْ قَبْلِكُمْ) من الانبياء في التحليل والتحريم فتتبعوهم (وَيَتُوْبَ عَلَيْكُمْ) يرجع بكم عن معصيته التي كنتم عليها الى طاعته (وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ) بكم (حَكِيْمٌ) فيما دبره لكم.

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے بیان کر دے یعنی تمہارے دین کے احکام واضح کر دے اور معاملات میں تمہاری بھلائی کو بیان کر دے اور تمہیں ان لوگوں کے راستے کی طرف ہدایت کر دے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یہاں پر لفظ سنن طریقوں کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور پہلے لوگوں سے مراد انبیاء ہے یعنی حلال اور حرام کے حوالے سے (ان کا راستہ بنایا گیا ہے) تاکہ تم ان پر چل پڑو اور وہ تمہاری توبہ کو قبول کر لے یعنی جن گناہوں میں تم اس سے پہلے مبتلا تھے تمہیں ان سے ہٹا کر اپنی اطاعت کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے تمہارے بارے میں اور اس نے جن امور کی تمہارے لئے تبدیلی فرمائی ہے اس حوالے سے حکمت والا ہے۔

وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا (27)
يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (28)
يٰـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْـوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَـكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۚ
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (29)

(وَاللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ) كرّره ليبنى عليه (وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ) اليهود والنصارى اَو المجوس اَو الزناة (اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا) تعدلوا عن الحق بارتكاب ما حرّم عليكم فتكونوا مثلهم .

اللہ تعالیٰ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ تمہاری توبہ کو قبول کر لے یہ بات دوبارہ ذکر کی گئی ہے تا کہ اسے آئندہ کے لئے بنیاد بنایا جا سکے وہ یہ چاہتے ہیں وہ لوگ جو خواہشات کی پیروی کرتے ہیں اس سے مراد یہودی وہ عیسائی' مجوسی اور زنا کا ارتکاب کرنے والے لوگ ہیں کہ تم بہت زیادہ بھٹک جاؤ یعنی تم حرام کام کا ارتکاب کرنا شروع کر دو اور حق کے راستے سے الگ ہو جاؤ اور ان کی مانند ہو جاؤ۔

(يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ) يسهل عليكم اَحكام الشرع (وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا) لا يصبر عن النساء والشهوات .

اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے آسانی کر دے یعنی شرعی احکام کو تمہارے لئے آسان کر دے انسان کو کمزور پیدا کیا گیا ہے یعنی وہ خواتین اور نفسانی خواہشات کے حوالے سے صبر سے کام نہیں لیتا۔

(يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) بالحرام في الشرع كالربا والغصب (اِلَّآ) لكن (اَنْ تَكُوْنَ) تقع (تِجَارَةً) وفي قراءة بالنصب، اَى تكون الاَموال اَموال تجارة صادرة (عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ) وطيب نفس فلكم اَن تاكلوها (وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ) بارتكاب ما يؤدّي اِلى هلاكها اَيًّا كان في الدنيا اَو الآخرة بقرينة (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا) في منعه لكم من ذٰلك .

اے ایمان والو! تم ایک دوسرے کے مال کو باہمی طور پر ناحق طور پر نہ کھاؤ یعنی جس طریقے کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے اس کی مثال سود اور غصب کے ذریعے مال حاصل کرنا ہے البتہ تجارت (درست ہے) ایک قرأت میں لفظ تجارت پر زبر پڑھی گئی ہے یعنی وہ مال جو تجارت کے نتیجے میں آئے تمہاری باہمی رضا مندی کے ذریعے یعنی تمہاری دلی خوشی کے ذریعے اسے تم کھا سکتے ہو اور تم خود کو قتل نہ کرو یعنی ان کاموں کا ارتکاب نہ کرو جو تمہیں ہلاکت کی طرف لے جائیں خواہ وہ ہلاکت دنیاوی ہو یا آخرت کی ہو اس کا قرینہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرنے والا ہے یعنی تمہیں اس سے منع کرنے کے

وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا ط وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (30)
اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا (31)
وَلَا تَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ط وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ط وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (32)

حوالے سے۔

(وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ) ای ما نُهي عنه (عدوانا) تجاوزًا للحلال حال (وَظُلْمًا) تاكيد (فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ) ندخله (نَارًا) يحترق فيها (وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا) هيّنًا۔

جو شخص ایسا کرے گا یعنی ان کاموں کا ارتکاب کرے گا جن سے منع کیا گیا زیادتی کرتے ہوئے حلال کو چھوڑتے ہوئے یہاں پر لفظ "عدوان" حال کے طور پر واقع ہوا ہے اور "ظلم" تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے تو عنقریب ہم اسے جہنم میں داخل کر دیں گے جس میں وہ جلتا رہے گا لفظ نصلی کا مطلب ہے ہم اسے داخل کر دیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے یعنی معمولی حیثیت رکھتی ہے۔

(اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ) وهي ما ورد عليها وعيد كالقتل والزنا والسرقة، وعن ابن عباس: هي الى السبعمائة اقرب (نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سيئاتكم) الصغائر بالطاعات (وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا) بضم الميم وفتحها ای اِدخالًا او موضعًا (كَرِيْمًا) هو الجنة۔

اگر تم کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے بچتے رہو یعنی جن سے تمہیں روکا گیا ہے یہ وہ عمل ہے جن کے بارے میں سزا کا ذکر آیا ہے جیسے قتل، زنا اور چوری کرنا وغیرہ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کبیرہ گناہ سات سو کے قریب ہیں تو ہم تم سے تمہارے گناہوں کو ختم کر دیں گے یعنی عبادت کے ذریعے صغیرہ گناہوں کو ختم کر دیں گے اور ہم تمہیں عزت والی جگہ پر داخل کریں گے لفظ مدخل میں "م" پر پیش بھی پڑھی جا سکتی ہے اور زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔
یعنی یہ ادخال کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور اس کا معنی عزت والی جگہ بھی ہو سکتا ہے اس سے مراد جنت ہے۔

(وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ على بَعْضٍ) من جهة الدنيا او الدين لئلا يؤدى اِلى التحاسد والتباغض (لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ) ثواب (مِّمَّا اكتسبوا) بسبب ما عملوا من الجهاد وغيره (وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكتسبن) من طاعة ازواجهنّ وحفظ فروجهن، نزلت لما قالت امّ سلمة: ليتنا كنا رجالًا فجاهدنا وكان لنا مثل اجر الرجال) (وَسْئَلُوْا) بهمزة ودونها (وسَلُوا) (اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ) ما احتجتم اِليه يعطكم (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا) ومنه محل الفضل وسؤالكم۔

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ط وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (33)

اوراس چیز کی آرزو نہ کو جو فضیلت اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو عطا کی ہے یہ دنیاوی اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے اور دینی اعتبار سے بھی ہو سکتی ہے یعنی اس وجہ سے تم ایک دوسرے سے حسد نہ کرو یا ایک دوسرے سے بغض رکھنے تک نہ پہنچ جاؤ مردوں کے لئے مخصوص حصہ یعنی ثواب کا' اس میں سے جو انہوں نے کمایا ہے' یعنی انہوں نے جہاد وغیرہ کی صورت میں جو عمل کیے ہیں اور عورتوں کے لئے مخصوص حصہ ہے جو انہوں نے کمایا ہے اس سے مراد خاوند کی فرمانبرداری کرنا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنا ہے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی تھی جب سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ عرض کی تھی کاش ہم بھی مردوں کی طرح ہوتی اور جہاد میں حصہ لے کر مردوں کی طرح ثواب حاصل کر سکتیں' اور تم سوال کرو یہ لفظ ''ہمزہ'' کے ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے بغیر بھی استعمال ہوا ہے اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا جس کے تم محتاج ہو تو تمہیں عطا کر دے گا بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں جاننے والا ہے اور ان میں فضل کا محل اور تمہارا سوال کرنا بھی شامل ہے۔

(وَلِكُلٍّ) من الرجال والنساء (جَعَلْنَا مَوَالِيَ) عَصَبَةً يُعطَوْن (مِمَّا تَرَكَ الوالدان والْاقربون) لهم من المال (والذين عاقَدَتْ) بألف ودونها (عقدت) (اَيمانكم) جمع (يمين) بمعنى القسم أو اليد أى الحلفاء الذين عاهدتموهم فى الجاهلية على النصرة والارث (فَئَاتُوهُمْ) الان (نَصِيْبَهُمْ) حظوظهم من الميراث وهو السدس (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ على كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا) مطلعًا ومنه حالكم، وهذا منسوخ بقوله (وَاُوْلُوْا الْارحام بَعْضُهُمْ اَولى بِبَعْضٍ).

ہر ایک کے لئے یعنی مردوں اور عورتوں میں سے ہم نے وارث بنائے ہیں یعنی ایسے قریبی رشتے دار اس چیز میں سے جو ماں باپ یا قریبی رشتے داروں نے چھوڑا ہو یعنی انہوں نے جو مال ان کے لئے چھوڑا ہو وہ لوگ جن سے تم نے اپنی قسموں کو پختہ کیا یہاں پر لفظ ''عاقدت'' الف کے ساتھ بھی ہے اور الف کے بغیر بھی ہے۔

لفظ ''ایمان'' یمن کی جمع ہے اس سے مراد دایاں ہاتھ بھی ہو سکتا ہے اور اس سے مراد وہ حلیف بھی ہو سکتا ہے جس سے تم زمانہ جاہلیت میں مدد لیتے تھے اور تم نے ان کے ساتھ وراثت کا وعدہ کیا تھا پس اب تم ان کو ان کا حصہ ادا کر دو لفظ ''نصیب'' سے مراد وراثت کا حصہ ہے اور اس سے مراد چھٹا حصہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے کے بارے میں اطلاع رکھتا ہے یہاں پر لفظ شہید کا معنی مطلع ہے اور تمہارا حال بھی اس میں شامل ہے یہ حکم اس آیت کے ذریعے منسوخ ہو چکا ہے۔ ''اور سگے رشتے دار ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں''۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا (34)

(الرجال قَوّٰمُوْنَ) مسلطون (عَلَى النسآء) يؤدّبونهن وياخذون على ايديهنّ (بِمَا فَضَّلَ اللّٰه بَعْضَهُمْ على بَعْضٍ) اى بتفضيله لهم عليهن بالعلم والعقل والولاية وغير ذلك (وَبِمَآ اَنْفَقُوْا) عليهن (مِنْ اَموالهم فالصالحات) منهن (قانتات) مطيعات لأزواجهن (حافظات لِّلْغَيْبِ) اى لفروجهن وغيرها فى غيبة ازواجهن (بِمَا حَفِظَ) لهنّ (الله) حيث اَوصى عليهنّ الازواج (واللاتى تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ) عصيانهنّ لكم بأن ظهرت اماراته (فَعِظُوْهُنَّ) فخوّفوهنّ الله (واهجروهن فى المضاجع) اعتزلوا إلى فراش آخر إن أظهرن النشوز (واضربوهن) ضربًا غير مبرّح إن لم يرجعن بالهجران (فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ) فيما يراد منهنّ (فَلَا تَبْغُوْا) تطلبوا (عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا) طريقًا إلى ضربهن ظلمًا (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا) فاحذروه أن يعاقبكم إن ظلمتموهنّ.

مرد حاکم ہیں خواتین کے لئے یعنی وہ انہیں ادب سکھاتے ہیں اور انہیں (نافرمانی) سے روکتے ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں عورتوں پر فضیلت دی ہے یعنی علم' عقل اور اختیارات کے حوالے سے مردوں کو عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ خرچ کرتے ہیں یعنی ان خواتین پر خرچ کرتے ہیں اپنے مال میں سے لہٰذا نیک عورتیں یعنی ان عورتوں میں سے جو اطاعت گزار ہوں یعنی اپنے شوہروں کی بات مانتی ہوں اور پوشیدہ چیز کی حفاظت کرنے والی ہوں یعنی شوہر کی غیر موجودگی میں اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی ہے یعنی ان کے حوالے سے ان کے شوہروں سے عہد لیا ہے اور وہ عورتیں جن کے بارے میں تمہیں نافرمانی کا اندیشہ ہو یہاں پر لفظ ''نشوز'' کا مطلب نافرمانی ہے یعنی ان سے نافرمانی کی علامات ظاہر ہوں تو تم انہیں نصیحت کرو یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ اور انہیں بستروں سے الگ کر دو یعنی اگر وہ ظاہری طور پر نافرمانی کریں تو تم الگ بستر پر چلے جاؤ۔

اور ان کی پٹائی کرو ایسی پٹائی جو تکلیف دینے والی نہ ہو اور جب وہ تمہارے اس طرز عمل کے باوجود رجوع نہ کریں تو اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو جو کچھ ان سے مطالبہ کیا جاتا ہے اس کے برعکس اور کوئی راستہ تلاش نہ کرو یہاں پر لفظ ''تبغوا'' کا مطلب تلاش کرنا ہے اور سبیلا کا مطلب راستہ ہے یعنی ان کے ساتھ زیادتی کرتے ہوئے ان کی پٹائی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ عظیم ہے لہٰذا تم اس سے ڈرو اگر تم ان کے ساتھ زیادتی کرو گے تو وہ تمہیں عذاب میں مبتلا کرے گا۔

وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا (35)

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا (36)

(وَاِنْ خِفْتُمْ) علمتم (شِقَاقَ) خلاف (بَيْنِهِما) بين الزوجين والاضافة للاتساع اى شقاقًا بينهما (فابعثوا) اليهما برضاهما (حُكْمًا) رجلًا عدلًا (مِّنْ اَهْلِهٖ) اقاربه (وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَآ) ويوكل الزوج حكَمَه في طلاقٍ وقبول عوض عليه وتوكل هي حكمها في الاختلاع فيجتهدان ويأمران الظالم بالرجوع او يُفرّقانِ اِن رأياه .قال تعالٰى :(اِن يُرِيدآ) اى الحكمان (اِصلاحا يُوَفِّقِ اللّٰه بَيْنَهُمَآ) بين الزوجين اى يقدّرهما علي ما هو الطاعة من اِصلاح او فراق (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا) بكل شيء (خَبِيْرًا) بالبواطن كالظواهر .

اور اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو یعنی تمہیں پتہ چل جائے ان دونوں کے درمیان اختلاف کا یہاں پر لفظ شقاق میاں بیوی کے درمیان اختلاف کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور شقاق کی لفظ "بین" کی طرف اضافت وسعت کی بنیاد پر ہے اس کا مطلب یہ ہوگا۔

شِقَاقًا بَيْنَهُمَا یعنی ان دونوں کے درمیان اختلاف تو تم بلاؤ ان دونوں کی طرف سے ان کی مرضی کے مطابق ایک شخص فیصلہ کرنے والا یعنی وہ شخص جو عادل ہو شوہر کے گھر والوں کی طرف سے یعنی اس کے قریبی رشتے داروں کی طرف سے ہو اور ایک ثالث عوت کے رشتے داروں میں سے مرد اپنے ثالث کو طلاق دینے اور اس کا عوض قبول کرنے کے لئے وکیل مقرر کر دے گا اور عورت خلع حاصل کرنے کے لئے اپنے ثالث کو وکیل مقرر کر دے گی یہ دونوں ثالث یہ کوشش کریں گے اور ظالم کو رجوع کرنے کا حکم دیں گے لیکن اگر مناسب سمجھے تو ان دونوں کے درمیان علیحدگی کروا دی جائے گی اگر وہ دونوں یعنی فیصلہ کرنے والے اصلاح کا ارادہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کے درمیان موافقت پیدا کرے گا۔

ان دونوں سے مراد میاں بیوی ہیں وہ یوں کہ جو چیز بہتر ہوگی اس کی قدرت انہیں دے دے گا خواہ وہ اصلاح ہو یا علیحدگی ہو بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا ہے یعنی ہر چیز کے بارے میں اور خبر رکھنے والا ہے ظاہر کی طرح باطن کے بارے میں بھی خبر رکھتا ہے۔

(واعبدوا اللّٰه) وحِّدوه (وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا و) احسنوا (بالوالدين اِحسانا) برًّا ولينَ جانب

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (37)

وَالَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا (38)

(وَبِذِی القربی) القرابة (واليتامى والمساكين والجار ذِی القربی) القريب منك في الجوار او النسب (والجار الجنب) البعيد عنك في الجوار او النسب (والصاحب بالجنب) الرفيق في سفر او صناعة، وقيل الزوجة (وابن السبيل) المنقطع في سفره (وَمَا مَلَكَتْ اَيمانكم) من الارقاء (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا) متكبرا (فَخُوْرًا) على الناس بما اوتي.

اور صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور اچھا سلوک کرو یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کا مطلب ان کے ساتھ نرمی کرنا ہے اور رشتے داروں کے ساتھ بھی یہاں پر لفظ ''قربیٰ'' قرابت کے معنیٰ میں ہے اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور غریب پڑوسیوں کے ساتھ بھی یعنی وہ شخص رشتے دار اور پڑوسی ہونے کے اعتبار سے تمہارے قریب ہو اور دور کے پڑوسی کے ساتھ بھی یعنی جو پڑوسی یا نسب کے اعتبار سے تم سے دور ہوں اور پہلو کے ساتھ والے کے ساتھ بھی یعنی وہ شخص جو سفر میں تمہارے ساتھ ہو یا کام کاج میں تمہارے ساتھ ہو ایک قول کے مطابق اس سے مراد بیوی ہے اور مسافر کے ساتھ یعنی جو سفر میں دوسروں کے ساتھ سے الگ ہو گیا اور جن کے تم مالک ہو اس سے مراد غلام اور کنیزیں ہیں بے شک اللہ تعالیٰ اکڑنے والے اور تکبر کرنے والے شخص کو پسند نہیں کرتا یعنی وہ شخص جو دوسروں کے سامنے ان نعمتوں پر فخر کرتا ہے۔

(الذين) مبتدأ (يَبْخَلُوْنَ) بما يجب عليهم (وَيَاْمُرُوْنَ الناس بالبخل) به (وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتاهم اللّٰه مِنْ فَضْلِهٖ) من العلم والمال وهم اليهود وخبر المبتدأ (لهم وعيد شديد) (وَاَعْتَدْنَا للكافرين) بذلك وبغيره (عَذَابًا مُّهِيْنًا) ذا اِهانة.

وہ لوگ یہ لفظ مبتداء ہے جو بخل کرتے ہیں یعنی اس چیز کے بارے میں جو ان پر لازم ہے اور لوگوں سے کہتے ہیں کہ وہ بھی اس بارے میں بخل کریں۔

اور وہ لوگ جو چھپا کر رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو جو اس نے ان کو عطاء کیا ہے یعنی علم اور مال اس سے مراد یہودی ہیں اور مبتداء کی خبر ہے کہ ان لوگوں کے لئے سخت عذاب ہوگا اور ہم نے کافروں کے لئے تیار کیا ہوا ہے یعنی اس عمل کی وجہ سے اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کی وجہ سے ذلت والا عذاب یعنی جو رسوا کرنے والا۔

(والذين) عطف على (الذين) قبله (يُنْفِقُوْنَ اَموالهم رِئَآءَ الناس) مرائين لهم (وَلَا يُؤْمِنُوْنَ

وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا (۳۹)
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْمًا (۴۰)

باللّٰه وَلَا باليوم الآخر) كالمنافقين واهل مكة (وَمَن يَكُنِ الشيطن لَهٗ قَرِينًا) صاحبًا يعمل بأمره كهؤلاء (فَسَاءَ) بئس (قَرِينًا) هو .

اور وہ لوگ اس لفظ الذین کا عطف اس سے پہلے والے الذین پر ہے جو اپنے مال کو دوسروں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر (درحقیقت ایمان نہیں رکھتے) اس سے مراد منافقین ہیں اور اہل مکہ ہیں (یعنی کفار ہیں) اور شیطان جس شخص کا ساتھی ہو یعنی دوست ہو اور اسے اپنا حکم دے یعنی جیسے یہ لوگ ہیں تو وہ کتنا برا ساتھی ہے یہاں پر لفظ ''ساءَ'' بِئسَ کے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔

(وَمَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا باللّٰه واليوم الاخر وَاَنفَقُوْا مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰه) اى :اَىُّ ضرر عليهم فى ذلك ؟ والاستفهام لِلانكار و (لو) مصدرية اى لا ضرر فيه وَاِنما الضرر فيما هم عليه (وَكَانَ اللّٰه بِهِم عَلِيمًا) فيجازيهم بما عملوا .

اور کیا وجہ ہے کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان لے آتے تو اس چیز کو خرچ کرتے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کی ہے یعنی اس سلسلے میں ان کا کیا نقصان ہو جانا تھا یہاں پر استفہام انکار کے لئے ہے ''لَوْ'' مصدریہ ہے یعنی اس میں کوئی نقصان نہیں ہے نقصان تو اس عمل کا ہے جس کو انہوں نے اختیار کیا ہوا ہے۔
اور اللہ تعالیٰ ان کو جاننے والا ہے یعنی وہ انہیں ان کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ) اَحدًا (مِثْقَالَ) وزن (ذَرَّةٍ) اَصغر نملة بأن ينقصها من حسناته اَو يزيدها فى سيئاته (وَاِن تَكُ) الذرّة (حَسَنَةً) من مؤمن وفى قراء ة بالرفع ف كان تامة (يضاعفها) من عشر اِلى اكثر من سبعمائة وفى قراء ة يُضَعِّفْهَا بالتشديد (وَيُؤتِ مِنْ لَّدُنْهُ) من عنده مع المضاعفة (اَجْرًا عَظِيمًا) لا يقدّره اَحد .

بے شک اللہ تعالیٰ ظلم نہیں کرتا یعنی کسی پر بھی ظلم نہیں کرتا ذرے جتنا بھی ذرہ چھوٹی چیونٹی کو کہتے ہیں یعنی ان کی نیکیوں میں کوئی کمی کرتا ہے اور برائیوں میں کوئی اضافہ نہیں کرتا اور اگر وہ ذرہ نیکی ہو یعنی اسے کسی مومن نے کیا ہوا ہو ایک قرأت کے مطابق لفظ ذرہ پر پیش پڑھی جائے گی جس صورت میں کَانَ تامہ ہوگا تو وہ اسے بڑھا دیتا ہے یعنی سات سو گنا تک بڑھا دیتا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ یُضَعِّفْهَا ہے یعنی اس میں ''ع'' پر شد پڑھی جائے گی اور اپنی طرف سے عطا کرتا ہے یعنی اپنی طرف سے دگنا کرنے کے ساتھ اور زیادہ عطا کرتا ہے بہت بڑا اجر یعنی ایسا اجر جس پر کوئی بھی قدرت نہیں رکھتا (یا

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا (41)

يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا (42)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا (43)

جس کی کوئی بھی گنتی نہیں کرسکتا)۔

(فَكَيْفَ) حال الكفار (اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اَمَّةٍ بِشَهِيْدٍ) يشهد عليها بعملها وهو نبيها (وَجِئْنَا بِكَ) يا محمد (على هٰؤُلاء شَهِيْدًا)۔

(يَوْمَئِذٍ) يوم المجىء (يَوَدُّ الذين كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرسول لَوْ) اى اَن (تسوى) بالبناء للمفعول والفاعل مع حذف اِحدى التاء ين فى الاَصل ومع اِدغامها فى السين اَى تتسوّى (بهمُ الارض) باَن يكونوا ترابا مثلها لعظم هوله كما فى آية اَخرى (وَيَقُوْلُ الكَافِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرَابًا) (وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا) عما عملوه وفى وقت آخر يكتمونه ويقولون (واللّٰه رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ)

تب کیا عالم ہوگا یعنی کفار کی کیا حالت ہوگی جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے جو اس امت کے اعمال کی گواہی دے گا اس سے مراد اس امت کا نبی ہوگا پھر ہم لائیں گے تمہیں یعنی اے حضرت محمد ﷺ ان سب لوگوں پر گواہ کے طور پر۔

اس دن یعنی جب لائیں گے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ یہ چاہیں گے اور جنہوں نے اللہ کے رسول کی نافرمانی کی (وہ یہ چاہیں گے) کاش برابر کردی جائے ان کے لئے زمین یہ لفظ معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جاسکتا ہے جس میں ایک ''ت'' کو حذف کردیا گیا ہے اور دوسری ''ت'' کو ''س'' میں مدغم کردیا گیا ہے۔

یہ لفظ اصل میں تتسوی تھا (وہ یہ آرزو کریں گے) کہ وہ مٹی ہو جائیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت خوف شدید ہوگا جبکہ دوسری آیت میں یہ موجود ہے کہ کافر یہ کہیں گے کاش میں مٹی ہوتا اور وہ اللہ تعالی سے کسی بات کو پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے یعنی انہوں نے جو عمل کئے تھے اور کسی وقت میں وہ اسے چھپانے کی کوشش بھی کریں گے اور یہ کہیں گے اللہ کی قسم ہم شرک نہیں تھے۔

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ) اَى لا تُصَلُّوا (وَاَنْتُمْ سكارى) من الشراب لَاَنَّ سبب

نزولها صلاة جماعة في حال السكر (حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ) بأن تصحوا (وَلَا جُنُبًا) بإيلاج أو إنزال ونصبه على الحال وهو يطلق على المفرد وغيره (إِلَّا عَابِرِي) مجتازي (سَبِيلٍ) طريق أي مسافرين (حتى تَغْتَسِلُوْا) فلكم أن تصلوا واستثناء المسافر لأن له حكمًا آخر سيأتي وقيل المراد النهي عن قربان مواضع الصلاة أي المساجد إلا عبورها من غير مكث (وَإِنْ كُنتُم مرضى) مرضًا يضرّه الماء (أَوْ على سَفَرٍ) أي مسافرين وأنتم جنب أو مُحدِثُونَ (أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُمْ مِّن الغائط) هو المكان المعدّ لقضاء الحاجة أي أحدث (أَوْ لامستم النساء) وفي قراءة (لمستم) بلا ألف وكلاهما بمعنى اللمس وهو الجس باليد قاله ابن عمر وعليه الشافعي وأُلحِقَ به الجَسُّ بباقي البشرة وعن ابن عباس :هو الجماع (فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً) تتطهرون به للصلاة بعد الطلب والتفتيش وهو راجع إلى ما عدا المرضى (فَتَيَمَّمُوْا) اقصدوا بعد دخول الوقت (صَعِيدًا طَيِّبًا) ترابًا طاهرًا فاضربوا به ضربتين (فامسحوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ) مع المرفقين منه و مسح يتعدّى بنفسه وبالحرف (إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا).

اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ یعنی نماز نہ پڑھو اس وقت جب تم نشے کی حالت میں ہو یعنی شراب کی وجہ سے نشے کی حالت میں ہو اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نشے کی حالت نماز با جماعت ادا کی گئی تھی یہاں تک کہ تم یہ بات جان لو (کہ تم کیا پڑھ رہے ہو) یعنی تمہاری حالت درست ہو جائے اور ناپاکی کی حالت میں بھی خواہ یہ ناپاکی صحبت کرنے کے نتیجے میں ہو یا انزال کی صورت میں ہو لفظ جنب کو حال ہونے کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا اس کا اطلاق مفرد پر بھی ہوتا ہے اور دوسروں پر بھی ہوتا ہے (یعنی اسے جمع کے طور پر بھی استعمال کر سکتے ہیں) البتہ اگر کوئی شخص راستہ عبور کرنے والا ہو لفظ سبیل کی طرف اس کی اضافت کی وجہ ''ن'' گر گیا۔ یعنی جب تم مسافر ہو یہاں تک کہ تم غسل کر لو یعنی اب تم نماز پڑھ سکتے ہو۔

مسافر کو اس حکم سے مستثنیٰ اس لئے کیا گیا ہے کیونکہ اس کا حکم مختلف ہے وہ حکم آگے آئے گا یہ بات کہی گئی ہے کہ نماز کے اوقات میں مساجد کے قریب جانے سے منع کیا ہے البتہ ٹھہرے بغیر وہاں سے گزرا جا سکتا ہے اور اگر تم بیمار ہو یعنی ایسے بیمار ہو جس میں پانی استعمال کرنے سے نقصان ہوتا ہو یا تم سفر کی حالت میں یعنی تم مسافر ہو اور اس صورت میں ناپاک یا بے وضو ہو جاؤ یا کوئی شخص قضاء حاجت کے بعد واپس آئے لفظ ''غائط'' اس جگہ کو کہتے ہیں جسے قضاء حاجت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یعنی جب کوئی شخص بے وضو ہو جائے یا جب تم عورتوں کے ساتھ صحبت کرو اور ایک قرأت کے مطابق اسے الف کے بغیر پڑھا جائے گا۔ دونوں کا مطلب لمس یعنی چھونا ہے حضرت ابن عمر فرماتے ہیں اس سے مراد ہاتھ کا چھونا ہے امام شافعی بھی اس بات کے قائل ہیں اور ہاتھ کے ہمراہ باقی جسم بھی شامل ہوگا حضرت ابن عباس فرماتے ہیں اس سے مراد صحبت کرنا ہے پس تمہیں پانی نہ ملے یعنی تم طلب اور تلاش کے باوجود پانی نہ پا سکو جس کے ذریعے تم نماز کے لئے طہارت حاصل کر سکو' یہ حکم بیمار کے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ (44)
وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا (45)
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (46)

علاوہ دیگر لوگوں کے لئے ہے تو تم ارادہ کرو یعنی جب وقت داخل ہو چکا ہو' پاک مٹی کا یعنی ایسی مٹی جو پاک ہو اس پر دو مرتبہ ہاتھ مارو پھر اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کرلو۔

کہنیوں سمیت کرو لفظ مسح کسی حرف کے بغیر متعدی ہوتا ہے اور حرف کے ساتھ بھی متعدی ہوسکتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور بخشنے والا ہے۔

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الذين اُوْتُوْا نَصِيْبًا) حظًا (مِّنَ الكتاب) وهم اليهود (يَشْتَرُوْنَ الضلالة) بالهدى (وَيُرِيْدُوْنَ اَن تَضِلُّوْا السبيل) تخطئوا الطريق الحق لتكونوا مثلهم .

آیت 44 کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جنہیں "نصیب" یعنی حصہ دیا گیا کتاب میں سے۔ اس سے مراد یہودی ہیں اور انہوں نے گمراہی کو خرید لیا ہدایت کے بدلے میں اور وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ بھی گمراہ ہو جاؤ یعنی حق کے راستے سے بھٹک جاؤ اس لیے تاکہ تم بھی ان کی مانند ہو جاؤ۔

(والله اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ) منكم فيخبركم بهم لتجتنبوهم (وكفى بالله وَلِيًّا) حافظًا لكم منهم (وكفى بالله نَصِيرًا) مانعًا لكم من كيدهم .

آیت 45: اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے' تم سے' اور وہ تمہیں ان کے بارے میں بتا رہا ہے کہ تم ان سے اجتناب کرو اور اللہ تعالیٰ مددگار ہونے یعنی تمہاری حفاظت کرنے والے کے طور پر ان کے مقابلے میں کافی ہے اور اللہ تعالیٰ مددگار ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی ان کے فریب سے تمہیں بچانے کیلئے۔

(مِّنَ الذين هَادُوْا) قوم (يُحَرِّفُوْنَ) يغيّرون (الكلم) الذى انزل الله فى التوراة من نعت محمد صلى الله عليه وسلم (عَن مواضعه) التى وضع عليها (وَيَقُوْلُوْنَ) للنبىّ صلى الله عليه وسلم اذا امرهم بشىء (سَمِعْنَا) قولك (وَعَصَيْنَا) امرك (واسمع غَيْرَ مُسْمَعٍ) حال بمعنى الدعاء اى لا سمعت (وَ) يقولون له (راعنا) وقد نهى عن خطابه بها وهى كلمة سب بلغتهم (لَيًّا) تحريفًا (بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا) قدحًا (فِى الدين) الاسلام (وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا) بدل و (عصينا) (واسمع) فقط

يٰـٓاَيُّهَا الَّـذِيْنَ اُوْتُـوا الْـكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰٓى اَدْبَارِهَآ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّآ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ۭ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (۴۷)

(وانظرنا) انظرْ اِلينا بدل راعنا (لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ) مما قالوه (وَاَقْوَمَ) اَعدل منه (وَلٰكِن لَّعَنَهُمُ اللّٰه) اَبعدهم عن رحمته (بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ اِلَّا قَلِيلًا) منهم كعبد الله بن سلام واَصحابه.

آیت 46: یہودیوں میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو تحریف کرتے ہیں یعنی تبدیل کر دیتے ہیں۔ اس کلام کو جسے اللہ تعالیٰ نے تورات میں نازل کیا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات کا بیان کیا گیا ہے۔ اس کی مخصوص جگہ سے جہاں اسے رکھا گیا تھا اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کسی بات کا حکم دیتے ہیں۔ ہم نے سن لیا ہے آپ کے فرمان کو اور ہم نافرمانی کرتے ہیں آپ کے حکم کی۔ آپ سنیں' آپ کو نہ سنا جائے یہ جملہ حال ہے اور دعا کے معنی میں ہے یعنی آپ کی بات کو نہ سنا جائے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ راعنا کہتے ہیں حالانکہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طریقے سے مخاطب ہونے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ ان کی لغت میں یہ برا کہنے کا لفظ ہے' پھیرتے ہوئے یعنی تحریف کرتے ہوئے اپنی زبانوں کو اور طعن کرتے ہوئے یعنی خرابی بیان کرتے ہوئے دین میں یعنی اسلام میں اور اگر وہ لوگ یہ کہتے کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے پیروی کی' اس کی جگہ کہ ہم نے نافرمانی کی اور آپ سنئے یعنی صرف یہ کہتے اور ہم پر نظر کیجئے یعنی ہماری طرف نظر کیجئے۔ وہ راعنا کی جگہ یہ لفظ کہتے تو یہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہوتا اس بات سے جو وہ کہتے ہیں اور زیادہ انصاف کے مطابق ہوتا یعنی اس کے مقابلے میں زیادہ عدل کے تقاضوں کے مطابق ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر لعنت کی یعنی انہیں اپنی رحمت سے دور کر دیا ان کے کفر کی وجہ سے تو ان میں سے صرف تھوڑے سے لوگ ایمان لائیں گے جیسے حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ہیں۔

(ياَيُّها الذين اُوتُوا الكتاب اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا) من القرآن (مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ) من التوراة (مِنْ قَبْلِ اَن نَّطْمِسَ وُجُوهًا) نمحو ما فيها من العين والاَنف والحاجب (فَنَرُدَّهَا على اَدبارها) فنجعلها كالاَقفاء لوحًا واحدًا (اَوْ نَلْعَنَهُمْ) نمسخهم قردة (كَمَا لَعَنَّا) مسخنا (اَصحاب السبت) منهم (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰه) قضاؤه (مَفْعُولًا) ولما نزلت اَسلم عبد الله بن سلام فقيل كان وعيدًا بشرط فلما اَسلم بعضهم رُفع وَقيل يكون طمسٌ ومسخٌ قبل قيام الساعة.

آیت 47: اے وہ لوگو! جنہیں کتاب دی گئی اس چیز پر ایمان لاؤ جو ہم نے نازل کی ہے یعنی قرآن میں سے جو تصدیق کرتا ہے اس چیز کی جو تمہارے پاس ہے یعنی جو تورات ہے اس سے پہلے کہ ہم چہروں کو پھیر دیں یعنی ان میں موجود آنکھوں' ناک اور ابروؤں کو مٹا دیں اور ہم ان کو ان کی پیٹھ کے بل واپس بھیج دیں اور ان کی گردن کی طرح کی ایک تختی بنا دیں یا پھر ہم

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى اِثْمًا عَظِيْمًا (48)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا (49)

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى بِهٖۤ اِثْمًا مُّبِيْنًا (50)

ان پر لعنت کریں یعنی انہیں مسخ کر کے بندر بنا دیں جیسا کہ ہم نے لعنت کی یعنی مسخ کر دیا تھا ہفتے کے دن والوں کو ان میں سے اور اللہ تعالیٰ کا حکم یعنی اس کا فیصلہ ہو کر رہتا ہے۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت عبداللہ بن سلام نے اسلام قبول کیا تو یہ کہا گیا یہ تنبیہ ایمان نہ لانے کے ساتھ مشروط ہے۔ جب ان میں سے بعض لوگ ایمان لے آئے تو اس تنبیہ کو اٹھا دیا گیا۔ ایک قول کے مطابق چہروں کا بدلنا اور مسخ ہونا قیامت سے پہلے ہوگا۔

(اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ) اى الاشراك (بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ) سوى (ذلك) من الذنوب (لِمَنْ يَّشَاءُ) المغفرة له بأن يدخله الجنة بلا عذاب وَمن شاء عذبه من المؤمنين بذنوبه ثم يدخله الجنة (وَمَن يُّشْرِكْ باللّٰه فَقَدِ افترى اِثْمًا) ذنبًا (عَظِيمًا) كبيرًا .

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے وہ اس کے علاوہ ہر چیز کی مغفرت کر دے گا یعنی ہر گناہ کی جس کی وہ چاہے گا یعنی جس کی وہ مغفرت کرنا چاہے گا کہ اسے کسی عذاب کے بغیر جنت میں داخل کر دے گا اور اہل ایمان میں سے جسے چاہے گا ان کے گناہوں کا انہیں عذاب دے گا پھر انہیں جنت میں داخل کرے گا اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اس نے گناہ کرتے ہوئے جھوٹا الزام لگایا جو عظیم ہے یعنی بہت بڑا ہے۔

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الذين يُزَكُّونَ اَنفُسَهُمْ) وهم اليهود حيث قالوا : (نَحْنُ اَبناؤا اللّٰه واَحباؤه) اى ليس الامر بتزكيتهم انفسهم (بَلِ اللّٰه يُزَكّي) يطهر (مَن يَشَآء) بالايمان (وَلَا يُظْلَمُوْنَ) ينقصون من اعمالهم (فَتِيلًا) قدر قشرة النواة .

کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جو پاکیزہ قرار دیتے ہیں اس سے مراد یہودی ہیں جو یہ کہتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور ان کے محبوب ہیں یعنی وہ انہیں اپنی پاکیزگی بیان کرنے کا حق نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ پاک کر دیتا ہے یعنی طہارت عطا کرتا ہے وہ جسے چاہتا ہے ایمان کے ہمراہ اور ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ان کے اعمال (کے اجر و ثواب کے اعتبار سے) کوئی کمی نہیں کی جائے گی دھاگے کے برابر بھی یعنی کھجور کے ریشے کے برابر۔ (49)

(انظُرْ) متعجبًا (كَيفَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللّٰهِ الكَذِبَ) بذلك (وكفى بِهٖ اِثْمًا مُّبِيْنًا) بيِّنًا .

تم دیکھو یعنی حیرانگی کے طور پر کہ وہ کس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرتے ہیں یہ کہہ کر اور ان کے لئے

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا (51)

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا (52)

اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِيْرًا (53)

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

یہی گناہ واضح ہے یعنی نمایاں ہے۔

ونزل في كعب بن الاشرف ونحوه من علماء اليهود لما قدموا مكة وشاهدوا قتلى بدر وحرّضوا المشركين على الاخذ بثأرهم ومحاربة النبي صلى الله عليه وسلم (اَلَمْ تَرَ اِلَى الذين اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الكتاب يُؤْمِنُوْنَ بالجبت والطاغوت) صنمان لقريش (وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا) ابى سفيان واصحابه حين قالوا لهم :أنحن اَهدى سبيلًا ونحن ولاة البيت نسقي الحاج ونقري الضيف ونفك العاني ونفعل ....-أم محمد صلى الله عليه وسلم ؟ وقد خالف دين آبائه وقطع الرحم وفارق الحرم ؟(هٰٓؤُلَاء) اَى انتم (اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا) اَقْوَم طريقا .

یہ آیت کعب بن اشرف اور اس جیسے یہودیوں کے علماء کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو مکہ آئے تھے، انہوں نے بدر میں قتل ہونے والے (مشرکین) کو دیکھ کر (مکہ میں رہنے والے) مشرکین کو بدلہ لینے اور نبی اکرم کے ساتھ جنگ کرنے کی ترغیب دی تھی کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حصہ دیا گیا لیکن وہ جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں یہ دونوں قریش کے دو بت تھے اور وہ کفر کرنے والوں سے یہ کہتے ہیں ان سے مراد ابوسفیان اور اس کے ساتھی ہیں۔ مشرکین نے یہودیوں سے یہ دریافت کیا تھا کہ ہم ہدایت پر گامزن ہیں جو بیت اللہ کے متولی ہیں۔ حاجیوں کو پانی پلاتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، قیدیوں کو آزاد کرواتے ہیں، اس کے علاوہ دیگر اچھے کام کرتے ہیں یا پھر حضرت محمد ﷺ ہدایت پر ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ دیا رشتے داری کے تعلق کو ختم کر دیا حرم کو چھوڑ کر چلے گئے تو ان لوگوں نے یہ کہا کہ تم لوگ (یعنی مشرکین) ہدایت پر ہو ان کے مقابلے میں جو ایمان لا چکے ہیں یعنی تمہارا راستہ سیدھا ہے۔

(اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ نَصِيْرًا) مانعاً من عذابه .

(اَمْ) بل أ (لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الملك) اى ليس لهم شيء منه ولو كان (فَاِذًا لَّا يُؤْتُوْنَ الناس نَقِيْرًا) اى شيئًا تافهًا قدر النقرة في ظهر النواة لفرط بخلهم .

وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا (54)

فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْھُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ط وَکَفٰی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا (55)

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ نَارًا ط کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُھُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَیْرَھَا لِیَذُوْقُوا الْعَذَابَ ط اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (56)

(اَمْ) بل (یَحْسُدُوْنَ الناس) اَی النبی صلی اللہ علیہ وسلم (علی مَا اٰتاھم اللہ مِنْ فَضْلِهٖ) النبوّۃ وکثرۃ النساء. اَی یتمنون زوالہ عنہ ویقولون لو کان نبیا لاشتغل عن النساء (فَقَدْ اٰتَیْنَا اٰلَ اِبراھیم) جدّہ کموسی وداود وسلیمان (الکتاب والحکمۃ) والنبوّۃ (و اٰتیناھم مُلْکًا عَظیمًا) فکان لداود تسع وتسعون امراَۃ ولسلیمان اَلف ما بین حُرَّۃٍ وسُرِّیَّۃ

(فَمِنْھُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ) بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم (وَمِنْھُمْ مَّن صَدَّ) اَعرض (عَنْهُ) فلم یؤمن (وکفی بِجَھَنَّمَ سَعِیْرًا) عذابا لمن لا یؤمن.

(اِنَّ الذین کَفَرُوْا بنایاتنا سَوْفَ نُصْلِیْھِمْ) ندخلھم (نَارًا) یحترقون فیھا (کُلَّمَا نَضِجَتْ) احترقت (جُلُوْدُھُمْ بدلناھم جُلُودًا غَیْرَھَا) باَن تعاد اِلی حالھا الاَوّل غیر محترقۃ (لِیَذُوْقُوا العذاب) لیقاسوا شدّتہ (اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَزِیْزًا) لا یعجزہ شیء (حَکِیْمًا) فی خلقہ.

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے اور جس شخص پر اللہ تعالیٰ لعنت بھیج دے تمہیں اس کا کوئی مددگار نہیں ملے گا یعنی جو اسے عذاب سے بچا لے۔

بلکہ کیا ان کے لئے بادشاہی میں حصہ ہے یہاں پر لفظ ''اَمْ'' لفظ بلکہ کے معنی میں ہے یعنی ان کے لئے بادشاہی میں کچھ بھی نہیں ہے اگر ہوتا تو اس صورت میں یہ لوگ گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی کوئی چیز نہ دیتے یعنی کوئی معمولی سی چیز بھی نہ دیتے اس سے مراد کھجور کی پشت میں ہونے والا سوراخ ہے کیونکہ ان لوگوں کے اندر بخل بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔

بلکہ وہ لوگ حسد کرتے ہیں یعنی نبی اکرم سے حسد کرتے ہیں اس چیز کے حوالے سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے تحت (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو عطا کی ہے اس سے مراد نبوت اور آپ کی ازواج مطہرات کی کثرت ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ آپ سے یہ چیزیں زائل ہو جائیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ نبی ہوتے تو عورتوں سے لاتعلق ہوتے تحقیق ہم نے ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا کی تھی۔ حضرت ابراہیم چونکہ نبی اکرم کے جدامجد ہیں اور ان کی آل سے مراد حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت سلیمان ہیں یہاں حکمت سے مراد نبوت ہے اور ہم نے انہیں بڑی بادشاہی عطا کی حضرت داؤد کی ننانوے بیویاں تھیں۔ حضرت سلیمان کے ہاں ایک ہزار خواتین تھیں جن میں سے کچھ آزاد تھیں (یعنی ان کی بیویاں تھیں) اور کچھ کنیزیں تھیں۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا (57)

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا (58)

پس ان میں سے کچھ لوگ آپ پر یعنی نبی اکرم پر ایمان لے آئے اور ان میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جنہوں نے منہ موڑ لیا ہے یہاں پر لفظ "صد" کا مطلب اعراض یعنی اعراض کرنا ہے وہ آپ پر ایمان نہیں لائے اور بھڑکتی ہوئی جہنم (ان کے لئے) کافی ہے یعنی ان لوگوں کے لئے جو ایمان نہیں لائے ان کے لئے عذاب کے طور پر یہ کافی ہے۔ بے شک وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کر دیا ہم انہیں عنقریب اس آگ میں داخل کر دیں گے جس میں وہ جلیں گے جب وہ پک جائیں گے یعنی جل جائیں گے تو ان کی کھال کو ہم تبدیل کر دیں گے پہلے والی کھال کی جگہ پر یعنی انہیں پہلی والی حالت میں لوٹا دیا جائے گا۔ جس حالت میں وہ جلنے سے پہلے تھے تاکہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھیں یعنی اس کی شدت کو محسوس کریں بے شک اللہ تعالیٰ غالب ہے یعنی اسے کوئی بھی چیز عاجز نہیں کر سکتی وہ حکمت والا ہے یعنی اپنی مخلوق (کا نظام چلانے میں حکمت والا ہے)۔ (56)

(والذين اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصالحات سَنُدْخِلُهُمْ جنات تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنهار خالدين فِيهَا اَبَدًا لَهُمْ فِيهَا اَزواج مُّطَهَّرَةٌ) من الحيض وكلِّ قذر (وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا) دائما لا تنسخه شمس وهو ظل الجنة.

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں ہم عنقریب انہیں ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان باغات میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی اس سے مراد وہ حیض اور ہر قسم کی گندگی سے پاک ہوں گی ہم انہیں ایسی جگہ داخل کریں گے جہاں سایہ ہوگا یعنی وہ دائمی سایہ ہوگا جسے سورج ختم نہیں کر سکے گا اس سے مراد جنت کا سایہ ہے۔

(اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا الْاَمانات) اي ما اؤتمن عليه من الحقوق (اِلٰى اَهْلِهَا) نزلت لما اَخذ عليّ رضي الله عنه مفتاح الكعبة من عثمان بن طلحة الحجبي سادنها قسرًا لما قدم النبي صلى الله عليه وسلم مكة عام الفتح ومنعه وقال لو علمت اَنه رسول الله لم اَمنعه فاَمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بردّه اِليه وقال (هاك خالدة تالدة) فعجب من ذٰلك فقرأ له علي الآية فاَسلم واَعطاه عند موته لاَخيه (شيبة) فبقي في ولده، والآية واِن وردت على سبب خاص فعمومها معتبر بقرينة الجمع (وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ الناس) يامركم (اَن تَحْكُمُوْا بالعدل اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا) فيه اِدغام ميم

يَـاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا (59)

نِعْمَ فی ما النکرة الموصوفة ای (نعم شيئًا) (يَعِظُكُمْ بِهِ) تأدية الامانة والحكم بالعدل (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا) لما يقال (بَصِيْرًا) بما يفعل.

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم امانتیں ادا کرو یعنی جن حقوق کے لئے تمہیں امین بنایا گیا ہے انہیں ادا کر دو اور ان لوگوں کو ادا کرو جو ان کے اہل ہیں یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب مکہ کے فتح ہونے کے موقع پر نبی اکرم مکہ تشریف لائے آپ نے خانہ کعبہ کے کلید بردار عثمان بن طلحہ حجبی کو بلوایا تو اس نے آپ کو چابی دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے یہ چابی لے لی۔ عثمان بن طلحہ نے یہ کہا تھا اگر مجھے یہ پتہ ہوتا کہ آپ نبی ہیں تو میں آپ کو یہ ضرور دے دیتا تو نبی اکرم نے وہ چابی عثمان بن طلحہ کو واپس کرنے کی ہدایت کی اور یہ حکم دیا کہ یہ ہمیشہ کے لئے تمہارے ساتھ رہے گی۔ اس بات پر عثمان بہت حیران ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی تو عثمان بن طلحہ نے اسلام قبول کر لیا جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے یہ چابی اپنے بھائی شیبہ کو دے دی اس کے بعد پھر یہ انہی کی اولاد میں آ رہی ہے۔ یہ آیت اگرچہ مخصوص پس منظر میں نازل ہوئی تھی لیکن اس میں جمع کا صیغہ استعمال کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا حکم عام ہے اور سب لوگوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ حقوق ادا کریں اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ انصاف سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ نے کتنا بہترین حکم دیا ہے (اس آیت میں استعمال ہونے والا لفظ) نعما اصل میں نعم اور ما ہے اس میں نعم کے ''م'' کا ''مَا'' ساتھ موصوفہ نکرہ میں ادغام ہو گیا اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کتنی اچھی چیز ہے۔ اس سے مراد امانتیں ادا کرنا ہے اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے یعنی اس چیز کا سننے والا ہے جو کہی جاتی ہے اور دیکھنے والا ہے یعنی اس چیز کو دیکھنے والا ہے جو کی جاتی ہے۔

(يآيها الذين اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰه وَاَطِيْعُوا الرسول وَاُولِي) واصحاب (الامر) ای الولاة (مِنْكُمْ) اِذا اَمروكم بطاعة اللّٰه ورسوله (فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ) اختلفتم (فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ) ای الی كتابه (والرسول) مدة حياته وبعده اِلى سنته ای اكشفوا عليه منهما (اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ واليوم الاٰخر ذلك) ای الرد اِليهما (خَيْرٌ) لكم من التنازع والقول بالرأی (وَاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا) مآلًا.

اے وہ لوگو جو ایمان لائے! اللہ تعالیٰ کے حکم کی پیروی کرو اور رسول کے حکم کی پیروی کرو اور جو امر والے ہیں یعنی وہ لوگ جو حکمران ہیں اس سے مراد حکمران ہیں جو تم سے تعلق رکھتے ہیں یعنی وہ لوگ جو تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَی الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖ ؕ وَیُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّھُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا (۶۰)

فرمانبرداری کا حکم دیتے ہیں اگر تمہارے درمیان تنازعہ ہو جائے یعنی تم اختلاف کرو کسی بھی چیز کے بارے میں تو اس اختلاف کو اللہ تعالیٰ کی طرف لے جاؤ یعنی اس کی کتاب کی طرف لے جاؤ اور رسول کی طرف لے جاؤ یعنی آپ کی زندگی کے اندر (براہ راست ذات کی طرف لے کر جاؤ) اور آپ کے بعد آپ کی سنت کی طرف لے کر جاؤ یعنی اس معاملے میں ان دونوں سے رہنمائی حاصل کرو اگر تم اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو یہ یعنی ان دونوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم بہتر ہے تمہارے لئے آپس میں اختلاف کرنے سے اور رائے کے مطابق فیصلہ دینے سے اور تاویل کے اعتبار سے زیادہ بہتر ہے یعنی انجام کے لحاظ سے زیادہ بہتر ہے۔

ونزل لما اختصم یھودی ومنافق فدعا المنافق اِلی کعب بن الاشرف لیحکم بینھما ودعا الیھودی اِلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فأتیاہ فقضی للیھودی فلم یرضَ المنافق وأتیا عمر فذکرہ له الیھودی ذٰلك فقال للمنافق اکذلك ؟ فقال نعم فقتله (اَلَمْ تَرَ اِلَی الذین یَزْعُمُوْنَ اَنَّھُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَن یَّتَحَاکَمُوْا اِلَی الطاغوت) الکثیر الطغیان وھو کعب بن الاشرف (وَقَدْ اُمِرُوْا اَن یَّکْفُرُوْا بِهٖ) ولا یوالوہ (وَیُرِیدُ الشیطٰن اَن یُّضِلَّھُمْ ضلالا بَعِیدًا) عن الحق

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب ایک یہودی اور ایک منافق شخص کے درمیان اختلاف ہو گیا تو منافق شخص نے کعب بن اشرف کو ثالث مقرر کیا تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے اور یہودی شخص نے نبی اکرم سے فیصلہ حاصل کرنا چاہا یہ دونوں نبی اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم نے یہودی شخص کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ منافق کو یہ پسند نہیں آیا پھر یہ دونوں افراد حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوئے یہودی نے وہ ساری بات بیان کر دی (یعنی نبی اکرم میرے حق میں فیصلہ کر چکے ہیں) حضرت عمر نے منافق شخص سے دریافت کیا! کیا ایسا ہی ہے اس نے جواب دیا جی ہاں! تو حضرت عمر نے اس منافق شخص کو قتل کر دیا (اس پر یہ آیت نازل ہوئی) کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اس چیز پر ایمان لا چکے ہیں جو تمہارے طرف نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی لیکن وہ یہ چاہتے ہیں کہ وہ طاغوت کو ثالث بنائیں (یہاں طاغوت سے مراد) بہت زیادہ سرکشی کرنے والا شخص ہے اس سے مراد کعب بن اشرف ہے حالانکہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس (طاغوت) کا انکار کریں اور اس کو دوست نہ بنائیں شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں بہت دور کی گمراہی میں مبتلا کر دے یعنی انہیں حق سے دور کر دے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا (61)
فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا (62)
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا (63)

(وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ) في القرآن من الحكم (وَاِلَى الرسول) ليحكم بينكم (رَاَيْتَ المنافقين يَصُدُّوْنَ) يعرضون (عَنْكَ) اِلى غيرك (صُدُوْدًا).

اور جب ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف آؤ جسے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے یعنی قرآن پاک میں جو حکم نازل کیا اور رسول کی طرف آؤ تاکہ وہ تمہارے درمیان فیصلہ کرے تو تم منافقین کو دیکھو گے کہ وہ چھوڑ دیں گے یعنی اعراض کریں گے تم سے اور تمہارے علاوہ دوسرے کی طرف چلے جائیں گے یعنی منہ پھیرلیں گے۔

(فَكَيْفَ) يصنعون (اِذَا اَصابتهم مُّصِيْبَةٌ) عقوبة (بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيهِمْ) من الكفر والمعاصي اَى اَيقدرون على الاِعراض والفرار منها ؟ لا (ثُمَّ جَاؤُكَ) معطوف على (يصدّون) (يَحْلِفُوْنَ باللّٰه اِنْ) ما (اَرَدْنَا) بالمحاكمة اِلى غيرك (اِلَّا اِحْسَانًا) صلحًا (وَتَوْفِيْقًا) تأليفًا بين الخصمين بالتقريب في الحكم دون الحمل على مُرّ الحق.

تو اس وقت کیا یہ لوگ کریں گے جب انہیں مصیبت لاحق ہوگی یعنی سزا لاحق ہوگی اس چیز کے عوض میں جنہیں ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے یعنی کفر اور گناہوں کی صورت میں تو کیا اس وقت یہ اعراض کرنے کی قدرت رکھیں گے اور اس کو چھوڑ کر جاسکیں گے نہیں پھر یہ تمہارے پاس آئیں گے یہ لفظ "یَصُدُّوْنَ" پر معطوف ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھائیں گے کہ ہمارا ارادہ یعنی آپ کی بجائے کسی دوسرے کو ثالث بنانے کا صرف اچھائی تھا یعنی صلح تھا اور توحید تھا یعنی مخالفین کے درمیان الفت پیدا کرنا تھا جو ثالث بنانے کی صورت میں ایک دوسرے کو قریب کرنا تھا اس سے مراد حق کو تلخ سمجھنا نہیں تھا۔

(اُولٰئِكَ الذين يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ) من النفاق وكذبهم في عذرهم (فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ) بالصفح (وَعِظْهُمْ) خوّفهم اللّٰه (وَقُلْ لَهُمْ في) شأن (اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا) مؤثرًا فيهم اَى ازجرهم ليرجعوا عن كفرهم.

یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے یعنی جو نفاق ہے اور جو اپنے عذر کے اندر جھوٹ بول رہے ہیں تو تم ان سے اعراض کرو یعنی درگزر سے کام لو اور انہیں نصیحت کرو یعنی انہیں اللہ تعالیٰ کا خوف دلاؤ اور

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (64)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (65)

وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِيَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا يُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِيْتًا (66)

ان سے یہ کہہ دوان کی ذات کے حوالے سے یہ بات کہہ دو یعنی جو ان کے اندر اثر کرے اور تم انہیں ڈراؤ تاکہ وہ اپنے کفر سے رجوع کرلیں۔

(وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ) فيما يأمر به ويحكم (بِاِذْنِ اللّٰه) بأمره لا ليُعْصَى ويُخالف (وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ) بتحاكمهم اِلى الطاغوت (جَاءُوْكَ) تائبين (فاستغفروا اللّٰه واستغفر لَهُمُ الرسول) فيه التفات عن الخطاب تفخيمًا لشأنه (لَوَجَدُوْا اللّٰه تَوَّابًا) عليهم (رَّحِيْمًا) بهم .

اور ہم نے جو بھی رسول بھیجا اسی لئے بھیجا تاکہ اس کی اطاعت کی جائے اس چیز کے بارے میں جو وہ حکم دیتا ہے اور وہ حکم اللہ تعالیٰ کے علم کے تحت دیتا ہے یعنی اس کے حکم کے تحت دیتا ہے اس کی نافرمانی نہ کی جائے اس کی مخالفت نہ کی جائے اور اگر وہ لوگ اپنے اوپر ظلم کرلیں یعنی اس سرکش شخص کو ثالث بنا کر اور پھر وہ تمہارے پاس آئیں توبہ کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت طلب کرے یہاں پر ضمیر مخاطب سے (غائب ضمیر کی طرف) التفات کیا گیا ہے کہ نبی اکرم کی شان (کو ظاہر کیا جاسکے) تو وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا پائیں گے یعنی وہ ان کی توبہ قبول کرے گا اور ان کے لئے رحم کرنے والا پائیں گے۔

(فَلَا وَرَبِّكَ) لا زائدة (لَا يُؤْمِنُوْنَ حتى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ) اختلط (بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا) ضيقًا اَو شكًا (مِّمَّا قَضَيْتَ) به (وَيُسَلِّمُوْا) ينقادوا لحكمك (تَسْلِيْمًا) من غير معارضة

پس تمہارے پروردگار کی قسم! یہاں یہ ''لا'' زائد ہے وہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک وہ تمہیں ثالث تسلیم نہ کریں اس چیز کے بارے میں جو ان کے درمیان ہے یعنی جس میں انہیں اختلاف ہو پھر وہ اپنے من میں کوئی حرج نہ پائیں یعنی کوئی تنگی یا شکایت نہ پائیں اس چیز کے حوالے سے جو تم نے فیصلہ کیا ہے اور وہ اسے تسلیم کرلیں یعنی تمہارے حکم کی پیروی کریں اچھی طرح سے تسلیم کریں یعنی کسی مخالفت کے بغیر کریں۔

(وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ) مفسّرة (اقتلوا اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخرجوا مِنْ ديارکم) كما كتبنا على بني

وَّاِذًا لَّاٰتَیْنٰـهُمْ مِّنْ لَّدُنَّـآ اَجْرًا عَظِیْمًا (67)

وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا (68)

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا (69)

اِسرائیل (مَّا فَعَلُوْهُ) ای المکتوب علیهم (اِلَّا قَلِیْلٌ) بالرفع علی البدل والنصب علی الاستثناء (مِّنْهُمْ وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ) من طاعة الرسول صلی اللّٰه علیه وسلم (لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا) تحقیقًا لِایمانهم.

اور اگر ہم ان پر لازم کر دیں یہاں پر لفظ ''اَنْ'' تفسیر بیان کرنے کے لئے ہے کہ تم اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ جیسا کہ ہم نے بنو اسرائیل پر یہ بات لازم کی تھی تو وہ ایسا نہیں کریں گے یعنی جو چیز ان پر لازم کی گئی ہے ماسوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے یہاں یہ بدل کی صورت میں پیش پڑھی جائے گی اور اگر استثنیٰ ہو تو اس پر زبر پڑھی جائے گی اور اگر وہ کرلیں جس کی تلقین کی گئی ہے یعنی رسول کی فرمانبرداری تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہوگا اور زیادہ ثابت رکھنے والا ہوگا یعنی ان کے ایمان کی حقانیت کے لئے بہتر ہوگا۔

(وَّاِذًا) ای لو ثبتوا (لَّاٰتیناهم مِّن لَّدُنَّا) من عندنا (اَجْرًا عَظِیْمًا) هو الجنة.

اس صورت میں یعنی اگر وہ اس پر ثابت رہیں تو ہم انہیں اپنی طرف سے یعنی اپنی بارگاہ سے عظیم اجر دیں گے اور وہ اجر جنت ہے۔

(وَّلَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا) قال بعض الصحابة للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم :کیف نراك فی الجنة وأنت فی الدرجات العلا ونحن اَسفل منك ؟ فنزل.

ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کی ہے۔

بعض صحابہ نے نبی اکرم کی خدمت میں عرض کی تھی ہم آپ کو جنت میں کیسے دیکھ سکیں گے جبکہ آپ بلند درجات میں ہوں گے اور ہم آپ سے نیچے کی منزل میں ہوں گے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

(وَمَن یُّطِعِ اللّٰه والرسول) فیما اَمر به (فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الذین اَنْعَمَ اللّٰه عَلَیْهِمْ مِّنَ النبیین والصدیقین) اَفاضل اَصحاب الاَنبیاء لمبالغتهم فی الصدق والتصدیق (والشهداء) القتلی فی سبیل اللّٰه (والصالحین) غیر من ذکر (وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا) رفقاء فی الجنة بأن یستمتع فیها برؤیتهم وزیارتهم والحضور معهم وإن کان مقرّهم فی الدرجات العالیة بالنسبة إلی غیرهم:

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا (70)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا (71)

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا (72)

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور رسول کی اطاعت کرے اس معاملے میں جس کا اسے حکم دیا گیا ہے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے جو نبیوں سے تعلق رکھتے ہیں اور صدیقین سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس سے مراد نبی کے اصحاب میں زیادہ فضیلت والے لوگ ہیں کیونکہ وہ سچائی اور تصدیق کرنے میں مبالغے کی حد تک حیثیت رکھتے ہیں اور شہداء ہیں یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل کئے گئے اور نیک لوگ ہیں جو مذکورہ لوگوں کے علاوہ ہیں اور وہ بہترین ساتھی ہیں یعنی وہ جنت میں ساتھی ہوں گے یعنی وہ اس میں ان کے دیدار ان سے ملاقات سے نفع حاصل کریں گے ان کے پاس جائیں گے ان کے ساتھ رہیں گے اگرچہ ان لوگوں کے درجات دوسرے لوگوں کی بہ نسبت بلند ہوں گے۔

(ذلك) اى كونه مع مَنْ ذكر مبتدأ خبره (الفضل مِنَ الله) تفضل به عليهم لا انهم نالوه بطاعتهم (وكفى بالله عَلِيْمًا) بثواب الآخرة اى فثقوا بما اخبركم به (وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ).

وہ یعنی ان کا مذکورہ افراد کے ساتھ ہونا یہ مبتداء ہے اور اس کی خبر یہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے فضل کی وجہ سے ہے جو وہ ان پر کرے گا وہ اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے اس حد تک نہیں پہنچیں گے اور اللہ تعالیٰ علم کے اعتبار سے کافی ہے یعنی آخرت میں ثواب کے علم کے اعتبار سے لہٰذا وہ اس بات پر یقین رکھیں جس کے بارے میں اس نے تمہیں بتایا ہے اور خبیر ذات کی مانند کوئی تمہیں نہیں بتا سکتا۔

(يا ايها الذين اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ) من عدوكم اى احترزوا منه وتيقظوا له (فانفروا) انهضوا الى قتاله (ثُبَاتٍ) متفرقين سرية بعد اخرى (اَو انفروا جميعًا) مجتمعين.

اے ایمان والو! تم اپنی حفاظت کا انتظام کرو اپنے دشمن کے مقابلے میں یعنی اس سے بچنے کی کوشش کرو اور اس کے لئے بیدار (یعنی ہوشیار رہو) اور نکلو یعنی ان کے ساتھ جنگ کرنے کے لئے نکلو ثبات کے عالم میں یعنی مختلف مہمات کی شکل میں جو ایک دوسرے کے بعد ہوں یا اکٹھے ہو کر یعنی اجتماعی شکل میں۔

(وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ) ليتاخرن عن القتال كعبد الله بن اُبىّ المنافق واصحابه وجعله منهم من حيث الظاهر واللام فى الفعل للقسم (فَاِنْ اَصَابتكم مُّصِيْبَةٌ) كقتل وهزيمة (قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ شَهِيْدًا) حاضرًا فاصاب.

اور تم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جو پیچھے رہیں گے یعنی جنگ میں شرکت سے پیچھے رہیں گے جیسے عبداللہ بن ابی منافق اور

وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْ لَنَّ كَاَنْ لَّمْ تَكُنْ ۢ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا (73)

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْيَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (74)

اس کے ساتھی ہیں اور انہیں مسلمانوں میں ظاہری اعتبار سے شامل کیا گیا ہے یہاں پر فعل میں موجود حرف ''ل''، قسم کے لئے ہے اگر تمہیں کوئی مصیبت لاحق ہو جائے یا پھر قتل ہو جاؤ یا شکست ہو جائے تو وہ یہ کہے گا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ انعام کیا ہے کہ میں ان کے ساتھ وہاں موجود نہیں تھا یعنی حاضر نہیں تھا ورنہ میں بھی قتل ہو جاتا۔

(وَلَئِنِ) لام قسم (اَصابكم فَضْلٌ مِنَ الله) كفتح وغنيمة (لَيَقُولَنَّ) نادمًا (كَاَنَ) مخففة واسمها محذوف اى كانه (لَمْ يَكُنِ) بالياء والتاء (بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ مَوَدَّةٌ) معرفة وصداقة وهذا راجع الِى قوله : قَدْ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيَّ اعتُرِضَ به بين القول ومقوله وهو (يَا) للتنبيه (لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا) آخذ حظًا وافرًا من الغنيمة.

اور اگر یہاں پہ بھی ''ل''، قسم کے لئے ہے، تمہیں اللہ تعالیٰ کا فضل نصیب ہو جائے یعنی فتح اور غنیمت حاصل ہو جائے تو وہ ضرور یہ کہیں گے یعنی نادم ہو کر یہ کہیں گے گویا کہ یہ لفظ ''کان'' مخفف ہے اور اس کا اسم محذوف ہے یعنی گویا کہ وہ تھا ہی نہیں یہاں پہ ''ی'' اور ''ت'' (یعنی غائب اور حاضر دونوں صیغوں کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے) تمہارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی محبت یعنی پہچان اور دوستی یہ اس کے اس قول کی طرف راجع ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا اسے قول اور مقولے کے درمیان جملہ کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اے! یہ تنبیہ کے لئے ہے کاش میں ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو میں بھی عظیم کامیابی حاصل کر لیتا یعنی مال غنیمت میں سے بڑا حصہ پالیتا۔

(فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيلِ الله) لِاعلاء دينه (الذين يَشْرُونَ) يبيعون (الحياة الدنيا بالاخرة وَمَنْ يقاتل في سَبِيلِ الله فَيُقْتَلْ) يستشهد (اَو يَغْلِبْ) يظفر بعدوّه (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ اَجْرًا عَظِيمًا) ثوابًا جزيلًا.

پس اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ کرے تاکہ اس کا دین سر بلند ہو ان لوگوں کے ساتھ جو فروخت کر دیتے ہیں یعنی بیچ دیتے ہیں دنیاوی زندگی کو آخرت کے عوض میں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جنگ میں حصہ لے اور شہید ہو جائے یعنی شہادت کا مرتبہ پالے یا غالب آ جائے یعنی اپنے دشمن پر کامیاب ہو جائے تو ہم اسے عظیم اجر عطا کریں گے یعنی بہترین ثواب عطا کریں گے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝ (75)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۝ (76)

(وَمَا لَكُمْ لَا تقاتلون) استفهام توبيخ ای لا مانع لكم من القتال (فِیْ سَبِيلِ اللّٰه) فی تخليص (المستضعفين مِنَ الرجال والنساء والولدان) الذين حبسهم الكفار عن الهجرة وآذوهم قال ابن عباس رضی اللّٰه عنهما :كنت انا وامی منهم (الذين يَقُوْلُوْنَ) داعين يا (رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هذه القرية) مكة (الظَّالِمِ اَهْلُهَا) بالكفر (واجعل لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ) من عندك (وَلِيًّا) يتولى امورنا (واجعل لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيرًا) يمنعنا منهم وقد استجاب اللّٰه دعاء هم فيسر لبعضهم الخروج وبقی بعضهم اِلٰی ان فتحت مكة وولی صلی اللّٰه عليه وسلم عتاب بن اُسيد فانصف مظلومهم من ظالمهم.

اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم جنگ میں حصہ نہیں لیتے یہاں یہ استفہام ڈانٹنے کے لئے ہے یعنی تمہارے لئے جنگ میں حصہ لینے کے لئے کوئی رکاوٹ نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یعنی آزاد کروانے کے لئے ان کمزور مردوں، خواتین اور بچوں کو جنہیں کفار ہجرت نہیں کرنے دیتے اور انہیں اذیت پہنچاتے ہیں حضرت ابن عباس فرماتے ہیں میں اور میری والدہ ان لوگوں میں شامل تھے جو لوگ یہ کہتے ہیں یعنی دعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں اس بستی سے نکال دے یعنی مکہ سے نکال دے یہاں کے لوگ ظالم ہیں یعنی وہ کفر پر (ثابت قدم ہیں) اور ہمارے لئے اپنی طرف سے بنا دے یعنی اپنی بارگاہ میں سے بنا دے نگران جو ہمارے امور کی نگرانی کرے اور ہمارے لئے اپنی طرف سے مددگار بنا دے یعنی جو ہمیں ان سے بچا لے اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا ان میں سے بعض لوگوں کے لئے مکہ سے نکلنا آسان کر دیا اور کچھ لوگ وہاں پر ہی رہے یہاں تک کہ مکہ فتح ہوگیا نبی اکرم نے حضرت عتاب بن اسید کو ان کا نگران مقرر کیا انہوں نے ظالم سے بدلہ لے کر مظلوم کو انصاف فراہم کیا۔

(الذين اٰمَنُوْا يقاتلون فِیْ سَبِيلِ اللّٰه والذين كَفَرُوْا يقاتلون فِیْ سَبِيل الطاغوت) الشيطٰن (فقاتلوا اَوْلِيَآءَ الشيطٰن) انصار دينه تغلبوهم لقوتكم باللّٰه (اِنَّ كَيْدَ الشيطٰن) بالمؤمنين (كَانَ ضَعِيفًا) واهيًا لا يقاوم كيد اللّٰه بالكافرين.

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِیْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا (۷۷)

یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ طاغوت کی راہ میں جنگ کرتے ہیں یہاں طاغوت سے مراد شیطان ہے۔تم شیطان کے ساتھیوں کے ساتھ جنگ کرو یعنی جو اس کے دین کے مددگار ہیں تم انہیں مغلوب کرلو اللہ تعالیٰ سے مدد حاصل کرتے ہوئے بے شک شیطان کا فریب مومنوں کے ساتھ بہت کمزور ہے یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے کہ کافروں کے لئے کی جانے والی اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا مقابلہ کر سکے۔

(اَلَمْ تَرَ اِلَى الذین قِیْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَیْدِیَكُمْ) عن قتال الكفار لما طلبوه بمكة لأذى الكفار لهم وهم جماعة من الصحابة (وَاَقِیْمُوا الصلاوة وَاٰتُوا الزكاوة فَلَمَّا كُتِبَ) فرض (عَلَیْهِمُ القتال اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ) یخافون (الناس) الكفار ای عذابهم بالقتل (كَخَشْیَةِ) هم عذاب (اللّٰه اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً) من خشیتهم له ونصب اشد علی الحال وجواب لما دل علیه (اِذا) وما بعدها ای فاجاتهم الخشیة (وَقَالُوْا) ای جزعًا من الموت (رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَیْنَا القتال لَوْلا) هلّا (اَخَّرْتَنَا اِلٰى اَجَلٍ قَرِیْبٍ قُلْ) لهم (متاع الدنیا) ما یتمتع به فیها او الاستمتاع بها (قَلِیْلٌ) آیل اِلى الفناء (والاخرة) ای الجنة (خَیْرٌ لِّمَنِ اتقی) عقاب اللّٰه بترك معصیته (وَلَا تُظْلَمُوْنَ) بالتاء والیاء تنقصون من اعمالكم (فَتِیْلًا) قدر قشرة النواة فجاهدوا۔

اور کیا تم نے ان لوگوں کی طرف نہیں دیکھا جن سے یہ کہا گیا کہ تمہارے ہاتھوں کو روک دیا گیا ہے کفار کے ساتھ جنگ کرنے سے جب انہوں نے مکہ میں کفار کو اذیت دینے کے لئے (جنگ کا) مطالبہ کیا تھا اس سے مراد صحابہ کرام کا گروہ ہے (انہیں حکم دیا گیا) تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو جب ان پر لازم کیا گیا یعنی فرض کیا گیا جنگ کرنا تو ان میں سے ایک فریق ڈر گیا یعنی خوفزدہ ہو گیا لوگوں سے یعنی کفار سے کہ وہ قتل کی صورت میں عذاب کا شکار نہ ہو جائے یوں جیسے ڈرتا ہے یعنی وہ لوگ عذاب سے یوں ڈرے جیسے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں یا اس سے زیادہ ڈرے یعنی جتنے وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اس سے زیادہ ڈر جائے لفظ ''اَشَدَّ'' پر حال ہونے کی وجہ سے زبر پڑھی جائے گی اور یہ جواب ہے جس پر لفظ ''اذا'' اور اس کے بعد والا جملہ دلالت کرتا ہے یعنی انہیں اچانک خوف نے گھیر لیا اور انہوں نے یہ کہا یعنی موت سے ڈرتے ہوئے یہ کہا ہے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر جنگ کو لازم کیوں کیا تو نے ہمیں کیوں نہیں دیا یعنی کیوں نہیں مؤخر کیا ایک قریبی مدت تک؟ تم

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِاللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (78)

مَاۤ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَمَاۤ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ

ان سے فرمادو دنیاوی زندگی کا سامان یعنی جس کے ذریعے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے یا جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جاتا ہے تھوڑا ہے یعنی فنا کی طرف مائل ہے اور آخرت یعنی جنت بہتر ہے اس شخص کے لئے جو بچ جائے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ترک کر کے اس کے عذاب سے اور تم لوگوں پر ظلم نہیں کیا جائے گا اس کو ''ت'' اور ''ی'' (غائب اور حاضر دونوں صیغوں کی شکل میں) پڑھا جاسکتا ہے یعنی تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی 'فتیلا'' یہ گٹھلی کے چھلکے کی مقدار کو کہتے ہیں (یعنی اتنی زیادتی بھی نہیں کی جائے گی) اس لئے تم جہاد میں حصہ لو۔

(اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الموت وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ) حصون (مُّشَيَّدَةٍ) مرتفعة فلا تخشوا القتال خوف الموت (وَاِنْ تُصِبْهُمْ) اى اليهود (حَسَنَةٌ) خصب وسعة (يَقُوْلُوْا هذه مِنْ عِنْدِ اللّه وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ) جدب وبلاء كما حصل لهم عند قدوم النبى صلى اللّه عليه وسلم المدينة (يَقُوْلُوْا هذه مِنْ عِنْدِكَ) يا محمد اى بشؤمك (قُلْ) لهم (كل) من الحسنة والسيئة (مِنْ عِنْدِ اللّه) من قبله (فَمَالِ هٰؤُلَاءِ القوم لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ) اى لا يقاربون اَن يفهموا (حَدِيْثًا) يُلقى اِليهم و ما استفهام تعجيب من فرط جهلهم ونفي مقاربة الفعل اَشد من نفيه۔

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی اگر چہ تم ''بروج'' میں ہو یعنی قلعوں میں ہو جو ''مشیدۃ'' ہوں یعنی بلند ہوں تو تم جنگ سے نہ ڈرو موت کے خوف کی وجہ سے اور اگر انہیں لاحق ہوتی ہے یعنی یہودیوں کو کوئی اچھائی یعنی خوشحالی اور وسعت تو وہ یہ کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی لاحق ہو یعنی قحط سالی اور آزمائش لاحق ہو جیسا کہ نبی اکرم کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے وقت انہیں لاحق ہوئی تھی تو وہ یہ کہتے ہیں یہ تمہاری وجہ سے ہے اے محمد! یعنی تمہاری (معاذ اللہ) نحوست کی وجہ سے ہے تم ان سے فرمادو ہر چیز یعنی اچھائی یا برائی اللہ تعالیٰ کی طرف ہے یعنی اس کی سمت سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے یہ لوگ قریب ہے کہ نہیں سمجھیں گے یعنی عنقریب یہ لوگ سمجھ نہیں پائیں گے۔ اس بات کو جو ان کی طرف القاء کی گئی ہے یہاں یہ ما استفہام کے لئے ہے جو حیرانگی ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ ان کے اندر کتنی جہالت پائی جاتی ہے فعل مقاربہ کی نفی مطلق فعل کی نفی سے زیادہ شدید ہوتی ہے۔

(مَا اَصَابَكَ) اَيها الِانسان (مِنْ حَسَنَةٍ) خير (فَمِنَ اللّه) اَتتك فضلًا منه (وَمَا اَصابك مِنْ

رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (79)

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (80)

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ط وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ج فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (81)

سَيِّئَةٍ) بلية (فَمِنْ نَّفْسِكَ) أتتك حيث ارتكبت ما يستوجبها من الذنوب (وأرسلناك) يا محمد (لِلنَّاسِ رَسُوْلًا) حال مؤكدة (وكفى بالله شَهِيْدًا) على رسالتك .

اور جو تمہیں لاحق ہوتی ہے اے انسان! اچھائی یعنی بھلائی تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے جو وہ تمہیں اپنے فضل کے تحت دیتا ہے اور جو تمہیں برائی لاحق ہوتی ہے یعنی آزمائش تو وہ تمہاری اپنی ذات کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی وہ تم تک اس لئے آتی ہے جو تمہارے اس گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے ہوتی ہے جو اسے لازم کر دیتے ہیں اور ہم نے تمہیں بھیجا ہے اے محمد! لوگوں کے لئے رسول بنا کر یہ حال بن رہا ہے اور تاکید کے طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے یعنی تمہاری رسالت کا (گواہ ہونے کے طور پر کافی ہے)

(مَنْ يُّطِعِ الرسول فَقَدْ اَطَاعَ الله وَمَن تولى) أعرض عن طاعته فلا يهمنك (فَمَا اَرسلناك عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا) حافظًا لأعمالهم بل نذيرًا وإلينا أمرهم فنجازيهم وهذا قبل الأمر بالقتال .

جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے منہ پھیر لیا یعنی رسول کی اطاعت سے اعراض کیا تو یہ بات تمہیں غمگین نہ کرے ہم نے تمہیں ان پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا یعنی ان کے اعمال کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ان کا معاملہ ہماری طرف آئے گا اور ہم انہیں جزا دے دیں گے یہ حکم قتال کا حکم آنے سے پہلے کا ہے۔

(وَيَقُوْلُوْنَ) أي المنافقون إذا جاؤوك : أمرنا (طَاعَةٌ) لك (فَاِذَا بَرَزُوْا) خرجوا (مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ) بإدغام التاء في الطاء وتركه أي أضمرت (غَيْرَ الذى تَقُوْلُ) لك في حضورك من الطاعة أي عصيانك (والله يَكْتُبُ) يأمر بكتب (مَا يُبَيِّتُوْنَ) في صحائفهم ليجازوا عليه (فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ) بالصفح (وَتَوَكَّلْ عَلَى الله) ثق به فإنه كافيك (وكفى بالله وَكِيْلًا) مفوّضًا إليه .

اور وہ یہ کہتے ہیں یعنی منافقین یہ کہتے ہیں جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں ہمارا معاملہ آپ کی فرمانبرداری کا ہے جب وہ ظاہر ہو جاتے ہیں یعنی چلے جاتے ہیں آپ کے پاس سے تو ان میں سے ایک گروہ یہ بات چھپاتا ہے یہاں پر لفظ ''ت'' کو ''ط'' میں ادغام کیا گیا ہے اور اسے ترک کرنا بھی ٹھیک ہے یعنی وہ چیز جسے پوشیدہ رکھا گیا ہو اس کے برعکس کہتے ہیں جو وہ تمہاری

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (82)
وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰۤى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَا تَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا (83)

موجودگی میں اطاعت کے حوالے سے ان سے کہتے ہیں تمہاری نافرمانی کی بات کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ لکھتا ہے یعنی لکھنے کا حکم دیتا ہے اس چیز کو جسے وہ نوٹ کرتے ہیں اپنے صحیفوں میں تاکہ انہیں اس کی جزا دی جائے تم ان سے اعراض کرو یعنی درگزر سے کام لو اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرو یعنی اس پر یقین رکھو بے شک وہ تمہارے لئے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کارساز کے طور پر کافی ہے کہ معاملے اس کے سپرد کئے جائیں۔

(اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ) يتأملون (القراٰن) وما فيه من المعاني البديعة (وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰه لَوَجَدُوْا فِيْهِ اختلافا كَثِيْرًا) تناقضًا في معانيه وتباينًا في نظمه.

کیا وہ لوگ قرآن پر غور نہیں کرتے یعنی غور وفکر نہیں کرتے قرآن میں اور اس کے عجیب معانی کے اندر اگر یہ اللہ تعالیٰ کے بجائے کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ لوگ اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے یعنی اس کے معانی میں تناقض ہوتا اور اس کے نظم کے اندر اختلاف ہوتا۔

(وَاِذَا جَاءَهُمْ اَمْرٌ) عن سرايا النبى صلى الله عليه وسلم بما حصل لهم (مِّنَ الْاَمن) بالنصر (اَوِ الخوف) بالهزيمة (اَذَاعُوْا بِهٖ) اَفشوه، نزل في جماعة من المنافقين اَو في ضعفاء المؤمنين يفعلون ذٰلك فتضعف قلوب المؤمنين ويتاذى النبى صلى الله عليه وسلم (وَلَوْ رَدُّوْهُ) اَى الخبر (اِلَى الرسول واِلى اُولِى الْاَمر مِنْهُمْ) اَى ذوى الرأى من اكابر الصحابة اَى لو سكتوا عنه حتى يُخْبَروا به (لَعَلِمَهُ) هل هو مما ينبغي اَن يذاع اَو لا (الذين يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ) يتتبعونه ويطلبون علمه وهم المذيعون (مِنْهُمْ) من الرسول واُولى الامر (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكُمْ) بالِاسلام (وَرَحْمَتُهٗ) لكم بالقرآن (لَاتَّبَعْتُمُ الشيطن) فيما يأمركم به من الفواحش (اِلَّا قَلِيْلًا).

اور جب ان کے پاس کوئی معاملہ آتا یعنی نبی اکرم کے پاس ان جنگی مہمات کے متعلق جس میں انہیں حاصل ہوتا ہے امن یعنی مدد یا پھر خوف یعنی شکست تو وہ اسے پھیلا دیتے ہیں یہ آیت منافقین کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے یا شاید کمزور مسلمانوں کے بارے میں جو ایسا کیا کرتے تھے جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے دل کمزور ہو جایا کرتے تھے اور نبی اکرم کو اس سے اذیت ہوتی تھی اگر وہ لوگ اس کو یعنی اس خبر کو رسول کی طرف لوٹا دیتے اور ان میں سے ''اولی الامر'' لوگوں کی

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ۚ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا (84)

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ مِّنْھَا ۚ وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَۃً سَیِّئَۃً یَّکُنْ لَّہٗ کِفْلٌ مِّنْھَا ؕ

طرف لوٹا دیتے یعنی اکابر صحابہ، جو صاحب رائے لوگ ہیں اور خود اس سے خاموش رہتے یہاں تک کہ انہیں خبر کر دی جاتی تو انہیں یہ پتہ چل جاتا کہ کیا یہ اس لائق ہے کہ اسے پھیلایا جائے یا نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو استنباط کرتے ہیں یعنی اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس کے علم کو طلب کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو شائع کرنے والے ہیں ان میں سے یعنی رسول میں سے اور ''اولی الامر'' میں سے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اسلام کی شکل میں اور اس کی رحمت نہ ہوتی یعنی تمہارے لئے قرآن کی شکل میں تو تم لوگ ضرور پیروی کرتے شیطان کی اس چیز کے بارے میں جس کی وہ تمہیں فحش کاموں کے حوالے سے ہدایت کرتا صرف تھوڑے لوگ ہی (ایسا نہ کرتے)

(فَقَاتِلْ) یا محمد (فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَکَ) فلا تھتمّ بتخلفھم عنک، المعنی قاتل ولو وحدک فإنک موعود بالنصر (وَحَرِّضِ المؤمنین) حُثھم علی القتال ورغبھم فیہ (عَسَی اللّٰہُ اَن یَّکُفَّ بَاْسَ) حرب (الذین کَفَرُوْا واللّٰہ اَشَدُّ بَاْسًا) منھم (وَاَشَدُّ تَنْکِیْلًا) تعذیبًا منھم فقال صلی اللّٰہ علیہ وسلم : والذی نفسی بیدہ لَاخرجن ولو وحدی فخرج بسبعین راکبًا اِلی بدر الصغری فکف اللّٰہ بأس الکفار بإلقاء الرعب فی قلوبھم ومَنَع اَبی سفیان عن الخروج کما تقدم فی آل عمران.

اور تم جنگ کرواے محمد! اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور تمہیں پابند صرف تمہیں اپنی ذات کا بنایا گیا ہے اس لئے تم ان لوگوں کے پیچھے رہنے کی وجہ سے غمگین نہ ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جنگ میں حصہ لیں خواہ تم تنہا ہو کیونکہ تم سے مدد کا وعدہ کیا گیا ہے اور تم مومنوں کو ترغیب دو یعنی انہیں جنگ کے اوپر ابھارو اور اس کی ترغیب دو ہو سکتا ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ اس تنگی کو یعنی جنگ کو روک دے ان لوگوں کے ساتھ جن کے ساتھ انہوں نے کفر کیا اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے مقابلے میں زیادہ سختی کرنے والا اور زیادہ تنکیل یعنی عذاب دینے والا ہے تو نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے: میں ضرور نکلوں گا اگرچہ میں تنہا ہوں پھر نبی اکرم ستر سواروں کے ہمراہ بدر صغریٰ کی طرف گئے تو اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ جنگ کو روک دیا ان کے دلوں میں رُعب ڈال کر اور ابوسفیان کو نکلنے سے روک دیا جیسا کہ اس سے پہلے سورہ آل عمران میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

(مَنْ یَّشْفَعْ) بین الناس (شفاعۃ حَسَنَۃً) موافقۃ للشرع (یَکُنْ لَّہٗ نَصِیْبٌ) من الاَجر (مِنْھَا)

وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقِيْتًا (85)
وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا (86)
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا (87)

بسببها (وَمَن يَشْفَعْ شفاعة سَيِّئَةً) مخالفة له (يَكُن لَّهُ كِفْلٌ) نصيب من الوزر (مِنْهَا) بسببها (وكَانَ اللّٰه على كُلّ شَيْء مُّقِيتًا) مقتدرًا فيجازى كل اَحد بما عمل .

جو شخص شفاعت کرے گا یعنی لوگوں کے درمیان اچھی شفاعت کرے گا یعنی جو شریعت کے مطابق ہو تو اس کے لئے اس میں سے حصہ ہوگا یعنی اجر میں سے حصہ ہوگا اس میں سے یعنی اس کے سبب کی وجہ سے اور جو شخص بری شفاعت کرے گا یعنی اس کی مخالفت کرے گا تو اس کا اس میں حصہ ہوگا یعنی گناہ میں سے حصہ ہوگا اس میں سے یعنی اس سبب کی وجہ سے اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر مقیت ہے یعنی اقتدار رکھتا ہے وہ ہر ایک کو اس کے عمل کا بدلہ دے گا۔

(وَاِذَا حُيِّيتُم بِتَحِيَّةٍ) كاَن قيل لكم سلام عليكم (فَحَيُّوْا) المحيّي (بِاَحْسَنَ مِنْهَا) باَن تقول له عليك السلام ورحمة اللّٰه وبركاته (اَوْ رُدُّوهَا) باَن تقولوا له كما قال اَى الواجب اَحدهما والاَول اَفضل (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ على كُلّ شَيْء حَسِيبًا) محاسبا فيجازى عليه ومنه رد السلام ، وخصت السنة الكافر والمبتدع والفاسق والسلّم على قاضى الحاجة ومن فى الحمام والآكل فلا يجب الرد عليهم بل يكره في غير الاخير ويقال للكافر و (عليك).

اور جب تمہیں سلام کیا جائے یعنی جب تمہیں السلام علیکم کہا جائے تو تم جواب دو یعنی جواب دینے والا شخص اس سے زیادہ بہتر یعنی تم اس سے یہ کہو علیک السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا اسے لوٹا دو یعنی اسی طرح کہو جیسے اس نے کہا تھا یعنی دونوں میں سے ایک چیز واجب ہے البتہ پہلا جواب دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے یعنی محاسبہ کرنے والا ہے اور وہ جزا دے گا جس میں سے ایک سلام کا جواب دینا بھی ہے البتہ سنت سے بطور خاص (یہ حکم ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سلام نہیں کیا جائے گا) کافر، بدعتی، گنہگار، قضائے حاجت کرنے والا حمام میں موجود شخص، کھانا کھانے والا شخص ان میں سے آخری شخص (یعنی کھانا کھانے والے) کے علاوہ اور کسی پر جواب دینا بھی لازم نہیں ہے جبکہ کافر کو (سلام کا جواب دیتے ہوئے) وعلیک (تم پر بھی ہو) کہا جائے گا۔

(اللّٰه لَا اِلٰه اِلَّا هُوَ) واللّٰه (لَيَجْمَعَنَّكُمْ) من قبوركم (اِلى) فى (يَوْمِ القيامة لَا رَيْبَ) لا شك (فِيهِ وَمَنْ) اَى لا اَحد (اَصْدَقُ مِنَ اللّٰه حَدِيثًا) قولًا .

اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور وہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو اکٹھا کر دے گا تمہاری قبروں

فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنٰفِقِيْنَ فِئَتَيْنِ وَاللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (88)

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۠ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (89)

میں سے اس دن کی طرف یعنی اس دن میں جو قیامت کا ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو شخص یعنی کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں زیادہ سچی بات کرتا ہو یہاں حدیث سے مراد قول ہے۔

ولما رجع ناس من اُحد اختلف الناس فيهم، فقال فريق نقتلهم وقال فريق :لا فنزل :(فَمَا لَكُمْ) اى ما شأنكم صرتم (فِي المنافقين فِئَتَيْنِ) فرقتين ؟ (واللّٰه اَرْكَسَهُمْ) ردهم (بِمَا كَسَبُوْا) من الكفر والمعاصي (اَتُرِيْدُوْنَ اَن تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ) ه (اللّٰه) اى تعدوهم من جملة المهتدين ؟ ، الاستفهام في الموضعين للإنكار (وَمَن يُضْلِلِ) ه (اللّٰه فَلَن تَجِدَ لَهٗ سَبِيلًا) طريقًا إلى الهدى .

جب ''احد'' سے کچھ لوگ واپس چلے گئے تو ان کے بارے میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا ایک فریق نے کہا کہ ہم ان کے ساتھ بھی جنگ کریں گے اور ایک نے کہا نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اور تمہیں کیا ہو گیا ہے یعنی تمہاری کیا صورت ہے کہ تم ہو گئے ہو منافقین کے بارے میں دو حصوں میں یعنی دو گروہوں میں تقسیم اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے کر دیا یعنی انہیں لوٹا دیا ہے اس چیز کے عوض میں جو انہوں نے کمایا ہے یعنی کفر اور گناہوں کی شکل میں' کیا تم چاہتے ہو کہ تم اس کو ہدایت دو جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کر دیا ہے یعنی تم انہیں ہدایت یافتہ لوگوں میں شمار کرو دونوں جگہ پر استفہام انکار کرنے کے لئے ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ گمراہی میں رہنے دے تم اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے یعنی ایسا راستہ جو ہدایت کی طرف لے جائے۔

(وَدُّوْا) تمنوا (لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ) انتم وهم (سَوَآءً) في الكفر (فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ) توالونهم وإن اظهروا الإيمان (حتى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيلِ اللّٰه) هجرة صحيحة تحقق إيمانهم (فَإِن تَوَلَّوْا) واقاموا على ما هم عليه (فَخُذُوْهُمْ) بالاسر (واقتلوهم حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا) توالونه (وَلَا نَصِيرًا) تنتصرون به على عدوكم .

وہ لوگ یہ آرزو کرتے ہیں یعنی تمنا کرتے ہیں کہ تم لوگ بھی کفر کرو جیسا کہ انہوں نے کفر کیا اور پھر تم لوگ یعنی تم اور وہ لوگ برابر ہو جائیں کفر میں اور تم انہیں دوست نہ بناؤ یعنی ان کے ساتھ دوستی نہ رکھو اگرچہ وہ ایمان کو ظاہر کریں (یعنی خود کو

اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍ ۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ اَوۡ جَآءُوۡكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡ‌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ فَلَقٰتَلُوۡكُمۡ‌ ۚ فَاِنِ اعۡتَزَلُوۡكُمۡ فَلَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ وَاَلۡقَوۡا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيۡلًا (۹۰)

مسلمان قرار دیں) یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کریں ایسی ہجرت جو درست ہو جس کے ذریعے ان کے ایمان ثابت ہو جائیں لیکن اگر وہ منہ پھیرلیں اور اسی صورت حال پر رہیں جس پر وہ ہیں تو تم انہیں پکڑلو یعنی قیدی بنا کر یا انہیں قتل کرو جہاں بھی تم انہیں پاؤ اور تم انہیں دوست نہ بناؤ کہ تم ان کے ساتھ دوستی رکھو اور مددگار نہ بناؤ یعنی ان کے ذریعے اپنے دشمن کے خلاف مدد حاصل نہ کرو۔

(اِلَّا الذين يَصِلُوْنَ) يلجئوون (اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ ميثاق) عهد بالامان لهم ولمن وصل اليهم كما عاهد النبي صلى الله عليه وسلم هلال بن عويمر الاسلمي (اَوْ) الذين (جَاءُوْكُمْ) وقد (حَصِرَتْ) ضاقت (صُدُوْرُهُمْ) عن (ان يقاتلوكم) مع قومهم (اَوْ يقاتلوا قَوْمَهُمْ) معكم اى ممسكين عن قتالكم وقتالهم فلا تتعرّضوا اليهم بأخذ ولا قتل وهذا وما بعده منسوخ بأية السيف (وَلَوْ شَاءَ اللّٰه) تسليطهم عليكم (لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ) بان يقوّى قلوبهم (فلقاتلوكم) ولكنه لم يشأ فألقى في قلوبهم الرعب (فَاِنِ اعتزلوكم فَلَمْ يقاتلوكم وَاَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السلم) الصلح اى انقادوا (فَمَا جَعَلَ اللّٰه لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا) طريقًا بالاخذ والقتل .

ماسوائے ان لوگوں کے جو مل جائیں یعنی پناہ میں آ جائیں اس قوم کی جن کے اور تمہارے درمیان عہد ہے یعنی ان کے لئے امان کا عہد ہے اور جو شخص ان کے ساتھ مل جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہلال بن عمرو اسلمی کے ساتھ عہد کیا تھا یا پھر وہ لوگ جو تمہارے پاس آئیں جب کہ وہ تنگ ہوں یعنی ان کے دل تنگ ہوں ان کے سینے تنگ ہوں اس حوالے سے کہ وہ تمہارے ساتھ جنگ کریں اپنی قوم کے ساتھ مل کر یا وہ اپنی قوم کے خلاف جنگ کریں تمہارے ساتھ مل کر یعنی وہ تمہارے ساتھ اور اپنی قوم کے ساتھ جنگ کرنے سے رکے رہیں تو تم ان کے ساتھ تعرض نہ کرو پکڑنے کی شکل میں یا قتل کرنے کی شکل میں یہ والی آیت اس کے بعد والی آیت' تلوار سے متعلق آیت کے ذریعے منسوخ شمار ہوگی اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں تم پر مسلط کرنا چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا ان کے دلوں کو تقویت دے دیتی تھی تو انہوں نے تمہارے ساتھ جنگ کرنی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا اس لئے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا گیا اگر وہ تم سے الگ رہتے ہیں تو تم ان کے ساتھ قتال نہ کرو اور اگر وہ تمہاری طرف سلامتی بڑھائیں یا صلح کی پیشکش کریں تو تم ان کی بات مان لو اللہ تعالیٰ نے ان کے خلاف تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں رکھا یعنی انہیں پکڑنے اور قتل کرنے کا راستہ نہیں رکھا۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَ يَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (91)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَئًا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَئًا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا (92)

(سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ) باظهار الايمان عندكم (وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ) بالكفر اذا رجعوا اليهم وهم اسد وغطفان (كُلَّ مَا رُدُّوْٓا اِلَى الفتنة) دعوا الى الشرك (اُرْكِسُوْا فِيْهَا) وقعوا اشدّ وقوع (فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ) بترك قتالكم (وَ) لم (يُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السلم) لم (يكفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ) عنكم (فَخُذُوْهُمْ) بالاسر (واقتلوهم حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ) وجدتموهم (وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سلطانا مُّبِيْنًا) برهانا بينا ظاهرا على قتلهم وسبيهم لغدرهم۔

عنقریب تم کچھ دوسرے لوگوں کو پاؤ گے جو یہ چاہتے ہوں گے کہ تم سے امن میں رہیں تمہارے سامنے اپنے ایمان کو ظاہر کر کے اور اپنی قوم کی طرف سے بھی امن میں رہیں کفر کے ذریعے اور وہ لوٹ کر ان کی طرف جائیں گے ان سے مراد اسد اور غطفان قبیلے کے لوگ ہیں ان کو جب بھی آزمائش کی طرف لوٹایا جائے یعنی شرک کی طرف دعوت دی جائے تو وہ اس میں ڈوب جاتے ہیں یعنی اس میں بھرپور طریقے سے گر جاتے ہیں اور اگر وہ تم سے الگ نہیں ہوتے یعنی تمہارے ساتھ جنگ ترک نہیں کرتے اور وہ تمہاری طرف سلامتی کو نہیں بڑھاتے یعنی اپنے ہاتھوں کو تم سے نہیں روکتے تو تم انہیں پکڑ لو قیدی بنا کر اور انہیں قتل کرو جہاں بھی انہیں پاؤ یعنی انہیں پاؤ یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہارے لئے واضح دلیل بنا دی ہے یعنی واضح برہان بنادی ہے جو ان کی غداری کی وجہ سے ان کو قتل کرنے اور انہیں قیدی بنانے پر دلالت کرتی ہے۔

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا) اى ما ينبغى ان يصدر منه قتل له (اِلَّا خَطَئًا) مخطئًا فى قتله من غير قصد (وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا) بان قصد رمى غيره كصيد او شجرة فاصابه او ضربه بما لا يقتل غالبًا (فَتَحْرِيْرُ) عتق (رَقَبَةٍ) نسمة (مُّؤْمِنَةٍ) عليه (وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ) مؤدّاة (اِلٰٓى اَهْلِهٖ) اى ورثة المقتول (اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا) يتصدّقوا عليه بها بان يعفوا عنها وبينت السنة انها مائة من الابل عشرون بنت مخاض وكذا بنات لبون وبنون لبون، وحقاق وجذاع وانها على عاقلة القاتل، وهم

عصبته في الاصل والفرع موزعة عليهم على ثلاث سنين على الغني منهم نصف دينار والمتوسط ربع كل سنة فإن لم يفوا فمن بيت المال فإن تعذر فعلى الجاني (فَإِن كَانَ) المقتول (مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ) حرب (لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ) على قاتله كفارة ولا دية تسلم إلى اهله لحرابتهم (وَإِن كَانَ) المقتول (مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ) عهد كاهل الذمة (فَدِيَةٌ) له (مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ) وهي ثلث دية المؤمن إن كان يهوديًا او نصرانيًا، وثلثا عشرها إن كان مجوسيًا (وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ) على قاتله (فَمَن لَّمْ يَجِدْ) الرقبة بأن فقدها وما يحصلها به (فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ) عليه كفارة ولم يذكر الله تعالى الانتقال إلى الطعام كالظهار وبه اخذ الشافعي في اصح قوليه (تَوْبَةً مِّنَ اللَّهِ) مصدر منصوب بفعله المقدر (وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا) بخلقه (حَكِيمًا) فيما دبره لهم.

اور کسی مومن کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کر دے یعنی اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ اس سے دوسرے کا قتل صادر ہو جائے ماسوائے اس صورت کے کہ خطا کے طور پر ہو یعنی وہ اسے قتل کرنے میں غلطی سے قتل کر دے کسی ارادے کے بغیر اور جو شخص کسی مومن کو قتل کرے یعنی اس نے کسی دوسری چیز کو تیر مارنے کا اندازہ کیا جیسے شکار یا درخت اور وہ اس مومن کو لگ گیا یا اس نے ایسی چیز کے ذریعے اس کو مارا جس کے ساتھ عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا (تو اس کا کفارہ) تحریر یعنی آزاد کرنا ہے گردن یعنی جان کو جو مومن ہو اس (قتل کرنے والے) پر اور دیت ہے جو ادا کی جائے گی اس کے اہل خانہ کو یعنی مقتول کے ورثاء کو ماسوائے اس صورت کے کہ وہ لوگ صدقہ کر دیں یعنی اس شخص کے قتل کو معاف کر کے وہ اس کے پاس ہی رہنے دیں۔

سنت میں یہ بات بیان کی ہے کہ وہ دیت ایک سو اونٹ ہوں گے جس میں سے بیس بنت مخاض ہوں گے اتنے ہی بنات لبون ہوں گے اتنے ہی بنون لبون ہوں گے اتنے ہی "حقے" اور اتنے ہی "جذعے" ہوں گے اور یہ ادائیگی قاتل کے خاندان پر ہوگی اس سے مراد اصل اور فرع کے اعتبار سے اس کے عصبہ رشتے دار ہیں یہ ادائیگی تین قسطوں میں تقسیم ہوگی جو تین سال میں ادا کی جائیں گی اس کے رشتے داروں میں سے خوشحال شخص کو سال میں نصف دینار دینا لازم ہوگا اور درمیانے درجے کے آدمی کو سال میں چوتھائی دینار دینا لازم ہوگا اگر وہ لوگ اس کی پوری ادائیگی نہ کر سکتے ہوں تو بیت المال میں سے ادائیگی کی جائے گی ورنہ جرم کا ارتکاب کرنے والے کو اس کا پابند کیا جائے گا اور اگر وہ مقتول دشمن کی قوم سے تعلق رکھتا ہو یعنی جس کے ساتھ تمہاری جنگ چل رہی ہو لیکن وہ مومن ہو تو اس کا بدلہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا اور یہ قاتل کے ذمے لازم ہوگا جو کفارہ ہوگا اس میں دیت نہیں ہوگی جو مقتول کے حربی رشتے داروں کو دی جائے اور اگر وہ مقتول اس قوم سے تعلق رکھتا ہو جن کے اور تمہارے درمیان کوئی عہد چل رہا ہو یعنی وہ ذمی ہوں تو اس کی دیت اس کے اہل خانہ کے حوالے کی جائے گی' یہ مومن کی دیت کا ایک تہائی حصہ ہوگی' اگر وہ مقتول، یہودی یا عیسائی ہو اور دسویں حصے کا دو تہائی حصہ ہوگی اگر وہ مقتول مجوسی ہو اور

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا (93)

مومن غلام کو آزاد کرنا ہوگا جو قاتل کے ذمے لازم ہوگا اور جو شخص نہ پائے یعنی غلام کو نہ پائے یعنی وہ وہاں پر ہوں ہی نہیں اور یا وہ اسے حاصل نہ کرسکتا ہو تو دو مہینے کے لگاتار روزے ہوں گے وہ اس پر کفارے کے طور پر ہوں گے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے (ان دونوں سے) کھانے کی طرف انتقال کا حکم بیان نہیں کیا جیسا کہ ظہار میں ہوتا ہے امام شافعی نے اسی کو اختیار کیا ہے جو ان کے دو اقوال میں سے زیادہ مستند قول سے ثابت ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ ہے یہ لفظ توبہ مصدر ہے اور اس میں مقدر فعل کی وجہ سے اس پر زبر پڑھی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے یعنی اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت والا ہے یعنی جو اس نے ان لوگوں کے لئے تدبیر کی۔

(وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا) بأن يقصد قتله بما يقتل غالبًا عالمًا بإيمانه (فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ) أبعده من رحمته (وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا) في النار وهذا مُؤَوَّل بمن يستحله أو بأنّ هذا جزاؤه إن جُوزي ولا بِدْعَ في خُلْف الوعيد لقوله: (وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ) وعن ابن عباس أنها على ظاهرها وأنها ناسخة لغيرها من آيات المغفرة وبينت آية البقرة أنّ قاتل العمد يقتل به وأنّ عليه الدية إن عفي عنه وسبق قدرها وبينت السنة أنّ بين العمد والخطأ قتلًا يسمى شبه العمد وهو أن يقتله بما لا يقتل غالبًا فلا قصاص فيه بل دية كالعمد في الصفة والخطأ في التأجيل والحمل وهو والعمد أولى بالكفارة من الخطأ.

اور جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے یعنی اس کے قتل کرنے کا ارادہ کرے اور اس چیز کے ذریعے قتل کرے جس کے ساتھ عام طور پر قتل کیا جاتا ہے اور وہ اس کے ایمان کا علم بھی رکھتا ہو تو اس شخص کی جگہ جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالیٰ اس پر غضب کرے گا اور اس پر لعنت کرے گا یعنی اسے اپنی رحمت سے دور کر دے گا اور اس نے اس کے لئے عظیم عذاب تیار کیا ہے جو جہنم میں ہوگا اس کی تاویل یہ ہوگی کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جو اس قتل کو جائز سمجھتا ہو یہ اس کی جزا ہوگی اگر اسے بدلہ دیا گیا تو لیکن اگر اس کی مخالفت کر لی جائے تو یہ نئی بات نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور وہ اس کے علاوہ جسے چاہے گا اس کی مغفرت کر دے گا''۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں یہ آیت اپنے ظاہر پر محمول ہوگی اور یہ اس کے علاوہ مغفرت سے متعلق دیگر تمام آیتوں کو منسوخ کرنے والی ہوگی، سورہ بقرہ کی آیت میں یہ بات بیان کر دی گئی ہے کہ قتل عمد کرنے والے کو اس کے عوض میں قتل کر دیا جائے گا یا پھر اس پر دیت کی ادائیگی لازم ہوگی اگر اس سے درگزر کیا جائے اور اس کی مثال پہلے بیان کی جا چکی ہے

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ؕ كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (94)

اور سنت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ قتل عمد اور قتل خطاء کے درمیان قتل کی ایک اور قسم بھی ہے جس کا نام "شبہ عمد" ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کسی شخص کو کسی ایسی چیز کے ذریعے قتل کر دے جس کے ساتھ عام طور پر قتل نہیں کیا جاتا اس صورت میں قصاص نہیں ہوگا بلکہ صرف دیت ہوگی جو اپنی صفت (یعنی مقدار) کے اعتبار سے قتل عمد کی مانند ہوگی اور ادائیگی کے وقت اور جن پر ادائیگی لازم ہے اس کے حساب سے قتل خطاء کے مانند ہوگی قتل عمد کفارے کے حوالے سے قتل خطاء سے زیادہ حیثیت رکھتا ہے۔

ونزل لما مر نفر من الصحابة برجل من بني سليم وهو يسوق غنما فسلم عليهم فقالوا ما سلم علينا اِلا تقية فقتلوه واستاقوا غنمه (يٰاَيها الذين اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ) سافرتم للجهاد (فِيْ سَبِيْلِ اللّٰه فَتَبَيَّنُوْا) وفي قراء ة (فتثبتوا) بالمثلثة في الموضعين (وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلقٰى اِلَيْكُمُ السلام) بألف اَو دونها اَى التحية اَو الانقياد بقوله كلمة الشهادة التي هي اِمارة على الِاسلام (لَسْتَ مُؤْمِنًا) واِنما قلت هذا تقية لنفسك ومالك فتقتلوه (تَبْتَغُوْنَ) تطلبون بذلك (عَرَضَ الحياة الدنيا) متاعها من الغنيمة (فَعِنْدَ اللّٰه مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ) تغنيكم عن قتل مثله لماله (كذٰلك كُنتُمْ مِّن قَبْلُ) تعصم دماؤكم واَموالكم بمجرّد قولكم الشهادة (فَمَنَّ اللّٰه عَلَيْكُمْ) بالاشتهار بالِايمان والاستقامة (فَتَبَيَّنُوْا) اَن تقتلوا مؤمنًا وافعلوا بالداخل في الِاسلام كما فُعل بكم (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا) فيجازيكم به.

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب صحابہ کرام کا ایک گروہ بنو سلیم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے پاس سے گزرا جو اپنی بکریوں کو لے کر جا رہا تھا اس شخص نے ان لوگوں کو سلام کیا تو انہوں نے کہا کہ اس نے ہمیں صرف اپنی جان بچانے کے لئے سلام کیا ہے ان لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا اور اس کی بکریاں ساتھ لے کر چلے گئے (تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اے ایمان والو! جب تم زمین میں چلو یعنی جہاد کے لئے سفر کرو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تو تم تحقیق کر لو ایک قرأت میں یہ الفاظ ہیں کہ تم تفتیش کرو یہاں پر دونوں جگہ "ت" استعمال ہوا ہے اور تم یہ نہ کہو اس شخص کے لئے جس نے تمہیں سلام کیا ہو یہ لفظ "الف" کے ساتھ بھی ہے اور اس کے بغیر بھی ہو سکتا ہے یعنی سلام کرنا اور پیروی کرنا اس سے مراد اس شخص کا کلمہ شہادت پڑھنا ہے جو اسلام کا علامتی نشان ہے (یعنی یہ نہ کہو) کہ تم مومن نہیں ہو تم نے یہ بات اپنی جان کو بچانے کے لئے کہی ہے تمہیں کیا حق ہے

لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (95)

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (96)

کہ تم اسے قتل کر دو تم یہ چاہتے ہو یعنی اس کے ذریعے تم طلب کرتے ہو دنیاوی زندگی کے سامان کو اس سامان کو جو مال غنیمت سے تعلق رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت زیادہ مال غنیمت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں اس جیسے شخص کے اس کے مال کی وجہ سے قتل کرنے سے بے نیاز کر دے گا، اسی طرح تم اس سے پہلے تھے یعنی تم نے اپنے خون اور اپنے اموال کو صرف کلمہ شہادت پڑھ کر بچایا ہے اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ تمہارے ایمان اور استقامت کو پھیلا دیا تو تم اس بات کی تحقیق کرو کہ تم کسی مومن کو قتل نہ کر دو اور اسلام میں داخل ہونے والے کے ساتھ وہ سلوک کرو جو تمہارے ساتھ کیا گیا ہے بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں خبر رکھتا ہے اور تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(لَا يَسْتَوِي القاعدون مِنَ المؤمنين) على الجهاد (غَيْرُ اُوْلِي الضرر) بالرفع صفة، والنصب استثناء من زمانة أو عمى أو نحوه (والمجاهدون فِيْ سَبِيْلِ الله بأموالهم وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ الله المجاهدين بأموالهم وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى القاعدين) لضرر (دَرَجَةً) فضيلة لاستوائهما في النية وزيادة المجاهدين بالمباشرة (وَكُلًّا) من الفريقين (وَعَدَ الله الحسنى) الجنة (وَفَضَّلَ الله المجاهدين عَلَى القاعدين) لغير ضرر (اَجْرًا عَظِيْمًا) ويبدل منه.

اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جو جہاد میں شریک نہیں ہوتے' برابر نہیں ہیں جنہیں کوئی ضرر نہیں ہے' اس میں رفع صفت کے طور پر پڑھا جائے گا اور استثنیٰ کے طور پر اس پر زبر پڑھی جائے گی جو اندھے ہونے اور اپاہج ہونے وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے (اور وہ لوگ برابر نہیں ہیں) جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ہمراہ جہاد کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے اموال اور جانوں کے ہمراہ جہاد کرنے والوں کو کسی ضرر کی وجہ سے بیٹھے رہ جانے والوں پر ایک درجے کی فضیلت دی ہے اگرچہ نیت میں برابری کے اعتبار سے یہ فضیلت رکھتے ہیں لیکن مجاہدین کو عملی اقدام کی وجہ سے اضافی عنایت کی گئی ہے اور ہر ایک یعنی دونوں فریقوں میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اچھائی کا وعدہ کیا ہے اچھائی سے مراد جنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے والوں کو کسی ضرر کے بغیر بیٹھے ہوئے لوگوں پر فضیلت دی ہے' عظیم اجر کے اعتبار سے' یہ اس کے بدل کے طور پر ہے۔

(درجات مِّنْهُ) منازل بعضها فوق بعض من الكرامة (وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً) منصوبان بفعلهما

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (97) اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا (98)

المقدّر (وَكَانَ اللّٰه غَفُوْرًا) لاوليائه (رَحِيْمًا) باهل طاعته.

اس کی طرف سے درجات ہیں یعنی کچھ منزلیں ہیں جوایک دوسرے پرعزت کے اعتبار سے فوقیت رکھتی ہیں اور مغفرت ہے اور رحمت ہے ان دونوں پر ان کے مقدر فعل کی وجہ سے ''زبر'' پڑھی جائے گی اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اپنے دوستوں کی اور رحم کرنے والا ہے اپنے فرمانبرداروں پر۔

ونزل في جماعة اسلموا ولم يهاجروا فقتلوا يوم بدر مع الكفار (اِنَّ الذين توفاهم الملائكة ظَالِمِي اَنفُسِهِمْ) بالمقام مع الكفار وترك الهجرة (قَالُوْا) لهم موبخين (فِيمَ كُنتُمْ) اى فى اى شىء كنتم في امر دينكم ؟ (قَالُوْا) معتذرين (كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ) عاجزين عن اِقامة الدين (فِي الارض) ارض مكة (قَالُوْا) لهم توبيخًا (اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰه واسعة فَتُهَاجِرُوْا فِيهَا) من ارض الكفر اِلى بلد آخر كما فعل غيركم ؟ قال اللّٰه تعالى : (فَاولئك مَاْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَسَآءَتْ مَصِيرًا) هي.

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے اسلام قبول کیا اور ہجرت نہیں کی انہوں نے غزوہ بدر کے موقع پر کفار کے ساتھ جنگ میں حصہ لیا بے شک وہ لوگ جنہیں فرشتے موت دیتے ہیں اس عالم میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کر رہے ہوتے ہیں یعنی کفار کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں اور انہوں نے ہجرت نہیں کی فرشتے ان سے کہتے ہیں انہیں جھڑکتے ہوئے تم کس حالت میں تھے یعنی اپنے دین کے معاملے میں تم نے کیا طرز عمل اختیار کیا وہ معذرت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں ہم کمزور تھے یعنی دین قائم کرنے میں عاجز تھے زمین میں یعنی مکہ کی سرزمین میں وہ (فرشتے) انہیں ڈانٹتے ہوئے کہتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ کی زمین کشادہ نہیں تھی کہ تم اس میں ہجرت کر لیتے یعنی کفر کے علاقے سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے جیسا کہ تمہارے علاوہ دوسرے لوگوں نے کیا تھا، اللہ تعالیٰ فرمایا ہے: ''یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے''۔

(اِلَّا المستضعفين مِنَ الرجال والنسآء والولدان) الذين (لَا يَسْتَطِيعُوْنَ حِيلَةً) لا قوّة لهم على الهجرة ولا نفقة (وَلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيلًا) طريقًا اِلى ارض الهجرة.

ماسوائے ان لوگوں کے جو مردوں، عورتوں اور بچوں میں سے کمزور ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو کوئی حیلہ نہیں پاتے یعنی ان کے پاس کوئی قوت نہیں ہے ہجرت کرنے کی اور خرچ بھی نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کوئی راستہ سجھائی دیتا ہے یعنی ہجرت کی سرزمین کا راستہ۔

فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا (99)

وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَي اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (100)

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ڰ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا (101)

(فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا).

یہ وہ لوگ ہیں کہ عنقریب اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔

(وَمَن يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الارض مُرَاغَمًا) مهاجرًا (كَثِيرًا وَّسَعَةً) في الرزق (وَمَن يَخرُجْ مِن بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰه وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الموت) في الطريق كما وقع لجُنْدَع بن ضمرة الليثي (فَقَدْ وَقَعَ) ثبت (اَجْرُهُ عَلَى اللّٰه وَكَانَ اللّٰه غَفُوْرًا رَّحِيمًا).

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں ہجرت کی جگہ پا لے گا جو زیادہ ہوگی اور وسعت والی ہوگی رزق کے اعتبار سے اور جو شخص اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف جائے اور پھر اسے موت آ جائے یعنی راستے میں ہی موت آ جائے جیسا کہ جندع بن ضمرہ اللیثی کے ساتھ یہ صورتحال واقع ہوئی تھی تو واقع ہو جائے گا یعنی ثابت ہو جائے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(وَاِذَا ضَرَبْتُمْ) سافرتم (فِي الارض فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) في (اَن تَقْصُرُوا مِنَ الصلاوة) بأن تردّوها من اَربع اِلى اثنتين (اِنْ خِفْتُمْ اَن يَفْتِنَكُمْ) اَى ينالكم بمكروه (الذين كَفَرُوْا) بيان للواقع اِذ ذاك فلا مفهوم له وبينت السنة اَنّ المراد بالسفر الطويل، وهو اَربعة بُرُدٍ وهي مرحلتان ويؤخذ من قوله تعالى: (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ) انه رخصة لا واجب، وعليه الشافعي (اِنَّ الكافرين كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِينًا) بيّن العداوة.

اور جب تم چلو یعنی سفر کرو زمین میں تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اس بارے میں کہ تم نماز کو قصر کر لو یعنی اسے چار رکعت سے دو رکعت تک لے آؤ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیں گے یعنی تمہیں ناپسندیدہ صورتحال کا شکار کر دیں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے یہ بیان واقع کے لئے ہے اس صورت میں اس کا مفہوم یہ ہرگز نہیں ہوگا (کہ اس کے علاوہ وہ قصر نہیں کر سکتے) اور سنت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ اس سے مراد طویل سفر ہے جو چار برید پر مشتمل ہوتا ہے جو دو

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (102)

مرحلوں کے برابر ہوتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اخذ کیا گیا ہے۔
"اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم رخصت کے لئے ہے یعنی واجب نہیں ہے امام شافعیؒ بھی اس بات کے قائل ہیں بے شک کفر کرنے والے تمہارے واضح دشمن ہیں یعنی ان کی دشمنی واضح ہے۔

(وَاِذَا كُنْتَ) يا محمد حاضرًا (فِيْهِمْ) وأنتم تخافون العدوّ (فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصلاوة) وهذا جرى على عادة القرآن في الخطاب فلا مفهوم له (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ) وتتاخر طائفة (وَلْيَاْخُذُوْا) اى الطائفة التى قامت معك (اَسْلِحَتَهُمْ) معهم (فَاِذَا سَجَدُوْا) اى صلوا (فَلْيَكُوْنُوْا) اى الطائفة الاخرى (مِنْ وَّرَائِكُمْ) يحرسون إلى أن تقضوا الصلاة وتذهب هذه الطائفة تحرس (وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ) معهم إلى أن تقضوا الصلاة وقد فعل صلى الله عليه وسلم كذلك ببطن نخل رواه الشيخان (وَدَّ الذين كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ) إذا قمتم إلى الصلاة (عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً واحدة) بأن يحملوا عليكم فيأخذوكم وهذا علّة الامر بأخذ السلاح (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ) فلا تحملوها وهذا يفيد إيجاب حملها عند عدم العذر وهو أحد قولين للشافعي والثاني أنه سنة ورُجّح (وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ) من العدوّ اى احترزوا منه ما استطعتم (اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ للكافرين عَذَابًا مُّهِيْنًا) ذا إهانة

اور جب تم ہو اے محمد! موجود ان کے درمیان اور تم لوگوں کو دشمن کا اندیشہ ہو تو تم ان کے لئے نماز قائم کرو یہ قرآن کے عمومی اسلوب کے مطابق ہے جو خطاب کی شکل میں ہوتا ہے اس کا مراد اس کا مخالف مفہوم نہیں ہے (یعنی کوئی اور شخص ایسا نہیں کرسکتا) تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور ایک گروہ پیچھے ہٹ جائے اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا اسلحہ رکھیں اپنے ساتھ جب وہ سجدے میں جائیں نماز ادا کرلیں تو وہ ہو جائیں یعنی دوسرا گروہ تمہارے پیچھے وہ جو حفاظت کر رہے تھے تمہارے نماز مکمل کرنے تک اور یہ والا گروہ جا کر حفاظت کرنا شروع کردے پھر وہ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(103)

وَلَا تَهِنُوْا فِى ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا(104)

دوسرا گروہ آئے جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کرلیں گے وہ اپنا بچاؤ اور اسلحہ تیار کرلیں گے جوان کے پاس ہے۔

یہاں تک کہ تم نماز مکمل کرلو نبی اکرم نے بطن نخل میں ایسا کیا تھا اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش تم لوگ غافل ہو جاؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو اپنے اسلحہ سے اور اپنے ساز وسامان سے تو وہ تم پر ایک ہی مرتبہ حملہ کردیں یعنی وہ تم پر حملہ کردیں اور تمہیں پکڑلیں یہ اسلحہ ساتھ رکھنے کے حکم کی علت کا بیان ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے یا تم بیمار ہوتے ہو تو اس دوران تم اپنا اسلحہ اتار کر رکھ دو یعنی تم اسے نہ اٹھاؤ یہ عذر کی عدم موجودگی کی صورت میں اسلحہ اٹھا کر رکھنے کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور امام شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول یہ ہی ہے تاہم دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا سنت ہے اور اس کو ترجیح دی گئی ہے اور تم اپنا بچاؤ تیار رکھو یعنی دشمن سے یعنی جہاں تک ہو سکے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا۔

(فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصلاة) فرغتم منها (فاذكروا الله) بالتهليل والتسبيح (قياما وَّقُعُوْدًا وعلى جُنُوبِكُمْ) مضطجعين اى فى كل حال (فَاِذَا اطمأننتم) امنتم (فَاَقِيْمُوْا الصلاوة) اَدُّوها بحقوقها (انالصلاة كَانَتْ عَلَى المؤمنين كتابا) مكتوبًا اى مفروضًا (مَّوْقُوْتًا) اى مقدرًا وقتها فلا تؤخر عنه.

اور جب تم نماز مکمل کرلو یعنی اس سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ پڑھ کر اور قیام کی حالت میں بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے ہر حالت میں اور جب تم اطمینان میں آجاؤ یعنی امن کی حالت میں آجاؤ تو نماز قائم کرو یعنی اسے اس کے حقوق کے تحت ادا کرو بے شک نماز اہل ایمان پر لازم کی گئی ہے یہاں پر لفظ کتاب کا مطلب مکتوب ہے یعنی فرض کی گئی ہے موقوت یعنی وقت کے تعین کے حساب سے یعنی اس کو وقت سے موخر نہ کرو۔

ونزل لما بعث صلى الله عليه وسلم طائفة فى طلب أبى سفيان وأصحابه لما رجع من أحد فشكوا الجراحات: (وَلَا تَهِنُوْا) تضعفوا (فِىْ ابتغآء) طلب (القوم) الكفار لتقاتلوهم (اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ) تجدون ألم الجراح (فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ) اى مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم

وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً وَّاحِدَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَنْ تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا (102)

مرحلوں کے برابر ہوتے ہیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے اخذ کیا گیا ہے۔

''اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم رخصت کے لئے ہے یعنی واجب نہیں ہے امام شافعیؒ بھی اس بات کے قائل ہیں بے شک کفر کرنے والے تمہارے واضح دشمن ہیں یعنی ان کی دشمنی واضح ہے۔

(وَاِذَا كُنْتَ) يا محمد حاضرًا (فِيْهِمْ) وأنتم تخافون العدوّ (فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصلاوة) وهذا جرى على عادة القرآن في الخطاب فلا مفهوم له (فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ) وتتاخر طائفة (وَلْيَاْخُذُوْا) اى الطائفة التي قامت معك (اَسْلِحَتَهُمْ) معهم (فَاِذَا سَجَدُوْا) اى صلّوا (فَلْيَكُوْنُوْا) اى الطائفة الاخرى (مِنْ وَّرَائِكُمْ) يحرسون اِلى اَن تقضوا الصلاة وتذهب هذه الطائفة تحرس (وَلْتَاْتِ طَائِفَةٌ اُخرى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ) معهم اِلى اَن تقضوا الصلاة وقد فعل صلى الله عليه وسلم كذلك ببطن نخل رواه الشيخان (وَدَّ الذين كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ) اِذا قمتم اِلى الصلاة (عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَاَمْتِعَتِكُمْ فَيَمِيْلُوْنَ عَلَيْكُمْ مَّيْلَةً واحدة) بأن يحملوا عليكم فيأخذوكم وهذا علّة الامر بأخذِ السلاح (وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِن كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّن مَّطَرٍ اَوْ كُنتُمْ مَّرْضَى اَن تَضَعُوْا اَسْلِحَتَكُمْ) فلا تحملوها وهذا يفيد اِيجاب حملها عند عدم العذر وهو اَحد قولين للشافعي والثاني اَنه سنة ورُجّح (وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ) من العدوّ اَى احترزوا منه ما استطعتم (اِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ للكافرين عَذَابًا مُّهِينًا) ذا اِهانة

اور جب تم ہو اے محمد! موجود ان کے درمیان اور تم لوگوں کو دشمن کا اندیشہ ہو تو تم ان کے لئے نماز قائم کرو یہ قرآن کے عمومی اسلوب کے مطابق ہے جو خطاب کی شکل میں ہوتا ہے اس کا مراد اس کا مخالف مفہوم نہیں ہے (یعنی کوئی اور شخص ایسا نہیں کرسکتا) تو ان میں سے ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے اور ایک گروہ پیچھے ہٹ جائے اور وہ لوگ جو تمہارے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنا اسلحہ رکھیں اپنے ساتھ جب وہ سجدے میں جائیں نماز ادا کرلیں تو وہ ہو جائیں یعنی دوسرا گروہ تمہارے پیچھے وہ جو حفاظت کررہے تھے تمہارے نماز مکمل کرنے تک اور یہ والا گروہ جا کر حفاظت کرنا شروع کردے پھر وہ

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا(103)

وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَتَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا(104)

دوسرا گروہ آئے جنہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی وہ تمہارے ساتھ نماز ادا کرلیں گے وہ اپنا بچاؤ اور اسلحہ تیار کرلیں گے جوان کے پاس ہے۔

یہاں تک کہ تم نماز مکمل کرلو نبی اکرم نے بطن نخل میں ایسا کیا تھا اس حدیث کو شیخین نے روایت کیا ہے۔

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا وہ یہ خواہش رکھیں گے کہ کاش تم لوگ غافل ہو جاؤ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو اپنے اسلحہ سے اور اپنے ساز و سامان سے تو وہ تم پر ایک ہی مرتبہ حملہ کردیں یعنی وہ تم پر حملہ کردیں اور تمہیں پکڑ لیں یہ اسلحہ ساتھ رکھنے کے حکم کی علت کا بیان ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں ہے اگر تمہیں بارش کی وجہ سے کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے یا تم بیمار ہوتے ہو تو اس دوران تم اپنا اسلحہ اتار کر رکھ دو یعنی تم اسے نہ اٹھاؤ یہ عذر کی عدم موجودگی کی صورت میں اسلحہ اٹھا کر رکھنے کے واجب ہونے کا فائدہ دیتا ہے اور امام شافعی کے دو قولوں میں سے ایک قول یہی ہے تاہم دوسرا قول یہ ہے کہ ایسا کرنا سنت ہے اور اس کو ترجیح دی گئی ہے اور تم اپنا بچاؤ تیار رکھو یعنی دشمن سے یعنی جہاں تک ہو سکے تم اس سے بچنے کی کوشش کرو بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا۔

(فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصلاة) فرغتم منها (فاذكروا الله) بالتهليل والتسبيح (قياما وَّقُعُوْدًا وعلى جُنُوْبِكُمْ) مضطجعين اى في كل حال (فَاِذَا اطمأننتم) امنتم (فَاَقِيْمُوْا الصلاوة) أدُّوها بحقوقها (انالصلاة كَانَتْ عَلَى المؤمنين كتابا) مكتوبًا اى مفروضًا (مَّوْقُوْتًا) اى مقدّرًا وقتها فلا تؤخر عنه .

اور جب تم نماز مکمل کرلو یعنی اس سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ پڑھ کر اور قیام کی حالت میں بیٹھے ہوئے اور اپنے پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے ہر حالت میں اور جب تم اطمینان میں آجاؤ یعنی امن کی حالت میں آجاؤ تو نماز قائم کرو یعنی اسے اس کے حقوق کے تحت ادا کرو بے شک نماز اہل ایمان پر لازم کی گئی ہے یہاں پر لفظ کتاب کا مطلب مکتوب ہے یعنی فرض کی گئی ہے موقوت یعنی وقت کے تعین کے حساب سے یعنی اس کو وقت سے موخر نہ کرو۔

ونزل لما بعث صلى الله عليه وسلم طائفة في طلب أبي سفيان وأصحابه لما رجع من أحد فشكوا الجراحات :(وَلَا تَهِنُوْا) تضعفوا (فِيْ ابتغآء) طلب (القوم) الكفار لتقاتلوهم (اِن تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ) تجدون ألم الجراح (فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ) اى مثلكم ولا يجبنون عن قتالكم

اِنَّـآ اَنْـزَلْـنَـآ اِلَيْكَ الْكِـتٰـبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَـآ اَرٰكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَـكُـنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْماً(105)

وَّاسْتَغْفِرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(106)

(وَتَرْجُونَ) اَنتم (مِّنَ اللّٰه) من النصر والثواب عليه (مَا لَا يَرْجُونَ) هم فأنتم تزيدون عليهم بذلك فينبغي اَن تكونوا اَرغب منهم فيه (وَكَانَ اللّٰه عَلِيمًا) بكل شيء (حَكِيمًا) في صنعه.

اور یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو حضرت ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے تعاقب میں بھیجا اس وقت جب یہ لوگ احد سے واپس آئے تو انہوں نے زخموں کی شکایت کی اور تم لوگ کمزور نہ ہو یعنی تم کمزوری کا مظاہرہ نہ کرو ابتغاء یعنی تلاش کرتے ہوئے قوم کی یعنی کفار کی طاقت یعنی تم ان کے ساتھ جنگ کرو اگر تم لوگ تکلیف کی حالت میں ہو یعنی زخم کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو تو بے شک وہ لوگ بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے تم لوگ تکلیف محسوس کرتے ہو یعنی وہ تمہاری مانند ہے لیکن وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئے اور تم یہ امید رکھتے ہو اللہ تعالی کی طرف سے مدد کی اور اس پر ثواب کی جس کی امید وہ لوگ نہیں رکھتے لہٰذا تم لوگ ان سے زیادہ بہتر حالت میں ہو بس ہونا یہ چاہئے کہ تمہیں ان سے لڑائی میں زیادہ دلچسپی ہونی چاہئے اللہ تعالی ہر شے کا علم رکھتا ہے حکمت رکھتا ہے اپنے صنعت میں۔

وسرق طعمة بن اَبيرق درعًا وخبأها عند يهودي فوجدت عنده فرماه طعمة بها وحلف اَنه ما سرقها، فسأل قومه النبي صلى اللّٰه عليه وسلم اَن يجادل عنه ويبرئه فنزل (اِنَّآ اَنزَلْنَآ اِلَيْكَ الكتاب) القرآن (بالحق) متعلق ب (اَنزل) (لِتَحْكُمَ بَيْنَ الناس بِمَا اَرَاكَ) اَعلمك (اللّٰه) فيه (وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ) كطعمة (خَصِيمًا) مخاصمًا عنهم.

طعمہ بن ابیرق نے ایک زرہ چوری کی اور اسے ایک یہودی کے پاس رکھوا دیا جب وہ زرہ اس کے پاس سے ملی تو طعمہ نے اس یہودی پر اس زرہ کی چوری کا الزام لگا دیا اور یہ قسم اٹھائی کہ اس نے یہ چوری نہیں کی اس کی قوم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی طرف سے فریق بنیں اور اسے اس سے بری الذمہ کریں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن حق کے ہمراہ یہ لفظ "اَنْزَلَ" سے متعلق ہے تاکہ تم فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں جو تمہیں دکھایا ہے یعنی علم دیا ہے اللہ تعالی نے اس چیز کے بارے میں اور تم خیانت کرنے والے نہ ہو جاؤ جیسے طعمہ تھا اور مخاصمت کرنے والے یعنی ان کی طرف سے جھگڑا کرنے والے۔

(واستغفر اللّٰه) مما هممت به (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا).

اور تم اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرو اس چیز کے بارے میں جو تم نے ان کے بارے میں ارادہ کیا تھا بے شک اللہ

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (107)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَالَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا (108)

هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَاۤءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا (109)

مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَا تجادل عَنِ الذين يَخْتَانُونَ اَنفُسَهُمْ) يخونونها بالمعاصي لَان وبال خيانتهم عليهم (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا) كثير الخيانة (اَثِيمًا) اَى يعاقبه.

اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں یعنی انہوں نے گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے سے ان کے ساتھ خیانت کی ہے اس لئے کہ ان کی خیانت کا وبال ان کے اوپر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بہت زیادہ خیانت کرتا ہو اور گنہگار ہو یعنی اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا۔

(يَسْتَخْفُونَ) اَى طعمة وقومه حياء (مِنَ الناس وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰه وَهُوَ مَعَهُمْ) بعلمه (اِذْ يُبَيِّتُونَ) يضمرون (مَا لَا يرضي مِنَ القول) من عزمهم علي الحلف علي نفي السرقة ورمي اليهودى بها (وَكَانَ اللّٰه بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيطًا) علمًا.

وہ لوگ پوشیدہ ہوتے ہیں یعنی طعمہ اور اس کی قوم کے افراد شرماتے ہوئے لوگوں سے لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے چھپتے نہیں ہیں کیونکہ وہ ان کے ساتھ ہے علم کے اعتبار سے جب وہ چھپاتے ہیں یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں اس چیز کو جس سے وہ راضی نہیں۔ ان کا قسم اٹھانے کا پورا ارادہ کرنا کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور یہودی پر اس کا الزام لگانا اور اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو گھیرے ہوئے ہے یعنی اپنے علم کے اعتبار سے (گھیرے ہوئے ہے)

(هاَانتم) يا (هٰؤُلَاء) خطاب لقوم طعمة (جادلتم) خاصمتم (عَنْهُمْ) اَى عن طعمة وذويه وقرىء (عنه) (في الحياة الدنيا فَمَن يجادل اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ القيامة) اِذا عذبهم (اَمْ مَّن يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا) يتولى اَمرهم ويذب عنهم ؟ اَى لا اَحد يفعل ذٰلك.

کیا تم وہ ہی ہو اے لوگو! یہ طعمہ کی قوم سے خطاب ہے جنہوں نے بحث کی یعنی جھگڑا کیا اس کے بارے میں یعنی طعمہ کے بارے میں اور اس کی قوم کے بارے میں ایک قرأت کے مطابق لفظ ''عنه'' منقول ہے دنیاوی زندگی کے بارے میں پس کون شخص قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرے گا جب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا یا کون

اِنَّـآ اَنۡزَلۡنَـآ اِلَيۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَآ اَرٰىكَ اللّٰهُ‌ؕ وَلَا تَكُنۡ لِّلۡخَآئِنِيۡنَ خَصِيۡمًا(105)

وَّاسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا(106)

(وَتَرْجُونَ) أنتم (مِنَ اللَّه) من النصر والثواب عليه (مَا لَا يَرْجُونَ) هم فأنتم تزيدون عليهم بذلك فينبغي أن تكونوا أرغب منهم فيه (وَكَانَ اللَّه عَلِيمًا) بكل شيء (حَكِيمًا) في صنعه.

اور یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گروہ کو حضرت ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے تعاقب میں بھیجا اس وقت جب یہ لوگ احد سے واپس آئے تو انہوں نے زخموں کی شکایت کی اور تم لوگ کمزور نہ ہو یعنی تم کمزوری کا مظاہرہ نہ کرو ابتغاء یعنی تلاش کرتے ہوئے قوم کی یعنی کفار کی طاقت یعنی تم ان کے ساتھ جنگ کرو اگر تم لوگ تکلیف کی حالت میں ہو یعنی زخم کی تکلیف کو محسوس کرتے ہو تو بے شک وہ لوگ بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں جیسے تم لوگ تکلیف محسوس کرتے ہو یعنی وہ تمہاری مانند ہے لیکن وہ تمہارے ساتھ لڑنے سے باز نہیں آئے اور تم یہ امید رکھتے ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کی اور اس پر ثواب کی جس کی امید وہ لوگ نہیں رکھتے لہٰذا تم لوگ ان سے زیادہ بہتر حالت میں ہو بس ہونا یہ چاہئے کہ تمہیں ان سے لڑائی میں زیادہ دلچسپی ہونی چاہئے اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے حکمت رکھتا ہے اپنے صنعت میں۔

وسرق طعمة بن أبيرق درعًا وخبأها عند يهودي فوجدت عنده فرماه طعمة بها وحلف أنه ما سرقها، فسأل قومه النبي صلى الله عليه وسلم أن يجادل عنه ويبرئه فنزل (اِنَّآ اَنزَلْنَآ اِلَيْكَ الكتاب) القرآن (بالحق) متعلق ب (أنزل) (لِتَحْكُمَ بَيْنَ الناس بِمَا أَرَاكَ) أعلمك (الله) فيه (وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِينَ) كطعمة (خَصِيمًا) مخاصمًا عنهم.

طعمہ بن ابیرق نے ایک زرہ چوری کی اور اسے ایک یہودی کے پاس رکھوا دیا جب وہ زرہ اس کے پاس سے ملی تو طعمہ نے اس یہودی پر اس زرہ کی چوری کا الزام لگا دیا اور یہ قسم اٹھائی کہ اس نے یہ چوری نہیں کی اس کی قوم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ درخواست کی کہ آپ اس کی طرف سے فریق بنیں اور اسے اس سے بری الذمہ کریں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن حق کے ہمراہ یہ لفظ "اَنْزَلَ" سے متعلق ہے تاکہ تم فیصلہ کرو لوگوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں جو تمہیں دکھایا ہے یعنی علم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے بارے میں اور تم خیانت کرنے والے نہ ہو جاؤ جیسے طعمہ تھا اور مخاصمت کرنے والے یعنی ان کی طرف سے جھگڑا کرنے والے۔

(واستغفر الله) مما هممت به (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا).

اور تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اس چیز کے بارے میں جو تم نے ان کے بارے میں ارادہ کیا تھا بے شک اللہ

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا (107)

يَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَالَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ۭ وَ كَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا (108)

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ جٰدَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۣ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا (109)

مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَا تجادل عَنِ الذين يَخْتَانُونَ اَنفُسَهُمْ) يخونونها بالمعاصي لان وبال خيانتهم عليهم (اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا) كثير الخيانة (اَثِيمًا) اى يعاقبه.

اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی جانوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں یعنی انہوں نے گناہوں کے ارتکاب کے ذریعے سے ان کے ساتھ خیانت کی ہے اس لئے کہ ان کی خیانت کا وبال ان کے اوپر ہوگا بے شک اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو بہت زیادہ خیانت کرتا ہو اور گنہگار ہو یعنی اللہ تعالیٰ اسے سزا دے گا۔

(يَسْتَخْفُونَ) اى طعمة وقومه حياء (مِنَ الناس وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰه وَهُوَ مَعَهُمْ) بعلمه (اِذْ يُبَيِّتُونَ) يضمرون (مَا لَا يرضي مِنَ القول) من عزمهم على الحلف على نفي السرقة ورمي اليهودى بها (وَكَانَ اللّٰه بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيطًا) علمًا.

وہ لوگ پوشیدہ ہوتے ہیں یعنی طعمہ اور اس کی قوم کے افراد شرماتے ہوئے لوگوں سے لیکن وہ اللہ تعالیٰ سے چھپتے نہیں ہیں کیونکہ وہ ان کے ساتھ ہے علم کے اعتبار سے جب وہ چھپاتے ہیں یعنی پوشیدہ رکھتے ہیں اس چیز کو جس سے وہ راضی نہیں۔ ان کا قسم اٹھانے کا پورا ارادہ کرنا کہ انہوں نے چوری نہیں کی اور یہودی پر اس کا الزام لگانا اور اللہ تعالیٰ ان کے عمل کو گھیرے ہوئے ہے یعنی اپنے علم کے اعتبار سے (گھیرے ہوئے ہے)

(هاَانتم) يا (هٰؤُلاء) خطاب لقوم طعمة (جادلتم) خاصمتم (عَنْهُمْ) اى عن طعمة وذويه وقرىء (عنه) (في الحياة الدنيا فَمَن يجادل اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ القيامة) اِذا عذبهم (اَمْ مَّن يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَكِيلًا) يتولي اَمرهم ويذب عنهم ؟ اَى لا اَحد يفعل ذٰلك.

کیا تم وہ ہی ہو اے لوگو! یہ طعمہ کی قوم سے خطاب ہے جنہوں نے بحث کی یعنی جھگڑا کیا اس کے بارے میں یعنی طعمہ کے بارے میں اور اس کی قوم کے بارے میں ایک قرأت کے مطابق لفظ ''عنه'' منقول ہے دنیاوی زندگی کے بارے میں پس کون شخص قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ جھگڑا کرے گا جب اللہ تعالیٰ انہیں عذاب دے گا یا کون

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ يَظۡلِمۡ نَفۡسَهٗ ثُمَّ يَسۡتَغۡفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا(110)
وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ اِثۡمًا فَاِنَّمَا يَكۡسِبُهٗ عَلٰى نَفۡسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا(111)
وَمَنۡ يَّكۡسِبۡ خَطِيۡٓـئَةً اَوۡ اِثۡمًا ثُمَّ يَرۡمِ بِهٖ بَرِيۡٓـئًا فَقَدِ احۡتَمَلَ بُهۡتَانًا وَّاِثۡمًا مُّبِيۡنًا(112)
وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَ اَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا(113)

شخص ہوگا جو ان کی طرف سے وکیل بنے گا یعنی ان کے معاملے کا نگران ہوگا اور انہیں (عذاب سے) بچائے گا یعنی کوئی ایسا نہیں کر سکتا۔

(وَمَن يَعْمَلْ سُوءًا) ذنبًا يسوء به غيره كرمي (طُعْمَة) اليهودى (اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ) يعمل ذنبًا قاصرًا عليه (ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰه) منه اى يتب (يَجِدِ اللّٰه غَفُوْرًا) له (رَّحِيمًا) به.

اور جو شخص برائی کرے گا یعنی گناہ کرے گا جس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچائے جیسے الزام لگانا ہے طعمہ کا یہودی پر یا کوئی شخص اپنے اوپر ظلم کرے گا یعنی گناہ کا ارتکاب کرے گا اسے کم کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا یعنی توبہ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا پائے گا جو اس کی مغفرت کر دے گا اور اپنے اوپر رحم کرنے والا پائے گا۔

(وَمَن يَكْسِبْ اِثْمًا) ذنبًا (فَاِنَّمَا يَكْسِبُهُ على نَفْسِهِ) لان وباله عليها ولا يضر غيره (وَكَانَ اللّٰه عَلِيمًا حَكِيمًا) فى صنعه.

اور جو شخص کمائے "اثم" یعنی گناہ تو وہ اپنی ذات کے خلاف اسے کمائے گا کیونکہ اس کا وبال اس شخص پر ہوگا اپنے علاوہ کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور حکمت رکھنے والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً) ذنبًا صغيرًا (اَوْ اِثْمًا) ذنبًا كبيرًا (ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا) منه (فَقَدِ احتمل) تحمل (بهتانا) برميه (وَاِثْمًا مُّبِينًا) بيّنًا يكسبه.

اور جو شخص کمائے خطاء یعنی صغیرہ گناہ یا "اثم" یعنی کبیرہ گناہ پھر اس کا الزام لگا دے اس شخص پر جو اس سے بری ہو تو اس نے اٹھایا ہے یعنی وہ اٹھائے گا بہتان اپنے اس الزام لگانے کے ذریعے اور واضح گناہ یعنی جو ظاہر ہو جسے اس نے کمایا ہے۔

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكَ) يا محمد (وَرَحْمَتُهُ) بالعصمة (لَهَمَّتْ) اضمرت (طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ) من قوم طعمة (اَن يُضِلُّوكَ) عن القضاء بالحق بتلبيسهم عليك (وَمَا يُضِلُّونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّونَكَ

لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا(114)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا(115)

مِن) زائدة (شَىْءٍ) لَان وبال اِضلالهم عليهم (وَاَنزَلَ اللّٰه عَلَيْكَ الكتاب) القرآن (والحكمة) ما فيه من الاحكام (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) من الاحكام والغيب (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكَ) بذلك وغيره (عَظِيمًا).

اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اے محمد! اور اس کی رحمت نہ ہوتی کہ اس نے گناہوں سے بچایا ہے تو ارادہ کر لیا تھا یعنی یہ طے کر لیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے یعنی طعمہ کی قوم نے کہ وہ تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کر دیں گے حق کے ذریعے فیصلہ کرنے کے حوالے سے تمہارے سامنے معاملے کو خلط ملط کر کے اور انہوں نے صرف اپنے آپ کو گمراہ کرنا تھا انہوں نے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا تھا یہاں پر من زائدہ ہے اس لئے کہ ان کے گمراہ کرنے کا وبال ان کے اپنے اوپر ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن اور حکمت نازل کی ہے یعنی اس میں جو احکام موجود ہیں اور اس نے تمہیں اس چیز کا علم دیا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا یعنی احکام اور غیب کا اور اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر ہے۔ اس صورت میں اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں عظیم (فضل ہے)

(لَا خَيْرَ فِىْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ) اَى الناس اَى ما يتناجون فيه ويتحدثون (اِلا) نجوى (مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ) عمل بر (اَوْ اِصلاح بَيْنَ الناس وَمَن يَفْعَلْ ذلك) المذكور (ابتغآء) طلب (مَرْضَاتِ اللّٰه) لا غيره من اَمور الدنيا (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ) بالنون والياء اَى اللّٰه (اَجْرًا عَظِيمًا).

ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو اس بارے میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ماسوائے اس شخص کی سرگوشی کے جو صدقہ کرنے یا نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے تو جو شخص ایسا کرے گا یعنی مذکورہ عمل کرے گا ابتغاء کے لئے یعنی طلب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو تو ہم اسے دیں گے یہ لفظ نون اور ''ی'' (یعنی متکلم اور غائب دونوں صیغوں کے ہمراہ منقول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ دے گا عظیم اجر۔

(وَمَن يُشَاقِقِ) يخالف (الرسول) فيما جاء به من الحق (مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهدى) ظهر له الحق بالمعجزات (وَيَتَّبِعْ) طريقًا (غَيْرَ سَبِيلِ المؤمنين) اَى طريقهم الذى هم عليه من الدين بان

وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(110)
وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا(111)
وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا(112)
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا(113)

شخص ہوگا جو ان کی طرف سے وکیل بنے گا یعنی ان کے معاملے کا نگران ہوگا اور انہیں (عذاب سے) بچائے گا یعنی کوئی ایسا نہیں کرسکتا۔

(وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا) ذنبًا يسوء به غيره كرمي (طُعْمَة) اليهودى (اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ) يعمل ذنبًا قاصرًا عليه (ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰه) منه اى يتب (يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا) له (رَّحِيْمًا) به.

اور جو شخص برائی کرے گا یعنی گناہ کرے گا جس کے ذریعے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچائے جیسے الزام لگانا ہے طعمہ کا یہودی پر یا کوئی شخص اپنے اوپر ظلم کرے گا یعنی گناہ کا ارتکاب کرے گا اسے کم کرتے ہوئے پھر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا یعنی توبہ کرے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت کرنے والا پائے گا جو اس کی مغفرت کردے گا اور اپنے اوپر رحم کرنے والا پائے گا۔

(وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا) ذنبًا (فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ على نَفْسِهٖ) لان وباله عليها ولا يضر غيره (وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا) فى صنعه.

اور جو شخص کمائے "اثم" یعنی گناہ تو وہ اپنی ذات کے خلاف اسے کمائے گا کیونکہ اس کا وبال اس شخص پر ہوگا اپنے علاوہ کسی دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور حکمت رکھنے والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً) ذنبًا صغيرًا (اَوْ اِثْمًا) ذنبًا كبيرًا (ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا) منه (فَقَدِ احتمل) تحمل (بهتانا) برميه (وَاِثْمًا مُّبِيْنًا) بيّنًا يكسبه.

اور جو شخص کمائے خطاء یعنی صغیرہ گناہ یا "اثم" یعنی کبیرہ گناہ پھر اس کا الزام لگادے اس شخص پر جو اس سے بری ہو تو اس نے اٹھایا ہے یعنی وہ اٹھائے گا بہتان اپنے اس الزام لگانے کے ذریعے اور واضح گناہ یعنی جو ظاہر ہو جسے اس نے کمایا ہے۔

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ) يا محمد (وَرَحْمَتُهٗ) بالعصمة (لَهَمَّتْ) اَضمرت (طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ) من قوم طعمة (اَنْ يُّضِلُّوْكَ) عن القضاء بالحق بتلبيسهم عليك (وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ

لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ ۢ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا (114)

وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ ۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (115)

مِن) زائدة (شَيْءٍ) لَان وبال اِضلالهم عليهم (وَاَنزَلَ اللّٰه عَلَيْكَ الكتاب) القرآن (والحكمة) ما فيه من الاحكام (وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ) من الاحكام والغيب (وَكَانَ فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكَ) بذلك وغيره (عَظِيمًا).

اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اے محمد! اور اس کی رحمت نہ ہوتی کہ اس نے گناہوں سے بچایا ہے تو ارادہ کرلیا تھا یعنی یہ طے کرلیا تھا ان میں سے ایک گروہ نے یعنی طعمہ کی قوم نے کہ وہ تمہیں غلط فہمی میں مبتلا کردیں گے حق کے ذریعے فیصلہ کرنے کے حوالے سے تمہارے سامنے معاملے کو خلط ملط کر کے اور انہوں نے صرف اپنے آپ کو گمراہ کرتا تھا انہوں نے تمہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچانا تھا یہاں پر من زائدہ ہے اس لئے کہ ان کے گمراہ کرنے کا وبال ان کے اپنے اوپر ہونا تھا اور اللہ تعالیٰ نے تم پر کتاب نازل کی ہے یعنی قرآن اور حکمت نازل کی ہے یعنی اس میں جو احکام موجود ہیں اور اس نے تمہیں اس چیز کا علم دیا ہے جس کا تمہیں علم نہیں تھا یعنی احکام اور غیب کا اور اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر ہے۔ اس صورت میں اور اس کے علاوہ دیگر صورتوں میں عظیم (فضل ہے)

(لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ) اى الناس اى ما يتناجون فيه ويتحدثون (اِلا) نجوى (مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ) عمل بر (اَوْ اِصلاح بَيْنَ الناس وَمَن يَفْعَلُ ذلك) المذكور (ابتغآء) طلب (مَرْضَاتِ اللّٰه) لا غيره من اُمور الدنيا (فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ) بالنون والياء اى اللّٰه (اَجْرًا عَظِيمًا).

ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی بھلائی نہیں ہے یعنی وہ لوگ جو اس بارے میں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ سرگوشی کرتے ہیں اور بات چیت کرتے ہیں ماسوائے اس شخص کی سرگوشی کے جو صدقہ کرنے یا نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے یعنی نیک عمل کرنے کا یا لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے تو جو شخص ایسا کرے گا یعنی مذکورہ عمل کرے گا ابتغاء کے لئے یعنی طلب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو اس کے علاوہ اور کوئی دنیاوی مقصد نہ ہو تو ہم اسے دیں گے یہ لفظ نون اور ''ی'' (یعنی متکلم اور غائب دونوں صیغوں کے ہمراہ منقول ہے) یعنی اللہ تعالیٰ دے گا عظیم اجر۔

(وَمَن يُشَاقِقِ) يخالف (الرسول) فيما جاء به من الحق (مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الهدى) ظهر له الحق بالمعجزات (وَيَتَّبِعْ) طريقًا (غَيْرَ سَبِيلِ المؤمنين) اى طريقهم الذى هم عليه من الدين بآن

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا(116)

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا(117)

یکفر (نُوَلِّہٖ مَا تولی) نجعلہ والیًا لما تولاہ من الضلال بأن نخلی بینہ وبینہ فی الدنیا (وَنُصْلِہٖ) ندخلہ فی الآخرۃ (جَھَنَّمَ) فیحترق فیھا (وَسَآءَ تْ مَصِیرًا) مرجعًا ھی۔

اور جو شخص مشقت میں مبتلا کرے یعنی مخالفت کرے رسول کی اس چیز کے بارے میں جو وہ حق لے کر آئے ہیں اس کے بعد کہ اس کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہو یعنی اس کے لئے حق ظاہر ہو چکا ہے معجزات کی شکل میں اور وہ پیروی کرے اس طریقے کی جو مومنین کے راستے کے علاوہ ہے یعنی ان کا وہ طریقہ جن پر دین کے اعتبار سے گامزن ہیں یعنی وہ اس کا انکار کر دے تو ہم اسے پھیر دیں گے اس چیز کی طرف جس کی طرف اس نے منہ کیا ہے یعنی ہم اسے اس چیز کا نگران بنا دیں گے جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہے ہم اس شخص اور اس گمراہی کے درمیان دنیا میں کوئی چیز نہیں رکھیں گے (یعنی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے) اور ہم اسے پہنچائیں گے یعنی داخل کر دیں آخرت میں جہنم میں وہ اس میں جلتا رہے گا وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

(اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِیْدًا) عن الحق۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو وہ بہت دور گمراہ ہو جائے گا یعنی حق سے بہت دور ہو جائے گا۔

(أنِ) ما (یَدْعُوْنَ) یعبد المشرکون (مِنْ دُوْنِہٖ) أی اللہ أی غیرہ (اِلَّا اِناثا) أصنامًا مؤنثۃ کاللات والعزی ومناۃ (وَاِنْ) ما (یَدْعُوْنَ) یعبدون بعبادتھا (اِلَّا شیطٰنا مَّرِیدًا) خارجًا عن الطاعۃ لطاعتھم لہ فیھا وھو إبلیس۔

کیا وہ چیز جسے وہ پکارتے ہیں یعنی مشرکین جس کی عبادت کرتے ہیں اس کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہے مگر صرف چند مونث چیزیں یعنی مونث بت ہیں جیسے لات عزیٰ منات اور وہ جسے پکارتے ہیں یعنی جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہیں مگر شیطان جو مرید ہے یعنی فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا وہ لوگ اس بارے میں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہاں شیطان سے مراد ابلیس ہے۔

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (118)
وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (119)
يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (120)

(لَعَنَهُ اللّٰه) اَبعده عن رحمته (وَقَالَ) اَى الشيطٰن (لَاَتَّخِذَنَّ) لَاجعلن لى (مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا) حظًا (مَّفْرُوْضًا) مقطوعا اَدعوهم اِلى طاعتى.

اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے یعنی اپنی رحمت سے اسے دور کر دیا ہے اس نے یہ کہا تھا یعنی شیطان نے یہ کہا تھا میں ضرور پکڑوں گا یعنی میں اپنے لئے بناؤں گا تیرے بندوں میں سے حصہ یعنی وہ حصہ جو مفروض ہوگا یعنی قطعی ہوگا میں انہیں اپنی فرمانبرداری کی طرف دعوت دوں گا۔

(وَلَاُضِلَّنَّهُمْ) عن الحق بالوسوسة (وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ) اَلقى فى قلوبهم طول الحياة واَن لا بعث ولا حساب (وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ) يقطعن (اٰذَانَ الاَنعام) وقد فُعِلَ ذٰلك بالبحائر (وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰه) دينه بالكفر واِحلال ما حرم وتحريم ما اَحلّ (وَمَن يَّتَّخِذِ الشيطٰن وَلِيًّا) يتولاه ويطيعه (مِنْ دُوْنِ اللّٰه) اَى غيره (فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا) بينا لمصيره اِلى النار المؤبدة عليه.

میں انہیں ضرور بالضرور گمراہ کروں گا وسوسے کے ذریعے حق کے راستے سے اور میں انہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کروں گا یعنی ان کے دل میں لمبی زندگی کی آرزو ڈال دوں گا اور یہ کہ کوئی دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور میں انہیں ہدایت کروں گا تو وہ کاٹ دیں گے یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے جانوروں کے کانوں کو، ایسا بحیرہ (بتوں کے نام کو چھوڑے جانے والے جانوروں) کے ساتھ کیا جاتا ہے اور میں انہیں ہدایت کروں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو تبدیل کر دیں یعنی کفر کے ہمراہ دین کو تبدیل کر دیں گے اور اس چیز کو حلال قرار دیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام قرار دیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے تو جو شخص شیطان کو دوست بنائے گا یعنی اس کی پیروی کرے گا اس کی فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے تو وہ واضح خسارے کا شکار ہو جائے گا یعنی نمایاں خسارے کا یہ چیز اسے جہنم کی طرف لے جائے گی جہاں پر وہ ہمیشہ رہے گا۔

(يَعِدُهُمْ) طول العمر (وَيُمَنِّيْهِمْ) نيل الآمال فى الدنيا واَن لا بعث ولا جزاء (وَمَا يَعِدُهُمُ الشيطٰن) بذلك (اِلَّا غُرُوْرًا) باطلًا.

وہ ان کے ساتھ وعدہ کرتا ہے لمبی عمر کا اور وہ انہیں آرزوئیں دلاتا ہے کہ وہ دنیا میں ہی ان آرزوؤں کو پالیں گے لیکن کوئی

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا (116)

اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَ اِنْ یَّدْعُوْنَ اِلَّا شَیْطٰنًا مَّرِیْدًا (117)

یکفر (نُوَلِّہٖ مَا تولی) نجعله واليًا لما تولاه من الضلال بأن نخلي بينه وبينه في الدنيا (وَنُصْلِہٖ) ندخله في الآخرة (جَھَنَّمَ) فيحترق فيها (وَسَآءَتْ مَصِیْرًا) مرجعًا هي.

اور جو شخص مشقت میں مبتلا کرے یعنی مخالفت کرے رسول کی اس چیز کے بارے میں جو وہ حق لے کر آئے ہیں اس کے بعد کہ اس کے سامنے ہدایت واضح ہو چکی ہو یعنی اس کے لئے حق ظاہر ہو چکا ہے معجزات کی شکل میں اور وہ پیروی کرے اس طریقے کی جو مومنین کے راستے کے علاوہ ہے یعنی ان کا وہ طریقہ جس پر دین کے اعتبار سے گامزن ہیں یعنی وہ اس کا انکار کر دے تو ہم اسے پھیر دیں گے اس چیز کی طرف جس کی طرف اس نے منہ کیا ہے یعنی ہم اسے اس چیز کا نگران بنا دیں گے جس گمراہی کو اس نے اختیار کیا ہے ہم اس شخص اور اس گمراہی کے درمیان دنیا میں کوئی چیز نہیں رکھیں گے (یعنی اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیں گے) اور ہم اسے پہنچائیں گے یعنی داخل کر دیں آخرت میں جہنم میں وہ اس میں جلتا رہے گا وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی لوٹنے کی بری جگہ ہے۔

(اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا) عن الحق.

بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے وہ اس کے علاوہ جس کی چاہے گا مغفرت کر دے گا جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے گا تو وہ بہت دور گمراہ ہو جائے گا یعنی حق سے بہت دور ہو جائے گا۔

(أنٍ) ما (یَدْعُوْنَ) يعبد المشركون (مِنْ دُوْنِہٖ) اى الله اى غيره (اِلَّا اِناثا) اصنامًا مؤنثة كاللات والعزى ومناة (وَاِنْ) ما (یَدْعُوْنَ) يعبدون بعبادتها (اِلَّا شیطٰنا مَّرِیْدًا) خارجًا عن الطاعة لطاعتهم له فيها وهو إبليس.

کیا وہ چیز جسے وہ پکارتے ہیں یعنی مشرکین جس کی عبادت کرتے ہیں اس کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہے مگر صرف چند مونث چیزیں یعنی مونث بت ہیں جیسے لات عزیٰ منات اور وہ جسے پکارتے ہیں یعنی جس کی عبادت کرتے ہیں وہ نہیں ہیں مگر شیطان جو مرید ہے یعنی فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا وہ لوگ اس بارے میں اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یہاں شیطان سے مراد ابلیس ہے۔

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (118)

وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (119)

يَعِدُهُمْ وَ يُمَنِّيْهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا (120)

(لَعَنَهُ اللّٰه) اَبعده عن رحمته (وَقَالَ) اَى الشيطن (لَاَتَّخِذَنَّ) لَاجعلن لى (مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا) حظًا (مَّفْرُوْضًا) مقطوعا اَدعوهم اِلى طاعتى.

اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی ہے یعنی اپنی رحمت سے اسے دور کر دیا ہے اس نے یہ کہا تھا یعنی شیطان نے یہ کہا تھا میں ضرور پکڑوں گا یعنی میں اپنے لئے بناؤں گا تیرے بندوں میں سے حصہ یعنی وہ حصہ جو مفروض ہوگا یعنی قطعی ہوگا میں انہیں اپنی فرمانبرداری کی طرف دعوت دوں گا۔

(وَلَاُضِلَّنَّهُمْ) عن الحق بالوسوسة (وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ) اَلقى فى قلوبهم طول الحياة واَن لا بعث ولا حساب (وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ) يقطعن (اٰذَانَ الْاَنعام) وقد فُعِلَ ذلك بالبحائر (وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰه) دينه بالكفر واِحلال ما حرم وتحريم ما اَحلّ (وَمَن يَّتَّخِذِ الشيطن وَلِيًّا) يتولاه ويطيعه (مِنْ دُوْنِ اللّٰه) اَى غيره (فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا) بينا لمصيره اِلى النار المؤبدة عليه.

میں انہیں ضرور بالضرور گمراہ کروں گا وسوسے کے ذریعے حق کے راستے سے اور میں انہیں ضرور آزمائش میں مبتلا کروں گا یعنی ان کے دل میں لمبی زندگی کی آرزو ڈال دوں گا اور یہ کہ کوئی دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی حساب کتاب نہیں ہوگا اور میں انہیں ہدایت کروں گا تو وہ کاٹ دیں گے یعنی ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے جانوروں کے کانوں کو، ایسا بحیرہ (بتوں کے نام کو چھوڑے جانے والے جانوروں) کے ساتھ کیا جاتا ہے اور میں انہیں ہدایت کروں گا کہ وہ اللہ کی مخلوق کو تبدیل کر دیں یعنی کفر کے ہمراہ دین کو تبدیل کر دیں گے اور اس چیز کو حلال قرار دیں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور اس چیز کو حرام قرار دیں گے جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال قرار دیا ہے تو جو شخص شیطان کو دوست بنائے گا یعنی اس کی پیروی کرے گا اس کی فرمانبرداری کرے گا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے تو وہ واضح خسارے کا شکار ہو جائے گا یعنی نمایاں خسارے کا یہ چیز اسے جہنم کی طرف لے جائے گی جہاں پر وہ ہمیشہ رہے گا۔

(يَعِدُهُمْ) طول العمر (وَيُمَنِّيهِمْ) نيل الآمال فى الدنيا واَن لا بعث ولا جزاء (وَمَا يَعِدُهُمُ الشيطن) بذلك (اِلَّا غُرُوْرًا) باطلًا.

وہ ان کے ساتھ وعدہ کرتا ہے لمبی عمر کا اور وہ انہیں آرزوئیں دلاتا ہے کہ وہ دنیا میں ہی ان آرزوؤں کو پالیں گے لیکن کوئی

أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا (121)

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ وَعْدَ اللَّهِ حَقًّا ۚ وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا (122)

لَيْسَ بِأَمَانِيِّكُمْ وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الْكِتَابِ ۗ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا (123)

وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ

دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی جزا سزا نہیں ہے شیطان ان کے ساتھ صرف وہ وعدہ کرتا ہے جو غرور ہے یعنی باطل ہے۔

(أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا) معدلًا.

یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ لوگ اس سے "محیص" یعنی واپس جانے کی جگہ نہیں پائیں گے۔

(والذين آمَنُوا وَعَمِلُوا الصالحات سَنُدْخِلُهُمْ جنات تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الانهار خالدين فِيهَا أَبَدًا وَعْدَ الله حَقًّا) اى وعدهم الله ذلك وحقه حقًّا (وَمَنْ) اى لا احد (أَصْدَقُ مِنَ الله قِيلًا) اى قولًا.

اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کیے انہیں ہم عنقریب ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو حق ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور اس کو حق ثابت کرے گا اور کون ہے یعنی کوئی نہیں ہے جو بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو یعنی قول کے اعتبار سے۔

ونزل لما افتخر المسلمون واهل الكتاب (لَيْسَ) الامر منوطًا (بأمانيكم وَلَا أَمَانِيِّ أَهْلِ الكتاب) بل بالعمل الصالح (مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) إما في الآخرة أو في الدنيا بالبلاء والمحن كما ورد في الحديث (وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ الله) اى غيره (وَلِيًّا) يحفظه (وَلَا نَصِيرًا) يمنعه منه.

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جس وقت مسلمانوں نے اور اہل کتاب نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کیا معاملہ کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ تمہاری آرزو کیا ہیں یا اہل کتاب کی آرزوئیں کیا ہیں بلکہ اس کی بنیاد نیک عمل ہے جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا یا تو آخرت میں ملے گا یا دنیا میں ہی آزمائشوں اور تکلیفوں کی صورت میں مل جائے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات منقول ہے اور وہ نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے کوئی نگران جو ان کی حفاظت کرے کوئی مددگار جو ان سے اس (مصیبت) کو روک لے۔

(وَمَن يَعْمَلْ) شيئًا (مِنَ الصالحات مِن ذَكَرٍ أَوْ أنثى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ) بالبناء

نَقِيرًا (124)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا (125)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا (126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا (127)

للمفعول والفاعل (يَدخُلون) (الجنة وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا) قدر نقرة النواة.

اور جو شخص کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث (مرد ہو یا عورت) اور وہ ایمان رکھتا ہو تو یہ وہ لوگ ہیں جو داخل ہونگے اس کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے اور جنت میں ان پر ''نقیر'' کے برابر ذرہ ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ایک گٹھلی کے سوراخ جتنا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

(وَمَنْ) اَی لا احد (اَحْسَنُ دِيْنًا مِمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ) اَی انقاد واخلص عمله (لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ) موحد (واتَّبَعَ مِلَّةَ اِبراهيم) الموافقة لملة الاسلام (حَنِيفًا) حال اَی مائلًا عن الَادیان کلها اِلی الدین القیم (واتخذ الله اِبراهیم خَلِیلًا) صفیا خالص المحبة له.

اور کون ہے یعنی کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو دین کے اعتبار سے اس شخص سے زیادہ اچھا ہو جس نے اپنے چہرے کو جھکا دیا یعنی اس نے فرمانبرداری کی اور اپنے عمل کو خالص کر لیا اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے یعنی توحید کا قائل ہو اور اس نے پیروی کی حضرت ابراہیم کی ملت کی جو دین اسلام کے مطابق ہے اور وہ حنیف ہو یعنی اس حالت میں ہو کہ وہ تمام ادیان کو چھوڑ کر صرف مضبوط دین یعنی (اسلام کی طرف) مائل ہو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنا لیا تھا یعنی ایسا دوست بنا لیا تھا جس کی محبت اس کے لئے خاص تھی۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السموات وَمَا فِي الَارض) ملکًا وخلقًا وعبیدًا (وَكَانَ الله بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطًا) علمًا وقدرة اَی لم یزل متصفًا بذلك.

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ملکیت کے اعتبار سے تخلیق کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے اور وہ ہمیشہ اس صفت سے موصوف ہے۔

(وَيَسْتَفْتُونَكَ) یطلبون منك الفتوی (فِي) شاَن (النساء) ومیراثهن (قُلْ) لهم (الله يُفْتِيكُمْ

أُولَٰئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيصًا (121)
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ط وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا (122)
لَيْسَ بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَآ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ط مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ لا وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (123)
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

دوبارہ زندگی نہیں ہے اور کوئی جزا سزا نہیں ہے شیطان ان کے ساتھ صرف وہ وعدہ کرتا ہے جو غرور ہے یعنی باطل ہے۔

(أُولَٰئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيصًا) معدلًا۔

یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ لوگ اس سے "محیص" یعنی واپس جانے کی جگہ نہیں پائیں گے۔

(والذين اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصالحات سَنُدْخِلُهُمْ جنات تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الانهار خالدين فِيهَا اَبَدًا وَعْدَ اللّٰه حَقًّا) اى وعدهم اللّٰه ذلك وحقه حقًا (وَمَنْ) اى لا احد (اَصْدَقُ مِنَ اللّٰه قِيلًا) اى قولًا۔

اور وہ لوگ جو ایمان لائے انہوں نے نیک عمل کئے انہیں ہم عنقریب ان باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو حق ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے اور اس کو حق ثابت کرے گا اور کون ہے یعنی کوئی نہیں ہے جو بات کرنے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو یعنی قول کے اعتبار سے۔

ونزل لما افتخر المسلمون واَهل الكتاب (لَيْسَ) الامر منوطًا (بِاَمانيكم وَلَا اَمَانِيِّ اَهْلِ الكتاب) بل بالعمل الصالح (مَن يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) اِما فى الآخرة اَو فى الدنيا بالبلاء والمحن كما ورد فى الحديث (وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُوْنِ اللّٰه) اى غيره (وَلِيًّا) يحفظه (وَلَا نَصِيرًا) يمنعه منه۔

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جس وقت مسلمانوں نے اور اہل کتاب نے ایک دوسرے کے سامنے فخر کا اظہار کیا معاملہ کی بنیاد یہ نہیں ہے کہ تمہاری آرزو کیا ہیں یا اہل کتاب کی آرزوئیں کیا ہیں بلکہ اس کی بنیاد نیک عمل ہے جو شخص برا کام کرے گا اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا یا تو آخرت میں ملے گا یا دنیا میں ہی آزمائشوں اور تکلیفوں کی صورت میں مل جائے گا جیسا کہ حدیث میں یہ بات منقول ہے اور وہ نہیں پائیں گے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی اللہ تعالیٰ کی بجائے کوئی نگران جو ان کی حفاظت کرے کوئی مددگار جو ان سے اس (مصیبت) کو روک لے۔

(وَمَن يَعْمَلْ) شيئًا (مِنَ الصالحات مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنثى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولَٰئِكَ يَدْخُلُوْنَ) بالبناء

نَقِيْرًا(124)

وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا(125)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا(126)

وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا(127)

للمفعول والفاعل (يَدخُلون) (الجنة وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا) قدر نقرة النواة .

اور جو شخص کوئی عمل کرے گا نیکیوں میں سے خواہ وہ مذکر ہو یا مونث (مرد ہو یا عورت) اور وہ ایمان رکھتا ہو تو یہ وہ لوگ ہیں جو داخل ہونگے اس کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے اور جنت میں ان پر ''نقیر'' کے برابر ذرہ ظلم نہیں کیا جائے گا یعنی ایک گھٹلی کے سوراخ جتنا ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

(وَمَنْ) اَی لا اَحد (اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ) اَی انقاد واَخلص عمله (لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ) موحد (واتَّبَعَ مِلَّةَ اِبراهيم) الموافقة لملة الِاسلام (حَنِيْفًا) حال اَی مائلًا عن الَاديان كلها اِلى الدين القيم (واتخذ الله اِبراهيم خَلِيْلًا) صفيا خالص المحبة له .

اور کون ہے یعنی کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو دین کے اعتبار سے اس شخص سے زیادہ اچھا ہو جس نے اپنے چہرے کو جھکا دیا یعنی اس نے فرمانبرداری کی اور اپنے عمل کو خالص کر لیا اللہ تعالیٰ کیلئے اور وہ نیکی کرنے والا ہے یعنی توحید کا قائل ہو اور اس نے پیروی کی حضرت ابراہیم کی ملت کی جو دین اسلام کے مطابق ہے اور وہ حنیف ہو یعنی اس حالت میں ہو کہ وہ تمام ادیان کو چھوڑ کر صرف مضبوط دین یعنی (اسلام کی طرف) مائل ہو اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنا لیا تھا یعنی ایسا دوست بنا لیا تھا جس کی محبت اس کے لئے خاص تھی۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السموات وَمَا فِي الَارض) ملكًا وخلقًا وعبيدًا (وَكَانَ الله بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا) علمًا وقدرة اَی لم يزل متصفًا بذلك .

اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ بھی آسمان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے ملکیت کے اعتبار سے تخلیق کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے یعنی اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے اور وہ ہمیشہ اس صفت سے موصوف ہے۔

(وَيَسْتَفْتُوْنَكَ) يطلبون منك الفتوى (في) شاَن (النساء) وميراثهن (قُلْ) لهم (الله يُفْتِيْكُمْ

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ م بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ط وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ط وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (128)

فِيهِنَّ وَمَا يتلى عَلَيْكُمْ فِي الكتاب) القرآن من آية الميراث ويفتيكم ايضا (فِيْ يتامى النساء الاتي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ) فرض (لَهُنَّ) من الميراث. (وَتَرْغَبُونَ) ايها الاولياء عن (اَن تَنكِحُوْهُنَّ) لدمامتهن وتعضلوهن اَن يتزوجن طمعًا في ميراثهن اَی يفتيكم اَن لا تفعلوا ذلك (وَ) في (المستضعفين) الصغار (مِنَ الولدان) اَن تعطوهم حقوقهم (وَ) يأمركم (اَن تَقُومُوْا لليتامى بالقسط) بالعدل في الميراث والمهر (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيْمًا) فيجازيكم به.

اور وہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں یعنی تم سے فتویٰ مانگتے ہیں خواتین کے بارے میں اور ان کی وراثت کے بارے میں تم ان سے فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے ان خواتین کے بارے میں اور وہ چیز جو تم پر کتاب میں نازل کی گئی یعنی قرآن میں وراثت سے متعلق جو آیت ہے اور وہ تمہیں یہ بھی حکم دیتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں جنہیں تم وہ چیز نہیں دیتے ہو جو فرض کی گئی ہے ان کے لئے وراثت میں سے اور تم اعراض کرتے ہوا ے سرپرستو! اس بات سے کہ وہ کہیں اور شادی کر لیں اس لالچ میں کہ ان کی وراثت (تمہیں مل جائے) یعنی وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو اور کمزور اور کمسن بچوں کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم ان کے حقوق ان کو ادا کرو اور وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف سے کام لو یعنی وراثت اور مہر میں ان کے ساتھ عدل سے کام لو اور تم جو بھی بھلائی کرو گے تو وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَاِنِ امرَاَة) مرفوع بفعل يفسره (خَافَتْ) توقعت (مِنْ بَعْلِهَا) زوجها (نُشُوزًا) ترفعا عليها بترك مضاجعتها والتقصير في نفقتها لبغضها وطموح عينه اِلى اَجمل منها (اَوْ اِعْرَاضًا) عنها بوجهه (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَن يُّصّالحا) فيه اِدغام التاء في الاَصل في الصاد، وفي قراءة (يُصلحا) من (اَصلح) (يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا) في القسم والنفقة باَن تترك له شيئًا طلبًا لبقاء الصحبة فاِن رضيت بذلك وِالا فعلى الزوج اَن يوفيها حقها اَو يفارقها (والصلح خَيْرٌ) من الفرقة والنشوز والاِعراض، قَالَ اللّٰهُ تعالى في بيان ما جبل عليه الاِنسان (وَاُحْضِرَتِ الاَنفس الشح) شدّة البخل اَی جبلت عليه فكاَنها حاضرته لا تغيب عنه، المعنى اَن المراَة لا تكاد تسمح بنصيبها من زوجها والرجل لا يكاد يسمح عليها بنفسه اِذا اَحب غيرها (وَاِن تُحْسِنُوْا) عشرة النساء (وَتَتَّقُوْا) الجور عليهن (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا) فيجازيكم به.

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (129)

اور اگر کوئی عورت یہ لفظ مرفوع ہے اس فعل کی وجہ سے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے اس اندیشے کا شکار ہو یعنی یہ توقع کرے اپنے بعل کے حوالے سے یعنی اپنے شوہر کے حوالے سے ناچاقی کا یعنی وہ خود کو بڑا ظاہر کرے اس کے بستر سے لاتعلقی اختیار کرے اس کے خرچ میں کمی کر دے اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے یا اس سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے یا اعراض کرے یعنی منہ پھیر لے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ دونوں صلح کر لیں اس میں اصل میں ''ت'' کو ''ص'' میں مدغم کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ''یصلحا'' ہے جو لفظ ''اصلحہ'' سے ماخوذ ہے کہ وہ دونوں صلح کر لیں آپس میں تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے یعنی وہ عورت اپنے حصے کے کچھ مطالبے کو ترک کر دے تا کہ تعلق برقرار رہے اگر وہ عورت اس پر راضی رہتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ شوہر پر یہ لازم ہے کہ یا تو وہ اسے اس کا پورا حق دے یا اس سے علیحدگی اختیار کرلے اور صلح کرنا بہتر ہے لاتعلقی اختیار کرنے سے ناچاقی سے اور منہ پھیرنے سے، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ اس فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے کہ نفس میں شدید بغض رکھا گیا ہے لفظ ''شح'' سے مراد شدید بخل ہے یعنی یہ آدمی کی جبلت میں ہے گویا یہ ہروقت موجود ہوتا ہے کبھی غیر موجود نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہمیشہ اپنے شوہر سے ملنے والے حصے کو حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے اور جب مرد دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو تو وہ عورت کو اس کے حصے کا حق نہیں دیتا اگر تم اچھائی سے کام لو یعنی عورتوں سے تعلقات میں اور ڈرو ان کے ساتھ زیادتی کرنے سے، اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا) تُسَوُّوا (بَيْنَ النساء) في المحبة (وَلَوْ حَرَصْتُمْ) على ذلك (فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الميل) إلى التي تحبونها في القسم والنفقة (فَتَذَرُوْهَا) اى تتركوا المُمَال عنها (كالمعلقة) التي لا هي اَيِّمٌ ولا ذات بعل (وَاِنْ تُصْلِحُوْا) بالعدل بالقسم (وَتَتَّقُوْا) الجور (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا) لما في قلبكم من الميل (رَّحِيْمًا) بكم في ذلك.

اور تم ایسا نہیں کر سکو گے کہ تم عدل سے کام لو یعنی برابری سے کام لو اپنی بیویوں کے درمیان محبت کے حوالے سے اور اگر تم لالچ کرو اس بارے میں ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ وہ جسے تم پسند کرتے ہو وہ تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے اور دوسری کو یعنی جسے تم نے چھوڑا ہوا ہے یوں ترک کر دو گویا وہ لٹکی ہوئی ہے یعنی نہ تو وہ بیوہ ہے اور نہ ہی شادی شدہ ہے اور اگر تم اصلاح سے کام لو عدل کے ساتھ تقسیم کے حوالے سے اور ڈرو زیادتی سے اور بچنے کی کوشش کرو زیادتی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو تمہارے دلوں میں میلان پایا جاتا ہے اور رحم کرنے والا ہے اس حوالے سے تم پر۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَاِنْ تُحْسِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (128)

فِيهِنَّ وَمَا يتلي عَلَيْكُمْ فِي الكتاب) القرآن من آية الميراث ويفتيكم ايضا (فِيْ يتامى النساء الاتى لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ) فرض (لَهُنَّ) من الميراث. (وَتَرْغَبُوْنَ) ايها الاولياء عن (اَن تَنكِحُوْهُنَّ) لدمامتهن وتعضلوهن اَن يتزوجن طمعًا في ميراثهن اَى يفتيكم اَن لا تفعلوا ذٰلك (وَ) في (المستضعفين) الصغار (مِنَ الولدان) اَن تعطوهم حقوقهم (وَ) يامركم (اَن تَقُوْمُوْا لليتامى بالقسط) بالعدل في الميراث والمهر (وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهِ عَلِيْمًا) فيجازيكم به.

اور وہ لوگ تم سے دریافت کرتے ہیں یعنی تم سے فتویٰ مانگتے ہیں خواتین کے بارے میں اور ان کی وراثت کے بارے میں تم ان سے فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ حکم دیتا ہے ان خواتین کے بارے میں اور وہ چیز جو تم پر کتاب میں نازل کی گئی یعنی قرآن میں وراثت سے متعلق جو آیت ہے اور وہ تمہیں یہ بھی حکم دیتا ہے یتیم لڑکیوں کے بارے میں جنہیں تم وہ چیز نہیں دیتے ہو جو فرض کی گئی ہے ان کے لئے وراثت میں سے اور تم اعراض کرتے ہوا ے سرپرستو! اس بات سے کہ وہ کہیں اور شادی کر لیں اس لالچ میں کہ ان کی وراثت (تمہیں مل جائے) یعنی وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے کہ تم ایسا نہ کرو اور کمزور اور کمسن بچوں کے بارے میں تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم ان کے حقوق ان کو ادا کرو اور وہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے کہ تم یتیموں کے ساتھ انصاف سے کام لو یعنی وراثت اور مہر میں ان کے ساتھ عدل سے کام لو اور تم جو بھی بھلائی کرو گے تو وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَاِنِ امرَاَةٌ) مرفوع بفعل يفسره (خَافَتْ) توقعت (مِنْ بَعْلِهَا) زوجها (نُشُوْزًا) ترفعا عليها بترك مضاجعتها والتقصير في نفقتها لبغضها وطموح عينه اِلى اَجمل منها (اَوْ اِعْرَاضًا) عنها بوجهه (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَن يَّصّالحا) فيه اِدغام التاء في الاَصل في الصاد، وفي قراءة (يُصلحا) من (اَصلح) (يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا) في القسم والنفقة باَن تترك له شيئًا طلبًا لبقاء الصحبة فاِن رضيت بذلك واِلا فعلى الزوج اَن يوفيها حقها اَو يفارقها (والصلح خَيْرٌ) من الفرقة والنشوز والاِعراض، قَالَ اللّٰهُ تعالٰى في بيان ما جبل عليه الاِنسان (وَاُحْضِرَتِ الاَنفس الشح) شدّة البخل اَى جبلت عليه فكاَنها حاضرته لا تغيب عنه، المعنى اَن المراَة لا تكاد تسمح بنصيبها من زوجها والرجل لا يكاد يسمح عليها بنفسه اِذا اَحب غيرها (وَاِن تُحْسِنُوْا) عشرة النساء (وَتَتَّقُوْا) الجور عليهن (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا) فيجازيكم به.

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(129)

اور اگر کوئی عورت یہ لفظ مرفوع ہے اس فعل کی وجہ سے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے اس اندیشے کا شکار ہو یعنی یہ توقع کرے اپنے بعل کے حوالے سے یعنی اپنے شوہر کے حوالے سے ناچاقی کا یعنی وہ خود کو بڑا ظاہر کرے اس کے بستر سے لاتعلقی اختیار کرے اس کے خرچ میں کمی کر دے اسے ناپسند کرنے کی وجہ سے یا اس سے زیادہ خوبصورت عورت کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے یا اعراض کرے یعنی منہ پھیر لے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ دونوں صلح کرلیں اس میں اصل میں ''ت'' کو ''ص'' میں مدغم کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ''یصلحا'' ہے جو لفظ ''اصلحہ'' سے ماخوذ ہے کہ وہ دونوں صلح کر لیں آپس میں تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے یعنی وہ عورت اپنے حصے کے کچھ مطالبے کو ترک کر دے تاکہ تعلق برقرار رہے اگر وہ عورت اس پر راضی رہتی ہے تو ٹھیک ہے ورنہ شوہر پر یہ لازم ہے کہ یا تو وہ اسے اس کا پورا حق دے یا اس سے علیحدگی اختیار کرلے اور صلح کرنا بہتر ہے لاتعلقی اختیار کرنے سے ناچاقی سے اور منہ پھیرنے سے، اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ اس فطرت پر انسان کو پیدا کیا گیا ہے کہ نفس میں شدید بغض رکھا گیا ہے لفظ ''شح'' سے مراد شدید بخل ہے یعنی یہ آدمی کی جبلت میں ہے گویا یہ ہر وقت موجود ہوتا ہے کبھی غیر موجود نہیں ہوتا اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت ہمیشہ اپنے شوہر سے ملنے والے حصے کو حاصل کرنے کی کوشش میں رہتی ہے اور جب مرد دوسری عورت کی طرف متوجہ ہو تو وہ عورت کو اس کے حصے کا حق نہیں دیتا اگر تم اچھائی سے کام لو یعنی عورتوں سے تعلقات میں اور ڈرو ان کے ساتھ زیادتی کرنے سے، اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں اس کی جزا دے گا۔

(وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا) تُسَوُّوا (بَيْنَ النساء) فی المحبة (وَلَوْ حَرَصْتُمْ) علی ذٰلك (فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الميل) اِلی التی تحبونها فی القسم والنفقة (فَتَذَرُوْهَا) اَی تترکوا المُمَال عنها (كالمعلقة) التی لا هی اَیِّمٌ ولا ذات بعل (وَاِنْ تُصْلِحُوْا) بالعدل بالقسم (وَتَتَّقُوْا) الجور (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا) لما فی قلبكم من الميل (رَّحِيْمًا) بكم فی ذٰلك .

اور تم ایسا نہیں کر سکو گے کہ تم عدل سے کام لو یعنی برابری سے کام لو اپنی بیویوں کے درمیان محبت کے حوالے سے اور اگر تم لالچ کرو اس بارے میں ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ وہ جسے تم پسند کرتے ہو وہ تقسیم اور خرچ کے اعتبار سے اور دوسری کو یعنی جسے تم نے چھوڑا ہوا ہے یوں ترک کر دو گویا وہ لٹکی ہوئی ہے یعنی نہ تو وہ بیوہ ہے اور نہ ہی شادی شدہ ہے اور اگر تم اصلاح سے کام لو عدل کے ساتھ تقسیم کے حوالے سے اور ڈرو زیادتی سے اور بچنے کی کوشش کرو زیادتی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس چیز کی جو تمہارے دلوں میں میلان پایا جاتا ہے اور رحم کرنے والا ہے اس حوالے سے تم پر۔

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا (130)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا (131)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (132)

(وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا) اَى الزوجان بالطلاق (يُغْنِ اللّٰه كُلًّا) عن صاحبه (مِّن سَعَتِهٖ) اَى فضله بأن يرزقها زوجًا غيره ويرزقه غيرها (وَكَانَ اللّٰه واسعا) لخلقه في الفضل (حَكِيْمًا) فيما دبره لهم.

اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں یعنی میاں بیوی طلاق کی شکل میں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے فریق سے بے نیاز کر دے گا اپنی وسعت اور فضل کی وجہ سے یعنی اس عورت کو دوسرا شوہر دے دے گا اور اس مرد کو دوسری بیوی دے دے گا اللہ تعالیٰ وسعت عطا کرنے والا ہے اپنی مخلوق کو فضل کی شکل میں اور حکمت والا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ) بمعنى الكتب (مِنْ قَبْلِكُمْ) اَى اليهود والنصارى (واياكم) يا اَهل القرآن (اَن) اَى بأن (اتقوا اللّٰه) خافوا عقابه بأن تطيعوه (وَ) قلنا لهم ولكم (اِن تَكْفُرُوْا) بما وُصّيتم به (فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) خلقًا وملكًا وعبيدًا فلا يضره كفركم (وَكَانَ اللّٰه غَنِيًّا) عن خلقه وعبادتهم (حَمِيْدًا) محمودًا في صنعه بهم.

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے تلقین کی انہیں جن لوگوں کو کتاب دی گئی لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کو اور تمہیں بھی ہم (تلقین کرتے) ہیں اے اہل قرآن اس بات کی یعنی تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور ہم نے انہیں یہ بھی کہا تمہیں بھی یہ کہتے ہیں (کہ بچو) اس چیز کا انکار کرنے سے جس کی تمہیں تلقین کی گئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تخلیق کے اعتبار سے ملکیت کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اس لئے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اپنی مخلوق سے اور اس کی عبادت سے اور وہ حمد کے لائق ہے یعنی اس نے ان کے ساتھ جو کیا ہے اس وجہ سے لائق حمد ہے۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) كرّره تاكيدًا لتقرير موجب التقوى (وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا) شهيدًا بأنّ ما فيهما له.

اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا(133)
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا(134)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا(135)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس بات کو تاکید کے طور پر تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تاکہ تقویٰ کو واجب کرنے والی چیز کو پختہ کیا جا سکے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات کا گواہ ہونے کے اعتبار سے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔

(اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ) يا (اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ) بدلكم (وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا).
اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے۔

(مَنْ كَانَ يُرِيْدُ) بعمله (ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ) لمن اراده لا عند غيره فلم يطلب احدهم الاخس وهلا طلب الاعلى باخلاص له حيث كان مطلبه لا يوجد الا عنده؟ (وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًاۢ بَصِيْرًا).

اور جو شخص اپنے عمل کے بدلے میں دنیا کے اجر وثواب کا ارادہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر وثواب ہے اس شخص کے لئے جو اس کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ہے تو وہ شخص کیوں کم تر کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اعلیٰ کا کیوں مطالبہ نہیں کرتا اس کے ساتھ خالص رہتے ہوئے (یعنی پورے خلوص کے ساتھ) جبکہ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مل سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ) قائمين (بِالْقِسْطِ) بالعدل (شُهَدَآءَ) بالحق (لِلّٰهِ وَلَوْ) كانت الشهادة (عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ) فاشهدوا عليها بان تقروا بالحق ولا تكتموه (اَوِ) على (الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ اِنْ يَّكُنْ) المشهود عليه (غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا) منكم واعلم بمصالحهما (فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى) في شهادتكم بان تحابوا الغني لرضاه او الفقير رحمة له ل (اَنْ) لا (تَعْدِلُوْا) تميلوا عن الحق (وَاِنْ تَلْوٗۤا) تحرفوا الشهادة، وفي قراءة (تَلُوْا) بحذف الواو الاولى تخفيفا (تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا) عن ادائها (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا) فيجازيكم به.

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا (130)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَاِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَاِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا حَمِيْدًا (131)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (132)

(وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا) اَی الزوجان بالطلاق (يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا) عن صاحبه (مِّنْ سَعَتِهٖ) اَی فضله بأن يرزقها زوجًا غيره ويرزقه غيرها (وَكَانَ اللّٰهُ واسعا) لخلقه في الفضل (حَكِيْمًا) فيما دبره لهم .

اور اگر وہ دونوں الگ ہو جائیں یعنی میاں بیوی طلاق کی شکل میں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو دوسرے فریق سے بے نیاز کر دے گا اپنی وسعت اور فضل کی وجہ سے یعنی اس عورت کو دوسرا شوہر دے دے گا اور اس مرد کو دوسری بیوی دے دے گا اللہ تعالیٰ وسعت عطا کرنے والا ہے اپنی مخلوق کو فضل کی شکل میں اور حکمت والا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ) بمعنى الكتب (مِنْ قَبْلِكُمْ) اَی اليهود والنصارى (واِيَّاكم) يا اَهل القرآن (اَن) اَی بأن (اتقوا اللّٰه) خافوا عقابه بأن تطيعوه (وَ) قلنا لهم ولكم (اِنْ تَكْفُرُوْا) بما وُصّيتم به (فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) خلقًا وملكًا وعبيدًا فلا يضره كفركم (وَكَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا) عن خلقه وعبادتهم (حَمِيْدًا) محمودًا في صنعه بهم .

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور ہم نے تلقین کی انہیں جن لوگوں کو کتاب دی گئی لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے تم سے پہلے یہودیوں اور عیسائیوں کو اور تمہیں بھی ہم (تلقین کرتے) ہیں اے اہل قرآن اس بات کی یعنی تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس کے عذاب سے ڈرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اور ہم نے انہیں یہ بھی کہا تمہیں بھی یہ کہتے ہیں (کہ بچو) اس چیز کا انکار کرنے سے جس کی تمہیں تلقین کی گئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تخلیق کے اعتبار سے ملکیت کے اعتبار سے اور فرمانبردار ہونے کے اعتبار سے اس لئے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اپنی مخلوق سے اور اس کی عبادت سے اور وہ حمد کے لائق ہے یعنی اس نے ان کے ساتھ جو کیا ہے اس وجہ سے لائق حمد ہے۔

(وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ) كرّره تاكيدًا لتقرير موجب التقوى (وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا) شهيدًا بأنّ ما فيهما له .

اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا النَّاسُ وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا(133)
مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا(134)
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا(135)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس بات کو تاکید کے طور پر تکرار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے تاکہ تقویٰ کو واجب کرنے والی چیز کو پختہ کیا جا سکے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات کا گواہ ہونے کے اعتبار سے کہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز اس کی ملکیت ہے۔

(اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ) یا (اَیُّهَا النَّاسُ وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَ) بدلكم (وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِیْرًا).

اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اے لوگو اور تمہاری جگہ دوسرے لوگوں کو لے آئے اللہ تعالیٰ اس بات پر قدرت رکھتا ہے۔

(مَنْ كَانَ یُرِیْدُ) بعمله (ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ) لمن اراده لا عند غيره فلم يطلب احدهم الاخس وهلا طلب الاعلى بإخلاص له حيث كان مطلبه لا يوجد إلا عنده؟ (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا).

اور جو شخص اپنے عمل کے بدلے میں دنیا کے اجر وثواب کا ارادہ کرتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا اجر وثواب ہے اس شخص کے لئے جو اس کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے پاس نہیں ہے تو وہ شخص کیوں کم تر کا مطالبہ کرتا ہے اور وہ اعلیٰ کا کیوں مطالبہ نہیں کرتا اس کے ساتھ خالص رہتے ہوئے (یعنی پورے خلوص کے ساتھ) جبکہ اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مل سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

(یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ) قائمين (بِالْقِسْطِ) بالعدل (شُهَدَآءَ) بالحق (لِلّٰهِ وَلَوْ) كانت الشهادة (عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ) فاشهدوا عليها بأن تقرّوا بالحق ولا تكتموه (اَوِ) على (الْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ اِنْ یَّكُنْ) المشهود عليه (غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا) منكم واعلم بمصالحهما (فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى) في شهادتكم بأن تحابوا الغني لرضاه او الفقير رحمة له ل (اَنْ) لا (تَعْدِلُوْا) تميلوا عن الحق (وَاِنْ تَلْوٗا) تحرفوا الشهادة، وفي قراءة (تَلُوْا) بحذف الواو الاولى تخفيفا (تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا) عن ادائها (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا) فيجازيكم به.

يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (136)

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (137)

اے ایمان والو! قائم کرنے والے ہو جاؤ! عدل کو انصاف کو گواہی دینے والے حق کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اگرچہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو تم اس کے خلاف بھی گواہی دو یعنی تم حق کو برقرار رکھو اور اسے چھپاؤ نہیں یا یہ تمہارے والدین کے خلاف ہو یا قریبی رشتے داروں کے خلاف ہو اگر وہ شخص جس کے خلاف گواہی دی گئی ہے خوشحال ہو یا فقیر ہو تو بھی اللہ تعالیٰ ان دونوں کی بہ نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے یعنی تم سے زیادہ حق دار ہے اور ان دونوں کی مصلحت کو زیادہ بہتر جانتا ہے لہٰذا تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اپنی شہادت کے حوالے سے کہ تم خوشحال شخص کی رضا مندی کے حوالے سے اس سے محبت کرو یا غریب شخص پر رحم کرتے ہوئے (غلط گواہی دو) اس صورت میں کہ تم عدل سے کام نہ لو یعنی حق کو چھوڑ دو اور اگر تم ہیرا پھیری کرو گے یعنی گواہی میں کوئی غلطی کرو گے ایک قرأت کے مطابق اس کو لفظ ''تلوا'' کے طور پر پڑھا گیا ہے جس میں ''و'' کو حذف کر دیا گیا ہے جس میں پہلی ''و'' کو تخفیف کے لیے حذف کر دیا گیا ہے یا تم اعراض کرو اس کی ادائیگی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں جزا دے گا۔

(يَاۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا) داوموا على الايمان (بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِىْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ) محمد صلى الله عليه وسلم وهو القراٰن (وَالْكِتٰبِ الَّذِىْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ) على الرسل بمعنى (الكتب) وفي قراءة بالبناء للفاعل في الفعلين (نزّل انزل) (وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۤئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا) عن الحق.

اے ایمان والو! ایمان لاؤ! یعنی ایمان پر برقرار رہو اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی یہ قرآن اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی یعنی دیگر رسولوں پر نازل کی گئیں یہاں پر لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے ایک قرأت کے مطابق اس کو معروف فعل کے طور پر دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے یعنی نَزَّلَ اور اَنْزَلَ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اس کے فرشتوں کا کتابوں کا' اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے گا تو وہ گمراہی میں بہت آگے چلا جائے گا اور حق سے دور ہو جائے گا۔

(اِنَّ الذين اٰمَنُوْا) بموسى وهم اليهود (ثُمَّ اٰمَنُوْا) بعبادة العجل (ثُمَّ كَفَرُوْا) بعده (ثُمَّ كَفَرُوْا) بعيسى (ثُمَّ ازدادوا كُفْرًا) بمحمد (لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ) ما اقاموا عليه (وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا (138)
الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (139)
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖۤ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (140)

سَبِيْلًا) طريقًا اِلى الحق.
بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے حضرت موسیٰ پر اس سے مراد یہودی ہیں پھر وہ ایمان لائے یعنی انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی پھر انہوں نے اس کے بعد کفر کیا پھر انہوں نے کفر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پھر انہوں نے کفر میں مزید اضافہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا جب تک وہ اس بات کے قائل ہیں اور نہ ہی انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(بُشِّرِ) اَخبر يا محمد (الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا هو عذاب النار.
بشارت دے دو یعنی خبر دے دو اے محمد! منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے یعنی درد دینے والا اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

(الذين) بدل اَو نعت للمنافقين (يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) لما يتوهمون فيهم من القوّة (اَيَبْتَغُوْنَ) يطلبون (عِنْدَهُمُ العزة) استفهام اِنكاري، اَى لا يجدونها عندهم (فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا) في الدنيا والآخرة ولا ينالها اِلا اَولياؤه.
وہ لوگ یہ لفظ بدل ہے یا منافقین کی صفت ہے جنہوں نے کافروں کو دوست بنا لیا ہے مومنوں کو چھوڑ کر کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر قوت پائی جاتی ہے کیا وہ لوگ تلاش کرتے ہیں یعنی طلب کرتے ہیں ان کے پاس عزت یہاں پر استفہام انکار کے لئے ہے یعنی وہ انہیں ان لوگوں کے پاس نہیں ملے گی کیونکہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہ عزت اللہ کے دوستوں کو ملے گی۔

(وَقَدْ نَزَّلَ) بالبناء للفاعل والمفعول (نُزِّلَ) (عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ) القرآن في سورة الاَنعام (اَن) مخففة واسمها محذوف، اَى اَنه (اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ) القرآن (يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ) اَى الكافرين والمستهزئين (حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا) اِن قعدتم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا (136)
اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا (137)

اے ایمان والو! قائم کرنے والے ہو جاؤ! عدل کو انصاف کو گواہی دینے والے حق کے ہمراہ اللہ تعالیٰ کے لئے اور اگر چہ یہ گواہی تمہارے اپنے خلاف ہو تم اس کے خلاف بھی گواہی دو یعنی تم حق کو برقرار رکھو اور اسے چھپاؤ نہیں یا یہ تمہارے والدین کے خلاف ہو یا قریبی رشتے داروں کے خلاف ہو اگر وہ شخص جس کے خلاف گواہی دی گئی ہے خوشحال ہو یا فقیر ہو تو بھی اللہ تعالیٰ ان دونوں کی بہ نسبت اس بات کا زیادہ حق دار ہے یعنی تم سے زیادہ حق دار ہے اور ان دونوں کی مصلحت کو زیادہ بہتر جانتا ہے لہٰذا تم خواہش نفس کی پیروی نہ کرو اپنی شہادت کے حوالے سے کہ تم خوشحال شخص کی رضا مندی کے حوالے سے اس سے محبت کرو یا غریب شخص پر رحم کرتے ہوئے (غلط گواہی دو) اس صورت میں کہ تم عدل سے کام نہ لو یعنی حق کو چھوڑ دو اور اگر تم ہیرا پھیری کرو گے یعنی گواہی میں کوئی غلطی کرو گے ایک قرأت کے مطابق اس کو لفظ ''تلوا'' کے طور پر پڑھا گیا ہے جس میں ''و'' کو حذف کر دیا گیا ہے جس میں پہلی ''و'' کو تخفیف کے ہے حذف کر دیا گیا ہے یا تم اعراض کرو اس کی ادائیگی سے تو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے اور وہ تمہیں جزا دے گا۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا) داوموا على الايمان (بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ) محمد صلى الله عليه وسلم وهو القران (وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ) على الرسل بمعنى (الكتب) وفي قراء ة بالبناء للفاعل في الفعلين (نَزَّلَ اَنْزَلَ) (وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا) عن الحق .

اے ایمان والو! ایمان لاؤ! یعنی ایمان پر برقرار رہو اللہ پر اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی یعنی یہ قرآن اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی یعنی دیگر رسولوں پر نازل کی گئیں یہاں پر لفظ کتاب کتب کے معنوں میں ہے ایک قرأت کے مطابق اس کو معروف فعل کے طور پر دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے یعنی نَزَّلَ اور اَنْزَلَ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کا اس کے فرشتوں کا کتابوں کا' اس کے رسولوں کا اور آخرت کے دن کا انکار کرے گا تو وہ گمراہی میں بہت آگے چلا جائے گا اور حق سے دور ہو جائے گا۔

(اِنَّ الذين اٰمَنُوْا) بموسى وهم اليهود (ثُمَّ اٰمَنُوْا) بعبادة العجل (ثُمَّ كَفَرُوْا) بعده (ثُمَّ كَفَرُوْا) بعيسى (ثُمَّ ازدادوا كُفْرًا) بمحمد (لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ) ما اقاموا عليه (وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا (138)

الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ط اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (139)

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُبِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ صلے اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (140)

سَبِيْلًا) طريقًا اِلى الحق ۔

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے حضرت موسیٰ پر اس سے مراد یہودی ہیں پھر وہ ایمان لائے یعنی انہوں نے بچھڑے کی پوجا شروع کر دی پھر انہوں نے اس کے بعد کفر کیا پھر انہوں نے کفر کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا پھر انہوں نے کفر میں مزید اضافہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کر کے تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا جب تک وہ اس بات کے قائل ہیں اور نہ ہی انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(بُشِّرِ) اَخبر يا محمد (اَلْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا هو عذاب النار ۔

بشارت دے دو یعنی خبر دے دو اے محمد! منافقین کو کہ ان کے لئے دردناک عذاب ہے یعنی درد دینے والا اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

(الذين) بدل اَو نعت للمنافقين (يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) لما يتوهمون فيهم من القوّة (اَيَبْتَغُوْنَ) يطلبون (عِنْدَهُمُ العزة) استفهام اِنكارى، اَى لا يجدونها عندهم (فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا) فى الدنيا والآخرة ولا ينالها اِلا اَولياؤه ۔

وہ لوگ یہ لفظ بدل ہے یا منافقین کی صفت ہے جنہوں نے کافروں کو دوست بنا لیا ہے مومنوں کو چھوڑ کر کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کے اندر قوت پائی جاتی ہے کیا وہ لوگ تلاش کرتے ہیں یعنی طلب کرتے ہیں ان کے پاس عزت یہاں پر استفہام انکار کے لئے ہے یعنی وہ انہیں ان لوگوں کے پاس نہیں ملے گی کیونکہ عزت ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور یہ عزت اللہ کے دوستوں کو ملے گی۔

(وَقَدْ نَزَّلَ) بالبناء للفاعل والمفعول (نُزِّلَ) (عَلَيْكُمْ فِى الْكِتَابِ) القرآن فى سورة الاَنعام (اَنْ) مخففة واسمها محذوف، اَى اَنه (اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيَاتِ اللّٰهِ) القرآن (يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ) اَى الكافرين والمستهزئين (حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا) اِن قعدتم

الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْۤا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَاِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَنَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (۱۴۱)

معهم (مِّثْلُهُمْ) فی الاثم (اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا) کما اجتمعوا فی الدنیا علی الکفر والاستهزاء۔

تحقیق اس نے نازل کیا ہے اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے تم پر کتاب میں یعنی قرآن میں یعنی "سورۃ انعام" میں یہاں پر لفظ اَنْ تخفیف کے ساتھ ہے اس کا اسم محذوف ہے یہ بات جب تم اللہ کی آیات کے بارے میں یعنی قرآن کے بارے میں سنو کہ اس کا انکار کیا جا رہا ہے یا اس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو تم ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو یعنی انکار کرنے والوں کے ساتھ اور مذاق اڑانے والوں کے ساتھ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں اس صورت میں یعنی اگر تم ان کے ساتھ بیٹھے رہے تو تم ان کی مانند ہو جاؤ گے یعنی گناہ میں' بے شک اللہ تعالیٰ کافروں کو منافقوں کو سب کو جہنم میں اکٹھا کر دے گا جیسا کہ اس نے دنیا میں ان لوگوں کو کفر اور مذاق اڑانے میں اکٹھا کیا ہے۔

(اَلَّذِيْنَ) بدل من الذین (اَلَّذِيْنَ) قبله (يَتَرَبَّصُوْنَ) ینتظرون (بِكُمْ) الدوائر (فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ) ظفر وغنیمة (مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْا) لکم (اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ) فی الدین والجهاد فأعطونا من الغنیمة (وَاِنْ كَانَ لِلْكَافِرِيْنَ نَصِيْبٌ) من الظفر علیکم (قَالُوْا) لهم (اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ) نستول (عَلَيْكُمْ) ونقدر علی اَخذکم وقتلکم فأبقینا علیکم ؟ (وَ) الم (نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) اَن یظفروا بکم بتخذیلهم ومراسلتکم بأخبارهم ؟ فلنا علیکم المنّة، قال تعالیٰ: (فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ) وبینهم (يَوْمَ الْقِيَامَةِ) بأن یدخلکم الجنة ویدخلهم النار (وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكَافِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا) طریقًا بالاستئصال۔

وہ لوگ یہ لفظ اس سے پہلے موجود لفظ اَلَّذِيْنَ کا بدل ہے جو انتظار کر رہے یعنی دیکھ رہے ہیں تمہارے لئے گردشوں کا کہ اگر تمہیں فتح مل جائے یعنی کامیابی اور غنیمت حاصل ہو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تو وہ لوگ یہ کہیں گے کیا ہم آپ لوگوں کے ساتھ نہیں تھے دین میں بھی اور جہاد میں بھی، اس لئے آپ ہمیں غنیمت میں حصہ دیں اور اگر کافروں کو حصہ مل جائے یعنی تمہارے خلاف کامیابی مل جائے تو وہ ان سے کہیں گے کیا ہم نے تمہارے خلاف مدد نہیں کی ہم تمہیں پکڑ سکتے تھے اور قتل بھی کر سکتے تھے لیکن ہم نے تمہیں ایسے ہی رہنے دیا اور کیا ہم نے تمہیں مومنوں سے بچایا نہیں ہے کہ تمہارے خلاف کامیابی حاصل کر کے تمہیں رسوا کرتے اور ان کی اطلاع تم تک نہیں پہنچائی تو ہمارا تم پر احسان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (142)

مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا (143)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا (144)

تمہارے درمیان اور ان کے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا کہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا اور انہیں جہنم میں داخل کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے کافروں کے لئے یہ گنجائش نہیں رکھی (یعنی ایسا راستہ نہیں رکھا جس کے ذریعے وہ تمہیں مکمل طور پر ختم کر دیں)

(اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ) بإظهار خلاف ما أبطنوه من الكفر ليدفعوا عنهم أحكامه الدنيوية (وَهُوَ خَادِعُهُمْ) مجازيهم على خداعهم فيفتضحون في الدنيا بإطلاع الله نبيه على ما أبطنوه ويعاقبون في الآخرة (وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ) مع المؤمنين (قَامُوْا كُسَالٰى) متثاقلين (يُرَآءُوْنَ النَّاسَ) بصلاتهم (وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ) يصلّون (اِلَّا قَلِيْلًا) رياء.

بے شک منافق لوگ اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہیں یعنی جو کفر انہوں نے چھپایا ہوا ہے اس کے برخلاف ظاہر کرتے ہیں تاکہ ان سے دنیاوی احکام دور رہیں اور وہ انہیں دھوکہ دیتا ہے یعنی ان کے دھوکے کا بدلہ دیتا ہے تو وہ دنیا میں رسوائی کا شکار ہو جائیں گے اس ذریعے سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس چیز کی اطلاع دے دی ہے جو وہ پوشیدہ رکھتے ہیں اور ان لوگوں کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا اور جب وہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں یعنی مومنوں کے ساتھ تو وہ کاہلی کے عالم میں کھڑے ہوتے ہیں یعنی بوجھل محسوس کرتے ہوئے وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں اپنی نمازیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے یعنی نماز ادا نہیں کرتے مگر یہ کہ بہت تھوڑی یعنی دکھاوے کے طور پر کرتے ہیں۔

(مُّذَبْذَبِيْنَ) مترددين (بَيْنَ ذٰلِكَ) الكفر والإيمان (لا) منسوبين (إلى هؤلاء آء) أي الكفار (وَلَآ اِلٰى هؤلاء آء) أي المؤمنين (وَمَنْ يُّضْلِلِ) ہ (اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا) طريقًا إلى الهدى.

وہ متذبذب ہیں یعنی تردد کا شکار ہیں اس کے درمیان یعنی کفر اور ایمان کے درمیان نہ تو وہ منسوب ہوتے ہیں ان لوگوں کی طرف یعنی کفار کی طرف اور نہ ہی ان لوگوں کی طرف یعنی اہل ایمان کی طرف اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ رہنے دے تم اس کے لئے کوئی راستہ نہیں پاؤ گے یعنی ایسا راستہ جو ہدایت کی طرف لے جائے۔

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ

إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا (145)
إِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ط
وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا (146)
مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا (147)

عَلَيْكُمْ) بموالاتهم (سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا) برهانًا بيّنا على نفاقكم ؟

اے ایمان والو! تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم لوگ یہ چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کے لئے بنادو یعنی ان کافروں کے ساتھ دوستی کی وجہ سے واضح نشانی یعنی واضح دلیل جو تمہارے نفاق پر ہو۔

(اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ) المكان (الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ) وهو قعرها (وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا) مانعًا من العذاب.

بے شک منافق لوگ جہنم کے سب سے نیچے والے درک یعنی مکان میں ہوں گے اس سے مراد اس کا گہرائی کا سرا ہے اور تمہیں ان کے لئے کوئی مددگار نہیں ملے گا جو ان سے عذاب کو روک دے۔

(اِلَّا الذين تَابُوْا) من النفاق (وَاَصْلَحُوْا) عملهم (واعتصموا) وَثِقُوْا (بالله وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ) من الرياء (فَاُولٰئِكَ مَعَ المؤمنين) فيما يُؤتونه (وَسَوْفَ يُؤْتِ الله المؤمنين اَجْرًا عَظِيْمًا) في الآخرة هو الجنة.

ماسوائے ان لوگوں کے جنہوں نے توبہ کر لی نفاق سے اور انہوں نے اپنے عمل کو ٹھیک کر لیا اور انہوں نے مضبوطی سے تھام لیا یعنی یقین رکھا اللہ تعالیٰ پر اور اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر لیا دکھاوے سے تو یہ مومنوں کے ساتھ ہوں گے اس چیز میں جو انہیں عطا کی جائے اور عنقریب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو عظیم اجر عطا کرے گا یعنی آخرت میں اور وہ اجر جنت ہوگا۔

(مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ) نعمه (وَاٰمَنْتُمْ) به والاستفهام بمعنى النفي اى لا يعذبكم (وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا) لاعمال المؤمنين بالإثابة (عَلِيْمًا) بخلقه.

اللہ تعالیٰ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم اس کی نعمتوں کا شکر کرتے ہو اور اس پر ایمان لاتے ہو یہاں پر استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی وہ تمہیں عذاب نہیں دے گا اور اللہ تعالیٰ شکر قبول کرنے والا ہے یعنی مومنوں کے اعمال پر انہیں ثواب دے گا اور علم رکھنے والا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا(148)

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا(149)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا(150)

اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا(151)

(لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ) من احد ای يعاقبه عليه (اِلَّا مَنْ ظُلِمَ) فلا يؤاخذه بالجهر به بأن يخبر عن ظلم ظالمه ويدعو عليه (وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا) لما يقال (عَلِيْمًا) بما يفعل.

اللہ تعالیٰ بلند آواز میں بری بات کو پسند نہیں کرتا یعنی کسی بھی شخص کی طرف سے اور وہ اس پر سزا دیتا ہے ماسوائے اس شخص کے جس پر ظلم کیا جائے تو اس کی بلند آواز پر وہ اس کا مواخذہ نہیں کرے گا اگر وہ اپنے ظالم کے ظلم کے بارے میں اطلاع دے اور اس کے خلاف بددعا کرے اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے اس چیز کو جو کہی جائے اور جاننے والا ہے اس کو جو کی جائے۔

(اِنْ تُبْدُوْا) تظهروا (خَيْرًا) من اعمال البر (اَوْ تُخْفُوْهُ) تعملوه سرًا (اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ) ظلم (فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا).

اگر تم نمایاں کرو یعنی تم ظاہر کرو بھلائی کو یعنی نیکی کے کسی کام کو یا اسے پوشیدہ رکھو یعنی خفیہ طور پر اسے کرو یا تم کسی برائی کو معاف کر دو یعنی ظلم کو تو بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور قدرت رکھنے والا ہے۔

(اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ) بأن يؤمنوا به دونهم (وَ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ) من الرسل (وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ) منهم (وَّ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ) الكفر والايمان (سَبِيْلًا) طريقًا يذهبون اليه.

بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور وہ یہ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق کریں یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں اور رسولوں پر نہ لائیں اور وہ یہ کہیں کہ ہم بعض پر ایمان لاتے ہیں یعنی بعض رسولوں پر اور بعض کا یعنی رسولوں میں سے بعض کا انکار کرتے ہیں اور وہ لوگ یہ ارادہ کرتے ہوں کہ وہ اس کے درمیان یعنی کفر اور ایمان کے درمیان کوئی راستہ نکالیں یعنی ایسا طریقہ جسے وہ اختیار کر لیں۔

(اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا) مصدر مؤكد لمضمون الجملة قبله (وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا) ذا اهانة وهو عذاب النار.

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ وَ لَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ یُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا (152)

یَسۡـَٔلُکَ اَہۡلُ الۡکِتٰبِ اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَیۡہِمۡ کِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدۡ سَاَلُوۡا مُوۡسٰۤی اَکۡبَرَ مِنۡ ذٰلِکَ فَقَالُوۡۤا اَرِنَا اللّٰہَ جَہۡرَۃً فَاَخَذَتۡہُمُ الصّٰعِقَۃُ بِظُلۡمِہِمۡ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنٰتُ فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰلِکَ ۚ وَ اٰتَیۡنَا مُوۡسٰی سُلۡطٰنًا مُّبِیۡنًا (153)

یہی وہ لوگ ہیں جو درحقیقت کافر ہیں یہ مصدر ہے جو سابقہ مضمون کی تاکید کے لئے آتا ہے اور ہم نے کافروں کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی رسوائی والا اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

(وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رُسُلِہٖ) کلهم (وَ لَمۡ یُفَرِّقُوۡا بَیۡنَ اَحَدٍ مِّنۡہُمۡ اُولٰٓئِکَ سَوۡفَ) بالنون والیاء (نُؤۡتِیۡہِمۡ اُجُوۡرَہُمۡ) ثواب أعمالهم (وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوۡرًا) لاولیائه (رَّحِیۡمًا) باهل طاعته.

اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر یعنی سارے رسولوں پر ایمان لائے اور انہوں نے ان میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا تو یہ لوگ وہ ہیں اگلے لفظ کو "ن" اور "ی" کے ساتھ (یعنی جمع متکلم اور واحد مذکر غائب کے صیغے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے) وہ انہیں ان کا اجر عطا کرے گا یعنی ان کے اعمال کا ثواب عطا کرے گا اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اپنے دوستوں کی اور رحم کرنے والا ہے اپنے فرمانبرداروں کی۔

(یَسۡـَٔلُکَ) یا محمد (اَہۡلُ الۡکِتَابِ) الیهود (اَنۡ تُنَزِّلَ عَلَیۡہِمۡ کتابا مِّنَ السماء) جملةً کما انزل الله علی موسی تعنتا فإن استکبرت ذلك (فَقَدۡ سَاَلُوۡا) ای آباؤهم (موسی اَکۡبَرَ) اعظم (مِنۡ ذٰلِکَ فَقَالُوۡۤا اَرِنَا اللّٰہَ جَہۡرَۃً) عیانًا (فَاَخَذَتۡہُمُ الصاعقة) الموت عقابًا لهم (بِظُلۡمِہِمۡ) حیث تعنتوا فی السؤال (ثُمَّ اتخذوا العجل) إلهًا (مِنۡ بَعۡدِ مَا جَاءَتۡہُمُ البینات) المعجزات علی وحدانیة الله (فَعَفَوۡنَا عَنۡ ذٰلک) ولم نستأصلهم (وَاٰتَیۡنَا موسیٰ سلطانا مُّبِیۡنًا) تسلطًا بینًا ظاهرًا علیهم حیث امرهم بقتل انفسهم توبة فاطاعوه.

وہ تم سے سوال کرتے ہیں اے محمد! یعنی اہل کتاب یعنی یہودی کہ ان پر آسمان سے کتاب نازل کی گئی ایک ہی مرتبہ میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ پر نازل کی تھی وہ ایسا سرکشی کے طور پر کہتے ہیں اگر تمہیں یہ بات بری لگتی ہے تو انہوں نے یعنی ان کے آباؤ اجداد نے موسیٰ سے اس سے زیادہ بڑی یعنی عظیم بات کا سوال کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کو واضح طور پر دکھاؤ یعنی آنکھوں کے ذریعے تو انہیں صاعقہ نے پکڑ لیا یعنی موت نے یہ ان کی سزا کے طور پر تھا ان کے ظلم کی وجہ سے یعنی انہوں نے سوال کرتے ہوئے جس سرکشی کا مظاہرہ کیا تھا پھر انہوں نے بچھڑے کو بنا لیا یعنی معبود اس کے بعد کہ ان کے پاس

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَاتَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا(154)

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا(155)

واضح نشانیاں آگئی تھیں یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے معجزات آچکے تھے تو ہم نے ان سے درگزر کیا یعنی ہم نے انہیں سرے سے ختم نہیں کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو واضح حکمرانی عطا کی ایسا تسلط جو واضح تھا اور ان پر غالب تھا جب موسیٰ نے انہیں توبہ کے طور پر اپنے آپکو قتل کرنے کا حکم دیا تو انہوں نے موسیٰ کی پیروی کی۔

(وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطور) الجبل (بميثاقهم) بسبب اَخذ الميثاق عليهم ليخافوا فيقبلوه (وَقُلْنَا لَهُمْ) وهو مُظِلٌّ عليهم (ادخلوا الباب) باب القرية (سُجَّدًا) سجود انحناء (وَقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا) وفي قراء ة بفتح العين وتشديد الدال (تعدّوا) وفيه اِدغام التاء في الاَصل في الدال اَى لا تعتدوا (في السبت) باصطياد الحيتان فيه (وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ ميثاقا غَلِيظًا) على ذٰلك فنقضوه۔

اور ہم نے ان کے اوپر طور کو بلند کیا یعنی پہاڑ کو ان کے ساتھ پختہ عہد کے لئے یعنی اس پر ان سے عہد لینے کے لئے تاکہ وہ خوفزدہ رہیں اور اسے قبول کرلیں اور ہم نے ان سے کہا جبکہ وہ پہاڑ ان پر سایہ کئے ہوئے تھا کہ تم دروازے میں داخل ہونا یعنی بستی کے دروازے میں سے سجدے کی حالت میں یعنی جھکے ہوئے اور ہم نے ان سے کہا کہ تم آگے نہیں بڑھنا اس قرأت کے مطابق ''ع'' پر زبر پڑھی جائے گی اور ''د'' پر شد ہوگی یعنی لفظ ''تعدّوا'' ہوگا اس میں اصل میں ''ت'' کو مدغم کر دیا جائے گا ''د'' میں یعنی تم حد سے تجاوز نہیں کرنا ہفتے کے دن کے بارے میں یعنی اس دن مچھلیوں کے شکار کرنے کے بارے میں اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا اس بارے میں لیکن انہوں نے اسے توڑ دیا۔

(فَبِمَا نَقْضِهِمْ) ما زائدة والباء للسببية متعلقة بمحذوف، اَى لعناهم بسبب نقضهم (ميثاقهم وَكُفْرِهم بئايات الله وَقَتْلِهِمُ الانبياء بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ) للنبي صلى الله عليه وسلم (قُلُوْبُنَا غُلْفٌ) لا تعي كلامك (بَلْ طَبَعَ) ختم (الله عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ) فلا تعي وعظًا (فَلَا يُؤْمِنُونَ اِلَّا قَلِيلًا) منهم كعبد الله بن سلام واَصحابه۔

اور ان کے توڑنے کی وجہ سے یہاں یہ ''ما'' زائدہ ہے اور ''ب'' سبب کے لئے ہے جو ایک محذوف فعل کے متعلق ہے یعنی ان کے اس عہد کو توڑنے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے اللہ تعالیٰ کی آیات کے انکار کرنے کی وجہ سے اور انبیاء کو ناحق طور پر قتل کرنے کی وجہ سے اور ان کے اس قول کی وجہ سے جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کہا کہ ہمارے دل

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا (156)

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۢ (157)

پردے میں ہیں یعنی وہ آپ کے کلام کو محفوظ نہیں رکھ سکتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے کفر کی وجہ سے مہر لگا دی ہے اس لئے وہ وعظ و نصیحت کو محفوظ نہیں رکھ سکتے ان میں سے بہت تھوڑے سے لوگ ایمان لائیں گے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھی ہیں۔

(وَبِكُفْرِهِمْ) ثانيًا بعيسى وكرّر الباء للفصل بينه وبين ما عُطِفَ عليه (وَقَوْلِهِمْ على مَرْيَمَ بهتانا عَظِيمًا) حيث رمَوها بالزنا .

اور ان کے کفر کی وجہ سے دوسری مرتبہ حضرت عیسیٰ (کا انکار کیا) یہاں پر ''ب'' کو تکرار کے ساتھ لایا گیا ہے تا کہ اس کے اور جس پر اس کا عطف کیا گیا ہے اس کے درمیان فرق کیا جا سکے اور ان کے حضرت مریم کے بارے میں عظیم بہتان کی وجہ سے یعنی انہوں نے جو سیدہ مریم پر زناء کا الزام لگایا تھا۔

(وَقَوْلِهِمْ) مفتخرين (اِنَّا قَتَلْنَا السيح عِيسَى ابن مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰه) في زعمهم اى بمجموع ذلك عذبناهم، قال تعالى تكذيبًا لهم (وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ ولكن شُبِّهَ لَهُمْ) المقتول والمصلوب - وهو صاحبهم -بعيسى اَى اَلقى الله عليه شبهه فظنوه اِياه (وَاِنَّ الذين اختلفوا فِيهِ) اَى في عيسى (لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ) من قتله حيث قال بعضهم لما رأوا المقتول :الوجه وجه عيسى والجسد ليس بجسده فليس به، وقال آخرون :بل هو هو (مَا لَهُمْ بِهٖ) بقتله (مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتباع الظن) استثناء منقطع، اَى لكن يتبعون فيه الظنّ الذى تخيّلوه (وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِينًا) حال مؤكدة لنفي القتل .

اور ان کا یہ کہنا جو فخریہ طور پر تھا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو جو مسیح ہیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں انہیں قتل کر دیا تھا یہ ان کے گمان کے لحاظ سے ہے ان سب چیزوں کی وجہ سے ہم نے انہیں عذاب دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو جھٹلاتے ہوئے فرمایا ہے، ان لوگوں نے اسے یعنی حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ ہی اسے مصلوب کیا بلکہ یہ بات ان کے لئے مشتبہ کر دی گئی وہ شخص جسے قتل کیا گیا تھا جسے سولی پر لٹکایا گیا تھا تو وہ ان کا اپنا ہی ساتھی تھا اور وہ یہ سمجھے کہ عیسیٰ ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے اس کی مشابہت ان پر ڈال دی تو انہوں نے اسے عیسیٰ گمان کیا بے شک وہ لوگ جنہوں نے اس بارے میں اختلاف کیا یعنی عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا وہ اس کے حوالے سے شک کا شکار تھے جسے انہوں نے قتل کیا تھا ان میں سے بعض نے یہ کہا جب

بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (158)
وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا (159)
فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا (160)

انہوں نے مقتول کو دیکھا کہ اس کا چہرہ تو حضرت عیسیٰ کے چہرے جیسا ہے لیکن اس کا جسم حضرت عیسیٰ کی مانند نہیں ہے تو دوسروں نے کہا نہیں یہ وہی ہیں انہیں اس بارے میں یعنی ان کے قتل کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے وہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں یہ استثناء منقطع ہے یعنی وہ اس بارے میں اس گمان کی پیروی کرتے ہیں جو ان کا اپنا تخیل ہے انہوں نے یقینی طور پر اسے قتل نہیں کیا یہ حال ہے جو قتل کی نفی کی تاکید کے لئے ہے۔

(بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا) في ملكه (حَكِيْمًا) في صنعه.

بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو (یعنی عیسیٰ کو) اپنی طرف بلند کرلیا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنی ملکیت میں اور حکمت والا ہے اپنی صنعت میں۔

(وَاِن) ما (مِّنْ اَهْلِ الكتاب) احد (اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ) بعيسى (قَبْلَ مَوْتِهٖ) اى الكتابى حين يعاين ملائكة الموت فلا ينفعه ايمانه او قبل موت عيسى لما ينزل قرب الساعة كما ورد في حديث (وَيَوْمَ القيامة يَكُوْنُ) عيسى (عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا) بما فعلوه لما بُعِثَ اِليهم.

اور اہل کتاب میں سے ہر ایک شخص اس پر یعنی عیسیٰ پر ایمان لے آئے گا اس کی موت سے پہلے یعنی اس کتابی کی جب وہ موت کے فرشتوں کو دیکھے گا لیکن اس وقت ایمان اسے فائدہ نہیں دے گا یا پھر اس سے مراد حضرت عیسیٰ کی اس وفات سے پہلے ہے جب وہ قیامت کے قریب (زمین پر) نازل ہونگے جیسا کہ حدیث میں موجود ہے اور قیامت کے دن یعنی عیسیٰ ان کے خلاف ہونگے۔

اس چیز کے بارے میں جو ان لوگوں نے ان کے ساتھ اس وقت سلوک کیا جب انہیں ان لوگوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔

(فَبِظُلْمٍ) اى فبسبب ظلم (مِّنَ الذين هَادُوْا) هم اليهود (حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طيبات اُحِلَّتْ لَهُمْ) هي التي في قوله تعالى (حَرَّمْنَا كُلَّ ذِىْ ظُفُرٍ) الآية (وَبِصَدِّهِمْ) الناس (عَنْ سَبِيْلِ اللّٰه) دينه صدًّا (كَثِيْرًا).

تو ظلم کی وجہ سے یعنی ظلم کے سبب سے جو ان لوگوں نے کیا جو یہودی ہوئے اس سے مراد یہودی ہیں، ہم نے ان پر حرام کردیا ان پاکیزہ چیزوں کو جو ان کے لئے حلال قرار دی گئی تھیں اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا(161)

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا(162)

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ عِيْسٰى وَ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَيْمٰنَ ۚ وَ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا(163)

میں منقول ہیں "ہم نے پنجے والے تمام (جانوروں) کو حرام قرار دیا" اور ان لوگوں کے روکنے کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو اللہ کے راستے سے یعنی اس کے دین سے جو زیادہ روکتا تھا۔

(وَاَخْذِهِمُ الربا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ) فی التوراة (وَاَكْلِهِمْ اَموال الناس بالباطل) بالرشا فی الحكم (وَاَعْتَدْنَا للكافرين مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا۔

اور ان کے سود کھانے کی وجہ سے جن سے انہیں منع کیا گیا تھا یعنی تورات میں اور ان کے لوگوں کے اموال باطل طریقے سے کھانے کی وجہ سے یعنی فیصلہ کرتے ہوئے رشوت لے کر اور ہم نے ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کیا ہے یعنی جو الم پہنچائے گا۔

(لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ) الثابتون (فی العلم مِنْهُمْ) كعبد الله بن سلام (والمؤمنون) المهاجرون والانصار (يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ) من الكتب (والمقيمين الصلاة) نصب على المدح وقرئ بالرفع (والمؤتون الزكواة والمؤمنون بالله واليوم الاخر اولئك سَنُؤْتِيْهِمْ) بالنون والياء (اَجْرًا عَظِيْمًا) هو الجنة۔

لیکن ان میں سے علم میں رسوخ رکھنے والے یعنی مضبوط لوگ جیسے عبداللہ بن سلام اور ایمان رکھنے والے یعنی مہاجرین و انصار جو اس چیز پر ایمان رکھتے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے نازل کیا گیا یعنی کتابیں اور نماز قائم کرنے والے یہ مدح کی وجہ سے منسوب ہے اور ایک قرأت کے مطابق اس پر پیش پڑھی جائے گی اور زکوٰۃ ادا کرنے والے اور اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے لوگ ہم عنقریب انہیں عطا کریں گے اس لفظ کو "ن" اور "ی" یعنی غائب اور متکلم کے صیغے کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے، عظیم اجر اس سے مراد جنت ہے۔

(اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ والنبيين مِنْ بَعْدِهٖ) كما (اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ واسماعيل

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (164)

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (165)

وإسحاق) ابنيه (وَيَعْقُوبَ) ابن إسحاق (وَالْاَسْبَاطِ) اولاده (وعيسى وَاَيُّوبَ وَيُونُسَ وهارون وسليمان وَاٰتَيْنَا) اباه (دَاوُدَ زَبُورًا) بالفتح اسم للكتاب المؤتى، والضم مصدر بمعنى مزبورًا اى مكتوبًا.

بے شک ہم نے تمہاری طرف وحی کیا جیسا کہ ہم نے نوح کی طرف اور اس کے بعد آنے والے نبیوں کی طرف وحی کی اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق پر' دونوں اس کے بیٹے ہیں اور یعقوب یہ اسحاق کے بیٹے ہیں اور اسباط یعنی ان کی اولاد اور عیسیٰ، ایوب، یونس، ہارون، سلیمان کی طرف وحی کی اور ہم نے اس کے والد داؤد کو زبور عطا کی۔ اس میں (ز) پر ''زبر'' پڑھی جائے گی' یہ دی گئی کتاب کا نام ہے اگر اس پر پیش پڑھی جائے گی تو یہ مصدر ہوگا یعنی وہ چیز جو لکھی گئی ہے۔

(وَ) ارسلنا (رُسُلًا قَدْ قصصناهم عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ) روى انه تعالى بعث ثمانية آلاف نبيّ اربعة آلاف من بنى إسرائيل واربعة آلاف من سائر الناس قاله الشيخ فى سورة (غافر) (وَكَلَّمَ اللّٰه موسى) بلا واسطة (تَكْلِيْمًا).

اور ہم نے بھیجا جن رسولوں کو ہم ان کے قصے اس سے پہلے تمہارے سامنے بیان کر چکے ہیں اور کچھ رسول وہ ہیں جن کے قصے ہم نے تمہارے سامنے بیان نہیں کئے ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آٹھ ہزار نبی مبعوث کئے جن میں سے چار ہزار بنی اسرائیل سے تعلق رکھتے ہیں اور چار ہزار دیگر لوگوں سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بات شیخ نے سورہ ''غافر'' کی تفسیر میں بیان کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے ساتھ کلام کیا یعنی کسی واسطے کے بغیر کلام کیا۔

(رُسُلًا) بدل من (رسلًا) قبله (مُبَشِّرِيْنَ) بالثواب من آمن (وَمُنْذِرِيْنَ) بالعقاب من كفر ارسلناهم (لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰه حُجَّةٌ) تقال (بَعْدَ) إرسال (الرسل) إليهم (فيقولوا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيَاتِكَ وَنَكُوْنَ مِنَ المؤمنين) فبعثناهم لقطع عذرهم (وَكَانَ اللّٰه عَزِيْزًا) فى ملكه (حَكِيْمًا) فى صنعه.

وہ رسول یہ لفظ اس سے پہلے موجود لفظ ''رسل'' کا بدل ہے یہ خوشخبری دینے والے تھے ثواب کی، ایمان لانے والے کو ڈرانے والے تھے عذاب سے، کفر کرنے والے کو ہم نے انہیں بھیجا تاکہ لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے خلاف کوئی حجت نہ رہے

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (166)
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا (167)
اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا (168)
اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (169)

یعنی ان کی طرف رسولوں کے بھیجے جانے کے بعد یہ نہ کہا جائے کہ وہ کہیں اے ہمارے پروردگار تو نے ہماری طرف کسی رسول کو مبعوث کیوں نہیں کیا تاکہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے اور مومن ہو جاتے ان کے اس عذر کو ختم کرنے کے لئے ہم نے ان (رسولوں) کو مبعوث کیا اور اللہ تعالیٰ غالب ہے اپنی بادشاہی میں حکمت والا ہے اپنی صنعت میں۔

ونزل لما سئل اليهود عن نبوته صلى الله عليه وسلم فأنكروه (لكن الله يَشْهَدُ) يبين نبوتك (بِمَا اَنْزَلَ اِلَيْكَ) من القرآن المعجز (اَنْزَلَهٗ) ملتبسًا (بِعِلْمِهٖ) اى عالمًا به او وفيه علمه (والملئكة يَشْهَدُوْنَ) لك ايضًا (وكفى بالله شَهِيْدًا) على ذلك.

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب یہودیوں سے نبی اکرم کی نبوت کے بارے میں سوال کیا گیا اور انہوں نے اس کا انکار کیا لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے یعنی تمہاری نبوت کو بیان کرتا ہے اس چیز کے ذریعے جو اس نے تمہاری طرف نازل کی یعنی قرآن جو معجزے کی شکل میں ہے اس نے اسے نازل کیا اس حال میں کہ وہ ملا ہوا ہے اس کے علم کے ساتھ یعنی وہ اس کا علم رکھتا ہے یا اس میں اس کا علم موجود ہے اور فرشتے بھی یہ گواہی دیتے ہیں یعنی تمہارے حق میں اور گواہ ہونے میں اللہ تعالیٰ کافی ہے یعنی اس بات پر۔

(اِنَّ الذين كَفَرُوْا) بالله (وَصَدُّوْا) الناس (عَنْ سَبِيْلِ الله) دين الاسلام بكتمهم نعت محمد صلى الله عليه وسلم وهم اليهود (قَدْ ضَلُّوْا ضلالا بَعِيْدًا) عن الحق.

بے شک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کا انکار کیا اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے سے یعنی دین اسلام سے روک دیا۔ حضرت محمد کی خصوصیات چھپا کر اس سے مراد یہودی ہیں وہ بہت زیادہ گمراہ ہو گئے یعنی حق سے (دور ہو گئے)

(اِنَّ الذين كَفَرُوْا) بالله (وَظَلَمُوْا) نبيه بكتمان نعته (لَمْ يَكُنِ الله لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا) من الطرق.

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اللہ کا اور زیادتی کی اس کے نبی کے ساتھ کہ اس کی خوبی کو چھپایا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں کسی راستے کی طرف ہدایت دے گا۔

(اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ) اى الطريق المؤدى اليها (خالدين) مقدرين الخلود (فِيْهَا) اذا دخلوها

يٰـاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ○(170)
يٰـاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ط اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ج اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ ز فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ قف وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا (171)

(اَبَدًا وَّكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا) هينًا .
صرف جہنم کا راستہ ہے یعنی جو راستہ اس کی طرف لے جائے گا وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ہمیشہ رہنا طے شدہ ہے جب وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کے لئے آسان یعنی سہل ہے۔

(يا اَيها الناس) اى اَهل مكة (قَدْ جَاءَ كُمُ الرسول) محمد صلى الله عليه وسلم (بالحق مِن) عند (رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا) به واقصدوا (خَيْرًا لَّكُمْ) مما اَنتم فيه (وَاِن تَكْفُرُوْا) به (فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا في السموات والَارض) ملكًا وخلقًا وعبيدًا فلا يضرّه كفركم (وَكَانَ اللّٰه عَلِيْمًا) بخلقه (حَكِيْمًا) فى صنعه بهم .

اے لوگو! یعنی مکہ والو! تمہارے پاس رسول آ گیا یعنی حضرت محمد ﷺ حق کے ہمراہ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم اس پر ایمان لاؤ اور اپنے لئے بھلائی کا ارادہ کرو جس میں تم ہو اور اگر تم انکار کرو گے اس کا تو بے شک آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے، ملکیت، تخلیق اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اس لئے تمہارا کفر اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور حکمت والا ہے ان کے حوالے سے اپنی صنعت کے بارے میں۔

(يااَهل الكتاب) الِانجيل (لَا تَغْلُوْا) تتجاوزوا الحدّ (فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰه اِلَّا) القول (الحق) من تنزيهه عن الشريك والولد (اِنَّمَا المسيح عِيسَى ابن مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰه وَكَلِمَتُهٗ اَلقاها) اَوصلها اللّٰه (اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ) اَى ذو روح (مِنْهُ) اَضيف اِليه تعالىٰ تشريفًا له وليس كما زعمتم ابن اللّٰه اَو اِلهًا معه اَو ثالث ثلاثة لَان ذا الروح مركب والِاله منزه عن التركيب وعن نسبة المركب اِليه (فَاٰمِنُوْا بالله وَرُسُلِهٖ وَلَاتَقُولُوْا) الآلهة (ثلاثة) اللّٰه وعيسى واُمّه (انتهوا) عن ذٰلك واْتوا (خَيْرًا لَّكُمْ) منه وهو التوحيد (اِنَّمَا اللّٰه اِله واحد سبحانه) تنزيهًا له عن (اَن يَكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَّهٗ مَا فِي السموات وَمَا فِي الَارض) خلقًا وملكًا وعبيدًا والملكية تنافى النبوّة (وكفى باللّٰه وَكِيلًا)

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؕ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا(172)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

شهيدًا على ذلك .

اے اہل کتاب! یعنی انجیل والو! تم غلو نہ کرو یعنی حد سے تجاوز نہ کرو اپنے دین کے بارے میں اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں صرف حق بات کہو یعنی اسے شریک اور اولاد سے پاک قرار دو بے شک مسیح عیسیٰ بن مریم اللہ کا کلیم ہے اور وہ اللہ کا رسول ہے اور اس کا کلمہ ہے جسے اس نے اس (مریم) کی طرف القاء کیا یعنی اسے دیا مریم کی طرف اور روح ہے یعنی روح والا ہے۔ اس کی طرف سے ان کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف اس لیے کی گئی تا کہ ان کا شرف ظاہر ہو اس لئے نہیں کی گئی جیسا کہ تم سمجھتے ہو کہ وہ اللہ کا بیٹا ہے یا اس کے ہمراہ معبود ہے یا تین خداؤں میں سے ایک ہے۔ اس لئے کہ ہر روح والی چیز مرکب ہوتی ہے جبکہ معبود ذات ترکیب سے اور جس کے ساتھ ترکیب کی گئی ہو اس سے پاک ہوتی ہے اس لئے تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ معبود تین ہیں اللہ تعالیٰ عیسیٰ اور اس کی ماں، اس سے باز آجاؤ اور تم اپنے لئے بھلائی اختیار کرو اس سے مراد توحید ہے، بے شک اللہ تعالیٰ ہی ایک معبود ہے وہ پاک ہے یعنی وہ اس چیز سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اسی کا ہے مخلوق ہونے، ملکیت ہونے اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اور ملکیت بیٹا ہونے کے منافی ہے اور اللہ تعالیٰ وکیل ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اس بات پر گواہ ہونے کے اعتبار سے۔

(لَن يَسْتَنكِفَ) يتكبر ويأنف (المسيح) الذى زعمتم انه اِله عن (اَن يَكُونَ عَبْدًا لِلّٰهِ وَلَا الملئكة المقربون) عند الله لا يستنكفون اَن يكونوا عبيدًا لِلّٰهِ، وهذا من اَحسن الاستطراد ذكر للرد على من زعم اَنها آلهة اَو بنات الله كما رَدّ بما قبله على النصارى الزاعبين ذلك المقصود خطابهم (وَمَن يَسْتَنكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيعًا) في الآخرة .

اور وہ تکبر نہیں کرتے یعنی ناپسند نہیں کرتے یعنی مسیح جن کے بارے میں تم یہ گمان کرتے ہو کہ وہ معبود ہیں اس بات کو کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور نہ ہی مقرب فرشتے ایسا کرتے ہیں یعنی جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقرب ہیں وہ اس بات کو ناپسند نہیں کرتے کہ وہ اللہ کے بندے شمار ہوں یہ سب سے بہترین استدلال ہے جو ان لوگوں کی تردید کے لئے ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ فرشتے معبود ہیں یا اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں جیسا کہ اس سے پہلے ان عیسائیوں کی تردید کی گئی جو مخصوص گمان رکھتے تھے یہاں مقصود انہیں مخاطب کرنا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی بندگی کو ناپسند کرے اور خود کو بڑا سمجھے تو وہ ان سب لوگوں کو اپنی بارگاہ میں اکٹھا کرے گا یعنی آخرت میں۔

(فَاَمَّا الذين اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصالحات فَيُوَفِّيهِمْ اُجُورَهُمْ) ثواب اَعمالهم (وَيَزِيدُهُم مِّن

اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا(173)

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا(174)

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا(175)

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ

فَضْلِهِ) ما لا عين رأت ولا أذن سمعت ولا خطر على قلب بشر (وَاَمَّا الذين استنكفوا واستكبروا) (فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا هو عذاب النار (وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ) أى غيره عن عبادته (وَلِيًّا) يدفعه عنهم (وَلَا نَصِيْرًا) يمنعهم منه.

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے تو وہ انہیں پورا اجر دے گا یعنی ان کے اعمال کا ثواب اور اپنے فضل کے تحت انہیں مزید وہ کچھ عطا کرے گا جو کسی آنکھ نے دیکھا نہیں کسی کان نے سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا جہاں تک نفرت کرنے والوں اور خود کو بڑا سمجھنے والوں کا معاملہ ہے یعنی اس کی بندگی کے حوالے سے تو وہ انہیں دردناک عذاب دے گا۔ اس سے مراد جہنم کا عذاب ہے اور وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو ولی نہیں پائیں گے جو اس عذاب کو ان سے دور کر دے اور مددگار نہیں پائیں گے جو اس عذاب کو ان سے روک دے۔

(يا أيها الناس قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ) حجة (مِّنْ رَّبِّكُمْ) عليكم وهو النبى صلى الله عليه وسلم (وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا) بيّنًا وهو القرآن.

اے لوگو! تمہارے پاس برہان آگئی یعنی حجت آگئی تمہارے پروردگار کی طرف سے جو تمہارے لئے ہے اس سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا اس سے مراد قرآن ہے۔

(فَاَمَّا الذين اٰمَنُوْا بالله واعتصموا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صراطا) طريقًا (مُّسْتَقِيْمًا) هو دين الإسلام.

جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور انہوں نے اسے مضبوطی سے تھام لیا تو وہ عنقریب انہیں اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے گا اس سے مراد دین اسلام ہے۔

(يَسْتَفْتُوْنَكَ) فى الكلالة (قُلِ الله يُفْتِيْكُمْ فِي الكلالة إِنِ امرؤ) مرفوع بفعل يفسره (هَلَكَ) مات (لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ) أى ولا والد وهو الكلالة (وَلَهٗٓ اُخْتٌ) من أبوين أو أب (فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ

مَا تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (۱۷۶)

(وَهُوَ) اى الاخ كذلك (يَرِثُهَا) جميع ما تركت (اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ) فان كان لها ولد ذكر فلا شيء له او انثى فله ما فضل عن نصيبها ولو كانت الاخت او الاخ من ام ففرضه السدس كما تقدم اول السورة (فَاِنْ كَانَتَا) اى الاختان (اثنتين) اى فصاعدًا لانها نزلت في جابر وقد مات عن اخوات (فَلَهُمَا الثلثان مِمَّا تَرَكَ) الاخ (وَاِنْ كَانُوْا) اى الورثة (اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ) منهم (مِثْلُ حَظِّ الانثيين يُبَيِّنُ اللّٰه لَكُمْ) شرائع دينكم ل (ان) لا (تَضِلُّوْا والله بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ) ومنه الميراث روى الشيخان عن البراء انها آخر آية نزلت اى من الفرائض .

لوگ تم سے ''کلالہ'' کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تم فرما دو اللہ تعالیٰ تمہیں ''کلالہ'' کے بارے میں حکم دیتا ہے اگر کوئی مرد اس لفظ کو اس فعل کی وجہ سے مرفوع پڑھ گیا ہے جو اس کی وضاحت کرے گا فوت ہو جائے یعنی مر جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو اور اس کا والد بھی نہ ہو اسے ''کلالہ'' کہتے ہیں اس کی کوئی بہن ہو جو سگی ہو یا باپ کی طرف ہو تو اسے اس کے ترکے میں سے نصف ملے گا اور وہ یعنی بھائی اسی طرح اس بہن کا وارث بنے گا یعنی اس کے سارے ترکے کا اگر اس بہن کی کوئی اولاد نہ ہو اگر اس بہن کی کوئی مذکر اولاد ہو تو بھائی کو کچھ نہیں ملے گا اور اگر کوئی مونث اولاد ہو تو اس کے مخصوص حصے کے بعد جو بچے گا وہ بھائی کو مل جائے گا، اگر اس کلالہ کی ماں کی طرف سے بہن یا کوئی بھائی ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا جو اس سورت کے آغاز میں پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، اگر وہ دو بہنیں ہوں یا اس سے زیادہ ہوں کیونکہ یہ آیت حضرت جابر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو بہنوں کو چھوڑ کر مرے تھے تو ان دونوں کو دو تہائی حصہ ملے گا جو اس نے یعنی بھائی نے چھوڑا ہو اور اگر وہ یعنی ورثاء بہن بھائی ہوں یعنی مرد اور عورتیں دونوں ہوں تو ان میں سے ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا۔ یہ بات اللہ تعالیٰ تمہارے لئے بیان کرتا ہے یعنی تمہارے دین کے شرعی احکام کو (بیان کرتا ہے) تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر شے کا علم رکھتا ہے اور وراثت بھی اس میں شامل ہے شیخین نے حضرت براء کا یہ بیان نقل کیا ہے وراثت کے احکام سے تعلق رکھنے والی یہ آیت نزول کے اعتبار سے سب سے آخر میں نازل ہوئی۔

سورۂ نور

وهي ثنتان او اربع و ستون اٰية

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ(۱)
اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ
اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ(2)

هذه (سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا) مخففة ومشددة لكثرة المفروض فيها (وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ) واضحات الدلالات (لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ) بإدغام التاء الثانية في الذال تتعظون۔

یہ سورۃ جسے ہم نے نازل کیا ہے اور ہم نے اسے مقرر کیا ہے اس لفظ کو تخفیف کے ساتھ اور ''شد'' کے ساتھ دونوں طرح پڑھا گیا ہے کیونکہ اس میں موجود فرض حکم کثرت کے ساتھ ہے اور ہم نے اس میں نازل کی ہیں وہ آیات جو واضح ہیں یعنی دلالت کرنے کے اعتبار سے واضح ہیں تاکہ تم لوگ نصیحت حاصل کرو اس لفظ میں دوسری ''ت'' کو ''ذ'' میں مدغم کر دیا گیا ہے یعنی تم نصیحت حاصل کرو۔

(اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ) أي غير المحصنين لرجمهما بالسنة (وأل) فيهما ذكر موصولة وهو مبتدأ ولشبهه بالشرط دخلت الفاء في خبره وهو (فاجلدوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ) أي ضربة يقال (جَلَدَه) ضَرَبَ جلدَهٗ ويزاد على ذلك بالسنة تغريب عام، والرقيق على النصف مما ذكر (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ) أي حكمه بأن تتركوا شيئًا من حدهما (اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بالله واليوم الاٰخر) أي يوم البعث في هذا تحريض على ما قبل الشرط وهو جوابه أو دالّ على جوابه (وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا) أي الجلد (طَآئِفَةٌ مِّنَ المؤمنين) قيل ثلاثة وقيل أربعة عدد شهود الزنا۔

زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد یعنی وہ لوگ جو محصن نہ ہوں کیونکہ ان دونوں کو سنگسار کرنے کا حکم سنت سے ثابت ہے اس لفظ میں موجود ''ال'' جو ذکر کیا گیا ہے وہ موصولہ ہے اور یہ مبتداء ہے یہ شرط کے ساتھ بھی مشابہت رکھتا ہے کیونکہ اس کی خبر پر ''ف'' داخل ہوئی ہے اور وہ ''ف'' یہ ہے تو تم ان میں سے ہر ایک کو کوڑے لگاؤ سو کوڑے یعنی ضربیں یہ کہا

اَلزَّانِی لَا یَنکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّالزَّانِیَةُ لَا یَنکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ(3)

وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ o(4)

جاتا ہے''جَلَدَہ'' یعنی اس نے اس کی جلد پر مارا اور اس میں ایک سال کی جلاوطنی کا اضافہ کیا جائے گا جو سنت سے ثابت ہے اور غلام کی سزا نصف ہوگی جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور تم ان دونوں کے ساتھ نرمی کا مظاہرہ نہ کرو اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملے میں یعنی اس کے حکم کے بارے میں کہ تم ان کی حد میں سے کوئی چیز ترک کر دو اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو اور آخرت کے دن پر یعنی دوبارہ زندہ ہونے پر اس میں ترغیب ہے اس چیز کی جو شرط سے پہلے ہے اور یہ اس کا جواب ہے یا اس کے جواب پر دلالت کرتا ہے اور ان دونوں کے عذاب یعنی کوڑے لگانے میں شامل ہو' مومنوں کا ایک گروہ' ایک قول کے مطابق تین ہونگے اور ایک قول کے مطابق چار ہونگے جو زنا کے گواہوں کی تعداد ہے۔

(الزانی لَا یَنکِحُ) یتزوّج (اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً والزانیة لَا یَنکِحُهَا اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ) ای المناسب لکل منهما ما ذکر (وَحُرِّمَ ذلك) ای نکاح الزوانی (عَلَی المؤمنین) الاخیار .نزل ذلك لما همّ فقراء المهاجرین اَن یتزوّجوا بغایا المشرکین وهنّ موسرات لینفقن علیهم فقیل التحریم خاص بهن وقیل عام ونسخ بقوله تعالٰی (وَاَنْکِحُوا الایامی مِنکُمْ)

زنا کرنے والا مرد نکاح نہ کرے یا شادی نہ کرے مگر صرف زنا کرنے والی عورت کے ساتھ یا مشرک عورت کے ساتھ اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ شادی کرے صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد' یعنی ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے لائق ہے جن کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے حرام کیا گیا ہے یعنی زنا کرنے والوں کے ساتھ شادی کرنے کو مومنین کے لئے یعنی نیک لوگوں کے لئے' یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب بعض غریب مہاجرین نے یہ ارادہ کیا کہ وہ بدکردار مشرک عورتوں کے ساتھ شادی کرلیں تاکہ وہ عورتیں انہیں خرچ دیں ایک قول کے مطابق یہ حرمت خاص ہے ان خواتین کے ساتھ اور ایک قول کے مطابق یہ عام ہے اور اسے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے ذریعے منسوخ کیا گیا

''اور تم اپنے میں سے غیر شادی شدہ کنیزوں کی شادی کروادو''۔

(والذین یَرْمُوْنَ المحصنات) العفیفات بالزنا (ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاء) علی زناهنّ برؤیتهم (فاجلدوهم) ای کل واحد منهم (ثَمَانِیْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً) فی شیء (اَبَدًا وَاُوْلٰئِكَ هُمُ الفاسقون) لِاتیانهم کبیرة.

اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (5)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ ۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ (6)

وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ (7)

اور جو لوگ محصنہ عورتوں پر الزام لگاتے ہیں یعنی پاکدامن عورتوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں پھر وہ اس پر چار گواہ پیش نہیں کرتے یعنی ان عورتوں کے زنا کے ارتکاب کے بارے میں جن کو انہوں نے دیکھا ہو تو تم ان لوگوں کو کوڑے لگاؤ یعنی ان میں سے ہر ایک کو لگاؤ' اسّی کوڑے اور تم ان کی شہادت (گواہی) کسی بھی چیز کے بارے میں قبول نہ کرنا ہمیشہ اور یہی وہ لوگ ہیں جو گنہگار ہیں کیونکہ انہوں نے کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا ہے۔

(اِلَّا الذين تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلك وَاَصْلَحُوْا) عملهم (فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ) لهم قذفهم (رَّحِيْمٌ) بهم بإلهامهم التوبة فبها ينتهي فسقهم وتقبل شهادتهم وقيل لا تقبل رجوعًا بالاستثناء اِلى الجملة الاخيرة

ماسوائے ان لوگوں کہ جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور اپنے عمل کی اصلاح کریں تو بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے ان کی جو انہوں نے الزام لگایا ہے اور رحم کرنے والا ہے ان پر کہ انہیں توبہ کی توفیق دی اس سے ان کا فسق ختم ہو جائے گا اور ان کی شہادت قبول کی جائے گی ایک قول کے مطابق ان کا رجوع قبول نہیں کیا جائے گا اس صورت میں اس کا استثناء اس کے دوسرے جملے کے ساتھ ہوگا۔

(والذين يَرْمُوْنَ اَزواجهم) بالزنا (وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ) عليه (اِلَّا اَنْفُسُهُمْ) وقع ذٰلك لجماعة من الصحابة (فشهادة اَحَدِهِمْ) مبتداً (اَرْبَعُ شهادات) نصب على المصدر (بالله اِنَّهٗ لَمِنَ الصادقين) فيما رمى به زوجته من الزنا.

وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر زنا کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس اس بارے میں چار گواہ نہیں ہوتے صرف ان کی اپنی ذات گواہ ہوتی ہے یہ واقعہ چند صحابہ کرام کے ساتھ پیش آیا تھا تو اس ایک شخص کی گواہی' یہ لفظ مبتداء ہے' چار گواہیاں شمار ہونگی اس کو مصدر کے طور پر نصب دیا گیا ہے وہ اللہ کے نام کی گواہی دے گا کہ وہ سچا ہے اس بارے میں کہ اس نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا ہے۔

(والخامسة اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰه عَلَيْهِ اِن كَانَ مِنَ الكاذبين) في ذٰلك وخبر المبتدأ تدفع عنه حدّ القذف.

وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ(8)
وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ(9)
وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ(10)
اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ؕ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ؕ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ۚ وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِيْمٌ(11)

اور پانچویں مرتبہ (وہ یہ کہے گا) کہ اس پر اللہ کی لعنت ہو اگر وہ جھوٹا ہو اس بارے میں' یہ مبتداء کی خبر ہے اس صورت میں اس شخص سے حد قذف ختم کر دی جائے گی۔

(وَيَدْرَؤُا) يدفع (عَنْهَا الْعَذَابَ) اَی حدّ الزنا الذی ثبت بشهاداته (اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰه اِنَّهٗ لَمِنَ الكاذبين) فيما رماها به من الزنا .

اور اس عورت سے عذاب یعنی زنا کی حد کو ختم کر دیا جائے گا جو اس شخص کے گواہی سے ثابت ہو گئی ہے اگر وہ چار مرتبہ اللہ کے نام پر اس بات کی گواہی دے کہ وہ شخص جھوٹا ہے جو اس نے اس عورت پر زنا کا الزام لگایا ہے۔

(والخامسة اَنَّ غَضَبَ اللّٰه عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصادقين) فی ذٰلك .

اور پانچویں مرتبہ (وہ یہ کہے گی) کہ اس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ شخص سچا ہو اس بارے میں۔

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ) بالستر فی ذٰلك (وَاَنَّ اللّٰه تَوَّابٌ) بقبوله التوبة فی ذٰلك وغيره (حَكِيْمٌ) فيما حكم به فی ذٰلك وغيره ليبين الحق فی ذٰلك وعاجَلَ بالعقوبة من يستحقها .

اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ ہوا اور اس کی رحمت نہ ہو یعنی اس معاملے میں پردہ پوشی کے حوالے سے' تو بے شک اللہ تعالیٰ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی اس بارے میں بھی اور دیگر حوالوں سے بھی توبہ قبول کرنے والا ہے اور حکمت والا ہے اس چیز کے بارے میں جو اس نے اس بارے میں حکم دیا ہے یا دیگر جو حکم دیئے ہیں تاکہ وہ اس بارے میں حق کو واضح کر دے اور جو اس کا مستحق ہو اسے جلدی سزا دے دے۔

(اِنَّ الذين جَآءُوْا بالِافك) أسوأ الكذب على عائشة رضى اللّٰه عنها ، اَمّ المؤمنين بقذفها (عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ) جماعة من المؤمنين قالت :حسان بن ثابت، وعبد اللّٰه بن اَبیّ، ومسطح، وحمنة بنت جحش (لَا تَحْسَبُوْهُ) اَيها المؤمنون غير العصبة (شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ) يأجركم اللّٰه به، ويظهر براءة عائشة ومن جاء معها منه وهو صفوان فإنها قالت :كنت مع النبی صلی اللّٰه عليه وسلم فی غزوة بعدما آنزل الحجاب، ففرغ منها ورجع ودنا من المدينة، وآذن بالرحيل ليلة فمشيت وقفيت

شأني وأقبلت إلى الرحل فإذا عقدي انقطع -وهو بكسر المهملة :القلادة -فرجعت ألتمسه وحملوا هودجي -هو ما يركب فيه -على بعيري يحسبونني فيه وكانت النساء خفافا إنما يأكلن العُلْقة -هو بضم المهملة وسكون اللام :من الطعام :أي القليل -ووجدت عقدي وجئت بعدما ساروا فجلست في المنزل الذي كنت فيه، وظننت أن القوم سيفقدونني فيرجعون إليّ فغلبتني عيناي فنمت وكان صفوان قد عَرَّس من وراء الجيش فادَّلَجَ -هما بتشديد الراء والدال أي نزل من آخر الليل للاستراحة -فسار منه فأصبح في منزله فرأى سواد إنسان نائم -أي شخصه -فعرفني حين رآني، وكان يراني قبل الحجاب، فاستيقظت باسترجاعه حين عرفني -أي قوله :(إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) - فخمرت وجهي بجلبابي -أي غطيته بالملاءة -والله ما كلمني بكلمة ولا سمعت منه كلمة غير استرجاعه حين أناخ راحلته ووطيء على يدها، فركبتها فانطلق يقود بي الراحلة حتى أتينا الجيش بعدما نزلوا مُوغرين في نَحْرِ الظهيرة -أي من أوغر واقفين في مكان وَغْر، من شدّة الحر -فهلك من هلك فيّ، وكان الذي تولى كبره منهم عبد الله بن أبيّ ابن سلول اه قولها رواه الشيخان قال تعالى :(لِكُلِّ امرىءٍ مِّنْهُمْ) أي عليه (مَّا اكتسب مِنَ الإثم) في ذلك (والذي تولى كِبْرَهٗ مِنْهُمْ) أي تحمّل معظمه فبدأ بالخوض فيه وأشاعه وهو عبد الله بن أبيّ (لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ) هو النار في الآخرة.

بے شک وہ لوگ جنہوں نے افک کا ارتکاب کیا یعنی جو سب سے بڑا جھوٹ تھا جو سیدہ عائشہ کے بارے میں تھا کہ ام المومنین پر جھوٹا الزام لگایا گیا' تم میں سے ایک گروہ نے' یعنی اہل ایمان کی ایک جماعت نے' سیدہ عائشہ فرماتی ہیں یہ لوگ حسان بن ثابت' عبداللہ بن ابی' مسطح، حمنہ بنت جحش تھے' تم اسے گمان نہ کرو یعنی اے ایمان والو! جو مذکورہ لوگوں کے علاوہ ہیں' اپنے لئے بڑا' بلکہ یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس پر تمہیں اجر دے گا اور سیّدہ عائشہ کی برأت کو ظاہر کر دے گا اور اس کی بھی جس پر اس کے ساتھ الزام لگایا اور وہ صفوان ہیں۔

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں میں نبی اکرم کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک ہوئی یہ حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے جب نبی اکرم اس جنگ سے فارغ ہو گئے اور واپس تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے قریب پہنچ گئے ایک (مقام پر) آپ نے رات کے وقت پڑاؤ کا حکم دیا' میں گئی اور اپنی حاجت پوری کی جب میں پڑاؤ کی طرف واپس آ رہی تھی تو میرا ہار ٹوٹ گیا میں واپس آئی تاکہ اسے تلاش کروں اسی دوران لوگوں نے میرا ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا وہ یہ سمجھے کہ شاید میں اس کے اندر موجود ہوں ان دنوں میں خواتین دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں کیونکہ وہ بہت تھوڑا سا کھانا کھایا کرتی تھیں مجھے اپنا ہار مل گیا اس کے بعد جب میں وہاں آئی تو وہ لوگ وہاں سے جا چکے تھے میں اسی جگہ پر ٹھہر گئی جہاں میں پہلے موجود تھی میں نے یہ گمان کیا

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۙ وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِيْنٌ (12)
لَوْلَا جَآءُوْ عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ (13)

عنقریب لوگوں کو میری غیر موجودگی کا پتہ چل جائے گا تو وہ میرے پاس واپس آ جائیں گے اسی دوران میری آنکھ لگ گئی اور میں سوگئی صفوان لشکر کے پیچھے رات بسر کیا کرتے تھے انہوں نے ادلاج کیا یعنی رات کے آخری حصے میں پڑاؤ کیا۔

پھر وہ وہاں سے روانہ ہوئے تو وہ اس جگہ پر پہنچے وہاں انہوں نے کسی کو سوتے ہوئے دیکھا انہوں نے مجھے دیکھا کیونکہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے وہ مجھے دیکھ چکے تھے' انہوں نے جب مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں بیدار ہوگئی میں نے اپنی چادر اپنے چہرے پر رکھ لی یعنی اسے ڈھانپ لیا اللہ کی قسم! انہوں نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی اور میں نے بھی ان کی زبانی انا للہ وانا الیہ راجعون کے علاوہ اور کوئی بات نہیں سنی پھر انہوں نے جب اپنی اونٹنی کو بٹھایا اس کے پاؤں کو نیچے رکھا تو میں اس اونٹنی پر سوار ہوگئی وہ اس اونٹنی پر مجھے لے کر چل پڑے یہاں تک کہ ہم لشکر تک پہنچ گئے جو دوپہر کے وقت ایک گرم جگہ پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے یہ لفظ اَوْغَرَ سے ماخوذ ہے اس سے مراد کسی شدید گرمی والی جگہ پر پڑاؤ کرنا ہے تو پھر میری وجہ سے جس نے ہلاکت کا شکار ہونا تھا وہ ہلاکت کا شکار ہوا ان میں جس شخص نے زیادہ جرم کیا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھ (مصنف کہتے ہیں) یہ سیدہ عائشہ کا بیان ہے جسے شیخین نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ان میں سے ہر ایک شخص کے لئے ہے یعنی اس پر ہوگا وہ جو گناہ اس نے کمایا ہے اس حوالے سے اور جس نے ان میں سے سب سے زیادہ غلطی کی یعنی زیادہ وبال اٹھایا اس نے اس کو شروع کیا اسے پھیلایا و۔ عبداللہ بن ابی ہے اس کے لئے عظیم عذاب ہوگا جو آخرت میں جہنم کی شکل میں ہوگا۔

(لَوْلَا) هلّا (اِذْ) حين (سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ المؤمنون والمؤمنات بِاَنْفُسِهِمْ) اى ظنّ بعضهم ببعض (خَيْرًا وَّقَالُوْا هذا اِفْكٌ مُّبِيْنٌ) كذب بيّن ؟ فيه التفات عن الخطاب اى ظننتم ايها العصبة وقلتم .

ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو مومن مردوں اور مومن عورتوں نے اپنی ذات کے بارے میں یہ گمان کیا یعنی انہوں نے ایک دوسرے کے لئے بھلائی کا گمان کیا انہوں نے (یہ کیوں نہیں کہا) کہ یہ واضح جھوٹ ہے یعنی واضح کذب ہے اس میں خطاب کی طرز تبدیل کی گئی ہے یعنی اے لوگو! تم نے یہ کیوں گمان نہیں کیا اور یہ کیوں نہیں کہا۔

(لَوْلَا) هلّا (جَآءُوْ) اى العصبة (عَلَيْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ) شاهدوه ؟ (فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَاءِ فَاُولٰئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ) اى فى حكمه (هُمُ الكاذبون) فيه .

ایسا کیوں نہیں ہوا یعنی انہوں نے اس پر چار گواہ کیوں پیش نہیں کیے جنہوں نے اس کا مشاہدہ کیا ہوتا اگر وہ چار گواہ نہیں لے کر آئے تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یعنی اس کے حکم سے جھوٹے ہوں گے اس حوالے سے۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (14)

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ (15)

وَلَوْلَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ (16)

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (17)

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ فِی الدنيا والآخرة لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ) ايها العصبة اَو خضتم (فِيْهِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ) فی الآخرة.

اگر اللہ تعالیٰ کا فضل تم پر نہ ہوتا اور اس کی رحمت دنیا اور آخرت میں نہ ہوتی تو تم نے جو کیا ہے اس کی وجہ سے تمہیں چھو لیتا عظیم عذاب یعنی آخرت میں۔

(اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ) اَی يرويه بعضكم عن بعض وحذف من الفعل اِحدی التاء ين واِذ منصوب بمسكم اَو باَفضتم (وَتَقُوْلُوْنَ بأفواهكم مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا) لا اِثم فيه (وَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ) فی الاِثم.

جب تم اسے اپنی زبانوں سے لے رہے تھے یعنی ایک دوسرے کے حوالے روایت کر رہے تھے اس فعل میں سے ایک ''ت'' کو حذف کر دیا گیا ہے اور ''اذ منصوب'' ہوگا لفظ مَسَّكُمْ کی وجہ سے یا لفظ اَفَضْتُمْ کی وجہ سے اور جب تم اپنی زبانوں کے ذریعے وہ بات کہہ رہے تھے جس کا تمہیں علم نہیں ہے اور تم اسے ہلکا سمجھ رہے تھے یعنی اس میں کوئی گناہ نہیں ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بڑا ہے یعنی گناہ ہونے کے اعتبار سے۔

(وَلَوْلَا) هلّا (اِذْ) حين (سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا يَكُوْنُ) ما ينبغی (لَنَاۤ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بهذا سبحانك) هو للتعجيب هنا (هذا بهتان) كذب (عظيمٌ).

اور ایسا کیوں نہیں ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ یہ نہیں ہے یعنی ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہئے کہ ہم اس بارے میں بات کریں تو پاک ہے یہ لفظ یہاں تعجب کے اظہار کے لئے ہے یہ بہتان ہے یعنی جھوٹ ہے عظیم۔

(يَعِظُكُمُ اللّٰهُ) ينهاكم (اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ) تتعظون بذلك.

اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے یعنی تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اس طرح کی حرکت دوبارہ نہیں کرنا اگر تم مومن ہو تو تم اس سے نصیحت حاصل کرو۔

وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ(18)
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ لا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(19)
وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ(20)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰـكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ(21)

(وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيات) في الامر والنهي (واللّٰه عَلِيْمٌ) بما يأمر به وينهي عنه (حَكِيْمٌ) فيه.
اور وہ تمہارے لئے آیات کو بیان کرتا ہے جو ''امر'' اور ''نہی'' سے تعلق رکھتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس چیز کا وہ حکم دیتا ہے یا جس چیز سے منع کرتا ہے اور اس بارے میں وہ حکمت والا ہے۔

(اِنَّ الذين يُحِبُّونَ اَن تَشِيعَ الفاحشة) باللسان (في الذين اٰمَنُوْا) بنسبتها اليهم وهم العصبة (لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ في الدنيا) بحدّ القذف (والاٰخرة) بالنار لحقِ اللّٰه (واللّٰه يَعْلَمُ) انتفاء ها عنهم (وَاَنتُمْ) اَيها العصبة بما قلتم من الإفك (لَا تَعْلَمُوْنَ) وجودها فيهم.
بے شک وہ لوگ جو اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ فحاشی یعنی زبانی طور پر مسلمانوں کے درمیان پھیل جائے یعنی اس کی نسبت ان لوگوں کی طرف ہو اس سے مراد وہ مخصوص گروہ ہے ان کے لئے دنیا میں دردناک عذاب ہے جو حد قذف کی صورت میں ہوگا اور آخرت میں بھی ہے جو اللہ کے حق کی وجہ سے جہنم کی شکل میں ہوگا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان افراد کا اس الزام سے بری ہونا اور تم لوگ! یعنی اے مخصوص گروہ! تم نے جھوٹا الزام لگایا ہے تم لوگ علم نہیں رکھتے اس خامی کے ان لوگوں میں موجود ہونے کا (جن پر تم نے الزام لگایا)

(وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰه عَلَيْكُمْ) اَيها العصبة (وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰه رَ ؤُفٌ رَّحِيْمٌ) بكم لعاجلكم بالعقوبة
اور اگر اللہ تعالیٰ کا تم پر فضل نہ ہو اے مخصوص گروہ اور اس کی رحمت نہ ہو اور بے شک اللہ تعالیٰ مہربان اور رحم کرنے والا ہے تم پر کیونکہ وہ تمہیں جلدی سزا دے رہا ہے۔

(يااَيها الذين اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خطوات الشيطٰن) اَى طريق تزيينه (وَمَن يَّتَّبِعْ خطوات الشيطٰن فَاِنَّهٗ) اَى المتبع (يَاْمُرُ بالفحشاء) اَى القبيح (والمنكر) شرعًا باتباعها (وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰه

وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ صلے وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ط أَلَا تُحِبُّوْنَ أَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (22)

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَى مِنكُم) أيها العصبة بما قلتم من الإفك (مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا) اى ما صلح وطهر من هذا الذنب بالتوبة منه (ولكن اللّٰه يُزَكِّي) يطهر (مَن يَّشَآءُ) من الذنب بقبول توبته منه (واللّٰه سَمِيعٌ) بما قلتم (عَلِيمٌ) بما قصدتم.

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو یعنی اس کے آراستہ کیے ہوئے راستے کی اور جو شیطان کے قدموں کی پیروی کرے گا تو بے شک یعنی پیروی کرنے والا برائی کا حکم دے گا یعنی خبیث چیز کا اور منکر کا یعنی جس کی پیروی شرعی طور پر (ممنوع) ہے اور اگر اللہ کا فضل تم پر نہ اور اس کی رحمت نہ ہو تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکے اے وہ مخصوص گروہ تم نے جھوٹا الزام لگایا تھا یعنی وہ کبھی نیک نہ ہو اور پاک نہ ہو' اس گناہ سے' اس سے توبہ کے ذریعے لیکن اللہ تعالیٰ تزکیہ کر دیتا ہے یعنی پاک کر دیتا ہے۔ جسے چاہتا ہے گناہ سے اس کی توبہ قبول کر کے اور اللہ تعالیٰ سننے والا ہے جو تم کہتے ہو اور علم رکھنے والا ہے جو تم ارادہ کرتے ہو۔

(وَلَا يَأْتَلِ) يحلف (أُولُوا الفضل) اى أصحاب الغنى (مِنكُمْ والسعة أن) لا (يُؤْتُوا أُولِي القربى والمساكين والمهاجرين فِي سَبِيلِ اللّٰه) نزلت في أبي بكر حلف أن لا ينفق على مسطح وهو ابن خالته مسكين مهاجر بدريّ لما خاض في الإفك بعد أن كان ينفق عليه، وناس من الصحابة أقسموا أن لا يتصدّقوا على من تكلم بشيء من الإفك (وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا) عنهم في ذلك (أَلَا تُحِبُّونَ أن يَغْفِرَ اللّٰه لَكُمْ واللّٰه غَفُورٌ رَّحِيمٌ) للمؤمنين قال ابو بكر :بلى انا أُحب أن يغفر اللّٰه لي ورجع إلى مسطح ما كان ينفقه عليه.

اور قسم نہ اٹھائیں یعنی حلف نہ اٹھائیں فضیلت رکھنے والے یعنی صاحب حیثیت لوگ' تم میں سے' اور گنجائش والے' یہ کہ وہ قریبی رشتے داروں کو غریب کو اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو نہیں دیں گے یہ آیت حضرت ابو بکر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہوں نے یہ حلف اٹھایا تھا کہ وہ مسطح پر خرچ نہیں کریں گے جو ان کے خالہ زاد بھائی تھے اور غریب مہاجر تھے جنہوں نے غزوہ بدر میں حصہ لیا تھا اس وقت جب وہ بھی واقعہ افک میں شامل ہو گئے تھے حالانکہ وہ پہلے ان پر خرچ کیا کرتے تھے اس کے علاوہ چند صحابہ اکرام نے بھی یہ قسم اٹھائی تھی کہ جس کسی نے افک میں حصہ لیا ہے وہ اس پر خرچ نہیں کریں گے ان لوگوں کو چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں ان لوگوں سے' جنہوں نے (افک میں حصہ لیا) اس بارے میں' کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے یعنی

اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ص وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ(23)

یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ(24)

یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ(25)

مومنین کے لئے' تو حضرت ابو بکر نے کہا تھا جی ہاں! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کر دے تو انہوں نے دوبارہ مسطح کو پہلے کی طرح خرچ دینا شروع کر دیا۔

(اِنَّ الذین یَرْمُوْنَ) بالزنا (المحصنات) العفائف (الغافلات) عن الفواحش بأن لا یقع فی قلوبهنّ فعلها (المؤمنات) باللّٰه ورسوله (لُعِنُوْا فِی الدنیا والاٰخرة وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ).

بے شک وہ لوگ جو الزام لگاتے ہیں' زنا کا' پاکدامن عورتوں پر' جو غافل ہیں گناہوں سے' یعنی ان کے دلوں میں اس کے ارتکاب کا خیال بھی نہیں آیا اور ایمان رکھتی ہیں اللہ اور اس کے رسول پر (ان پر الزام لگانے کی وجہ سے) دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہے اور ان کے لئے عظیم عذاب ہوگا۔

(یَوْمَ) ناصبه الاستقرار الذی تعلق به لهم (تَشْهَدُ) بالفوقانیة والتحتانیة (عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) من قول وفعل وهو یوم القیامة.

اس دن اس کو نصب اس استقرار نے دیا ہے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ گواہی دیں گے' اس لفظ کو فوقانیہ اور تحتانیہ (یعنی غائب اور حاضر کے صیغے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے)

ان کے خلاف ان کی زبانیں ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں' جو وہ عمل کیا کرتے تھے یعنی قول اور فعل سے تعلق رکھنے والا اور یہ قیامت کے دن ہوگا۔

(یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰه دِیْنَهُمُ الحق) یجازیهم جزاء ه الواجب علیهم (وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الحق المبین) حیث حقق لهم جزاء ه الذی كانوا یشكون فیه ومنهم عبد اللّٰه ابن اُبَیّ والمحصنات هن اَزواج النبی صلی اللّٰه علیه وسلم لم یذكر فی قذفهنّ توبة ومن ذكر فی قذفهنّ اَوّل سورة التوبة غیرهُنّ.

اس دن جب اللہ تعالیٰ انہیں ان کے دین کا حق کے مطابق بدلہ دے گا یعنی انہیں وہ جگہ دے گا جو ان پر واجب ہو چکی ہوگی اور وہ لوگ یہ بات جان لیں گے کہ اللہ تعالیٰ ہی حق ہے اور واضح کرنے والا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ ان کے لئے ان کی جزا کو عملی طور پر ثابت کر دے گا جس کے بارے میں انہیں شک تھا ان میں سے ایک عبداللہ بن ابی ہے یہاں یہ ''محصنات''

اَلۡخَبِیۡثٰتُ لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ وَالۡخَبِیۡثُوۡنَ لِلۡخَبِیۡثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیۡنَ وَالطَّیِّبُوۡنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوۡنَ مِمَّا یَقُوۡلُوۡنَ ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ (26)

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَهۡلِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ (27)

سے مراد نبی اکرم کی ازواج ہیں ان پر الزام لگانے کے بارے کی کفف میں توبہ کا ذکر نہیں ہے اور سورۃ توبہ کے آغاز میں جن عورتوں پر الزام لگانے کے حوالے سے اس کا ذکر ہے اس سے مراد دیگر خواتین ہیں۔

(الخبيثات) من النساء ومن الكلمات (لِلۡخَبِیۡثِیۡنَ) من الناس (والخبيثون) من الناس (للخبيثات) مما ذكر (والطيبات) مما ذكر (لِلطَّیِّبِیۡنَ) من الناس (والطيبون) منهم (للطيبات) مما ذكر اى اللائق بالخبيث مثله وبالطيب مثله (اُولئك) الطيبون والطيبات من النساء ومنهم عائشة وصفوان (مُبَرَّؤُوۡنَ مِمَّا یَقُوۡلُوۡنَ) اى الخبيثون والخبيثات من الرجال والنساء فيهم (لَهُمۡ) للطيبين والطيبات من النساء (مَّغۡفِرَةٌ وَّرِزۡقٌ کَرِیۡمٌ) في الجنة، وقد افتخرت عائشة بأشياء منها انها خلقت طيبة ووعدت مغفرة ورزقًا كريمًا .

خبیث عورتیں یا خبیث باتیں' خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور خبیث لوگ خبیث عورتوں کے لئے ہیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے اور پاکیزہ عورتیں جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے پاکیزہ لوگوں کے لئے ہیں اور پاکیزہ لوگ ان میں سے پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے یعنی خبیث اپنے مثل کے لائق ہے اور پاکیزہ اپنی مثل کے لائق ہے یہ لوگ یعنی پاکیزہ مرد اور پاکیزہ عورتیں جن میں حضرت عائشہ اور صفوان بھی شامل ہیں بری ہیں' اس چیز سے جو وہ کہتے ہیں یعنی خبیث عورتیں اور خبیث مرد کہتے ہیں ان لوگوں کے بارے میں (یعنی پاکیزہ مردوں اور پاکیزہ عورتوں کے بارے میں) ان کے لئے یعنی پاکیزہ مردوں اور پاکیزہ عورتوں کے لئے مغفرت ہے اور عزت والا رزق جنت میں' سیدہ عائشہ بعض چیزوں پر فخر کیا کرتی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھا کہ انہیں طیبہ پیدا کیا گیا اور ان کے لئے مغفرت اور کریم رزق کا وعدہ کیا گیا ہے۔

(يا ايها الذين اٰمَنُوۡا لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حتى تَسۡتَاۡنِسُوۡا) اى تستأذنوا (وَتُسَلِّمُوۡا على اَهۡلِهَا) فيقول الواحد السلام عليكم آادخل ؟ كما ورد في حديث (ذلكم خَیۡرٌ لَّکُمۡ) من الدخول بغير استئذان (لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ) بإدغام التاء الثانية في الذال خيريّته فتعملون به .

اے ایمان والو! ان گھروں میں داخل نہ ہو جو تمہارے گھر نہیں ہیں اس وقت تک جب تک اجازت نہ لے لو اور گھر والوں کو سلام نہ کہہ دو کوئی شخص یہ کہے اسلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں جیسا کہ یہ بات حدیث میں موجود ہے یہ تمہارے لئے زیادہ بہتر

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ(28)

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ(29)

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ(30)

ہے اجازت کے بغیر اندر داخل ہونے سے' شاید کہ تم نصیحت حاصل کرلو اس میں دوسری ''ت کو'' ذ'' میں مدغم کر دیا گیا ہے یعنی تمہیں بتا دیا گیا ہے اب تم اس پر عمل کرو۔

(فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَا اَحَدًا) يأذن لكم (فَلَا تَدْخُلُوْهَا حتى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمْ) بعد الاستئذان (ارجعوا فارجعوا هُوَ) اى الرجوع (اَزكى) اى خير (لَكُمْ) من القعود على الباب (والله بِمَا تَعْمَلُوْنَ) من الدخول باِذنٍ وغير اِذنٍ (عَلِيْمٌ) فيجازيكم عليه.

اگر اس گھر میں تم کسی کو نہ پاؤ جو تمہیں اجازت دیتا تو تم اس گھر میں داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ مل جائے اور اگر تم سے یہ کہہ دیا جائے' یعنی اجازت مانگنے کے بعد' واپس چلے جاؤ تو تم لوگ واپس چلے جاؤ وہ یعنی واپس جانا زیادہ پاکیزہ یعنی زیادہ بہتر ہے تمہارے لئے دروازے پر بیٹھنے سے اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں جانتا ہے یعنی تم اجازت لے کر یا بغیر اجازت اندر جاتے ہوئے اور علم رکھتا ہے لہٰذا وہ تمہیں اس پر جزا دے گا۔

(لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ) اى منفعة (لَكُمْ) باستكنان وغيره كبيوت الربط والخانات والمُسَبَّلَة (والله يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ) تُظهرون (وَمَا تَكْتُمُوْنَ) تخفون في دخول غير بيوتكم من قصد صلاح اَو غيره، وسيأتي اَنهم اِذا دخلوا بيوتهم يسلمون على اَنفسهم.

تم پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم ان گھروں میں داخل ہو جاؤ جس میں کسی کی رہائش نہیں ہے لیکن اس میں متاع یعنی فائدہ ہے تمہارے لئے یعنی تم وہاں رہ سکتے ہو یا کوئی اور فائدہ ہے جیسا کہ جانور وغیرہ (کو باندھنے کی جگہ ہے) اور سرائے وغیرہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو دوسروں کے گھروں میں بھلائی کے ارادے کے ساتھ' یا اس کے بغیر داخل ہونے سے اور عنقریب یہ حکم آئے گا کہ جب وہ لوگ اپنے گھروں میں داخل ہوں تو خود کو سلام کہیں۔

(قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ) عما لا يحلُّ لهم نظره، و من زائدة (وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۠ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۠ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (31)

عما لا يحلّ لهم فعله بها (ذلك ازكى) اى خيرٌ (لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ) بالابصار والفروج فيجازيهم عليه.

تم مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں جھکا کر رکھیں ہر اس چیز سے جس کی طرف دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے یہاں پر من زائدہ ہے اور وہ اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اس چیز سے جس کا ارتکاب کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہے یہ زیادہ پاکیزہ ہے یعنی زیادہ بہتر ہے ان کے لئے بے شک اللہ تعالیٰ خبر رکھتا ہے جو وہ عمل کرتے ہیں نگاہوں کے حوالے سے اور شرم گاہوں کے حوالے سے تو وہ اس بات پر انہیں جزا دے گا۔

(وَقُل للمؤمنات يَغْضُضْنَ مِنْ اَبصارهن) عما لا يحلّ لهنّ نظره (وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ) عما لا يحلّ لهن فعله بها (وَلَا يُبْدِيْنَ) يُظهرن (زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) وهو الوجه والكفان فيجوز نظره لاجنبي اِن لم يخف فتنة في احد وجهين، والثاني تحرم، لانه مظنة الفتنة، ورُجّح حَسْمًا للباب (وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ على جُيُوبِهِنَّ) اى يسترن الرؤوس والاعناق والصدور بالمقانع (وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ) الخفية، وهي ما عدا الوجه والكفين (اِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ) جمع بعل، اى زوج (اَوْ اٰبَائِهِنَّ اَوْ اٰباءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اَبنائِهِنَّ اَوْ اَبنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِي اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيمانُهن) فيجوز لهم نظره اِلا ما بين السرّة والركبة فيحرم نظره لغير الازواج وخرج بنسائهن الكافرات فلا يجوز للمسلمات الكشف لهنّ وشمل ما ملكت اَيمانهنّ العبيد (اَوِ التابعين) فى فضول الطعام (غَيْرِ) بالجرّ صفة والنصب استثناء (اُوْلِي الاربة) اَصحاب الحاجة اِلي النساء (مِنَ الرجال) بأن لم ينتشر ذكر كُلّ (اَوِ الطفل) بمعنى الاطفال (الذين لَمْ يَظْهَرُوْا) يطّلعوا (على عورات النساء) للجماع فيجوز اَن يبدين لهم ما عدا ما بين السرة والركبة (وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ) من خلخال يتقعقع (وَتُوبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا

وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ۗ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ

اَيُّهَ المؤمنون) مما وقع لكم من النظر الممنوع منه ومن غيره (لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ) تنجون من ذلك لقبول التوبة منه وفي الآية تغليب الذكور على الإناث .

بے شک تم فرما دو مومن عورتوں سے کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں ہر اس چیز سے جس کی طرف دیکھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے اور وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ہر اس عمل سے جس کا کرنا ان کے لئے جائز نہیں ہے اور وہ نمایاں نہ کریں یا ظاہر نہ کریں اپنی سنت و ماسوائے اس کے جو ظاہر ہو جائے' اس سے مراد چہرہ اور دونوں ہتھیلیاں ہیں' اجنبی شخص کے لئے ان کی طرف دیکھنا جائز ہے' اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو' دو میں سے ایک صورت میں' اور دوسری صورت کے مطابق یہ بھی حرام ہے' کیونکہ اس میں فتنے کا گمان ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے دروازے کو بند کرنے کے لئے اسی قول کو ترجیح دی گئی ہے اور ان خواتین کو چاہئے کہ وہ اپنے گریبان پر اپنی چادریں رکھیں یعنی اپنے سر' گردن' سینے کو چادر سے ڈھانپ کر رکھیں اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں یعنی پوشیدہ ہی رکھیں اس سے مراد چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ جسم ہے اسے صرف اپنے شوہروں کے سامنے ظاہر کریں یہ لفظ ''بعل'' کی جمع ہے اس سے مراد شوہر ہے' یا اپنے آباؤ کے سامنے یا اپنے شوہروں کے آباؤ اجداد کے سامنے یا اپنے بیٹوں کے سامنے یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے سامنے یا اپنے بھائیوں کے سامنے یا اپنے بھتیجوں کے سامنے یا اپنے بھانجوں کے سامنے یا اپنی خواتین کے سامنے یا ان کے سامنے جن کی وہ مالک ہیں تو ان کے لئے اس خاتون کی طرف دیکھنا جائز ہے البتہ ناف سے لے کر گھٹنے تک دیکھنا ان کے لئے بھی جائز نہیں ہے' شوہر کے علاوہ کسی کے لئے بھی اس طرف دیکھنا حرام ہے۔ اس کے ذریعے کافر عورتیں خارج ہو جائیں گی مسلمان خواتین کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ ان کے سامنے بے پردہ ہوں اور جن کی وہ مالک ہیں ان میں غلام بھی شامل ہوں گے یا پھر پیچھے آنے والے یعنی جو کھانا کھانے کے لئے آتے ہیں جنہیں کوئی لالچ نہیں ہوتا یہاں پر لفظ غیر پر صفت کی وجہ سے زیر پڑھی گئی ہے یا پھر استثنیٰ کی وجہ سے اس پر زبر پڑھی جائے گی یہاں لالچ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں خواتین کی طلب نہیں ہوتی یعنی وہ مرد کہ جن کے جذبات منتشر نہیں ہوتے یا پھر بچے یہاں پر لفظ طفل' اطفال کے معنی میں ہے جو ظاہر نہیں ہوتے یعنی واقف نہیں ہوتے خواتین کے پوشیدہ معاملات پر یعنی صحبت (کے بارے میں نہیں جانتے) تو ان خواتین کے لئے جائز ہے کہ وہ ان کے سامنے اپنے جسم کو ظاہر کر سکتی ہیں جو ناف اور گھٹنوں کے درمیان کے علاوہ ہو اور وہ اپنے پاؤں نہ ماریں تا کہ ان کی زینت جو ظاہر ہے وہ پتہ چل جائے یعنی پازیب نہ بجائیں اور تم سب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو! اے مومنو! اس چیز کے حوالے سے جو تم سے ممنوع نظر کے حوالے سے واقع ہو چکی ہو یا اس کے علاوہ جو کام ہیں تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ یعنی ان سے نجات پا جاؤ اپنی توبہ کے قبول ہونے کی صورت میں اس آیت میں مردوں کا ذکر خواتین کے مقابلے میں تغلیب کے طور پر کیا گیا ہے۔

(وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ) جمع اَيِّم وهي من ليس لها زوج بكرا كانت او ثيبًا ومن ليس له

فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (32)
وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ؕ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (33)

زوج وهذا في الاحرار والحرائر (والصالحين) اي المؤمنين (مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمائِكُمْ) و عِبَاد من جموع عَبْد (اِن يَكُوْنُوا) اي الاحرار (فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰه) بالتزوّج (مِنْ فَضْلِهِ واللّٰه وَاسِعٌ) لخلقه (عَلِيْمٌ) بهم.

اورتم اپنے میں سے ''ایامیٰ'' کا نکاح کروادو یہ لفظ ''ایّم'' کی جمع ہے اس سے مراد وہ خاتون ہے جس کا شوہر نہ ہوخواہ وہ کنواری ہو یا بیوہ یا طلاق یافتہ ہو اور یہ لفظ آزاد مردوں اور آزاد عورتوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور نیک لوگوں یعنی اہل ایمان جو تمہارے بندوں میں سے ہیں اور تمہارے کنیزوں میں سے ہیں لفظ ''عباد'' عبد کی جمع ہے اگر وہ ہوں یعنی آزاد لوگ غریب ہوں تو اللہ تعالیٰ انہیں خوشحال کردے گا شادی کرنے کے نتیجے میں اپنے فضل کے تحت اور اللہ تعالیٰ وسعت والا ہے اپنی مخلوق کے لئے اور علم رکھنے والا ہے ان کے بارے میں۔

(وَلْيَسْتَعْفِفِ الذين لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا) اي ما ينكحون به من مهر ونفقة عن الزنا (حتى يُغْنِيَهُمُ اللّٰه) يوسّع عليهم (مِنْ فَضْلِهِ) فينكحون (والذين يَبْتَغُوْنَ الكتاب) بمعنى المكاتبة (مِمَّا مَلَكَتْ اَيمانكم) من العبيد والاماء (فكاتبوهم اِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْرًا) اي امانة وقدرة على الكسب لاداء مال الكتابة وصيغتها مثلًا :كاتبتك على الفين في شهرين كل شهر الف فإذا اديتها فانت حرّ فيقول قبلت (وَاٰتُوهُم) امرٌ للسادة (مِّنْ مَّالِ اللّٰه الذى اٰتاكم) ما يستعينون به في اداء ما التزموه لكم، (وَلَا تُكْرِهُوْا فتياتكم) اي اِمائكم (عَلَى البغاء) اي الزنا (اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا) تعففًا عنه، وهذه الارادة محلّ الاكراه فلا مفهوم للشرط (لِتَبْتَغُوْا) بالاكراه (عَرَضَ الحياة الدنيا) نزلت في عبد اللّٰه بن اُبَيّ كان يُكْرِهُ جواريه على الكسب بالزنا (وَمَن يُكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ) لهنّ (رَحِيْمٌ) بهنّ.

اور جو لوگ نکاح نہیں کرسکتے انہیں بچنے کی کوشش کرنی چاہئے یعنی جو لوگ مہر اور نفقہ کے حوالے سے نکاح نہیں کرسکتے انہیں زنا سے بچنا چاہئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں غنی کردے یعنی انہیں فراخی عطا کردے اپنے فضل کے تحت تو نکاح کرلیں

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ (34)

اور وہ لوگ جو کتاب تلاش کرتے ہیں یہاں یہ لفظ مکاتبت کے معنی میں ہے ان لوگوں کے ساتھ جن کے وہ مالک ہیں یعنی جو غلام اور جو کنیزیں ہیں تم ان کے ساتھ کتابت کا معاہدہ کرلو اگر تم اس بارے میں بھلائی جانتے ہو یعنی امانت کا علم ہو اور کتابت کے مال کی ادائیگی کے لئے کمائی کرنے کی صلاحیت کا علم ہو مثلاً یہ کہو کہ میں تمہارے ساتھ دو ہزار روپے کے عوض میں دو مہینوں کا کتابت کا معاہدہ کرتا ہوں ہر مہینے ایک ہزار ادا کرنا ہوگا جب تم اسے ادا کر دو گے تو تم آزاد ہو گے تو وہ جواب میں کہے کہ میں یہ قبول کرتا ہوں اور تم انہیں دو یہ حکم آقاؤں کے لئے ہے اللہ تعالیٰ کے مال میں سے جو اس نے تمہیں دیا ہے یعنی جو ادائیگی تم نے ان پر لازم کی ہے اس بارے میں ان کی مدد کرو اور تم اپنی لڑکیوں کو یعنی کنیزوں کو مجبور نہ کرو سرکشی پر یعنی زنا کرنے پر اگر وہ پاکدامنی اختیار کرنا چاہتی ہیں یہ ارادہ مجبور کرنے کے محل میں ہے یہ شرط کا مفہوم نہیں رکھتا تاکہ تم یعنی اس مجبور کرنے کے ذریعے دنیاوی فائدہ حاصل کرلو یہ آیت عبداللہ بن اُبی کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو اپنی کنیزوں کو زنا کے ذریعے کمانے پر مجبور کرتا تھا اور جو انہیں مجبور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے مجبور ہونے کے بعد ان کے لئے مغفرت کرنے والا ہے اور ان پر رحم کرنے والا ہے۔

(وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ ايات مبينات) بفتح الياء وكسرها في هذه السورة، بيّن فيها ما ذكر، او تبيّنة (وَمَثَلًا) خبرًا عجيبًا وهو خبر عائشة (مِّنَ الذين خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ) اى من جنس امثالكم اى اخبارهم العجيبة كخبر يوسف ومريم (وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ) في قوله تعالى: (وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ) (لَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ المؤمنون) الخ (وَلَوْلَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ) الخ (يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا) الخ و تخصيصها بالمتقين لانهم المنتفعون بها.

ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اس میں ''ی'' پر زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے اور زیر بھی پڑھی جا سکتی ہے وہ آیات اس سورت میں ہیں اس میں یہ بات اس نے بیان کی ہے جو ذکر کی گئی ہے یا یہ اس چیز کو بیان کرتی ہیں اس کی مثال وہ عجیب خبر ہے جو سیدہ عائشہ کے بارے میں ہے ان لوگوں کے بارے میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں یعنی جو تم جیسے لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کی عجیب خبروں میں حضرت یوسف، حضرت مریم وغیرہ کا واقعہ ہے اور یہ پرہیزگار لوگوں کے لئے نصیحت ہے اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''تم ان دونوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے دین کے حوالے سے کسی نرمی کا مظاہرہ نہیں کرنا''

(اس کے علاوہ یہ ہے) ''اور جب تم نے اس بارے میں سنا تو مومنوں نے یہ گمان کیوں نہیں کیا''۔

اس کے علاوہ یہ ہے ''اور جب تم نے اسے سنا تو تم نے یہ کیوں نہیں کہا''۔

''اور اللہ تعالیٰ تمہیں وعظ کرتا ہے کہ تم دوبارہ ایسا (نہ کرنا)''

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِىْٓءُ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ۙ(35)

یہاں پر پرہیزگاروں کو خاص اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہی اس سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

(اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ) ای منوّرهما بالشمس والقمر (مَثَلُ نُوْرِهٖ) ای صفته فی قلب المؤمن (كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِىْ زُجَاجَةٍ) هی القنديل والمصباح السراج ای :الفتيلة الموقودة، والمشكاة الطاقة غير النافذة، ای الانبوبة فی القنديل (الزجاجة كَاَنَّهَا) والنور فيها (كَوْكَبٌ دُرِّىٌّ) ای مضیء بكسر الدال وضمها من الدرء بمعنی الدفع لدفعها الظلام، وبضمها وتشديد الياء منسوب الی الدرّ :اللؤلؤ (يُوْقَدُ) المصباح بالماضی، وفی قراء ة بمضارع اوقد مبنيًّا للمفعول بالتحتانية وفی اخری تُوقَدُ بالفوقانية، ای الزجاجة (مِنْ) زيت (شَجَرَةٍ مباركة زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ) بل بينهما فلا يتمكن منها حرّ ولا برد مضرين (يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِیءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ) لصفائه (نُوْرٌ) به (عَلٰى نُوْرٍ) بالنار، ونور الله :ای هداه للمؤمن نور علی نور الايمان (يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ) ای دين الاسلام (مَنْ يَّشَاءُ وَيَضْرِبُ) يبيّن (اللّٰه الامثال لِلنَّاسِ) تقريبًا لافهامهم ليعتبروا فيؤمنوا (والله بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ) ومنه ضرب الامثال.

اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے یعنی انہیں سورج اور چاند کے ذریعے روشن کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال یعنی مومن کے دل میں اس کی صفت اس مشکوۃ (طاق) کی طرح ہے جس میں چراغ موجود ہوتا ہے اور وہ چراغ ایک قندیل میں ہوتا ہے لفظ ''زجاجۃ'' قندیل کو کہتے ہیں اور ''مصباح'' چراغ کو کہتے ہیں یعنی وہ فتیلہ جسے جلایا جاتا ہے اور مشکوۃ اس طاق کو کہتے ہیں جس میں کھڑکی نہیں ہوتی اس سے مراد قندیل کی وہ جگہ ہے (جہاں پر بتی رکھی جاتی ہے) وہ قندیل یوں ہے یعنی اس میں روشن ہونے کے اعتبار سے یوں ہے جیسے وہ چمکدار ستارہ ہو یعنی روشن کرنے والا ہو اس میں ''د'' پر زیر پڑھی جائے گی اور پیش بھی پڑھی جا سکتی ہے یہ لفظ ''الدرء'' سے ماخوذ ہے جس کا معنی دور کرنا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ تاریکی کو دور کر دیتا ہے اور اس پر پیش بھی پڑھی جائے گی اور ''ی'' پر شد بھی پڑھی جائے گی اس صورت میں یہ لفظ ''در'' کی طرف منسوب ہوگا جس کا مطلب موتی ہے (اسے جلایا جاتا ہے) یعنی اس چراغ کو جلایا جاتا ہے یہ لفظ ماضی کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور ایک قرأت کے مطابق مضارع کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اسے مجہول کے طور پر بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اسے غائب اور

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ (36)
رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّکٰوةِ ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ (37)

حاضر دونوں صیغوں کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے وہ قندیل اس مبارک درخت کے تیل سے جلتی ہے جو زیتون ہے جو مشرقی یا مغربی نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان ہے اس لئے اس میں گرمی یا ٹھنڈک نہیں ہوتی جو نقصان دہ ہوتی ہیں اور اس کا تیل خود روشن ہو سکتا ہے اگرچہ اسے آگ نہ بھی لگے کیونکہ وہ اتنا صاف ہوتا ہے یہ وہ نور ہے جو اس نور کے اوپر ہے جو آگ سے تعلق رکھتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے مومن کو اس کی ہدایت دی ہے یہ نور ایمان کے نور پر۔ اللہ تعالیٰ اس نور کے ذریعے یعنی دین اسلام کے ذریعے ہدایت دے دیتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور وہ بیان کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہے لوگوں کے لئے مثالیں تاکہ ان کی سمجھ کے قریب ہو جائیں تاکہ وہ اس سے عبرت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا علم رکھتا ہے اس لئے اس نے مثالیں بیان کی ہیں۔

(فِیْ بُیُوْتٍ) متعلق بیسبح الآتی (اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ) تُعظَم (وَیُذْکَرَ فِیْهَا اسمه) بتوحیده (یُسَبِّحُ) بفتح الموحدة وکسرها :اَی یُصلی (لَهٗ فِیْهَا بالغدو) مصدر بمعنی الغدوات :اَی البُکر (والاٰصال) العشَایَا من بعد الزوال.

گھروں میں یہ لفظ ''یُسَبِّحُ'' کا متعلق ہے جو آگے آئے گا اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ بلند کیا جائے یعنی اس کی عظمت کا ذکر کیا جائے اور اس میں اس کا نام لیا جائے یعنی اس کی توحید کا تذکرہ کیا جائے اور اس کی پاکی بیان کی جائے اس کو زبر کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور زیر کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے یعنی نماز ادا کی جائے اس کے لئے (یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے) ان گھروں میں لفظ ''غدو'' مصدر ہے اس کا معنی غدوات ہے اس سے مراد صبح ہے اور ''الاٰصال'' اس سے مراد شام ہے یعنی زوال کے بعد کا وقت ہے۔

(رِجَالٌ) فاعل یسبّح بکسر الباء وعلی فتحها نائب الفاعل له ورجال فاعل فعل مقدّر جواب سؤال مقدر کانه قیل :من یسبحه؟ (لَا تُلْهِیْهِمْ تجارة) اَی شراء (وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصلاة) حذف هاء اِقامة تخفیف (وَاِیْتَاءِ الزکواة یخافون یَوْمًا تَتَقَلَّبُ) تَضطرِبُ (فِیْهِ القلوب والاَبصار) من الخوف، القلوب بین النجاة والهلاک، والاَبصار بین ناحیتی الیمین والشمال :هو یوم القیامة.

وہ مرد یہ لفظ ''یُسَبِّحُ'' کا فاعل ہے جس میں ''ب'' پر زیر پڑھی جائے گی اور اگر اس پر زبر پڑھی جائے تو یہ اس کا

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ (38)
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا
وَّوَجَدَاللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ حِسَابَهٗ ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ (39)

نائبفاعل ہوگا لفظ''رجال'' فاعل ہے اس مقدر فعل کا جو جواب ہے ایک پوشیدہ سوال کا' گویا یہ کہا جائے کہ اس کی تسبیح کون بیان کرے گا؟ جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت یعنی فروخت اور نہ ہی خرید اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے سے یہاں پر تخفیف قائم کرنے کے لئے''ح'' کو حذف کر دیا گیا ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے وہ لوگ ڈرتے ہیں اس دن سے جب بدل جائیں گے یعنی مضطرب ہو جائیں گے اس دن میں دل اور آنکھیں خوف کی وجہ سے دل نجات اور ہلاکت کے درمیان (اضطراب کا شکار ہوں گے) اور آنکھیں دائیں اور بائیں کناروں کی طرف دیکھ رہی ہوں گی اس سے مراد قیامت کا دن ہے۔

(لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا) اى ثوابه واَحسن بمعنى حسن (وَيَزِيْدَهُم مِّن فَضْلِهٖ واللّٰه يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ بغَيْرِ حِسَابٍ) يقال فلان ينفق بغير حساب اى يوسع كانه لا يحسب ما ينفقه۔

اس لئے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا دے اس چیز کی جو انہوں نے عمل کئے ہیں یعنی انہیں ثواب عطا کرے یہاں پر احسن، حسن کے معنی میں ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے تحت انہیں مزید عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے حساب کے بغیر رزق عطا فرما دیتا ہے یہ کہا جاتا ہے فلاں حساب کے بغیر خرچ کرتا ہے یعنی وہ خرچ میں وسعت کرتا ہے گویا کہ وہ خرچ کرتے ہوئے حساب نہیں رکھتا۔

(والذين كَفَرُوْا اعمالهم كَسَرَابٍ بِقِيْعَةٍ) جمع قاع :اى فى فلاة وهو شعاع يرى فيها نصف النهار فى شدّة الحر يشبه الماء الجارى (يَحْسَبُهُ) يظنه (الظمان) اى العطشان (مَآءً حتى اِذَا جَآءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا) مما حسبه كذلك الكافر يحسب أن عمله كصدقة ينفعه حتى إذا مات وقدم على ربه لم يجد عمله اى لم ينفعه (وَوَجَدَ اللّٰه عِنْدَهُ) اى عند عمله (فوفاه حِسَابَهُ) اى جزاه عليه فى الدنيا (والله سَرِيعُ الحساب) اى المجازاة۔

وہ لوگ جنہوں نے اپنے اعمال کا کفر کیا ان کی مثال اس سراب کی طرح ہے جو ایک بے آب و گیاہ میدان میں ہو یہ لفظ ''قاع'' کی جمع ہے یعنی وہ زمین جس میں کچھ (درخت وغیرہ) موجود نہ ہوں اس سے مراد وہ شعاع ہے جو عین دوپہر کے وقت شدید گرمی میں نظر آتی ہے اور بہتے ہوئے پانی کی مشابہہ محسوس ہوتی ہے' گمان کرتا ہے یعنی سمجھتا ہے پیاسا شخص اسے پانی اور جب وہ اس کے پاس آتا ہے تو اس کے پاس کوئی چیز نہیں پاتا جو اس نے گمان کی تھی کافر کی مثال بھی اسی طرح ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کا عمل یعنی صدقہ کرنا اسے فائدہ دے گا یہاں تک کہ جب وہ مر جاتا ہے اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو اسے اس کا عمل نہیں ملتا یعنی اس کا فائدہ نہیں ملتا تو اللہ تعالیٰ کو وہ پاتا ہے اس کے پاس یعنی اپنے عمل کے پاس تو وہ

اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (۴۰)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ (۴۱)

اسے پورا حساب دے دیتا ہے یعنی اس کی جزا دنیا میں دے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ جلدی حساب لینے والا ہے یعنی جلدی جزا دینے والا ہے۔

(اَوْ) الذين كفروا اعمالهم السيئة (كظلمات فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ) عميق (يغشاه مَوْجٌ مِّن فَوْقِهٖ) اى الموج (مَوْجٌ مِّن فَوْقِهٖ) اى الموج الثانى (سَحَابٌ) اى غيم، هذه (ظلمات بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ) ظلمة البحر وظلمة الموج الاول وظلمة الثانى وظلمة السحاب (اِذَاۤ اَخْرَجَ) الناظر (يَدَهٗ) فى هذه الظلمات (لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا) اى لم يقرب من رؤيتها (وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ) اى من لم يهده الله لم يهتد.

وہ لوگ جنہوں نے اپنے برے اعمال کی صورت میں کفر کیا ان کی مثال اس تاریکی کی طرح ہے جو سمندر میں ہو جو گہرا ہو یعنی عمیق ہو اسے ڈھانپ لے ایک موج اوپر کی طرف سے اور اس کے اوپر ایک اور موج ہو یعنی دوسری موج ہو اور اس کے اوپر ایک سحاب یعنی بادل ہو یہ تاریکیاں ہیں جن میں سے ایک دوسری کے اوپر ہے یعنی سمندر کی تاریکی پہلی موج کی تاریکی، دوسری موج کی تاریکی اور بادل کی تاریکی جب نکالتا ہے یعنی دیکھنے والا شخص اپنے ہاتھ کو ان تاریکیوں میں تو وہ اسے نہیں دیکھ پاتا یعنی وہ اسے دیکھنے کے قابل نہیں رہتا اور جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ نور نہ بنائے اسے نور نصیب نہیں ہو سکتا یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب نہ کرے وہ ہدایت حاصل نہیں کر سکتا۔

(اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِي السموات والارض) ومن التسبيح صلاة (والطير) جمع طائر بين السماء والارض (صافات) حال باسطات اجنحتهن (كُلٌّ قَدْ عَلِمَ) الله (صَلَاتَهٗ وَتَسْبِيْحَهٗ والله عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ) فيه تغليب العاقل.

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے تسبیح بیان کرتی ہے ہر وہ چیز جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے تسبیح میں نماز پڑھنا بھی ہے، اور پرندے بھی (تسبیح کرتے ہیں) یہ لفظ "طائر" کی جمع ہے جو آسمانوں اور زمین کے درمیان ہوتے ہیں صف باندھ کر یعنی انہوں نے اپنے پر پھیلائے ہوئے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کی نماز کو اور تسبیح کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتے ہیں یہاں پر عقل رکھنے والوں کا غلبے کے طور پر ذکر کیا گیا ہے۔

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ (42)
اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ ۢ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ۭ يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ (43)
يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِي الْاَبْصَارِ (44)

(وَلِلّٰهِ مُلْكُ السموات والاَرض) خزائن المطر والرزق والنبات (وَاِلَى اللّٰه المصير) المرجع۔

اور اللہ تعالیٰ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی یعنی بارش، رزق اور نباتات وغیرہ کے خزانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے یعنی واپس جاتا ہے۔

(اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰه يُزْجِي سَحَابًا) يسوقه برفق (ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهُ) يضم بعضه اِلى بعض فيجعل القطع المتفرقة قطعة واحدة (ثُمَّ يَجْعَلُهُ رُكَامًا) بعضه فوق بعض (فَتَرَى الودق) المطر (يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ) مخارجه (وَيُنَزِّلُ مِنَ السماء مِن) زائدة (جِبَالٍ فِيهَا) في السماء بدل بِاِعادة الجارّ (مِنْ بَرَدٍ) اَى بعضه (فَيُصِيْبُ بِهِ مَنْ يَّشَاءُ وَيَصْرِفُهُ عَن مَّن يَّشَاءُ يَكَادُ) يقرب (سَنَا بَرْقِهِ) لمعانه (يَذْهَبُ بالاَبصار) الناظرة له :اَى يَخْطَفَها۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بادل کو چلاتا ہے یعنی اسے نرمی کے ساتھ لے جاتا ہے پھر وہ انہیں ایک دوسرے سے ملا دیتا ہے یعنی ایک کو دوسرے میں ضم کر دیتا ہے اور متفرق ٹکڑوں کو ایک ٹکڑے کے اندر بنا دیتا ہے وہ اسے "رکام" بنا دیتا ہے یعنی وہ ایک دوسرے کے اوپر ہوتے ہیں پھر تم "ودق" یعنی بارش کو دیکھتے ہو کہ وہ اس کے درمیان میں سے نکلتی ہے یعنی نکلنے کی جگہ سے پھر وہ آسمان سے نازل کرتا ہے یہاں پہ لفظ "من" زائد ہے پہاڑ اس میں یعنی آسمان میں یہاں پہ (حرف) جار کے اعادے کے ذریعے بدل کا مفہوم پیدا کیا گیا ہے اولوں میں سے یعنی اس میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں پھر وہ اسے پہنچاتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی چمک آنکھوں کو لے جائے یعنی جو اسے دیکھ رہا ہو یعنی اس کو اچک کر لے جائے۔

(يُقَلِّبُ اللّٰه اليل والنهار) اَى ياتى بكل منهما بدل الآخر (اِنَّ فِيْ ذَلِكَ) التقليب (لَعِبْرَةً) دلالة (لِاُولِي الاَبصار) لَاصحاب البصائر على قدرة اللّٰه تعالىٰ۔

اللہ تعالیٰ رات اور دن کو تبدیل کر دیتا ہے یعنی ان میں سے ہر ایک کو دوسرے کی جگہ پر لے کر آتا ہے بے شک اس میں یعنی اس تبدیلی میں عبرت ہے یعنی دلالت ہے بصارت رکھنے والوں کے لئے یعنی سمجھدار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں۔

وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (45)

لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (46)

وَيَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوْلِ وَاَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ اُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (47)

(واللّٰه خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ) اى حيوان (مِنْ مَّاءٍ) اى نطفة (فَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي على بَطْنِهِ) كالحيات والهوام (وَمِنهُمْ مَّن يَمْشِي على رِجْلَيْنِ) كالإنسان والطير (وَمِنْهُمْ مَّن يَمْشِي على اَرْبَعٍ) كالبهائم والانعام (يَخْلُقُ اللّٰه مَا يَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ على كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ).

اور اللہ تعالیٰ نے ہر چوپائے کو پیدا کیا ہے یعنی ہر حیوان کو پانی سے یعنی نطفے سے ان میں سے کچھ وہ ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں جیسے سانپ ہیں اور دیگر حشرات الارض ہیں اور کچھ وہ ہیں جو دو پاؤں پر چلتے ہیں جیسے انسان اور پرندے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو چار پاؤں پر چلتے ہیں جیسے جانور اور چوپائے ہیں اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کر دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(لَقَدْ اَنزَلْنَا اٰيات مبينات) اى بيّنات هي القرآن (واللّٰه يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ اِلى صِرَاطٍ) طريق (مُّسْتَقِيم) اى دين الإسلام .

ہم نے واضح آیات نازل کی ہیں یعنی جو واضح ہیں اس سے مراد قرآن پاک ہے اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے مستقیم صراط یعنی راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے اس سے مراد دین اسلام ہے۔

(وَيَقُولُونَ) اى المنافقون (اٰمَنَّا) صدّقنا (باللّٰه) بتوحيده (وبالرسول) محمد (وَاَطَعْنَا) هما فيما حكما به (ثُمَّ يتولى) يُعرض (فَرِيقٌ مِّنهُمْ مِّن بَعْدِ ذلك) عنه (وَمَا اولئك) المعرضون (بالمؤمنين) المعهودين الموافق قلوبهم لألسنتهم .

اور وہ لوگ یہ کہتے ہیں یعنی منافق یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے یعنی ہم نے تصدیق کی اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کی توحید کی اور اس کے رسول پر یعنی حضرت محمد پر اور ہم نے پیروی کی ان دونوں کی جو ان دونوں نے حکم دیا ہے پھر وہ منہ پھیر لیتے ہیں یعنی اعراض کرتے ہیں یعنی ان میں سے ایک فریق اس کے بعد ایسا کرتا ہے حالانکہ وہ اعراض کرنے والے لوگ درحقیقت مومن نہیں ہیں یعنی جن کے ساتھ عہد کیا گیا ہو اور جن کے دل ان کی زبانوں کے مطابق ہوں۔

وَاِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ(48)

وَاِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ يَاْتُوْٓا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ(49)

اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَمِ ارْتَابُوْٓا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ ط بَلْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(50)

اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ(51)

(وَاِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰه وَرَسُوْلِهٖ) المبلغ عنه (لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ) عن المجیء الیه.

اور جب انہیں بلایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور اس کے رسول کی طرف، جو اللہ کی طرف سے تبلیغ کرتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے تو ان میں سے ایک فریق اعراض کرتا ہے یعنی اس کی طرف آنے سے۔

(وَاِن يَّكُنْ لَّهُمُ الحق يَاْتُوْا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ) مسرعین طائعین.

اور اگر ان کے پاس حق ہو تو وہ اس کی طرف اذعان کی حالت میں آئے یعنی تیزی سے فرمانبرداری کرتے ہوئے آئیں۔

(اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ) کفر (اَمِ ارتابوا) ای شکوا فی نبوّته (اَمْ يَخَافُوْنَ اَن يَّحِيْفَ اللّٰه عَلَيْهِمْ وَرَسُوْلُهٗ) فی الحکم ای فیظلموا فیه؟ لا (بَلْ اولئك هُمُ الظالمون) بالاعراض عنه.

کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے یعنی کفر ہے یا وہ لوگ شک کرتے ہیں یعنی اس کی نبوت میں شک کرتے ہیں یا وہ یہ خوف رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان پر ظلم کریں گے یعنی فیصلہ کرنے میں ان کے ساتھ زیادتی کریں گے؟ نہیں! بلکہ یہی لوگ ظالم ہیں جو منہ پھیر لیتے ہیں۔

(اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ المؤمنین اِذَا دُعُوْا اِلَى اللّٰه وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ) ای :القول اللائق بهم (اَن يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا) بالاجابة (واولئك) حینئذٍ (هُمُ المفلحون) الناجون.

بے شک ایمان والوں کا یہ کہنا ہوتا ہے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کریں یعنی ان کا یہ قول جو ان کے لائق ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت کی یعنی ہم نے قبول کیا اور یہی وہ لوگ ہیں جو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں یعنی نجات پانے والے ہیں۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ (52)

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (53)

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ (54)

(وَمَن يُطِعِ اللّٰه وَرَسُوْلَهُ وَيَخْشَ اللّٰه) يخافه (وَيَتَّقْهِ) بسكون الهاء وكسرها بأن يطيعه (فأولئك هُمُ الفائزون) بالجنة۔

اور جو شخص اللہ کی اطاعت کرے اور اس کے رسول کی اطاعت کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرے یعنی اس سے خوف زدہ رہے اور اس سے بچے یعنی اس کی فرمانبرداری کرے اس میں ''ہ'' کو ساکن بھی پڑھا جا سکتا ہے اور ''زیر'' بھی پڑھی جا سکتی ہے تو یہی لوگ کامیاب ہیں جو جنت کی (کامیابی) حاصل کریں گے۔

(وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰه جَهْدَ اَيمانهم) غايتها (لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ) بالجهاد (لَيَخْرُجُنَّ قُل) لهم (لَّا تُقْسِمُوْا طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ) للنبيّ خير من قسمكم الذى لا تصدقون فيه (اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) من طاعتكم بالقول ومخالفتكم بالفعل۔

اور وہ لوگ اللہ کے نام کی قسم اٹھاتے ہیں پوری شدت کے ساتھ کہ اگر تم انہیں حکم دو یعنی جہاد کرنے کا تو وہ لوگ ضرور نکلیں گے تم ان سے فرما دو تم لوگ قسم نہ اٹھاؤ، مناسب طریقے سے فرمانبرداری کرنا تمہارے اس قسم اٹھانے سے بہتر ہے جو سچی نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کے بارے میں باخبر ہے یعنی تمہاری زبانی فرمانبرداری اور تمہاری عملی مخالفت کے بارے میں جانتا ہے۔

(قُلْ اَطِيْعُوْا اللّٰه وَاَطِيْعُوْا الرسول فَاِن تَوَلَّوْا) عن طاعته بحذف اِحدى التاء ين خطاب لهم (فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ) من التبليغ (وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ) من طاعته (وَاِن تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا وَمَا عَلَى الرسول اِلَّا البلاغ المبين) اى التبليغ البيّن۔

تم فرما دو تم لوگ اللہ کی اطاعت اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر وہ منہ پھیر لیں اس کی اطاعت سے یہاں پر ایک ''ت'' کو حذف کر دیا گیا ہے یہ ان لوگوں سے خطاب ہے تو بے شک اس رسول پر وہ ذمہ داری ہے جس کا اسے پابند کیا گیا ہے یعنی تبلیغ اور تم پر وہ چیز لازم ہے جس کا تمہیں پابند کیا گیا ہے یعنی اس کی فرمانبرداری اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو تم ہدایت پا لو گے اور رسول کے ذمے صرف واضح طور پر پہنچانا لازم ہے یعنی واضح تبلیغ لازم ہے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ ۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ۭ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْــــًٔا ۭ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(55)

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ۭ وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ(57)

(وَعَدَ اللّٰه الذين اٰمَنُوْا مِنكُمْ وَعَمِلُوْا الصالحات لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الاَرض) بدلًا عن الكفار (كَمَا استخلف) بالبناء للفاعل والمفعول (الذين مِنْ قَبْلِهِمْ) من بني اِسرائيل بدلًا عن الجبابرة (وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الذى ارتضى لَهُمْ) وهو الْاِسلام بأن يظهره على جميع الَاديان ويوسع لهم في البلاد فيملكونها (وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ) بالتخفيف والتشديد (مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ) من الكفار (اَمْنًا) وقد اَنجز اللّٰه وعده لهم بما ذكر واَثنى عليهم بقوله :(يَعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا) هو مستأنف في حكم التعليل (وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذلك) الْاِنعام منهم به (فَاُولئك هُمُ الفاسقون) واَوّل من كفر به قتلة عثمان رضي اللّٰه عنه فصاروا يقتتلون بعد اَن كانوا اِخوانًا.

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا کفار کی جگہ پر جیسا کہ اس نے خلیفہ بنایا، اس لفظ کو معروف اور مجہول دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے' ان لوگوں کو جو ان سے پہلے یعنی بنی اسرائیل سے جنہیں جابر لوگوں کی جگہ بنایا گیا تھا اور وہ ان کے دین کو ضرور محفوظ کرے گا جس سے وہ راضی ہے اس سے مراد اسلام ہے یعنی اسے تمام ادیان پر غالب کر دے گا اور ان لوگوں کو تمام علاقوں میں وسعت عطا فرمائے گا اور وہ اس کے مالک ہو جائیں گے اور ان لوگوں کو تبدیل کر دے گا اس کو تخفیف اور تشدید کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے، ان کے خوف میں آنے کے بعد یعنی کفار کے حوالے سے جب وہ امن کی حالت میں آجائیں گے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ کیے ہوئے اپنے وعدے کو پورا کیا جیسا کہ مذکور ہوا اور یہ کہہ کر ان کی تعریف کی جو اس نے فرمایا ہے وہ لوگ میری عبادت کرتے ہیں اور وہ لوگ کسی کو میرا شریک نہیں ٹھہراتے یہاں پر یہ جملہ مستانفہ ہے جو تعلیل کے حکم میں ہے اور جو شخص اس کے بعد بھی کفر کرے یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والے انعام کا ان میں سے' تو یہی لوگ فاسق ہیں اور سب سے پہلے جس نے کفر کیا وہ حضرت عثمان کے قاتلین ہیں جو بھائی بھائی ہو جانے کے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اى رجاء الرحمة

تم نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو' رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ یعنی رحمت کی اُمید ہو۔

(لَا تَحْسَبَنَّ) بالفوقانية والتحتانية والفاعل الرسول (الذين كَفَرُوْا مُعْجِزِيْنَ) لنا (في

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۫ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ(58)

الارض) بأن يفوتونا (وَمَاْوٰهُمُ) مرجعهم (النار وَلَبِئْسَ المصير) المرجع هي.

اورتم ہرگز گمان نہ کرو اسے غائب و حاضر دونوں طرح کے صیغے کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے اس کے فاعل سے مراد نبی اکرم ہونگے' ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے کفر کیا کہ وہ عاجز کرنے والے ہیں یعنی زمین میں کہ وہ ہمیں فوت کریں گے حالانکہ ان کا ٹھکانہ ان کے واپسی کی جگہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے یعنی واپسی کی جگہ ہے۔

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ) من العبيد والإماء (وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ) من الاحرار وعرفوا أمر النساء (ثلاث مَرّٰتٍ) في ثلاثة أوقات (مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ) أى وقت الظهر (وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ) بالرفع خبر مبتدأ مقدّر بعده مضاف وقام المضاف إليه مقامه: أى هي أوقات، وبالنصب بتقدير أوقات منصوبًا بدلًا من محل ما قبله قام المضاف إليه مقامه، وهي لإلقاء الثياب تبدو فيها العورات (لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ) أى المماليك والصبيان (جُنَاحٌ) في الدخول عليكم بغير استئذان (بَعْدَهُنَّ) أى بعد الأوقات الثلاثة، هم (طوافون عَلَيْكُمْ) للخدمة (بَعْضُكُمْ) طائف (على بَعْضٍ) والجملة مؤكدة لما قبلها (كذلك) كما بيّن ما ذكر (يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الآيات) أى الأحكام (واللّٰه عَلِيْمٌ) بأمور خلقه (حَكِيْمٌ) بما دبّره لهم، وآية الاستئذان قيل منسوخة وقيل لا، ولكن تهاون الناس في ترك الاستئذان.

اے ایمان والو! جو تمہارے زیر ملکیت ہیں یعنی جو غلام اور کنیزیں انہیں تم سے اجازت مانگنی چاہئے اور وہ لوگ بھی جو ابھی تم میں سے بلوغت کی عمر تک نہیں پہنچے یعنی جو آزاد ہیں اور عورتوں کے معاملات سے واقف ہیں۔ تین مرتبہ یعنی تین اوقات میں' صبح کی نماز سے پہلے اس وقت جب تم دوپہر کے وقت اپنے اضافی کپڑوں کو اتار دو یعنی ظہر کے وقت اور عشاء کی نماز کے بعد یہ تین اوقات تمہارے پوشیدگی کے ہیں یہ رفع کے ساتھ ہے اور مقدر مبتداء کی خبر ہے جس کے بعد مضاف ہے مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہے یعنی هي اوقات اور اوقات کو مقدر ماننے کی صورت میں اس پر زبر پڑھی جائے گی جو اپنے ماقبل کے محل کا بدل ہوگا اور مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہوگا۔ یعنی کپڑے اتارنے کی وجہ سے تمہاری پوشیدہ چیزیں واضح

وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ(59)

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ(60)

ہو جاتی ہیں تم پر اور ان پر کوئی گناہ نہیں ہے یعنی ان کے زیر ملکیت لوگوں پر اور بچوں پر کہ اگر وہ تمہارے ہاں آئیں اجازت لئے بغیر اس کے بعد یعنی ان تینوں اوقات کے بعد وہ لوگ جو تمہارے ہاں خدمت کے لئے آتے جاتے رہتے ہیں تم میں سے کوئی ایک دوسرے کے پاس آتا ہے یہ جملہ پہلے والے کی تاکید کے لئے ہے اس طرح جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آیات کو بیان کرتا ہے یعنی احکام کو بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے اپنی مخلوق کے امور کے بارے میں اور حکمت رکھتا ہے جو اس نے ان کے لئے تدبیر کی ہے اجازت مانگنے والی آیت ایک قول کے مطابق منسوخ ہوگئی ہے اور ایک قول کے مطابق منسوخ نہیں ہوئی ہے اور لوگوں نے اجازت کے معاملے میں لاپرواہی کا مظاہرہ کر دیا ہے۔

(وَاِذَا بَلَغَ الْاَطفال مِنكُمْ) ايها الاحرار (الحلم فَلْيَسْتَئْذِنُوْا) في جميع الاوقات (كَمَا استئذن الذين مِنْ قَبْلِهِمْ) اي الاحرار الكبار (كذلك يُبَيِّنُ الله لَكُمْ اٰياته والله عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ).

اور جب تم میں سے بچے یعنی آزاد بچے بالغ ہو جائیں تو وہ اجازت ضرور لیں تمام اوقات میں جیسا کہ ان سے پہلے والے لوگ اجازت لیتے ہیں یعنی بڑی عمر کے آزاد لوگ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ علم والا ہے اور حکمت والا ہے۔

(والقواعد مِنَ النساء) قعدن عن الحيض والولد لكبرهنّ (الاتي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا) لذلك (فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَن يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ) من الجلباب والرداء والقناع فوق الخمار (غَيْرَ متبرجات) مظهرات (بِزِيْنَةٍ) خفية كقلادة وسوار وخلخال (وَاَن يَّسْتَعْفِفْنَ) بان لا يضعنها (خَيْرٌ لَّهُنَّ والله سَمِيْعٌ) لقولكم (عَلِيْمٌ) بما في قلوبكم.

اور بیٹھی ہوئی خواتین یعنی جو بڑی عمر کی وجہ سے حیض اور اولاد سے مایوس ہو چکی ہیں وہ جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں اس وجہ سے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ اپنے اضافی کپڑے اضافی چادر وغیرہ اور جو چادر کے اوپر رومال ہوتا ہے اسے اتار دیں جبکہ وہ ظاہر کرنے والی نہ ہوں زینت کو وہ زینت جو خفیہ ہوتی ہیں جیسے ہار کنگن اور پازیب ہے اور اگر وہ بچیں یعنی یہ کپڑے نہ اتاریں تو ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تمہارے قول کو اور علم رکھنے والا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْبُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْبُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْبُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْمَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗٓ اَوْصَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْاَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ (61)

(لَيْسَ عَلَى الاعمى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الاعرج حَرَجٌ وَّلَا عَلَى المريض حَرَجٌ) في مؤاكلة مقابليهم (وَلَا) حرج (على اَنفُسِكُمْ اَن تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ) اى بيوت اولادكم (اَوْ بُيُوْتِ ابائِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمهاتكم اَو بُيُوْتِ اِخوانكم اَو بُيُوْتِ اَخواتكم اَوْ بُيُوْتِ اَعمامكم اَوْ بُيُوْتِ عماتكم اَوْ بُيُوْتِ اَخوالكم اَوْ بُيُوْتِ خالاتكم اَوْ مَا مَلَكْتُم مَّفَاتِحَهُ) اى خزنتموه لغيركم (اَوْ صَدِيقِكُمْ) وهو مَنْ صدقكم في مودّته. المعنى يجوز الاكل من بيوت من ذكر وان لم يحضروا اى اذا علم رضاهم به (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَن تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا) مجتمعين (اَوْ اَشْتَاتًا) متفرّقين، جمع شت، نزل فيمن تحرّج اَن ياكل وحده واذا لم يجد من يؤاكله يترك الاكل (فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا) لكم لا اَهل بها (فَسَلِّمُوْا على اَنفُسِكُمْ) اى قولوا :السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فانّ الملائكة تردّ عليكم وان كان بها اَهل فسلموا عليهم (تَحِيَّةً) مصدر حيا (مِّنْ عِنْدِ الله مباركة طَيِّبَةً) يُثاب عليها (كذلك يُبَيِّنُ الله لَكُمُ الآيات) اى يفصل لكم معالم دينكم (لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ) لكى تفهموا ذلك.

کسی نابینا شخص پر کوئی گناہ نہیں ہے اور کسی لنگڑے پر کوئی گناہ نہیں ہے اور بیمار پر کوئی گناہ نہیں ہے اگر وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھالے اور تم پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اگر تم اپنے گھروں میں کھانا کھاؤ یعنی اپنی اولاد کے گھروں میں کھانا کھاؤ، اپنے آباؤ اجداد کے گھروں میں کھانا کھاؤ یا اپنی ماؤں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے بھائی کے گھروں میں کھاؤ یا اپنی بہنوں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے چچاؤں اور پھوپھیوں کے گھروں میں کھاؤ یا اپنے ماموؤں اور خالاؤں کے گھروں میں کھاؤ یا ان کے جن کی چابیوں کے تم مالک ہو یعنی تم نے دوسرے شخص کو اس کا خزانچی (یا نگران) مقرر کیا ہو یا دوستوں کے اور یہ وہ شخص ہے جو اپنی صحبت میں تمہارے ساتھ سچا ہو اس کا مطلب یہ ہے کہ جن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کے گھر میں کھانا کھانا جائز ہے اگر چہ وہ لوگ خود موجود نہ ہوں جب کہ ان کی اس بارے میں رضامندی کا علم ہو اور تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم لوگ اکٹھے ہو کر یا اجتماع کی صورت میں کھاؤ یا بکھر کر یعنی الگ ہو کر کھاؤ، یہ لفظ ''اشتاتا'' لفظ ''شت'' کی جمع ہے یہ آیت اس بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو شخص اس بارے میں حرج محسوس کرتا تھا کہ وہ اکیلا کھائے اور جب اسے کوئی ساتھ کھانے والا نہیں ملتا تھا

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ يَذْهَبُوْا حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (62)

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ (63)

تو وہ کھانا ترک کر دیتا تھا اور جب تم گھروں میں یعنی اپنے گھروں میں داخل ہو یا جہاں پر کوئی موجود نہ ہو تو تم اپنے اوپر سلام کرو یعنی یہ کہو ہم پر سلام ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو کیونکہ فرشتے تمہیں جواب دیتے ہیں اور اگر گھر میں لوگ موجود ہوں تو تم انہیں سلام کرو لفظ تَحِيَّةً یہ لفظ حَيَّا کا مصدر ہے، یہ سلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو برکت والا ہے پاکیزہ ہے اور اس پر ثواب دیا جائے گا، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کو تم پر واضح کرتا ہے یعنی وہ تمہارے لئے تمہاری دینی تعلیمات کو الگ الگ بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھ لو یعنی اس کا فہم حاصل کرلو۔

(اِنَّمَا المؤمنون الذين اٰمَنُوْا بِاللّٰه وَرَسُوْلِهٖ وَاِذَا كَانُوْا مَعَهٗ) اى الرسول (على اَمْرٍ جَامِعٍ) كخطبة الجمعة (لَّمْ يَذْهَبُوْا) لعروض عذر لهم (حتى يَسْتَئْذِنُوْهُ اِنَّ الذين يَسْتَئْذِنُوْنَكَ اُولٰئك الذين يُؤْمِنُوْنَ باللّٰه وَرَسُوْلِهٖ فَاِذَا استئذنوك لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ) امرهم (فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ) بالانصراف (واستغفر لَهُمُ اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ).

بے شک وہ مومن جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے وہ اس کے ساتھ ہوتے ہیں یعنی رسول کے ساتھ کسی جامع معاملے میں جیسے جمعے کے خطبے کے معاملے میں تو وہ نہیں جاتے کسی کام کی وجہ سے جب تک اجازت نہ حاصل کرلیں۔ بے شک وہ لوگ جو تم سے اجازت لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہیں اور جب وہ تم سے اپنے کسی معاملے کے بارے میں اجازت لیں تو تم ان میں سے جسے چاہو اجازت دے دو کہ وہ چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے مغفرت طلب کرو، بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

(لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرسول بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا) بأن تقولوا يا محمد، بل قولوا :يا نبيَّ اللّٰه، يا رسول اللّٰه، في لِينٍ وتواضعٍ وخفضِ صَوْت (قَدْ يَعْلَمُ اللّٰه الذين يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا) اى يخرجون من المسجد في الخطبة من غير استئذان خفية مستترين بشيء، (وقد) للتحقيق (فَلْيَحْذَرِ الذين يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖ) اى اللّٰه او رسوله (اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ) بلاء (اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ) في الآخرة.

اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قَدْ یَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ ؕ وَ یَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اِلَیْهِ فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (64)

تم رسول کو اپنے درمیان اس طرح نہ بلاؤ جیسے ایک دوسرے کو بلاتے ہو یعنی تم یہ نہ کہو اے محمد، بلکہ یہ کہو اے اللہ کے نبی! اے اللہ کے رسول! نرمی سے اور پست آواز میں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے ان لوگوں کو جو کسی چیز کی آڑ میں کھسک جاتے ہیں یعنی وہ خطبے کے دوران مسجد میں سے اجازت لئے بغیر خفیہ طور پر کسی چیز کے پردے میں نکل جاتے ہیں "قد" یہ لفظ تحقیق کے لئے ہے انہیں بچنا چاہئے ان لوگوں کو جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں یعنی اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی۔ اس چیز سے کہ انہیں کوئی فتنہ یعنی آزمائش نہ لاحق ہو جائے یا انہیں دردناک عذاب نہ لاحق ہو جائے یعنی آخرت میں ایسا ہو۔

(اَلا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِی السموات والَارض) ملكًا وخلقًا وعبيدًا (قَدْ يَعْلَمُ مَا اَنْتُمْ) اَيها المكلفون (عَلَيْهِ) من الْاِيمان والنفاق (وَ) يعلم (يَوْمِ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ) فيه التفات عن الخطاب اَى متى يكون (فَيُنَبِّئُهُمْ) فيه (بِمَا عَمِلُوْا) من الخير والشرّ (واللّٰه بِكُلِّ شَىْءٍ) من اَعمالهم وغيرها (عَلِيْمٌ).

خبردار! آسمانوں میں جو کچھ ہے اور زمین میں جو کچھ ہے وہ ملکیت اور مخلوق ہونے اور حکم کا پابند ہونے کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے جس میں تم ہو یعنی اے مکلف لوگو! جس ایمان یا نفاق کی حالت میں ہو وہ جانتا ہے اس دن کے بارے میں جس دن کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا یہاں پر خطاب کا طرز تبدیل کر دیا گیا ہے یعنی جب یہ ہوگا تو وہ انہیں بتا دے گا اس دن جو وہ عمل کیا کرتے تھے اچھا یا برا؟ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کے بارے میں یعنی ان کے اعمال کے بارے میں اور دیگر چیزوں کے بارے میں علم رکھنے والا ہے۔

سورة الاحزاب

مدينة وهي ثلث وسبعون اٰية
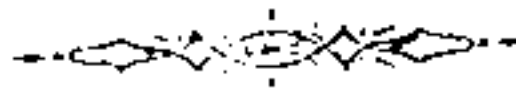
(یہ مدنی سورۃ ہے اور اس میں تہتر آیات ہیں)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الۡكٰفِرِيۡنَ وَالۡمُنٰفِقِيۡنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا(۱)

وَّاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا(2)

وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا(3)

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِْ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ ۚ

(ياَيها النبى اتق الله) دُمْ على تقواه (وَلَا تُطِعِ الكافرين والمنافقين) فيما يخالف شريعتك (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيۡمًا) بما يكون قبل كونه (حَكِيۡمًا) فيما يخلقه.

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہو یعنی اس کے تقویٰ پر برقرار ہو اور کافروں اور منافقین کی پیروی نہ کرو، اس چیز کے بارے میں جو وہ تمہاری شریعت کی مخالفت میں کرتے ہیں، بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کا علم رکھتا ہے جو ہوگی اس کے ہونے سے پہلے (علم رکھتا ہے)

(واتبع مَا يوحى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ) اى القرآن (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا) وفى قراء ة (يعملون) بالتحتانية.

اور تم پیروی کرو اس چیز کی جو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری طرف وحی کی گئی ہے یعنی قرآن بے شک اللہ تعالیٰ تمہارے عمل سے باخبر ہے، ایک قرأت کے مطابق اسے "تحتانیہ" کے طور پر يَعۡمَلُوۡنَ (یعنی جمع مذکر حاضر کی بجائے جمع مذکر غائب کے صیغے کے طور پر پڑھا جائے گا)

(وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ) فى امرك (وكفى بالله وكيلا) حافظا لك وامته تبع له فى ذلك كله.

اور تم اللہ پر توکل کرو اپنے معاملے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کارساز ہونے کے حوالے سے کافی ہے، یعنی تمہاری حفاظت کرنے کے حوالے سے اس تمام معاملے میں نبی اکرم کی امت آپ کی تابع شمار ہوگی۔

وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَ كُمْ اَبْنَآءَ كُمْ ط ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ط وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ (4)

(مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهٖ) ردًّا على من قال من الكفار :إن له قلبين يعقل بكل منهما افضل من عقل محمد (وَمَا جَعَلَ اَزواجكم الائ‍ء) بهمزة وياء وبلا ياء (تَظَّهَّرُوْنَ) بلا الف قبل الهاء وبها، والتاء الثانية في الاصل مدغمة في الظاء (مِنْهُنَّ) يقول الواحد مثلًا لزوجته: انت عليّ كظهر امي (امهاتكم) اي كالامهات في تحريمها بذلك المعدّ في الجاهلية طلاقًا، وانما تجب به الكفارة بشرطه كما ذكر في سورة (المجادلة) (وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَ كُمْ) جمع دعيّ وهو من يدعي لغير ابيه ابنا له (اَبْنَاءَ كُمْ) حقيقة (ذلكم قَوْلُكُم بأفواهكم) اي اليهود والمنافقين لما قالوا لما تزوّج النبي صلى اللّٰه عليه وسلم زينب بنت جحش التي كانت امراة زيد بن حارثة الذي تبناه النبي صلى اللّٰه عليه وسلم، قالوا تزوّج محمد امراة ابنه، فاكذبهم اللّٰه تعالٰى في ذٰلك (واللّٰه يَقُوْلُ الحق) في ذٰلك (وَهُوَ يَهْدِى السبيل) سبيل الحق.

اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔ یہ ان کفار کی تردید ہے جو یہ کہتے تھے کہ ان کے دو دل ہیں۔ جن میں سے ہر ایک سمجھ بوجھ رکھتا ہے اور اس حوالے سے وہ عقل میں نبی اکرم سے بہتر ہیں اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) تمہاری بیویوں کو نہیں بنایا یہاں پر لفظ ''اللائی'' ہمزہ اور ''ی'' کے ساتھ بھی ہے اور اس کے بغیر بھی۔ جن کے ساتھ تم ظہار کرتے ہو اس میں ''ہ'' سے پہلے ''ا'' ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی اور اصل میں دوسری ''ت'' کو ''ظ'' میں مدغم کیا گیا ہے، ان میں سے ایک شخص اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ تم میرے لئے میری ماں کی پشت کی طرح قابل احترام ہو، (اپنی ماؤں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے) یعنی وہ حرمت میں ماؤں کی طرح ہیں، زمانہ جاہلیت میں لوگ اسے طلاق شمار کرتے تھے لیکن اس کے ذریعے صرف کفارہ لازم ہوتا ہے جو شرائط کے ہمراہ ہے جس کا ذکر سورۃ ''مجادلہ'' میں کیا گیا ہے۔

اور اس نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) نہیں بنایا ہے جن کے بارے میں دعویٰ کیا جاتا ہے یہ لفظ ''دعی'' کی جمع ہے یہ اس شخص کو کہا جاتا ہے جسے اس کے حقیقی باپ کی بجائے کوئی دوسرا شخص اپنے بیٹے کے طور پر بلائے، تمہارے بیٹے یعنی حقیقت کے اعتبار سے یہ تمہاری بات ہے جو تمہارے منہ سے تعلق رکھتی ہے یعنی یہودیوں اور منافقین (کی بات) جب انہوں نے یہ کہا جس وقت نبی اکرم نے سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تھی جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ تھیں جنہیں نبی اکرم نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا، انہوں نے یہ کہا تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیٹے کی (سابقہ) بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کو غلط قرار دیا اور اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے یعنی اس

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ۭ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَآ اَخْطَاْتُمْ بِهٖ ۙ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(5)

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا ۭ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا(6)

بارے میں اور وہ راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے یعنی حق کے راستے کی طرف۔

(ادعوهم لِاٰبَآئِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ) اَعدل (عِنْدَ اللّٰه فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا اٰبَآءَ هُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدين ومواليكم) بنو عمكم (وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ) في ذٰلك (ولكن) في (مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ) فيه وهو بعد النهي (وَكَانَ اللّٰه غَفُوْرًا) لما كان من قولكم قبل النهي (رَّحِيْمًا) بكم في ذٰلك

تم انہیں ان کے (حقیقی) باپوں کے حوالے سے بلاؤ یہ انصاف یعنی عدل کے زیادہ مناسب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا پتہ نہ ہو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں اور آزاد کردہ غلام ہیں۔ (مصنف کہتے ہیں یہاں لفظ ''مَوَالِيْكُمْ'' کا مطلب) چچازاد ہے اور تم پر کوئی حرج نہیں اس چیز کے بارے میں جو تم غلطی سے کر لو اس حوالے سے' لیکن اس چیز کے بارے میں (حرج ہے) جو تم جان بوجھ کر کرو اس بارے میں یعنی اس کی ممانعت کے حکم کے بعد اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے، ممانعت سے پہلے تمہاری کہی ہوئی باتوں کی اور رحم کرنے والا ہے اس بارے میں تم پر۔

(النبي اَولٰى بالمؤمنين مِنْ اَنْفُسِهِمْ) فيما دعاهم اِليه ودعتهم اَنفسهم اِلى خلافه (واَزواجه اَمهاتهم) في حرمة نكاحهن (وَاُولُوا الْاَرْحَامِ) ذوو القرابات (بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ) في الْاِرث (فِيْ كتاب اللّٰه مِنَ المؤمنين والمهاجرين) اَى من الْاِرث بالْاِيمان والهجرة الذى كان اَول الْاِسلام فنسخ (اِلَّا) لكن (اَن تَفْعَلُوْٓا اِلٰى اَوْلِيَآئِكُمْ مَّعْرُوْفًا) بوصية فجائز (كَانَ ذٰلِكَ) اَى نسخ الْاِرث بالْاِيمان والهجرة بِاِرث ذوى الْاَرحام (في الكتاب مَسْطُوْرًا) واَريد بالكتاب في الموضعين اللّوح المحفوظ.

''نبی'' مومنین کے نزدیک ان کی جان سے زیادہ قریب ہیں اس بارے میں جس کی طرف انہوں نے ان لوگوں کو دعوت دی اور ان کے نفس نے اس کے خلاف کی طرف بلایا اور اس (نبی) کی ازواج ان (مومنین) کی مائیں ہیں یعنی ان کے ساتھ

وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۠ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا(7)

لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَاَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا(8)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا

شادی کرنے کے حرام ہونے کے اعتبار سے اور وہ رشتے دار ہیں یعنی قرابت دار ہیں ان میں سے کوئی ایک دوسرے کی بہ نسبت زیادہ قریب ہوگا یعنی وراثت میں۔ اللہ کی کتاب میں (یہ حکم موجود ہے) مومنین کے لئے اور ہجرت کرنے والوں کے لئے یعنی وراثت کے حکم کا تعلق ایمان اور ہجرت کے ساتھ ہے۔ جو ابتداء اسلام میں تھا پھر اسے منسوخ کر دیا گیا البتہ اگر تم اپنے دوستوں کے ساتھ بھلائی کرو یعنی وصیت کرو تو یہ جائز ہے' وہ تھا یعنی ایمان اور ہجرت کی وجہ سے وراثت کا حکم (منسوخ ہوگیا) قریبی رشتے داروں کو وارث قرار دینے (کے حکم کے ذریعے) کتاب میں لکھا ہوا، یہاں دونوں جگہ پر کتاب سے مراد ''لوح محفوظ'' ہے۔

(وَ) اذكر (اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النبيين مِيْثَاقَهُمْ) حين أُخرجوا من صلب آدم، كالذّرّ جمع ذَرَّة: وهي أَصغر النمل (وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وإبراهيم وموسى وَعِيْسَى ابن مَرْيَمَ) بأن يعبدوا الله ويدعوا إلى عبادته، وذكر الخمسة من عطف الخاص على العام (وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ ميثاقا غَلِيْظًا) شديدًا بالوفاء بما حُمِّلُوْهُ وهو اليمين بالله تعالٰى.

اور یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے پختہ عہد لیا اس وقت جب انہیں آدم کی پشت میں سے چیونٹیوں کی طرح نکالا گیا، یہ لفظ ''ذر'' لفظ ''ذرہ'' کی جمع ہے جو چھوٹی چونٹی کو کہتے ہیں اور تم سے بھی (عہد لیا) اور نوح سے ابراہیم سے، موسیٰ سے، عیسیٰ بن مریم سے کہ وہ اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کی عبادت کی طرف دعوت دیں گے ان پانچ حضرات کا تذکرہ خاص کا عطف عام پر ہے اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا یعنی جسے پورا کرنے میں شدت اختیار کی جائے یعنی انہیں اس کا پابند کیا گیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم تھی۔

ثم أخذ الميثاق (لِيَسْاَلَ) الله (الصادقين عَنْ صِدْقِهِمْ) في تبليغ الرسالة تبكيتًا للكافرين بهم (وَاَعَدَّ) تعالٰى (للكافرين) بهم (عَذَابًا اَلِيْمًا) مؤلمًا هو عطف على أخذنا.

پھر اس نے عہد لیا تاکہ وہ سوال کرے یعنی اللہ تعالیٰ سچے لوگوں سے ان کے سچ کے بارے میں یعنی رسالت کی تبلیغ کے حوالے سے تاکہ اس کے ذریعے کافروں کو خاموش کیا جا سکے اور اس نے تیار کیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے کفر کرنے والوں کے لئے اس وجہ سے دردناک عذاب یعنی الم دینے والا، اس کا عطف لفظ ''اخذنا'' پر ہے۔

لَمْ تَرَوْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا (9)

اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا (10)

هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا (11)

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ) من الكفار متحزبون أيام حفر الخندق (فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا) من الملائكة (وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) بالتاء من حفر الخندق، و (يعملون) بالياء من تحزيب المشركين (بَصِيْرًا).

اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو یاد کرو جو اس نے تم پر کی جب تمہارے پاس لشکر آ گئے یعنی کفار جو مختلف لشکروں کی شکل میں تھے خندق کھودنے کے موقع پر، پس ہم نے ان پر ہوا بھیجی اور ایسے لشکر بھیجے جنہیں تم نہیں دیکھ سکتے یعنی فرشتے اور اللہ تعالیٰ تمہارے عمل کو ملاحظہ فرما رہا تھا، اگر اس لفظ ''تعملون'' کو ''ت'' کے ساتھ پڑھا جائے (یعنی جمع مذکر حاضر کے صیغے کے طور پر) تو اس سے مراد خندق کھودنے والے لوگ ہونگے اور اگر اسے ''ی'' کے ساتھ پڑھا جائے (جمع مذکر غائب کے صیغے کے طور پر) تو اس سے مراد مشرکین کے لشکر (کے افراد) ہوں گے۔

(اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ) من أعلى الوادي وأسفله من المشرق والمغرب (وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبصار) مالت عن كل شيء إلى عدوّها من كل جانب (وَبَلَغَتِ القلوب الحناجر) جمع حنجرة وهي منتهى الحلقوم من شدّة الخوف (وَتَظُنُّوْنَ باللّٰه الظنونا) المختلفة بالنصر واليأس.

جب وہ تمہارے پاس آئے تمہارے اوپر کی طرف سے تمہارے نیچے کی طرف سے یعنی وادی کے بالائی حصے کی طرف سے اور زیریں حصے کی طرف سے جو مشرق اور مغرب کی سمت میں ہے اور جب آنکھیں ٹیڑھی ہو گئیں یعنی ہر طرف سے ہٹ کر دشمن کی طرف لگ گئیں اور دل حلق تک پہنچ گئے یہ لفظ ''حناجر'' لفظ ''حنجرۃ'' کی جمع ہے جو حلقوم کے آخری حصے کو کہتے ہیں یعنی خوف کی شدت کی وجہ سے ایسا ہوا اور تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بارے میں مخصوص گمان کیا یعنی مدد اور مایوسی کے حوالے سے اختلاف (والا گمان تھا)

(هُنَالِكَ ابتلي المؤمنون) اختُبروا ليتبين المخلص من غيره (وَزُلْزِلُوْا) حُرّكوا (زِلْزَالًا شَدِيْدًا) من شدّة الخوف و الفزع.

اس مقام پر اہل ایمان کو آزمائش میں مبتلا کیا گیا تا کہ پتہ چلایا جا سکے کہ اخلاص والا اور اخلاص کے بغیر کون ہے اور انہیں ہلایا گیا یعنی حرکت دی گئی تیزی سے ہلا کر یعنی خوف اور اندیشے کی شدت (کی شکل میں)

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا(12)
وَاِذْقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَيَسْتَاْذِنُ فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِىَّ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ ۚ اِنْ يُّرِيْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا(13)
وَلَوْ دُخِلَتْ عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَاوَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيْرًا(14)

(وَ) اذكر (اِذْ يَقُوْلُ المنافقون والذين فِىْ قُلُوْبِهِم مَّرَضٌ) ضعف اعتقاد (مَّا وَعَدَنَا اللّٰه وَرَسُوْلُهٗ) بالنصر (اِلَّا غُرُورًا) باطلًا.

اور یاد کرو جب منافقین نے اور جن کے دلوں میں بیماری تھی یعنی کمزور عقیدہ انہوں نے یہ کہا اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ جو وعدہ کیا یعنی مدد کا وہ صرف غرور یعنی باطل (جھوٹا) تھا۔

(وَاِذْ قَالَت طَّآئِفَةٌ مِّنْهُم) اى المنافقين (مِّنْهُمْ يااَهل يَثْرِبَ) هي اَرض المدينة، ولم تصرف للعلمية ووزن الفعل (لَا مُقَامَ لَكُمْ) بضم الميم وفتحها :اَى لا اِقامة ولا مكانة (فارجعوا) اِلى منازلكم من المدينة وكانوا خرجوا مع النبى صلى الله عليه وسلم اِلى سلع جبل خارج المدينة للقتال (وَيَسْتَئذِنُ فَرِيقٌ مِّنْهُمُ النبى) في الرجوع (يَقُوْلُوْنَ اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ) غير حصينة يخشى عليها، قال تعالٰى :(وَمَا هِىَ بِعَوْرَةٍ اِن) ما (يُرِيدُوْنَ اِلَّا فِرارًا) من القتال.

اور جب ان میں سے ایک گروہ نے یعنی منافقین نے یہ کہا اے یثرب والو! اس سے مراد مدینے کی سرزمین ہے اسے منصرف کے طور پر نہیں پڑھا جا سکتا کیونکہ یہ علم بھی ہے اور فعل کے وزن پر بھی ہے، تمہارے لئے کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہے اس میں ''م'' پر پیش اور زبر دونوں پڑھے جا سکتے ہیں یعنی نہ ٹھہرنا ہے اور نہ ہی جگہ ہے تو تم لوٹ جاؤ مدینے میں اپنے گھروں کی طرف، یہ لوگ نبی اکرم کے ہمراہ جنگ کرنے کے لئے ''سلع'' پہاڑ تک آئے تھے جو مدینہ منورہ سے باہر ہے، تو ان میں سے ایک گروہ نے نبی سے اجازت مانگی یعنی واپس جانے کی، انہوں نے یہ کہا کہ ہمارے گھر محفوظ نہیں ہیں ان (پر حملہ ہونے) کا اندیشہ ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ گھر ''عورت'' (یعنی غیر محفوظ) نہیں ہیں وہ لوگ صرف فرار اختیار کرنا چاہتے ہیں یعنی جنگ سے۔

(وَلَوْ دُخِلَتْ) اَى المدينة (عَلَيْهِمْ مِّنْ اَقْطَارِهَا) نواحيها (ثُمَّ سُئِلُوْا) اَى سألهم الداخلون (الفتنة) الشرك (لَاٰتَوْهَا) بالمدّ والقصر :اَى اَعطوها وفعلوها (وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا يَسِيرًا).

اور اگر داخل ہو جاتے یعنی مدینہ منورہ میں ان پر اس کے کناروں کی طرف سے یعنی نواحی علاقے کی طرف سے پھر ان سے پوچھا جاتا یعنی داخل ہونے والے ان سے مطالبہ کرتے فتنے کا یعنی شرک کا تو وہ ضرور اس تک آتے اس کو ''مد'' کے ہمراہ

وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا يُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ۭ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا (15) عن الوفاء به

قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا (16)

قُلْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً ۭ وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (17)

قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ مِنْكُمْ وَالْقَاۗىِٕلِيْنَ لِاِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا ۚ وَلَا يَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِيْلًا (18)

اور قصر کے طور پر پڑھا جا سکتا ہے یعنی وہ اسے دیتے (جب مد کے ساتھ ہو) یا وہ ایسا کرتے (جب وہ قصر کے طور پر ہو) انہوں نے اس کا صرف ذرا سی دیر کے لئے انتظار کرنا تھا۔

اور اس سے پہلے بھی ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ پیٹھ نہیں پھیریں گے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا یعنی اسے پورا کرنے کے حوالے سے حساب لیا جائے گا۔

(قُلْ لَّنْ يَّنْفَعَكُمُ الفرار اِنْ فَرَرْتُمْ مِّنَ الموت اَوِ القتل وَاِذًا) اِن فررتم (لَّا تُمَتَّعُوْنَ) فی الدنیا بعد فرارکم (اِلَّا قَلِيْلًا) بقية آجالكم.

تم فرما دو فرار اختیار کرنا تمہیں فائدہ نہیں دے گا اگر تم موت یا قتل سے راہ فرار اختیار کرتے ہو اس صورت میں یعنی اگر تم فرار ہو جاؤ تو تمہیں تمہارے فرار ہونے کے بعد دنیا میں صرف تھوڑا سا فائدہ ملے گا جو تمہاری بقیہ زندگی (کی صورت میں ہوگا)

(قُلْ مَنْ ذَا الذی يَعْصِمُكُمْ) يجيركم (مِّنَ اللّٰه اِنْ اَرَادَ بِكُمْ سُوْۗءًا) هلاكًا وهزيمة (اَوْ) يصيبكم بسوء اِن (اَرَادَ) الله (بِكُمْ رَحْمَةً) خيرًا (وَلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰه) اى غيره (وَلِيًّا) ينفعهم (وَلَا نَصِيْرًا) يدفع الضُّرَّ عنهم.

تم فرما دو تمہیں کون بچائے گا یعنی تمہیں کون پناہ دے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر وہ تمہارے لئے برائی کا ارادہ کرے یعنی ہلاکت اور شکست کا یا پھر (کون) تمہیں برائی پہنچائے گا اگر وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) تمہارے لئے رحمت یعنی بھلائی کا ارادہ کرے وہ اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ یعنی کسی اور کو نگران نہیں پائیں گے جو انہیں نفع دے اور مددگار نہیں پائیں گے جو ان سے تکلیف کو دور کرے۔

(قَدْ يَعْلَمُ اللّٰه المعوقين) المثبطين (مِنْكُمْ والقآئلين لِاخوانهم هَلُمَّ) تعالَوا (اِلَيْنَا وَلَا يَاْتُوْنَ البَاْس) القتال (اِلَّا قَلِيْلًا) رياء وسمعة.

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو تم میں سے روکنے والے ہیں یعنی منع کرنے والے ہیں اور اپنے بھائیوں سے یہ کہنے والے آؤ! یعنی ہماری طرف آجاؤ اور تکلیف یعنی جنگ کی طرف بہت تھوڑے لوگ جاتے ہیں جو دکھاوے اور ریاکاری کے طور

اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَإِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِیْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ؕ اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (19)

يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ ؕ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا (20)

پر ایسا کرتے ہیں۔

(اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ) بالمعاونة جمع شحيح :وهو حال من ضمير يأتون (فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِیْ) كنظر او كدوران الذى (يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ) اى سكراته (فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ) وحيزت الغنائم (سَلَقُوْكُمْ) آذوكم او ضربوكم (بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ) اى الغنيمة يطلبونها (اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا) حقيقة (فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ) الإحباط (عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا) بإرادته .

وہ تمہارے ساتھ بخل سے کام لیتے ہیں یعنی تعاون کرنے میں (اَشِحَّةً) یہ لفظ ''شحیح'' کی جمع ہے اور یہ لفظ ''یَاْتُوْنَ'' کی ضمیر کا حال واقع ہو رہا ہے پھر جب خوف آ جائے تو تم انہیں دیکھو گے کہ وہ تمہاری طرف دیکھیں گے ان کی آنکھیں ادھر ادھر گھوم رہی ہونگی وہ اس طرح دیکھیں گے یا وہ گھومنا اس طرح ہوگا جس پر موت آ جائے یعنی موت کی سختیاں آ جائیں اور جب وہ خوف چلا جائے اور مال غنیمت اکٹھا ہو جائے تو وہ تمہیں طعنے دیں یعنی اذیت پہنچائیں اور مثالیں دیں۔ تیز زبانوں کے ذریعے گویا وہ بھلائی کے لالچی ہیں یعنی مال غنیمت طلب کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان نہیں لائے یعنی حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کو ضائع کر دیا اور وہ یعنی ضائع کرنا اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے یعنی اس کے ارادے کے ہمراہ۔

(يَحْسَبُوْنَ الْاَحزاب) من الكفار (لَمْ يَذْهَبُوْا) إلى مكة لخوفهم منهم (وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحزاب) كرّة أخرى (يَوَدُّوْا) يتمنوا (لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِى الْاَعراب) اى كائنون فى البادية (يَسْئَلُوْنَ عَنْ اَنْبَآئِكُمْ) أخباركم مع الكفار (وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ) هذه الكرّة (مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا) رياء وخوفا من التعيير .

وہ گروہوں کے بارے میں یہ گمان کرتے ہیں یعنی کفار کے بارے میں کہ وہ لوگ نہیں گئے مکہ کی طرف ایسا ان کے خوف کی وجہ سے ہے اور اگر وہ گروہ آ جائیں یعنی دوسری مرتبہ تو وہ یہ پسند کریں گے یعنی یہ آرزو کریں گے کاش وہ لوگ دیہات میں رہ رہے ہوتے یعنی دیہاتی زندگی بسر کرتے، وہ تم سے ہماری خبریں دریافت کریں گے یعنی کفار کے ساتھ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (21)

وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا (22)

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (23)

تمہارے (جنگ کے نتائج) اور اگر وہ تمہارے درمیان ہوتے اس مرتبہ بھی تو انہوں نے جنگ میں تھوڑا سا حصہ لینا تھا (وہ بھی) دکھاوے کے طور پر یا شرمندگی کے خوف سے۔

(لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ) بكسر الهمزة وضمها (حَسَنَةٌ) اقتداء به في القتال والثبات في مواطنه (لِمَنْ) بدل من (كَانَ يَرْجُوْا اللّٰه) يخافه (واليوم الآخر وَذَكَرَ اللّٰه كَثِيْرًا) بخلاف من ليس كذلك.

تمہارے لئے اللہ کے رسول (کی سیرت) میں نمونہ ہے اس لفظ (اسوہ) کو ''ء'' پر زبر اور پیش دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے، بہترین (نمونہ) یعنی جنگ کرنے میں ان کی پیروی کرنا اور اپنی جگہ پر ثابت قدم رہنا یہ اس شخص کے لئے ہے یہ لفظ ''من'' کا بدل ہے جو اللہ تعالیٰ کی امید رکھتا ہو یعنی اس کا خوف رکھتا ہو اور آخرت کے دن کا بھی اور وہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرتا ہو اس کے برعکس وہ شخص جو ایسا نہیں کرتا۔

(وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ) من الكفار (قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ) من الابتلاء والنصر (وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ) في الوعد (وَمَا زَادَهُمْ) ذلك (اِلَّا اِيْمَانًا) تصديقًا بوعد الله (وَتَسْلِيْمًا) لامره.

جب اہل ایمان نے (دشمن کے) لشکروں کو دیکھا یعنی کفار کے تو انہوں نے یہ کہا یہ وہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا تھا یعنی اس آزمائش اور مدد کا تو اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول سچے ہیں اپنے وعدے میں اور اس بات نے ان لوگوں کے ایمان میں یعنی اللہ کے وعدے کی تصدیق میں اضافہ ہی کیا اور اس کے حکم کی فرمانبرداری میں بھی (اضافہ ہی کیا)

(مِنَ المؤمنين رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عاهدوا اللّٰه عَلَيْهِ) من الثبات مع النبي صلى الله عليه وسلم (فَمِنْهُمْ مَّنْ قضى نَحْبَهٗ) مات او قُتل في سبيل الله (وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ) ذلك (وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) في

لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(24)

وَرَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا(25)

وَاَنْزَلَ الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَقَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ فَرِیْقًا(26)

العهد، وهم بخلاف حال المنافقين.

اہل ایمان میں سے بعض وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دکھایا یعنی وہ نبی اکرم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور ان میں سے بعض وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی منت کو پورا کیا یعنی وہ فوت ہو گئے یا اللہ کی راہ میں قتل کر دیے گئے اور بعض ان میں سے وہ لوگ ہیں جو اس کا انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی یعنی اس عہد میں اور یہ منافقین کی حالت کے برعکس ہیں۔

(لِّیَجْزِیَ اللّٰه الصادقين بِصِدْقِهِمْ وَیُعَذِّبَ المنافقين اِنْ شَآءَ) بأن يميتهم على نفاقهم (اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا) لمن تاب (رَّحِیْمًا) به.

یہ اس لئے ہے تاکہ اللہ تعالیٰ سچے لوگوں کو ان کے سچ کا بدلہ دے اور منافقین کو عذاب دے اگر وہ چاہے یعنی انہیں ان کے نفاق پر موت دے یا ان کو توبہ کی توفیق دے بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اس شخص کے لئے جو توبہ کرے اور رحم کرنے والا ہے اس شخص پر۔

(وَرَدَّ اللّٰه الذين كَفَرُوْا) أي الأحزاب (بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا) مرادهم من الظفر بالمؤمنين (وَكَفَى اللّٰه المؤمنين القتال) بالريح والملائكة (وَكَانَ اللّٰه قَوِیًّا) على إيجاد ما يريده (عَزِیْزًا) غالبًا على أمره.

اور اللہ تعالیٰ نے واپس کر دیا ان کفار کو یا ان کے لشکروں کو ان کی جلن کے ہمراہ وہ کسی بھلائی تک نہیں پہنچ سکے یعنی اپنی مراد کو نہیں پا سکے جو کامیابی کی شکل میں ہوتی' مومنین کے مقابلے میں اور اللہ تعالیٰ جنگ میں مومنین کی مدد کرنے کے لئے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنگ میں مومنین کی کفایت کی' ہوا اور فرشتوں کے ذریعے' اللہ تعالیٰ قوی ہے اس چیز کو نافذ کرنے میں جس کا وہ ارادہ کرے اور عزیز ہے یعنی غالب ہے اپنے فیصلے میں۔

(وَاَنْزَلَ الذين ظاهروهم مِّنْ اَهْلِ الكتاب) أي قريظة (مِنْ صَیَاصِیْهِمْ) حصونهم، جمع

وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا (27)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (28)

وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (29)

صيصة وهو ما يُتحصن به (وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرعب) الخوف (فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ) منهم وهم المقاتلة (وَتَاْسِرُوْنَ فَرِيْقًا) منهم :اى الذرارى.

اوراس نے نازل کیا ان لوگوں پر جنہوں نے (اہل کتاب نے) ان کی مدد کی یعنی قبیلہ قریظہ کے لوگوں نے اپنے قلعوں کے ذریعے یہ لفظ صیصۃ کی جمع ہے اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی پناہ میں آیا جائے اوراس نے ڈال دیا ان لوگوں کے دلوں میں خوف، ان میں سے ایک فریق کو تم نے قتل کیا اور یہ جنگجو لوگ تھے اور ایک فریق کو تم نے قیدی بنا لیا اس سے مراد ان کے بچے ہیں۔

(وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا) بعد وهي خيبر :اُخذت بعد قريظة (وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا).

اوراس نے تمہیں زمین کا بستیوں کا اور اموال کا وارث بنایا اوراس زمین کا جسے تم نے روندا نہیں ہے (یعنی جنگ نہیں کی) اس کے بعد اس سے مراد یہ خیبر کی زمین ہے جو قریظہ کے بعد قبضے میں لی گئی اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

(يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ) وهُنَّ تسع وطلبن منه من زينة الدنيا ما ليس عنده (اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ) اى متعة الطلاق (وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا) اُطلقكنّ من غير ضرار.

اے نبی! تم اپنی بیویوں سے کہہ دو یہ نو خواتین تھیں انہوں نے نبی اکرم سے دنیاوی آسائشوں سے متعلق ان چیزوں کا مطالبہ کیا جو (بظاہر) آپ کے پاس نہیں تھیں اگر تم دنیاوی زندگی چاہتی ہو اوراس کی آسائشیں چاہتی ہو تو آگے آؤ میں تمہیں متاع دیتا ہوں یعنی وہ جو طلاق کے وقت ساز وسامان دیا جاتا ہے اور میں تمہیں اچھے طریقے سے الگ کر دیتا ہوں یعنی کوئی نقصان پہنچائے بغیر تمہیں الگ کر دیتا ہوں۔

(وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ) اى الجنة (فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا(30)

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا۝(31)

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا(32)

بإرادة الآخرة (اَجْرًا عَظِيْمًا) اى الجنة، فاخترن الآخِرَة على الدنيا .

اور اگر تم اللہ تعالیٰ اس کے رسول اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہو یعنی جنت کا تو اللہ تعالیٰ نے تم میں سے نیکی کرنے والی خواتین کے لئے تیار کیا ہے' آخرت کے ارادے کے تحت' عظیم اجر یعنی جنت، تو ان ازواج نے دنیا کے مقابلے میں آخرت کو اختیار کیا۔

(يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ) بفتح الياء وكسرها :اى بُيِّنَت، او هي بينة (يُضَاعَفْ) وفي قراء ة يضعَّف بالتشديد، وفي اخرى نُضَعِّف بالنون معه ونصب العذاب (لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ) ضعفي عذاب غيرهنّ :اى مثليه (وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا).

• اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو کوئی واضح فحاشی کا ارتکاب کرے اس میں "ی" کے اوپر "زبر" بھی پڑھی جا سکتی ہے اور "زیر" بھی پڑھی جا سکتی ہے یعنی وہ چیز جسے واضح کر دیا گیا ہے یا جو واضح ہو تو اس کے لئے دوگنا ہو گا ایک قرأت کے مطابق اس کو یُضَعَّفُ یعنی شد کے ہمراہ پڑھا جائے گا اور ایک قرأت میں اس کو نُضَعِّفُ پڑھا جائے گا یعنی "ن" کے ہمراہ اس صورت میں لفظ عذاب پر "زبر" آئے گی اس کے لئے عذاب دوگنا یعنی دیگر خواتین کے مقابلے میں دوگنا یعنی دو کی مانند اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔

(وَمَنْ يَّقْنُتْ) يطع (مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ) اى مثلَي ثواب غيرهنّ من النساء، وفي قراء ة بالتحتانية في تعمل ونؤتها (وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا) في الجنة زيادة .

اور جو قنوت کرے یعنی فرمانبردار ہو تم میں سے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اور وہ نیک عمل کرے تو ہم اسے دو مرتبہ اجر دیں گے یعنی دیگر خواتین کے مقابلے میں دوگنا اجر اور ثواب، ایک قرأت کے مطابق لفظ تعمل اور نؤتها میں قرأت تحتانیہ ہو گی اور ہم نے اس کے لئے تیار کیا ہے معزز رزق یعنی جنت' اس کے علاوہ بھی۔

(يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ) كجماعة (مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ) الله فإنكنّ اعظم (فَلَا تَخْضَعْنَ

وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (33) وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا (34)

بِالْقَوْلِ) للرجال (فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ) نفاق (وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا) من غير خضوع.

اے نبی کی بیویو! تم عام خواتین کی طرح نہیں ہو یعنی دیگر خواتین کے گروہ کی طرح نہیں ہو اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہو کیونکہ تم زیادہ عظمت کی مالک ہو لہٰذا تم مردوں سے بات کرتے ہوئے نرمی سے بات نہ کرو کہ جس شخص کے دل میں بیماری یا نفاق ہو وہ کوئی لالچ کرے اور تم مناسب طریقے سے بات کرو یعنی کسی نرمی کے بغیر۔

(وَقَرْنَ) بكسر القاف وفتحها (فِىْ بُيُوْتِكُنَّ) من القرار، وأصله :اقررن، بكسر الراء وفتحها من قررت بفتح الراء وكسرها، نقلت حركة الراء إلى القاف وحذفت مع همزة الوصل (وَلَا تَبَرَّجْنَ) بترك إحدى التاء ين من أصله (تَبَرُّجَ الجاهلية الاولى) أى ما قبل الاسلام من إظهار النساء محاسنهن للرجال، والإظهار بعد الإسلام مذكور فى آية (وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) (وَاَقِمْنَ الصلاة وَاٰتِيْنَ الزكواة وَاَطِعْنَ اللّٰه وَرَسُوْلَهٗ اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرجس) الإثم يا (اَهْلَ البيت) أى نساء النبى صلى الله عليه وسلم (وَيُطَهِّرَكُمْ) منه (تَطْهِيرًا).

''اور ٹھہری رہو'' اس میں قرن کے قاف پر زیر اور زبر دونوں طرح سے ہے۔ ''اپنے گھروں میں'' یہ لفظ قرار سے ماخوذ ہے اور اصل میں یہ اقررن تھا یعنی ق پر زیر اور زبر دونوں طرح سے اور قررت سے بنا' اس میں راء کی حرکت ''ق'' کو دے دی اور ہمزہ وصل کے ساتھ اسے بھی حذف کر دیا گیا۔

''اور تم بے پردہ نہ ہو'' اس میں دراصل تاء دو تھیں۔ ان میں سے ایک کو حذف کر دیا۔ ''پہلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح'' اس سے مراد یہ ہے کہ اسلام سے قبل عورتیں مردوں کے سامنے اپنے حسن کا اظہار کیا کرتی تھیں لیکن اسلام نے اس سے روک دیا اور یہ حکم دیا کہ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں اور نماز قائم کریں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے۔ اے اہل بیت یعنی اے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور تمہیں اس سے خوب اچھی طرح پاک کر دے۔

(واذكرن مَا يتلى فِىْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيات اللّٰه) القرآن (والحكمة) السنة (اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا) بجميع خلقه.

اور جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں' اسے یاد کرو یعنی قرآن پاک اور حکمت یعنی سنت اور بے شک

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَٰتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَٰتِ وَالْقَٰنِتِينَ وَالْقَٰنِتَٰتِ وَالصَّٰدِقِينَ وَالصَّٰدِقَٰتِ وَالصَّٰبِرِينَ وَالصَّٰبِرَٰتِ وَالْخَٰشِعِينَ وَالْخَٰشِعَٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَٰتِ وَالصَّٰٓئِمِينَ وَالصَّٰٓئِمَٰتِ وَالْحَٰفِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَٰفِظَٰتِ وَالذَّٰكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّٰكِرَٰتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا(35)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا(36)

اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور خبر رکھنے والا ہے' اپنی تمام مخلوق کی۔

(إِنَّ المسلمين والمسلمات والمؤمنين والمؤمنات والقانتين والقانتات) المطيعات (والصادقين والصادقات) في الْإِيمان (والصابرين والصابرات) على الطاعات (والخاشعين) المتواضعين (والخاشعات والمتصدقين والمتصدقات والصائمين والصائمات والحافظين فُرُوجَهُمْ والحافظات) عن الحرام (والذاكرين الله كَثِيرًا والذاكرات أَعَدَّ الله لَهُم مَّغْفِرَةً) للمعاصي (وَأَجْرًا عَظِيمًا) على الطاعات.

بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں' مومن مرد اور مومنہ عورتیں اور فرمانبرداری کرنے والے مرد اور فرمانبرداری کرنے والی عورتیں اطاعت کرنے والے' سچے مرد اور سچی عورتیں یعنی ایمان میں سچے' اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں یہ اطاعت پر صبر سے کاربند رہنا ہے' اور خشوع یعنی تواضع کرنے والے مرد' خشوع یعنی تواضع کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں' روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں یعنی حرام سے بچنے والے۔ اور اللہ کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد اور کثرت سے یاد کرنے والی عورتیں۔ اللہ نے ان کے لئے بخشش تیار کر رکھی ہے ان کے گناہوں سے اور ان کے لئے بہت بڑا اجر بھی ہے ان کی عبادت کے عوض۔

(وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ) بالتاء والياء (لَهُمُ الْخِيَرَةُ) ى الاختيار (مِنْ أَمْرِهِمْ) خلاف أمر الله ورسوله :نزلت في عبد الله ابن جحش وأخته زينب، خطبها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد بن حارثة فكرها ذلك حين علما لظنّهما قبلُ أنّ النبي صلى الله عليه وسلم خطبها لنفسه، ثم رضيا للآية (وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَٰلًا مُّبِينًا) بيّنا، نزوّجها النبي صلى الله عليه وسلم لزيد، ثم وقع بصره عليها بعد حين فوقع في نفسه حبها وفي

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا (37)

نفس زید کراهتها، ثم قال للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم :أرید فراقها فقال : أمسك علیك زوجك کما قال تعالٰی.

اور کسی مومن مرد اور عورت کے لئے جائز نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی بات کا فیصلہ فرما دیں تو انہیں پھر اختیار ہو (ان یکون) میں تاء بھی ہوسکتا ہے اور یاء بھی۔ اور خیرۃ سے مراد ہے اختیار یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کیخلاف کوئی اختیار۔ یہ آیت عبداللہ بن جحش اور ان کی بہن زینب بنت جحش کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کے لئے نکاح کا پیغام بھیجا۔ جب انہیں زید بن حارثہ کا پتہ چلا تو انہوں نے اس بات کو پسند نہ کیا کیونکہ انہیں یہ خیال گزرا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید اپنے لئے پیغام بھیجا ہے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ زید سے شادی کے لئے رضامند ہو گئے۔

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ راہ سے بھٹک گیا صریح گمراہی۔ مبین کا مطلب ہے بین واضح۔

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح حضرت زید سے کروا دیا۔ پھر جب ایک عرصہ بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینب کو دیکھا تو آپ کے دل میں ان کی محبت جاگ اٹھی اور (اس دوران) حضرت زید کے دل میں (سیّدہ زینب کے لیے) ناپسندیدگی پیدا ہوگئی۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں زینب کو چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن آپ نے فرمایا: اپنی بیوی کو روکے رکھو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے۔

(وَاِذْ) منصوب باذکر (تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰه عَلَیْهِ) بالإسلام (وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ) بالإعتاق :وهو زید بن حارثة، کان من سبی الجاهلیة، اشتراه رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قبل البعثة وأعتقه وتبناه (اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ واتق اللّٰه) فی أمر طلاقها (وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰه مُبْدِیْهِ) مظهره من محبتها وأن لو فارقها زید تزوّجتها (وَتَخْشَی الناس) أن یقولوا تَزَوَّج زوجة ابنه (واللّٰه اَحَقُّ أن تخشاه) فی کل شیء ولتزوّجها ولا علیك من قول الناس، ثم طلقها زید وانقضت عدّتها .قال تعالٰی :(فَلَمَّا قضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا) حاجة (زوجناکها) فدخل علیها النبی صلی اللّٰه علیه وسلم

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا (38)

بغير اِذن واَشبع المسلمين خبزًا ولحمًا (لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى المؤمنين حَرَجٌ فِيْ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰه) مقضيُّه (مَفْعُولًا).

واذ یہ اُذْكُرْ کی وجہ سے مفتوحہ ہے۔ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے کہا، جس پر اللہ نے انعام کیا اسلام سے اسے نواز کر۔ اورتم نے اس پر نعمت کی، غلامی سے آزادی کی۔ یعنی زید بن حارث پر۔ وہ زمانہ جاہلیت میں قید ہو گئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت سے پہلے انہیں خرید لیا اور انہیں آزاد کر کے متبنیٰ بنا لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم زید سے فرما رہے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس روکے رکھو اور اس کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ یعنی اس کی طلاق کے معاملے میں۔ اور آپ کے دل میں جو بات چھپی ہوئی تھی اللہ تعالیٰ اسے ظاہر کرنے والا تھا۔ یعنی ان کے لئے جو آپ کے دل میں محبت تھی اسے اور یہ بات تھی کہ اگر ان کی حضرت زید سے علیحدگی ہو گئی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود ان سے نکاح کر لیں گے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اندیشہ محسوس ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لے پالک بیٹے کی مطلقہ سے نکاح کر لیا اور اللہ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ ہر معاملے میں اور تم اس سے نکاح کر لو لوگوں کی باتوں کی پرواہ کئے بغیر۔

چنانچہ حضرت زید نے حضرت زینب کو طلاق دے دی اور ان کی عدت ختم ہوئی تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: پس جب پورا کیا زید نے ان سے اپنی حاجت کو (یہاں ''وطر'' سے مراد ہے حاجت پوری کرنا) تو ہم نے اس کا نکاح آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اجازت طلب کئے بغیر ان کے پاس چلے آئے اور پھر تمام لوگوں کی روٹی اور گوشت سے ضیافت کی تا کہ اہل ایمان کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی (سابقہ) بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ ہو جبکہ وہ (بیٹے) اپنی حاجت پوری کر چکے ہوں (یعنی انہیں طلاق دے چکے ہوں) اور اللہ تعالیٰ کا امر یعنی اس کا فیصلہ جیسے وہ چاہتا ہے ہو کر رہتا ہے۔

(مَا كَانَ عَلَى النبي مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ) اَحلّ (اللّٰه لَهٗ سُنَّةَ اللّٰه) اَى كسنة اللّٰه، فَنُصِبَ بنزع الخافض (فِي الذين خَلَوْا مِنْ قَبْلُ) من الانبياء اَن لا حرج عليهم فى ذٰلك توسعة لهم فى النكاح (وَكَانَ اَمْرُ اللّٰه) فعله (قَدَرًا مَّقْدُوْرًا) مقضيًا.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حوالے سے کوئی حرج نہیں ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے یعنی حلال قرار دیا ہے۔ اس کے لئے (یہ) اللہ تعالیٰ کی سنت ہے یعنی اس کی سنت کی مانند ہے۔ یہاں پر اس لفظ کو زیر دینے والے حرف کی غیر موجودگی کی وجہ سے منصوب پڑھا گیا ہے۔ ان لوگوں کے بارے میں جو پہلے گزر چکے ہیں یعنی جو انبیاء (پہلے گزر چکے ہیں) یعنی ان کے لئے اس

الَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰہِ وَیَخْشَوْنَہٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَؕ وَکَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا(39)
مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا(40)
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا(41)

حوالے سے کوئی حرج نہیں تھا کیونکہ ان کے لئے (اس طرح کے) نکاح کی گنجائش تھی اور اللہ تعالیٰ کا امر یعنی اس کا فعل طے شدہ ہے جو مقدور ہے یعنی اس کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

(الذین) نعت للذین قبلہ (یُبَلِّغُونَ رسالات اللّٰہ وَیَخْشَوْنَہُ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہ) فلا یخشون مقالۃ الناس فیما اَحل اللّٰہ لھم (وکفی باللّٰہ حَسِیبًا) حافظًا لَاعمال خلقہ ومحاسبتھم۔

وہ لوگ یہ پہلے والے لوگوں کی صفت ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے پیغامات کی تبلیغ کی اور اس سے ڈرتے رہے۔ وہ کسی سے نہیں ڈرے صرف اللہ سے ڈرے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے جو چیز ان کے لئے حلال قرار دی تھی اس کے بارے میں وہ لوگوں کی باتوں سے نہیں ڈرے اور اللہ تعالیٰ حسیب ہونے کے اعتبار سے کافی ہے یعنی اپنی مخلوق کے اعمال کی حفاظت کرنے اور ان سے حساب لینے کے حوالے سے ہے۔

(مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِکُمْ) فلیس اَبا زید اَی والدہ فلا یحرم علیہ التزوّج بزوجتہ زینب (ولکن) کان (رَّسُوْلَ اللّٰہ وَخَاتَمَ النبیین) فلا یکون لہ ابن رجل بعدہ یکون نبیًا وفی قراءۃ بفتح التاء کآلۃ الختم :اَی بہ ختموا (وَکَانَ اللّٰہ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا) منہ باَن لا نبیّ بعدہ، وإذا نزل السید عیسی یحکم بشریعتہ۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے والد نہیں ہیں یعنی زید کے ابو نہیں ہیں یعنی اس کے والد نہیں ہیں اس لئے ان کے لئے اس کی اہلیہ زینب کے ساتھ شادی کرنا حرام نہیں ہے لیکن وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والے ہیں لہٰذا ان کے بعد ان کا کوئی بیٹا نہیں ہوگا جو نبی ہو سکے۔ ایک قرات کے مطابق ت پر زبر پڑھی جائے گی یعنی وہ آلہ (یعنی مہر) جس کے ذریعے مہر لگائی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شے کے بارے میں علم رکھتا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اور حضرت عیسیٰ بھی جب نازل ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مطابق فیصلے کریں گے۔

(یاَایھا الذین اٰمَنُوْا اذکروا اللّٰہ ذِکْرًا کَثِیْرًا)۔

اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔

وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (42)

هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (43)

تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَّاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا (44)

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (45)

وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (46)

(وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيلًا) اوّل النهار وآخره.

اور صبح وشام اس کی پاکی بیان کرو یعنی دن کے ابتدائی اور آخری حصے میں۔

(هُوَ الذى يُصَلِّى عَلَيْكُمْ) اى يرحمكم (وملائكته) اى يستغفرون لكم (لِيُخْرِجَكُمْ) ليديم اِخراجه اِياكم (مِنَ الظلمات) اى الكفر (اِلَى النور) اى الاِيمان (وَكَانَ بالمؤمنين رَحِيْمًا).

وہی ہے وہ ذات جو تم پر رحمت نازل کرتی ہے یعنی تم پر رحم کرتی ہے اور اس کے فرشتے بھی یعنی وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں نکال دے یعنی وہ تمہیں ہمیشہ کے لئے دور کردے تاریکیوں سے یعنی کفر سے۔ نور کی طرف (لے آئے) یعنی ایمان کی طرف اور وہ (اللہ تعالیٰ) اہل ایمان کے لئے (بطور خاص) رحم کرنے والا ہے۔

(تَحِيَّتُهُمْ) منه تعالٰى (يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سلام) بلسان الملائكة (وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا) هو الجنة.

سلام (کہا جائے گا) اس کی طرف سے جو برتر ہے اس دن جب وہ اس سے ملاقات کریں گے۔ لفظ سلام کے ذریعے یعنی فرشتوں کی زبانی اور اس نے ان کے لئے عزت والا اجر تیار کیا ہے۔ یعنی جنت۔

(يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا) على من اُرسلت اِليهم (وَمُبَشِّرًا) من صدّقك بالجنة (وَنَذِيرًا) منذرًا من كذبك بالنار.

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم نے تمہیں گواہ بنا کر بھیجا ہے یعنی ان لوگوں پر جن کی طرف تمہیں نازل کیا گیا ہے اور خوشخبری دینے والا یعنی انہیں جنت کی خوشخبری دینے والا جو تمہاری تصدیق کرے اور ڈرانے والا یعنی انہیں جہنم سے ڈرانے والا جو تمہاری تکذیب کرے۔

(وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ) اِلى طاعته (بِاِذْنِهٖ) بأمره (وَسِرَاجًا مُّنِيرًا) اى مثله فى الاهتداء به.

اور دعوت دینے والا اللہ کی طرف یعنی اس کی فرمانبرداری کی طرف اس کے اذن کے تحت یعنی اس کے امر کے تحت اور روشنی دینے والا سورج (یا چراغ) یعنی اس کی مانند اس حوالے سے کہ اس کے ذریعے رہنمائی حاصل کی جائے۔

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا(47)
وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا(48)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا(49)
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫ وَامْرَاَةً

(وَبَشِّرِ المؤمنين بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰه فَضْلًا كَبِيْرًا) هو الجنة .

اورتم بشارت دو اہل ایمان کو کہ ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑا فضل ہے اور وہ جنت ہے۔

(وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ) فيما يخالف شريعتك (وَدَعْ) اترك (اَذٰهُمْ) لا تجازهم عليه اِلٰى اَن تؤمر فيهم بأمر (وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰه) فهو كافيك (وكفى باللّٰه وَكِيلًا) مفوّضًا اِليه .

اورتم کافروں اور منافقوں کی پیروی نہ کرو اس چیز کے بارے میں جو وہ تمہاری شریعت کی مخالفت کرتے ہیں اور تم چھوڑ دو یعنی ترک کردو ان کی تکلیف دہ باتوں کو یعنی انہیں اس کا بدلہ نہ دو اس وقت تک جب تک تمہیں ان کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا جاتا اور اللہ پر توکل کرو۔ وہ تمہارے لئے کافی ہے اور اللہ تعالیٰ کارساز ہونے کے حوالے سے کافی ہے یعنی جب معاملہ اس کے سپرد کر دیا جائے۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ) وفي قراءة تماسّوهنّ اى تجامعوهنّ (فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا) تحصونها بالاقراء وغيرها (فَمَتِّعُوْهُنَّ) اعطوهن ما يستمتعن به، اَى اِن لم يسمّ لهن اَصدقة واِلا فلهنّ نصف المسمى فقط، قاله ابن عباس، وعليه الشافعي (وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا) خلوا سبيلهنّ من غير اِضرار .

اے ایمان والو! جب تم مومن عورتوں کے ساتھ نکاح کرو اور پھر انہیں چھونے سے پہلے انہیں طلاق دے دو۔ ایک قرات کے مطابق لفظ ''تما سو ھن'' ہے یعنی تمہارا ان کے ساتھ صحبت کرنا (یعنی اس سے پہلے) تو تمہارے حوالے سے ان پر کوئی عدت لازم نہیں ہوگی جس کی تم گنتی کرو یعنی ''قروء'' وغیرہ کے حساب سے اسے شمار کرلو۔ تو تم انہیں متاع دو یعنی انہیں وہ چیزیں دو جسے وہ استعمال کرسکیں یعنی اس صورت میں اگر ان کے لئے مہر مقرر نہ کیا گیا ہو ورنہ انہیں صرف طے شدہ مہر کا نصف ملے گا۔ یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے اور تم انہیں آرام سے الگ کردو یعنی کوئی نقصان پہنچائے بغیر ان کا راستہ چھوڑ دو۔

مُؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۚ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(50)

(يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ) مهورهن (وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ) من الكفار بالسبى كصفية وجويرية (وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ) بخلاف من لم يهاجرن (وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا) يطلب نكاحها بغير صداق (خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ) النكاح بلفظ الهبة من غير صداق (قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ) اى المؤمنين (فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ) من الاحكام بأن لا يزيدوا على اربع نسوة ولا يتزوّجوا الا بولىّ وشهود ومهر (وَ) فى (مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ) من الاماء بشراء وغيره بأن تكون الامة ممن تحلّ لمالكها، كالكتابية بخلاف المجوسية والوثنيّة، وان تستبرأ قبل الوطء (لِكَيْلَا) متعلق بما قبل ذلك (يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ) ضيق فى النكاح (وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا) فيما يعسر التحرّز عنه (رَّحِيْمًا) بالتوسعة فى ذلك۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے تمہارے لئے حلال قرار دی ہیں' تمہاری وہ بیویاں جنہیں تم ان کا اجر یعنی مہر دے دیتے ہو اور تمہاری زیر ملکیت (وہ عورتیں) جو اللہ تعالیٰ نے مال فے کے طور پر تمہیں دی ہیں یعنی جو کفار قیدی ہو کر آئے تھے جیسے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور پھوپھی کی بیٹیاں اور ماموں کی بیٹیاں اور خالہ کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی (یعنی) جنہوں نے ہجرت نہیں کی ان کا حکم مختلف ہے اور مومن عورت اگر اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہبہ کر دیتی ہے۔ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کرے یعنی وہ مہر کے بغیر اس عورت کے ساتھ نکاح کرنا چاہے۔ (یہ اجازت) صرف تمہارے لئے ہے۔ دیگر اہل ایمان کے لئے نہیں ہے یعنی کسی مہر کے بغیر لفظ ہبہ کے ذریعے نکاح کرنا۔ ہم جانتے ہیں جو ہم نے مقرر کیا ہے۔ ان پر یعنی اہل ایمان پر ان کی بیویوں کے بارے میں یعنی جو احکام (لازم کئے ہیں) یعنی وہ چار سے زیادہ خواتین کے ساتھ (بیک وقت) شادی نہیں کر سکتے اور سرپرست' گواہوں اور مہر کے بغیر بھی شادی نہیں کر سکتے۔

اور اس کے بارے میں جس کے تمہارے ہاتھ مالک ہوتے ہیں یعنی جو کنیزیں خرید کر یا کسی اور طریقے سے حاصل ہوتی ہیں بشرطیکہ وہ کنیز ہو جو (یعنی جس کے ساتھ صحبت کرنا) اس کے مالک کے لئے حلال ہو جیسے کتابیہ عورت جبکہ مجوسی اور بت پرست عورت کا حکم مختلف ہے۔ اسی طرح صحبت سے پہلے کنیز کا استبراء کروالیا جائے تاکہ تم پر کوئی حرج نہ ہو' یہ لفظ متعلق ہے

تُرْجِي مَنْ تَشَآءُ مِنهُنَّ وَتُنْوِيٓ اِلَيكَ مَنْ تَشَآءُ ط وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلا جُنَاحَ عَلَيْكَ ط ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ط وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَلِيْمًا(51)

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ط وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا(52)

ں سے پہلے کے پورے جملے کے اور (حرج سے مراد) نکاح کے معاملے میں تنگی ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے۔
ں کی جس سے بچنا مشکل ہے اور رحم کرنے والا ہے یعنی اس معاملے میں کشادگی کے حوالے سے۔

(تُرْجِي) بالهمزة والياء بدله :تؤخر (مَن تَشَآءُ مِنهُنَّ) اى ازواجك عن نوبتها (وَتُنْوِي) تضم اِلَيكَ مَنْ تَشَاءُ) منهنّ فتاتيها (وَمَنِ ابتغيت) طلبت (مِمَّنْ عَزَلْتَ) من القسمة (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ) ى طلبها وضمها اِليك، خُيّرَ في ذٰلك بعد اَن كان القسم واجبًا عليه (ذٰلك) التخيير (اَدنى) اَقرب اِلى اَن تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمآ اٰتَيْتَهُنَّ) مما ذكر المخيّر فيه (كُلُّهُنَّ) تاكيد للفاعل في رضين (والله يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ) من اَمر النساء والميل اِلى بعضهنّ، واِنما خيرناك فيهنّ تيسيرًا لميك في كل ما اَردت (وَكَانَ اللّٰه عَلِيمًا) بخلقه (حَلِيمًا) عن عقابهم.

تم پیچھے کر دو' یہ ہمزہ کے ساتھ ہے اور''ی'' اس کے بدل کے طور پر ہے یعنی تم مؤخر کر دو ان میں سے جسے چاہو یعنی اپنی زواج میں سے کسی کی باری کو اور تم ملا لو یعنی ضم کر دو' اپنے ساتھ جسے تم چاہو یعنی ان میں سے تو تم اس کے پاس چلے جاؤ اور جسے تم تلاش کرو یعنی طلب کرو ان میں سے جنہیں تم نے الگ کیا ہے تقسیم کے حوالے سے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے یعنی اسے طلب کرنے کے حوالے سے اور اپنے ساتھ چلانے کے حوالے سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اختیار بعد میں دیا گیا۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر تقسیم واجب تھی یہ یعنی اختیار دینا ادنیٰ ہے یعنی زیادہ قریب ہے اس کے کہ ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غمگین نہ ہوں اور وہ راضی رہیں اس پر جو تم نے انہیں دیا ہے یعنی جس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا گیا ہے اس کا جو تذکرہ کیا گیا ہے وہ سب یہ لفظ ''یرضین'' میں موجود فاعل کی تاکید کے لئے ہے اور تمہارے دلوں میں جو ہے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے یعنی خواتین کے بارے میں اور ان میں سے کسی ایک کی طرف میلان کے حوالے سے (جو کچھ ہے) یعنی ہم نے تمہیں تمہاری مراد کے مطابق آسانی دینے کے لئے تمہیں ان کے بارے میں اختیار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اپنی مخلوق کے بارے میں اور بردبار ہے انہیں سزا دینے کے حوالے سے۔

(لَا يَحِلُّ) بالتاء والياء (لَكَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ) بعد التسع اللاتى اخترنك (وَلَا اَن تَبَدَّلَ) بترك

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيٖ مِنْكُمْ ۡ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيٖ مِنَ الْحَقِّ ۭ وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔــلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَاۗءِ حِجَابٍ ۭ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ ۭ وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا (53)

إحدى التاء ين في الأصل (بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ) بأن تطلقهنّ أو بعضهنّ وتنكح بدل من طلقت (وَلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ) من الإماء فتحل لك، وقد ملك صلى الله عليه وسلم بعدهنّ مارية وولدت له إبراهيم ومات في حياته (وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا) حفيظًا.

اور تمہارے لئے حلال نہیں ہیں۔ اس لفظ کو ''ی'' اور ''ت'' (یعنی غائب اور حاضر دونوں صیغوں) کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ خواتین اس کے بعد یعنی ان کو خواتین کے بعد جنہوں نے تمہیں اختیار کر لیا اور نہ ہی یہ کہ تم تبدیل کرو یہاں اصل میں دو میں سے ایک ''ت'' کو حذف کر دیا گیا ہے ان بیویوں کو یعنی انہیں یا ان میں سے کسی ایک کو طلاق دے کر جسے طلاق دی ہو اس کی جگہ کسی اور سے شادی کر لو۔ اگرچہ ان کی خوبصورتی تمہیں پسند آئے البتہ جو تمہاری زیر ملکیت ہیں (ان کا حکم مختلف ہے) یعنی کنیزیں تمہارے لئے حلال ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بعد سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے مالک بنے تھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تھا جن کا وصال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی میں ہو گیا اور اللہ تعالیٰ ہر شے کا نگہبان یعنی حفاظت کرنے والا ہے۔

(يا أيها الذين اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النبي اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ) في الدخول بالدعاء (اِلٰى طَعَامٍ) فتدخلوا (غَيْرَ ناظرين) منتظرين (إناه) نضجه، مصدر أني يأني (وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فادخلوا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فانتشروا وَلَا) تمكثوا (مُسْتَئْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ) من بعضكم لبعض (اِنَّ ذٰلِكُمْ) المكث (كَانَ يُؤْذِي النبي فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ) أن يُخرجكم (والله لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الحق) أن يخرجكم، أي لا يترك بيانه. وقرئ يستحي بياء واحدة (وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ) أي أزواج النبي صلى الله عليه وسلم (متاعا فاسئلوهن مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ) ستر (ذلكم اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ) من الخواطر المريبة (وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰه) بشيء (وَلَا اَنْ تَنْكِحُوْا اَزْوَاجَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ اَبَدًا اِنَّ ذلكم كَانَ عِنْدَ الله) ذنبًا (عَظِيْمًا).

اے ایمان والو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں صرف اسی وقت داخل ہو جب تمہیں اجازت دی جائے یعنی اندر

اِنۡ تُبۡدُوۡا شَیۡـًٔا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا(54)
لَا جُنَاحَ عَلَیۡہِنَّ فِیۡۤ اٰبَآئِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآئِہِنَّ وَ لَاۤ اِخۡوَانِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ اِخۡوَانِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ اَخَوٰتِہِنَّ وَ لَا نِسَآئِہِنَّ وَ لَا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ ۚ وَ اتَّقِیۡنَ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا(55)

آنے کے لئے بلایا جائے کھانے کے لئے تو تم آجاؤ (اس حال میں کہ) تم نظر کرنے والے نہ ہو یعنی انتظار ظاہر کرنے والے نہ ہو اس کے پکنے یعنی تیار ہونے کا۔ یہ لفظ ''انی یانی'' کا مصدر ہے لیکن جب تمہیں بلایا جائے تو تم اندر آجاؤ اور جب تم کھا چکو تو منتشر ہو جاؤ یعنی ٹھہرو نہیں آپس میں بات چیت کرنے کے لئے یعنی ایک دوسرے کے ساتھ۔

بے شک یہ یعنی ٹھہرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتا ہے وہ تم سے حیا کرتے ہیں کہ تمہیں نکال دیں لیکن اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا انہیں باہر نکالنے کے حوالے سے یعنی وہ اس کے بیان کو ترک نہیں کرتا۔ اس لفظ کو ''یستحی'' یعنی ایک ''ی'' کے ہمراہ بھی پڑھا گیا ہے اور جب تم خواتین سے سوال کرو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج سے کسی چیز کا تو تم حجاب یعنی پردے کے پیچھے سے ان سے مانگو۔ یہ تمہارے دلوں کے لئے اور ان کے دلوں کے لئے زیادہ پاکیزہ ہے۔ شک میں مبتلا کرنے والے خیالات کے حوالے سے۔ اور تمہیں یہ حق نہیں ہے کہ تم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچاؤ کسی بھی چیز کے ذریعے اور نہ ہی یہ کہ تم ان کے بعد کبھی بھی ان کی ازواج کے ساتھ نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک عظیم یعنی گناہ ہے۔

(اِنۡ تُبۡدُوۡا شَیۡـًٔا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ) من نکاحھنّ بعد (فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا) فیجازیکم علیہ.

اگر تم کسی چیز کو ظاہر کرو یا اسے پوشیدہ رکھو یعنی بعد میں ان کے ساتھ نکاح کرنے کے حوالے سے تو بے شک اللہ ہر شے کے بارے میں علم رکھنے والا ہے تو وہ تمہیں اس کی جزا (یعنی سزا) دے گا۔

(لَا جُنَاحَ عَلَیۡہِنَّ فِیۡۤ اٰبَآئِہِنَّ وَ لَاۤ اَبۡنَآئِہِنَّ وَ لَاۤ اخوانھن وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ اخوانھن وَ لَاۤ اَبۡنَآءِ اخواتھن وَ لَا نِسَآئِہِنَّ) ای المؤمنات (وَ لَا مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ) من الاماء والعبید ان یروھنّ ویکلموھنّ من غیر حجاب (واتقین اللّٰہ) فیما امرتنّ بہ (اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدًا) لا یخفی علیہ شیء.

ان (ازواج) کے لئے کوئی حرج نہیں ہے ان کے آباء' ان کے بیٹوں' ان کے بھائیوں' ان کے بھتیجوں' ان کے بھانجوں' ان کی خواتین یعنی مومن خواتین اور ان کی زیر ملکیت کے حوالے سے' خواہ وہ کنیزیں ہوں یا غلام ہوں۔ یہ لوگ انہیں دیکھ سکتے ہیں اور حجاب کے بغیر ان سے بات چیت کر سکتے ہیں۔ (اے ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تم اللہ سے ڈرتی رہو اس بارے میں جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر شے سے واقف ہے اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا(56)
اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا(57)
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا(58)
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(59)

(اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) محمد صلى الله عليه وسلم (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا) اى قولوا :اللّٰهم صلّ على سيدنا محمد وسلّم .

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کرتے ہیں اے ایمان والو! تم ان پر درود بھیجو اور اہتمام کے ساتھ سلام بھیجو یعنی تم یہ پڑھو۔

اللهم صل علىٰ محمد وسلم

''اے اللہ! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام نازل کر!''

(اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) وهم الكفار يصفون الله بما هو منزّه عنه من الولد والشريك ويكذبون رسوله (لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ) أبعدهم (وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا) ذا إهانة وهو النار.

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں' اس سے مراد کفار ہیں جو اللہ تعالیٰ کو اولاد اور شریک وغیرہ سے موصوف کرتے ہیں جن سے وہ پاک ہے اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں ان پر لعنت کرے گا یعنی انہیں (اپنی رحمت سے) دور کر دے گا اور اس نے ان کے لئے رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے یعنی اہانت والا یعنی جہنم۔

(والذين يُؤْذُوْنَ المؤمنين والمؤمنات بِغَيْرِ مَا اكتسبوا) يرمونهم بغير ما عملوا (فَقَدِ احتملوا بهتانا) تحمّلوا كذبا (وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا) بيّنا .

اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اذیت دیتے ہیں ان کے کسی جرم کے بغیر یعنی ان پر وہ الزام لگاتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا تو وہ بہتان کا بوجھ اٹھاتے ہیں یعنی جھوٹ کا وزن اٹھاتے ہیں اور واضح یعنی بین گناہ کا بھی۔

(يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ) جمع جلباب وهي الملاءة التى تشتمل بها المرأة، اى يُرخين بعضها على الوجوه إذا خرجن لحاجتهنّ اِلا عينًا

لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ فِيْهَآ اِلَّا قَلِيْلًا (60)

مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا (61)

واحدة (ذلك اَدنى) اَقرب اِلى (اَن يُعْرَفْنَ) باَنهنّ حرائر (فَلَا يُؤْذَيْنَ) بالتعرّض لهنّ بخلاف الْإِماء فلا يغطين وجوههنّ، فكان المنافقون يتعرّضون لهنّ (وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا) لما سلف منهن من ترك الستر (رَّحِيْمًا) بهنّ اِذ سترهنّ.

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی ازواج' بیٹیوں اور مومن خواتین سے کہہ دو کہ وہ اپنی بڑی چادریں اپنے اوپر ڈالے رکھیں۔ یہ لفظ ''جلباب'' کی جمع ہے یعنی وہ چادر جسے عورت اوڑھتی ہے یعنی وہ خواتین جب کسی کام سے باہر نکلیں تو اس چادر کا کچھ حصہ اپنے چہرے پر بھی ڈال دیں البتہ ایک آنکھ کی جگہ چھوڑ دیں۔ یہ ادنیٰ ہے یعنی اس کے زیادہ قریب ہے کہ انہیں پہچان لیا جائے کہ وہ آزاد عورتیں ہیں اور انہیں اذیت نہ پہنچائی جائے یعنی ان سے تعرض نہ کیا جائے' کنیزوں کا حکم اس سے مختلف ہے وہ اپنے چہروں کو نہیں ڈھانپتی تھیں اور منافقین ان سے تعرض کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے یعنی اس کی جو پردہ ترک کرنے کے حوالے سے ان خواتین سے پہلے سرزد ہوا اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان خواتین پر جب وہ پردہ کرلیں۔

(لَئِنْ) لام قسم (لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ) عن نفاقهم (وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ) بالزنى (وَّالْمُرْجِفُوْنَ فِي الْمَدِيْنَةِ) المؤمنين بقولهم :قد اَتاكم العدوّ وسراياكم قتلوا اَو هزموا (لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ) لنسلطنك عليهم (ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ) يساكنونك (فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا).

قسم سے اگر' یہاں پر ''ل'' قسم کے لئے ہے منافقین باز نہیں آتے یعنی اپنے نفاق سے اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے یعنی زنا کا اور مدینہ میں جو جھوٹ پھیلاتے ہیں یعنی اہل ایمان کے درمیان یہ کہہ کر کہ دشمن تم تک پہنچنے والا ہے یا جو مہم تم نے بھیجی تھی وہ سب مارے گئے یا شکست کھا گئے تو ہم تمہیں ان پر قابو دیں گے یعنی ہم تمہیں ان پر مسلط کردیں گے پھر وہ تمہارے پڑوس میں نہیں رہ سکیں گے یعنی تمہارے ساتھ نہیں رہ سکیں گے' اس میں مگر یہ کہ تھوڑے دن۔

ثم يخرجون (مَّلْعُوْنِيْنَ) مُبْعدِيْنَ عن الرحمة (اَيْنَمَا ثُقِفُوْا) وُجدوا (اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا) اَى الحكم فيهم هذا على جهة الْاَمر به.

پھر انہیں نکالا جائے گا ملعون کر کے یعنی رحمت سے دور کر کے وہ جہاں کہیں ملیں یعنی پائے جائیں انہیں پکڑا جائے اور سختی سے قتل کیا جائے یعنی ان کے بارے میں یہ حکم امر کے طور پر ہے (جس پر عمل لازم ہے)

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا (62)
يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ۗ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا (63)
اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا (64)
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (65)
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا (66)

(سُنَّةَ اللّٰه) اى سنّ اللّٰه ذلك (فى الذين خَلَوْا مِنْ قَبْلُ) من الامم الماضية فى منافقيهم المرجفين (وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰه تَبْدِيلًا) منه.

یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے جاری کیا ہے ان لوگوں میں جو پہلے گزر چکے ہیں یعنی سابقہ امتوں پر ان کے منافقین کے بارے میں جو اہل ایمان کے درمیان جھوٹی باتیں پھیلایا کرتے تھے اور تم اللہ تعالیٰ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے یعنی اس کی طرف سے۔

(يَسْئَلُكَ الناس) اى اهل مكة (عَنِ الساعة) متى تكون؟ (قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِندَ اللّٰه وَمَا يُدْرِيكَ) يعلمك بها؟ اى انت لا تعلمها (لَعَلَّ الساعة تَكُوْنُ) توجد (قَرِيبًا).

لوگ تم سے سوال کرتے ہیں یعنی اہل مکہ قیامت کے بارے میں کہ وہ کب واقع ہوگی تم فرما دو اس کا علم اللہ کے پاس ہے اور تمہیں کیا پتہ؟ یعنی کیسے علم ہوسکتا ہے؟ اس کا یعنی تمہیں اس کا علم نہیں ہے شاید وہ ہو یعنی پائی جائے قریب۔

(اِنَّ اللّٰه لَعَنَ الكافرين) ابعدهم (وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا) نارًا شديدة يدخلونها.

بے شک اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے کافروں پر یعنی انہیں دور کر دیا ہے اور اس نے ان کے لئے "سعیر" تیار کیا ہے یعنی شدید آگ جس میں وہ داخل ہوں گے۔

(خالدين) مقدّرًا خلودهم (فِيهَآ اَبَدًا لَّا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا) يحفظهم عنها (وَلَا نَصِيرًا) يدفعها عنهم

وہ ہمیشہ رہیں گے یعنی ان کا ہمیشہ رہنا طے شدہ ہے اس میں ابد تک اور وہ نہیں پائیں گے کوئی مددگار جو اس (آگ) سے ان کی حفاظت کرے اور نہ ہی نصیر جو اس (آگ) کو ان سے دور کر دے۔

(يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النار يَقُوْلُوْنَ ياليتنا) للتنبيه (لَيْتَنَا اَطَعْنَا اللّٰه وَاَطَعْنَا الرسولا).

جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ ہوں گے اور وہ کہیں گے اے کاش! یہ تنبیہ کے لئے ہے۔ ہم نے اللہ

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (67)

رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا (68)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا (69)

تعالیٰ کی فرمانبرداری کی ہوتی اور ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کی ہوتی۔

(وَقَالُوْا) أی الاتباع منهم (رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا) وفي قراءة ساداتنا جمع الجمع (وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السبيلا) طريق الهدى.

اور وہ کہیں گے یعنی ان میں سے جو پیروکار ہیں وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں کی اطاعت کی۔ ایک قرات کے مطابق اس لفظ کو ''ساداتنا'' پڑھا جائے گا یعنی ''جمع الجمع'' کے طور پر۔ اور اپنے بڑوں کی تو انہوں نے ہمیں راستے سے بھٹکا دیا یعنی ہدایت کے راستے سے۔

(رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ العذاب) أی مثلی عذابنا (والعنهم) عذبهم (لَعْنًا كَبِيْرًا) عدده وفي قراءة (كبيرًا) بالموحدة :أی عظيمًا.

اے ہمارے پروردگار! تو انہیں دگنا عذاب دے یعنی ہمارے عذاب کا دومثل اور تو ان پر لعنت کر یعنی عذاب دے ایسی لعنت جو بکثرت ہو یعنی تعداد کے اعتبار سے اور ایک قرات کے مطابق اسے ایک نکتے کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی عظیم ہو۔

(يا أيها الذين اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا) مع نبيكم (كالذين اٰذَوْا موسٰى) بقولهم مثلًا :ما يمنعه أن يغتسل معنا إلا أنه آدر (فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا) بأن وضع ثوبه على حجر ليغتسل ففر الحجر به حتى وقف بين ملأ من بني إسرائيل، فأدركه موسى فأخذ ثوبه فاستتر به فرأوه لوا أدرة به وهي نفخة في الخصية (وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا) ذا جاه ومما أوذی به نبينا صلى الله عليه وسلم أنه قسم قسمًا فقال رجل :هذه قسمة ما أريد بها وجه الله تعالىٰ فغضب النبي صلى الله عليه وسلم من ذلك وقال : يرحم الله موسى لقد أوذي بأكثر من هذا فصبر رواه البخاري.

اے ایمان والو! تم نہ ہو جانا یعنی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان لوگوں کی مانند جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دی مثلاً یہ کہہ کر یہ ہمارے ساتھ غسل اس لیے نہیں کرتے کیونکہ ان کے خصیوں میں عیب ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس چیز سے بری ظاہر کر دیا جو انہوں نے کہی یعنی انہوں نے اپنے کپڑے غسل کرنے سے پہلے ایک پتھر پر رکھے تو وہ پتھر انہیں لے کر دوڑ پڑا اور بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے درمیان آ کر ٹھہر گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس تک پہنچے اور اپنے کپڑے پکڑ کر

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (70)
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا (71)
اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (72)

اپنی پردہ پوشی کی۔ اس دوران ان لوگوں نے انہیں دیکھ لیا کہ انہیں ''ادرت'' کی بیماری نہیں ہے۔ یہ خصیے پھولنے کو کہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وجیہہ ہیں یعنی وقار کے مالک ہیں۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اذیت پہنچائی گئی ان میں ایک بات یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مال تقسیم کر رہے تھے تو ایک شخص بولا: اس تقسیم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ نہیں کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر غضبناک ہوئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے' انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا) صوابًا.

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سیدھی یعنی درست بات کرو۔

(يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ) يتقبلها (وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا) نال غاية مطلوبه.

وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کو درست کر دے گا یعنی انہیں قبول کر لے گا اور تمہارے گناہوں کی مغفرت کر دے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے تو اس نے بڑی کامیابی کو حاصل کر لیا یعنی مطلوب کی انتہا تک پہنچ گیا۔

(اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ) الصلوات وغيرها مما في فعلها من الثواب وتركها من العقاب (عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ) بأن خلق فيها فهمًا ونطقًا (فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ) خفن (مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ) آدم بعد عرضها عليه (اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا) لنفسه بما حمله (جَهُوْلًا) به.

بے شک ہم نے اس امانت کو یعنی نمازوں اور ان کے علاوہ دیگر اعمال کو' جنہیں کرنے پر ثواب ملتا ہے اور ترک کرنے پر عذاب ہوتا ہے' آسمانوں' زمین اور پہاڑوں پر پیش کیا یعنی ان میں شعور اور گویائی پیدا کی تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ ڈر گئے یعنی خوف زدہ ہو گئے اس سے اور انسان نے اسے اٹھا لیا یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے جب اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا بے شک وہ (یعنی انسان) ظالم ہے یعنی اپنے آپ کے لئے' اسے اٹھانے کے حوالے سے' اور

لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا(73)

ناواقف ہے اس حوالے سے۔

(لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ) اللام متعلقة بعرضنا المترتب عليه حمل آدم (الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ) المضيّعين الامانة (وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ) المؤدّين الامانة (وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا) للمؤمنين (رَّحِيْمًا) بهم۔

تا کہ اللہ تعالیٰ عذاب دے یہاں پر "لِ" لفظ "عرضنا" سے متعلق ہے جس پر حضرت آدم علیہ السلام کا (اس بوجھ کو) اٹھانا مترتب ہے۔ منافق مردوں منافق عورتوں مشرک مردوں مشرک عورتوں کو (عذاب دے) جنہوں نے اس امانت کو ضائع کیا اور وہ کرم کرے مومن مردوں اور مومن عورتوں پر جنہوں نے امانت کو ادا کیا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے یعنی مومنین کی اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان پر۔

سورة الحجرات

مدنية ثماني عشرة اٰية

(یہ مدنی سورت ہے اور اس میں اٹھارہ آیات ہیں)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ (1)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ (2)

(يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا) من قدم بمعنى تقدم اى لا تتقدموا بقول ولا فعل (بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ) المبلغ عنه، اى بغير اِذنهما (وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ) لقولكم (عَلِيْمٌ) بفعلكم نزلت فى مجادلة اَبى بكر وعمر رضى اللّٰه عنهما عند النبى صلى اللّٰه عليه وسلم فى تأمير الاقرع بن حابس اَو القعقاع بن معبد۔

اے ایمان والو! آگے نہ بڑھو یہ لفظ "قدم" سے ماخوذ ہے اور تقدم کے معنی میں ہے یعنی تم عملی طور پر اور زبانی طور پر آگے بڑھنے کی (کوشش نہ کرو) اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کرنے والے ہیں یعنی ان دونوں کی اجازت کے بغیر (ایسا نہ کرو) اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سننے والا ہے تمہاری باتوں کو اور جاننے والا ہے تمہارے کام کو۔ یہ آیت حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی بحث کے بارے میں نازل ہوئی جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اقرع بن حابس یا قعقاع بن معبد کو امیر مقرر کرنے کے بارے میں کی تھی۔

ونزل فيمن رفع صوته عند النبى صلى اللّٰه عليه وسلم (يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ) اِذا نطقتم (فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) اِذا نطق (وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ) اِذا ناجيتموه (كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ) بل دون ذٰلك اِجلالًا له (اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ) اى خشية ذلك بالرفع والجهر

إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ (3)

إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ (4)

المذكورين.

یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی آواز کو بلند کیا تھا۔ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو جب تم بات کرو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے جب وہ بات کر رہے ہوں اور تم انہیں اس طرح سے نہ بلاؤ جب تم انہیں پکارتے ہو جس طرح ایک دوسرے کو بلاتے ہو بلکہ ان کی تعظیم کرتے ہوئے دوسرے طریقے سے مخاطب کرو (یا ہلکی آواز میں مخاطب کرو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ چلے یعنی اس آواز کو بلند کرنے اور بلانے کے طریقے کے حوالے سے ڈرتے ہوئے جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

ونزل فيمن كان يخفض صوته عند النبي صلى الله عليه وسلم كأبي بكر وعمر وغيرهما رضي الله عنهم (إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِندَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ) اختبر (اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ) أي لتظهر منهم (لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ) الجنة.

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی آواز پست کرتے تھے جیسے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور دیگر حضرات۔ بے شک وہ لوگ جو اپنی آوازوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں کہ امتحان لیا ہے یعنی خبر معلوم کی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کی تقویٰ کے لئے یعنی تقویٰ کو ان سے ظاہر کر دے۔ ان لوگوں کے لئے عظیم اجر ہے اور بخشش ہے۔

ونزل في قوم جاؤوا وقت الظهيرة والنبي صلى الله عليه وسلم في منزله فنادوه (إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِن وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ) حجرات نسائه صلى الله عليه وسلم جمع حجرة وهي ما يحجر عليه من الأرض بحائط ونحوه وكان كل واحد منهم نادى خلف حجرة لأنهم لم يعلموه في أي حجرة، مناداة الأعراب بغلظة وجفاء (أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ) فيما فعلوه محلك الرفيع وما يناسبه من التعظيم.

یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو دوپہر کے وقت آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے گھر میں موجود تھے۔ انہوں نے بلند آواز میں پکارا (ارشاد باری تعالیٰ ہے) بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجرے کے باہر سے بلاتے ہیں اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے حجرات ہیں۔ لفظ حجرہ کی جمع ہے اور اس سے مراد زمین کا وہ حصہ ہے

وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (5)
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ (6)

جسے چار دیواری کے ذریعے محفوظ کر دیا جائے۔ ان لوگوں میں سے ہر ایک نے آپ کو ہر ایک حجرے کے باہر سے بلایا کیونکہ انہیں یہ نہیں معلوم تھا کہ آپ اس وقت کون سے حجرے میں ہیں اور انہوں نے دیہاتیوں کے مخصوص انداز میں بدتمیزی کے ساتھ بلایا تھا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے اس چیز کے بارے میں جو وہ کر رہے ہوتے ہیں اور آپ کی بلند شان کے بارے میں نہیں جانتے۔ پھر جو مناسب تعظیم ہے اس کے بارے میں بھی نہیں جانتے۔

(وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا) انهم في محل رفع بالابتداء، وقيل فاعل لفعل مقدر، اي ثبت (حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ) لمن تاب منهم.

اور اگر وہ صبر سے کام لیں۔ یہ محل رفع میں ہے مبتدا ہونے کی وجہ سے اور ایک قول کے مطابق یہ محذوف فعل ثَبَتَ کا فاعل ہے یعنی یہ بات ثابت ہے یہاں تک کہ آپ نکل کر ان کے پاس جائیں تو یہ ان کے لئے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے، رحم کرنے والا ہے اس شخص کے لئے جو ان میں سے توبہ کر لے۔

ونزل في الوليد بن عقبة وقد بعثه النبي صلى الله عليه وسلم الى بني المصطلق مصدقا فخافهم لترة كانت بينه وبينهم في الجاهلية فرجع وقال انهم منعوا الصدقة وهموا بقتله فهمّ النبي صلى الله عليه وسلم بغزوهم فجاؤوا منكرين ما قاله عنهم (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ) خبر (فَتَبَيَّنُوْۤا) صدقه من كذبه، وفي قراءة فتثبتوا من الثبات (اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا) مفعول له اي خشية ذلك (بِجَهَالَةٍ) حال من الفاعل اي جاهلين (فَتُصْبِحُوْا) تصيروا (عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ) من الخطأ بالقوم (نادمين) وارسل صلى الله عليه وسلم اليهم بعد عودهم الى بلادهم خالدا فلم ير فيهم الا الطاعة والخير فاخبر النبي صلى الله عليه وسلم بذلك.

یہ ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مصطلق کی طرف بھیجا تھا تاکہ ان سے صدقات وصول کرے۔ اسے ان لوگوں کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ ہوا کیونکہ اس کے اور ان قبیلوں والوں کے درمیان زمانہ جاہلیت سے اختلاف چلا آ رہا تھا وہ واپس آیا اور بولا: انہوں نے صدقہ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ صحابہ کرام نے ان کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کیا تو وہ لوگ آئے اور انہوں نے اس بات کا انکار کیا جو اس شخص نے ان لوگوں کے حوالے سے بیان کی تھی۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ كَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ (۷)

(ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق شخص خبر لے کر تمہارے پاس آئے یعنی اطلاع لے کر تو تم تحقیق کر لو اس کے سچ یا جھوٹ ہونے کی۔ ایک قرات کے مطابق لفظ "فتثبتوا" ہے جو لفظ ثبات سے ماخوذ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم پر حملہ کر دو یہ مفعول لہ ہے یعنی اس بات سے بچتے ہوئے جہالت کی وجہ سے یہ لفظ فاعل کا حال ہے یعنی ناواقفیت کی حالت میں، تو تم ہو جاؤ گے یعنی بن جاؤ گے نادم وہ جو تم نے کیا ہے اس کے اوپر یعنی کسی قوم کے ساتھ جو غلطی کی وجہ سے کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اپنے علاقے واپس چلے جانے کے بعد ان کی طرف حضرت خالد کو بھیجا تو حضرت خالد نے ان میں صرف اطاعت اور بھلائی ہی پائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حوالے سے آگاہ کیا۔

(واعلموا! اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ) فلا تقولوا الباطل فإن الله يخبره بالحال (لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ) الذي تخبرون به على خلاف الواقع فيرتب على ذلك مقتضاه (لَعَنِتُّمْ) لأثمتم دونه إثم التسبب إلى المرتب (ولكن الله حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الايمان وَزَيَّنَهٗ) حسّنه (فِيْ قُلُوْبِكُمْ وكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الكفر والفسوق والعصيان) استدراك من حيث المعنى دون اللفظ لأن من حبب إليه الإيمان الخ غايرت صفته صفة من تقدم ذكره (اُولٰٓئِكَ هُمُ) فيه التفات عن الخطاب (الراشدون) الثابتون على دينهم.

یہ بات جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول موجود ہے اور تم جھوٹی بات نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں حقیقت حال کے بارے میں اطلاع کر دے گا۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لے جو تم انہیں اطلاع دیتے ہو جو خلاف واقعہ ہوتی ہیں اور وہ اس کے مقتضیٰ پر عمل کرے تو تم لوگ گنہگار ہو جاؤ گے وہ گنہگار نہیں ہوں گے چونکہ یہاں پر سبب بننے کو نتیجے کا گناہ مقرر کیا گیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ایمان کو محبوب کر دیا ہے اور اسے آراستہ کر دیا ہے یعنی خوشنما کر دیا ہے تمہارے دلوں میں اور اس نے تمہارے لیے کفر کو اور گناہ کو ناپسند کیا ہے۔ یہ معنوی اعتبار سے استدراک ہے اور لفظی اعتبار سے نہیں ہے کیونکہ جس شخص کے لئے ایمان کو محبوب کر دیا جائے اس شخص کی صفات اس شخص کی صفت سے مختلف ہو جاتی ہیں جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں یہاں خطاب کی طرف التفات ہے جو ہدایت یافتہ ہیں یعنی اپنے دین پر ثابت ہیں۔

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ نِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۸)

وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ (۹)

(فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ) مصدر منصوب بفعله المقدر، اَى اَفضل (وَنِعْمَةً) منه (وَاللّٰه عَلِيْمٌ) بهم (حَكِيْمٌ) في إنعامه عليهم.

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فضل ہے' یہ مصدر ہے اور محذوف فعل کا منصوب ہے یعنی افضل اور یہ اس کی طرف سے نعمت ہے اور وہ علم رکھنے والا ہے' ان لوگوں کے بارے میں اور حکمت والا ہے ان پر انعام کرنے کے حوالے سے۔

(وَاِن طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمؤمنين) الآية، نزلت في قضية هي اَن النبي صلى اللّٰه عليه وسلم ركب حمارًا ومرّ على ابن اَبَيّ فبال الحمار فسدّ ابن اَبَيّ اَنفه فقال ابن رواحة :واللّٰه لبول حماره اَطيب ريحًا من مسكك، فكان بين قوميهما ضرب بالاَيدى والنعال والسعف (اقتتلوا) جُمِعَ نظرًا اِلى المعنى لاَن كل طائفة جماعة .وقرىء اقتتلتا (فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا) ثنى نظرًا اِلى اللفظ (فَاِن بَغَتْ) تعدّت (اِحْدَاهُمَا على الاَخرى فقاتلوا التى تَبْغِي حتى تَفِيءَ) ترجع (اِلى اَمْرِ اللّٰه) الحق (فَاِن فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بالعدل) بالاِنصاف (وَاَقْسِطُوْا) اَعدلوا (اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ المقسطين).

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ یہ آیت ایک مقدمے کے بارے میں نازل ہوئی اور وہ یہ ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے۔ آپ "ابن ابی" کے پاس سے گزرے۔ گدھے نے پیشاب کر دیا تو ابن ابی نے اپنی ناک کے اوپر کپڑا رکھ لیا تو ابن رواحہ نے کہا اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گدھے کا پیشاب تمہاری مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے تو اس بات پر لوگوں کے درمیان ہاتھوں' لاٹھیوں اور جوتوں کے ذریعے لڑائی ہوگئی (ارشاد باری تعالیٰ ہے) اگر وہ آپس میں لڑ پڑیں اس کو معنی کا لحاظ کرتے ہوئے جمع کے طور پر لایا گیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک گروہ ایک جماعت تھا اور ایک قرات کے مطابق اس کو لفظ "اقتتلتا" بھی پڑھا گیا ہے تو ان کے درمیان صلح کرا دو تو یہاں پر لفظ کے اعتبار سے تثنیہ کا لفظ لایا گیا ہے۔ پس اگر کوئی سرکشی اختیار کرے یعنی حد سے تجاوز کرے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے خلاف تو اس سے لڑو جو حد سے تجاوز کرتا ہو یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے یہاں پر لفظ تَفِيءَ ترجع کے معنی میں ہے جس کا مطلب لوٹنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف یعنی حق کی طرف تو اگر وہ لوٹ آئیں تو ان دونوں کے درمیان انصاف کے ساتھ صلح کروا دو اور انصاف کرو یعنی عدل سے کام لو بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ(10)
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ(11)

(اِنَّمَا المؤمنون اِخْوَةٌ) في الدين (فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ) إذا تنازعا، وقرئ إخوتكم بالفوقانية (واتقوا الله لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ).

بے شک اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دینی اعتبار سے تو تم صلح کروا دو اپنے بھائیوں کے درمیان جب وہ آپس میں لڑ پڑیں اس کو "ت" کے ساتھ یعنی بین اخوتکم بھی پڑھا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی صلح کروانے کے معاملے میں تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(یا ایها الذین اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ) الآية نزلت في وفد تميم حين سخروا من فقراء المسلمين كعمار وصهيب، والسخرية: الازدراء والاحتقار (قَوْمٌ) اى رجال منكم (مِّنْ قَوْمٍ عسى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ) عند الله (وَلَا نِسَآءٌ) منكم (مِّنْ نِّسَآءٍ عسى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ) لا تعيبوا فتعابوا، اى لا يعب بعضكم بعضًا (وَلَا تَنَابَزُوْا بالالقاب) لا يدعو بعضكم بعضا بلقب يكرهه، ومنه يا فاسق يا كافر (بِئْسَ الاسم) اى المذكور من السخرية واللمز والتنابز (الفسوق بَعْدَ الْاِیمان) بدل من الاسم لِإفادة انه فسق لتكرره عادة (وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ) من ذلك (فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظالمون).

اے ایمان والو! مذاق نہ اڑاؤ۔ یہ آیت بنو تمیم کے وفد کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب انہوں نے غریب مسلمانوں حضرت عمار اور حضرت صہیب کا مذاق اڑایا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: مذاق نہ کرو' یہاں پر تحریت کا مطلب ایک دوسرے کو حقیر سمجھنا ہے۔ کوئی ایک گروہ یعنی تم میں سے ایک گروہ کسی دوسرے گروہ کو' ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اور نہ ہی عورتیں یعنی تم میں سے دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ہوسکتا ہے کہ وہ عورتیں ان سے بہتر ہوں اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دو یعنی تم ایک دوسرے کے اوپر کوئی عیب نہ لگاؤ کہ تمہارا عیب بیان کیا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دوسرے کی عیب جوئی نہ کرو اور ایک دوسرے کو برے ناموں سے بھی یاد نہ کرو یعنی ایسے القاب سے نہ بلاؤ جو ناپسندیدہ ہوں۔ جن میں اے فاسق اور اے کافر کہنا شامل ہے۔ برا نام اس سے مراد مذاق' طعنہ زنی اور برے القاب سے پکارنا ہے' فسق ہے۔ ایمان لانے کے بعد یہاں پر لفظ فسوق الاسم کا بدل ہے تاکہ یہ مقصد حاصل ہو جائے کہ اگر کوئی شخص

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ (12) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (13)

عادت کے طور پر اس طرح کرتا رہے تو وہ فسق ہو جاتا ہے اور جو شخص توبہ نہ کرے برے عمل سے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(يآايها الذين اٰمَنُوْا اجتنبوا كَثِيْرًا مِّنَ الظن اِنَّ بَعْضَ الظن اِثْمٌ) اى مأثم وهو كثير كظن السوء بأهل الخير من المؤمنين وهم كثير بخلافه بالفساق منهم فلا اِثم فيه في نحو ما يظهر منهم (وَلَا تَجَسَّسُوْا) حذف منه اِحدى التاء ين :لا تتبعوا عورات المسلمين ومعايبهم بالبحث عنها (وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا) لا يذكره بشيء يكرهه واِن كان فيه (اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَن يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيهِ مَيْتًا) بالتخفيف والتشديد اى لا يحسن به (فَكَرِهْتُمُوْهُ) اى فاغتيابه في حياته كاكل لحمه بعد مماته وقد عرض عليكم الثاني فكرهتموه فاكرهوا الاوّل (واتقوا الله) اى عقابه في الاغتياب بأن تتوبوا منه (اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ) قابل توبة التائبين (رَّحِيْمٌ) بهم .

اے ایمان والو! بکثرت گمان کرنے سے بچو! بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ یعنی گناہ میں مبتلا کر دیتے ہیں اور اس سے مراد نیک مومنوں کے بارے میں بدگمانی کرنا ہے اور یہ بہت بری بات ہے اور اس کے برعکس مسلمانوں کے بارے میں ایسی بدگمانی گناہ نہیں ہے' ان کاموں کے حوالے سے جو ان سے ظاہر ہوتے ہیں اور تم تجسس نہ کرو۔ اس میں ایک ت کو حذف کر دیا گیا ہے یعنی مسلمانوں کی پوشیدہ باتوں اور عیب جاننے کی کوشش نہ کرو تاکہ تم ان کے بارے میں بحث کرو اور تم میں سے کوئی ایک دوسرے کی غیبت نہ کرے یعنی ایسی بات کے ساتھ اس کا تذکرہ نہ کرے جو اسے ناپسند ہو۔ اگرچہ وہ اس میں موجود ہو۔ کیا کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ یہاں پر لفظ میتاً کو شد کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے اور تخفیف کے ساتھ بھی پڑھا جا سکتا ہے یعنی وہ اس بات کا احساس نہیں کرتا پس تم اس بات کو پسند نہیں کرو گے یعنی زندگی میں اس شخص کی غیبت کرنا بالکل اس طرح ہے جیسے مرنے کے بعد اس شخص کا گوشت کھانا ہے تو جب تم دوسری بات کو ناپسند کرتے ہو تو پہلی کو بھی اسی طرح ناپسند کرو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یعنی غیبت کرنے کے معاملے میں جو عذاب ہوگا اس سے بچنے کی کوشش کرو اور اس سے توبہ کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے یعنی توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اور رحم کرنے والا یعنی ان لوگوں پر۔

(يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى) آدم وحوّاء (وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا) جمع شعب بفتح

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ط قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰـكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ ط وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ(۱۴)

الشين هو اعلى طبقات النسب (وَقَبَآئِلَ) هي دون الشعوب وبعدها العمائر ثم البطون ثم الافخاذ ثم الفصائل آخرها مثاله خزيمة :شعب، كنانة قبيلة .قريش عِمارة بكسر العين قصيّ :بطن، هاشم فخذ .العباس فصيلة (لِتَعَارَفُوْا) حذف منه اِحدى التاء ين ليعرف بعضكم بعضا لا لتفاخروا بعلوّ النسب، وانما الفخر بالتقوى (اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ) بكم (خَبِيْرٌ) ببواطنكم.

اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا ہے ایک مرد سے اور ایک عورت سے یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا سے۔اور ہم نے تمہیں قبیلوں کی شکل میں بنایا ہے۔ یہاں پر لفظ شعوب شعب کی جمع ہے۔ش پر زبر پڑھی جائے گی اور اس سے مراد نسب کا سب سے اعلیٰ ترین طبقہ ہے اور شعوب سے نیچے قبیلہ ہوتا ہے اس کے بعد عمائر ہوتے ہیں۔اس کے بعد بطون ہیں اس کے بعد افخاذ ہیں پھر فصائل ہیں جو سب سے آخر میں ہیں۔

اس کی مثال یہ ہے خزیمہ شعب ہے کنانہ قبیلہ ہے قریش عمارہ ہے اس میں ع پر زیر پڑھی جائے گی۔قصی بطن ہے اور ہاشم فخذ ہے۔عباس فصیلہ ہے(یہ اس لیے بنائے ہیں) تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان جاؤ یہاں پر ایک ت کو حذف کیا گیا ہے تا کہ تم میں سے کوئی ایک دوسرے کو جان لے اس لیے نہیں کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے میں نسب کی بلندی کے اعتبار سے فخر کرو کیونکہ فخر صرف تقویٰ کی وجہ سے کیا جا سکتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا ہے اور خبر رکھنے والا ہے تمہارے باطن کے بارے میں۔

(قَالَتِ الْاَعْرَابُ) نفر من بني اسد (اٰمَنَّا) صدّقنا بقلوبنا (قُلْ) لهم (لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا اَسْلَمْنَا) اى انقدنا ظاهرًا (وَلَمَّا) اى لم (يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِىْ قُلُوْبِكُمْ) اِلى الآن لكنه يتوقع منكم (وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ) بالايمان وغيره (لَا يَلِتْكُمْ) بالهمز وتركه وبابداله الفا :لا ينقصكم (مِّنْ اَعمالكم) من ثوابها (شَيْئًا اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ) للمؤمنين (رَّحِيْمٌ) بهم.

دیہاتی یہ کہتے ہیں اس سے مراد بنو اسد کا ایک گروہ ہے ہم ایمان لائے یعنی ہم نے اپنے دلوں کے ذریعے تصدیق کی تم ان سے فرما دو کہ تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔یعنی ظاہری طور پر اطاعت کی ہے اور جب ایسا ہے کہ ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا ابھی تک۔لیکن اس کی تم سے توقع کی جا سکتی ہے۔اگر تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی ایمان کے ذریعے یا اس کے علاوہ تو کمی نہیں ہوگی۔اس میں لفظ ہمزہ کو پڑھا جا سکتا ہے اور ترک

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ(15)

قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ(16)

يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا ۖ قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم ۖ بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ(17)

بھی کیا جا سکتا ہے' الف کی شکل میں بدل کر یعنی وہ کمی نہیں کرے گا تمہارے اعمال میں سے یا اس کے ثواب کے اعتبار سے کسی بھی چیز کی۔ بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے مومنوں کی اور رحم کرنے والا ہے ان پر۔

(إِنَّمَا المؤمنون) أي الصادقون في إيمانهم كما صرح به بعد (الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا) لم يشكوا في الإيمان (وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فجهادهم يظهر بصدق إيمانهم (أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) في إيمانهم، لا من قالوا آمنا ولم يوجد منهم غير الإسلام.

بے شک اہل ایمان! یعنی جو لوگ اپنے ایمان میں سچے ہوں جیسا کہ اس کے بعد اس کی تصدیق کی گئی ہے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور پھر انہوں نے شک نہیں کیا یعنی اپنے ایمان کے بارے میں شک کا شکار نہیں ہوئے اور انہوں نے اپنی جانوں کے ذریعے اور اموال کے ذریعے اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو ان کا یہ جہاد ان کے ایمان کی سچائی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہی لوگ سچے ہیں اپنے ایمان کے حوالے سے' نہ کہ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے حالانکہ ان سے صرف اسلام کا اظہار ہوتا ہے۔

(قُلْ) لهم (أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ) ؟ مضعّف علم بمعنى شعر أي أتشعرونه بما أنتم عليه في قولكم آمنا (وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ).

تم فرما دو یعنی ان سے' کیا تم اللہ تعالیٰ کو بتاؤ گے اپنے دین کے بارے میں؟ یہ لفظ علم سے باب تفعیل کے وزن پر ہے اور یہ شعور کے معنی میں ہے۔ کیا تم اسے یہ شعور دلاؤ گے کہ تم اپنے قول "آمنا" کے ذریعے کس حالت میں ہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

(يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا) من غير قتال بخلاف غيرهم ممن أسلم بعد قتاله منهم (قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم) منصوب بنزع الخافض الباء ويقدّر قبل أن في الموضعين (بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ) في قولكم آمنا.

اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ(18)

لوگ تم پر احسان کرتے ہیں وہ اسلام لائے ہیں یعنی کسی جنگ کے بغیر جبکہ اس کے برعکس دوسرے لوگ وہ ہیں جو ایمان لائے تھے آپ کے ساتھ جنگ کرنے کے بعد۔ تم فرما دو تم لوگ مجھ پر اپنے اسلام کے ذریعے احسان نہ کرو۔ اسے منصوب پڑھا گیا ہے کیونکہ نصب دینے والی ''ب'' کو وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے اور یہاں پر دونوں جگہ پر ''اَن'' سے پہلے یہ مقدر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی ہے اگر تم سچے ہوئے اپنے قول ''اٰمنّا'' کے حوالے سے۔

(اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) اَی ما غاب فيهما (وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ) بالياء والتاء لا يخفى عليه شيء منه.

بے شک اللہ تعالیٰ جانتا ہے آسمانوں اور زمین کے غیب کے بارے میں یعنی جو بھی ان دونوں میں غیب کی حالت میں ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے اس چیز کو جو تم عمل کرتے ہو اس کو ''ی'' اور ''ت'' کے ساتھ (غائب اور حاضر) سے پڑھا گیا ہے۔ اس پر اس میں سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں ہے۔

سورة الضحٰى

مكية احدى عشرة اٰية ولما نزلت كبر النبي صلى الله عليه وسلم فسن تكبير اٰخرها وروى الامر به خاتمتها وخاتمة كل سورة بعدها وهو الله اكبر او لا اله الا الله والله اكبر.

یہ مکی سورت ہے اور اس میں گیارہ آیات ہیں۔ جب یہ نازل ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی تھی لہٰذا اس کے آخر میں تکبیر کہنا سنت ہے۔ اور اس کے بعد آنے والی ہر سورت کے آخر میں (تکبیر کہنا سنت ہے) تکبیر سے مراد اللہ اکبر کہنا ہے یا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہنا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالضُّحٰى ۝ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَ مَا قَلٰى ۝ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۝ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى ۝ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۝ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝

(وَالضُّحٰى) اى اول النهار او كله.

(وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى) غطى بظلامه او سكن.

(مَا وَدَّعَكَ) تركك يا محمد (رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) ابغضك .نزل هذا لما قال الكفار عند تأخر الوحي عنه خمسة عشر يومًا :ان ربه ودّعه وقلاه.

(وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ) لما فيها من الكرامات لك (مِنَ الْاُوْلٰى) الدنيا.

(وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ) في الآخرة من الخيرات عطاء جزيلًا (فَتَرْضٰى) فقال صلى الله عليه وسلم اذن لا ارضى وواحد من امتي في النار الى هنا تمّ جواب القسم بمثبتين بعد منفيين.

(اَلَمْ يَجِدْكَ) استفهام تقرير اى وجدك (يَتِيْمًا) بفقد ابيك قبل ولادتك او بعدها (فَاٰوٰى) بأن ضمك الى عمك ابي طالب.

(وَوَجَدَكَ ضَآلًّا) عما انت عليه الآن من الشريعة (فَهَدٰى) اى فهداك اليها.

(وَوَجَدَكَ عَآئِلًا) فقيرًا (فَاَغْنٰى) اَغناك بما قنعك به من الغنيمة وغيرها .وفي الحديث : ليس الغنى كثرة العرض ولكن الغنى غنى النفس .

(فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ) بأخذ ماله اَو غير ذٰلك .

(وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ) تزجره لفقره .

(وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ) عليك بالنبوّة وغيرها (فَحَدِّثْ) اَخبر .وحذف ضميره صلى الله عليه وسلم في بعض الَافعال رعاية للفواصل .

چاشت کی قسم! اس سے مراد دن کا ابتدائی حصہ ہے یا پورا دن مراد ہے اور رات کی قسم! جب وہ ڈھانپ لے یعنی جب وہ اندھیرے کی وجہ سے ہر چیز پر پردہ ڈال دے یا سکون کی حالت میں آ جائے۔تم کو نہیں چھوڑا ہے یعنی تمہیں ترک نہیں کیا ہے۔اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے پروردگار نے اور نہ ہی اس نے تمہیں ناپسند کیا ہے یعنی تم سے بغض نہیں رکھا۔ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب کفار نے 15 دن تک وحی نازل نہ ہونے کی وجہ سے یہ کہا کہ اس کے پروردگار نے اسے چھوڑ دیا اور اسے ناپسند کیا ہے اور تمہاری آنیوالی گھڑی تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔یعنی اس میں جو تمہارے لیے عزت واحترام ہوگا پہلے والی گھڑی سے یعنی دنیا سے۔

اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں عطا کرے گا یعنی آخرت میں وہ بھلائی جو عظیم عطا ہوگی تو تم راضی ہو جاؤ گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر تو میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی جہنم میں ہوگا۔ یہاں پر دو منفی جملوں کے بعد دو مثبت باتوں کے ذریعے قسم کا جواب دے دیا گیا ہے۔

کیا اس نے تمہیں نہیں پایا؟ یہاں پر استفہام کسی بات کو پختہ کرنے کے لئے ہے یعنی اس نے تمہیں پایا ہے یتیم ۔یعنی تمہاری ولادت سے پہلے یا بعد میں تمہارے والد موجود نہیں تھے تو اس نے پناہ دی یعنی تمہیں تمہارے چچا ابوطالب تک پہنچا دیا اور اس نے تمہیں پایا ''عائل'' اس حوالے سے جس پر اب تم شریعت کے حوالے سے گامزن ہو اس نے تمہاری رہنمائی کی یعنی اس شریعت کی طرف تمہاری رہنمائی کی۔

اور اس نے تمہیں پایا حاجت مند یعنی غریب اور پھر اس نے تمہیں خوشحال کر دیا یعنی تمہیں خوشحال کیا اس حوالے سے کہ مال غنیمت اور اس طرح کی دیگر چیزوں کے ذریعے قناعت حاصل کی اور حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ خوشحال ہونے کا مطلب مال زیادہ ہونا نہیں ہے بلکہ اصل خوشحالی نفس کا بے نیاز ہونا ہے۔

جہاں تک یتیم کا معاملہ ہے تو تم اس پر غصہ نہ کرو یعنی اس کا مال نہ لو اور دیگر حوالے سے (نہ جھڑکو)۔

جہاں تک مانگنے والے کا تعلق ہے تو تم اسے جھڑکو نہیں یعنی اس کی غربت کی وجہ سے اسے ڈانٹو نہیں۔

جہاں تک تمہارے پروردگار کی نعمت کا تعلق ہے جو اس نے نبوت وغیرہ کے حوالے سے تم پر کی ہے تو تم اسے بیان کرو یعنی اس کی خبر دو یہاں پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ضمیر کو حذف کیا گیا ہے بعض افعال میں تاکہ ''فواصل'' کا خیال رکھا جا سکے۔

سورة الانشراح

مكية ثمان ايات

یہ مکی سورت ہے اس میں آٹھ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِىْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝

(اَلَمْ نَشْرَحْ) استفهام تقرير اى شرحنا (لَكَ) يا محمد (صَدْرَكَ) بالنبوة وغيرها ؟.

(وَوَضَعْنَا) حططنا (عَنكَ وِزْرَكَ).

(الذى اَنقَضَ) اَثقل (ظَهْرَكَ) وهذا كقوله تعالىٰ: (لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنبِكَ)

(وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ) باَن تُذكر مع ذكرى فى الاذان والاقامة والتشهد والخطبة وغيرها .

(فَاِنَّ مَعَ العسر) الشدة (يُسْرًا) سهولة .

(اِنَّ مَعَ العسر يُسْرًا) والنبى صلى الله عليه وسلم قاسى من الكفار شدة، ثم حصل له اليسر بنصره عليهم .

(فَاِذَا فَرَغْتَ) من الصلاة (فانصب) اتعب فى الدعاء .

(والىٰ رَبِّكَ فارغب) تضرع .

کیا ہم نے کھول نہیں دیا یہاں پر استفہام نے بات کو پختہ کر دیا ہے یعنی ہم نے کھول دیا ہے۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تمہارے سینے کو یعنی نبوت وغیرہ کے ذریعے۔

اور ہم نے ہٹا دیا ہے یعنی اتار دیا ہے تم سے تمہارے بوجھ کو۔ جس نے بھاری کیا تھا یا ثقیل کیا تھا تمہاری پشت کو اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی مانند ہے۔

"تاکہ اللہ تعالیٰ مغفرت کر دے تمہاری اور تمہارے گزشتہ ذنب کی"۔

اور ہم نے تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کیا یعنی اذان واقامت، تشہد خطبے وغیرہ میں، میرے ذکر کے ساتھ تمہارا ذکر

کیا جائیگا۔

بے شک ''عسر'' کے ساتھ ''یسر'' ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی طرف سے بہت سختی برداشت کی تھی۔ پھر آپ کو ان کیخلاف مدد کی شکل میں آسانی نصیب ہوئی۔ جب تم فارغ ہو جاؤ یعنی نماز سے تو نصب کرو یعنی اہتمام کے ساتھ دعا کرو اور تم اپنے پروردگار کی طرف رغبت رکھو یعنی اس کی بارگاہ میں گڑگڑاؤ۔

سورة التين

مكية او مدنية ثمان ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں آٹھ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۞ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۞ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۞ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۞ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۞ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۞ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۞ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞

(والتين والزيتون) اى الماكولين او جبلين بالشام ينبتان الماكولين .

(وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ) الجبل الذى كلم الله تعالى عليه موسى ، ومعنى (سينين) المبارك او الحسن بالاشجار المثمرة .

(وهذا البلد الامين) مكة لامن الناس فيها جاهلية واسلامًا .

(لَقَدْ خَلَقْنَا الانسان) الجنس (فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ) تعديل لصورته .

(ثُمَّ رددناه) فى بعض افراده (اَسْفَلَ سافلين) كناية عن الهرم والضعف فينقص عمل المؤمن عن زمن الشباب ، ويكون له اجره بقوله تعالى :

(اِلَّا) اى لكن (الذين اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصالحات فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ) مقطوع ـ وفى الحديث إذا بلغ المؤمن من الكبر ما يعجزه عن العمل كتب له ما كان يعمل

(فَمَا يُكَذِّبُكَ) اَيها الكافر (بَعْدُ) اَى بعد ما ذكر من خلق الانسان فى اَحسن صورة. ثم ردّه اِلى اَرذل العمر الدال على القدرة على البعث (بالدين) بالجزاء المسبوق بالبعث والحساب؟ اَى ما يجعلك مكذبًا بذلك ولا جاعل له؟

(اَلَيْسَ اللّٰه بِاَحْكَمِ الحاكمين)؟ اَى هو اَقضى القاضين وحكمه بالجزاء من ذٰلك. وفى الحديث من قرأ والتين اِلى آخرها فليقل: بلى واَنا على ذٰلك من الشاهدين

انجیر کی قسم اور زیتون کی قسم! اس سے مراد یا تو کھائی جانے والی دو چیزیں ہیں یا شام میں موجود دو پہاڑ ہیں جن (میں پیدا ہونے والوں پھلوں کو) کھایا جاتا ہے اور طور سینا کی قسم! اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اور سینین کا مطلب مبارک ہے یا اچھا پھلدار درخت ہے اور اس امین شہر کی قسم! اس سے مراد مکہ ہے کیونکہ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام میں امن کی حالت میں رہتے ہیں۔ ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے جنس انسان کو یعنی اچھی شکل میں اور بالکل مناسب بنائی ہے پھر ہم نے اسے لوٹا دیا سب سے پست حالت میں۔ یہ کنایہ ہے اس کے بوڑھے ہونے اور کمزور ہونے کی طرف تو اس وقت مومن کا عمل جوانی کے عالم میں کم ہو جاتا ہے لیکن اس کے لئے اجر ہوگا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے۔

ماسوائے ان لوگوں کے یعنی لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے۔ انہوں نے نیک عمل کیے ان کے لئے ایسا ثواب ہوگا جو ختم نہیں ہوگا یعنی منقطع نہیں ہوگا۔ حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ جب مومن بوڑھا ہو جاتا ہے اور عمل کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں وہی عمل لکھا جاتا ہے جو وہ پہلے کیا کرتا تھا۔ تو کیا بات تمہیں جھٹلانے پر مجبور کرتی ہے۔ اے کافر! اس کے بعد یعنی اس کے بعد؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کی بہترین شکل میں تخلیق کیے جانے کا ذکر کیا تو اسے انتہائی عمر تک پہنچانے کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ وہ دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے۔ دین کا (انکار کرنا) یعنی جزا کا جو دوبارہ زندہ کیے جانے اور حساب سے پہلے ہوگی یعنی کس بات نے تمہیں اس بات کو جھٹلانے پر مجبور کیا اور تم ایسا نہیں کر سکتے۔ کیا اللہ تعالیٰ سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا نہیں ہے۔ وہ سب سے عظیم فیصلہ کرنے والا ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اس کا بدلہ دے گا۔ حدیث میں یہ بات موجود ہے۔

''جو شخص سورۃ والتین کو پوری پڑھ لے گا تو پھر یہ کہے: جی ہاں! میں اس بات پر گواہی دینے والوں میں شامل ہوں''۔

سورة العلق

مكة تسع عشرة اٰية صدرها الٰى مالم يعلم ما نزل من القرآن ذٰلك بغار حراء

یہ مکی سورت ہے۔ اس میں انیس آیات ہیں۔ اس کے آغاز میں "مالا یعلم" تک قرآن پاک میں سب سے پہلے نازل ہوئی تھی جو غار حرا میں نازل ہوئی تھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ۔ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ۔ الَّذِىْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ۔ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى۔ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى۔ اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى۔ اَرَءَيْتَ الَّذِىْ يَنْهٰى۔ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى۔ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى۔ اَرَءَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى۔ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى۔ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ۔ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ۔ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ۔ كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۔

(اقرا) اَوجد القراء ة مبتدئا (باسم رَبِّكَ الذى خَلَقَ) الخلائق .

(خَلَقَ الانسان) الجنس (مِنْ عَلَقٍ) جمع علقة وهى القطعة اليسيرة من الدم الغليظ .

(اقرا) تاكيد للاوّل (وَرَبُّكَ الاَكرم) الذى لا يوازيه كريم حال من ضمير اقراَ .

(الذى عَلَّمَ) الخط (بالقلم) واوّل من خط به اِدريس عليه السلام .

(عَلَّمَ الانسان) الجنس (مَا لَمْ يَعْلَمْ) قبل تعليمه من الهدى والكتابة والصناعة وغيرها .

(كَلَّا) حقًا (اِنَّ الانسان ليطغى).

(اَن رَّاٰهُ) اَى نفسه (استغنى) بالمال .نزل فى اَبى جهل و راَى علمية و استغنى مفعول ثان و اَن رآه مفعول له .

(اِنَّ اِلى رَبِّكَ) يا اِنسان (الرجعى) اَى الرجوع تخويف له فيجازى الطاغى بما يستحقه .

(اَرَءَيْتَ) فى مواضعها الثلاثة للتعجب (الذى ينهى) هو اَبو جهل .

(عَبْدًا) هو النبى صلى الله عليه وسلم (اِذَا صلى).

(اَرَءَ یْتَ اِن کَانَ) اَی المنهیّ (علی الهدی).

(اَوْ) للتقسیم (اَمَرَ بالتقوی).

(اَرَءَ یْتَ اِن کَذَّبَ) اَی الناهی النبی (وتولی) عن الْاِیمان .

(اَلَمْ یَعْلَم بِاَنَّ اللّٰه یری) ما صدر منه، اَی یعلمه فیجازیه علیه، اَی اعجب منه یا مخاطب من حیث نهیه عن الصلاة ومن حیث اِنّ المنهی علی الهدی آمر بالتقوی، ومن حیث اِنّ الناهی مکذب متول عن الْاِیمان .

(کَلَّا) ردع له (لَئِن) لام قسم (لَّمْ یَنتَهِ) عما هو علیه من الکفر (لَنَسْفَعًا بالناصیة) لَنجُرَنّ بناصیته اِلی النار .

(نَاصِیَةٍ) بدل نکرة من معرفة (کاذبة خَاطِئَةٍ) وصفها بذلك مجاز والمراد صاحبها .

(فَلْیَدْعُ نَادِیَهُ) اَی اَهل نادیه وهو مجلس یُتَّخذ لیتحدث فیه القوم، وکان قال للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم -لما انتهره حیث نهاه عن الصلاة :-لقد علمت ما بها رجل اَکثر نادیًا منی لَاملَانّ علیك هذا الوادی اِن شئت خیلًا جُرْدًا ورجالًا مُرْدًا .

(سَنَدْعُ الزبانیة) الملائکة الغلاظ الشداد لِاهلاکه .فی الحدیث : لو دعا نادیه لَاخذته الزبانیة عیانًا

(کَلَّا) ردع له (لَا تُطِعْهُ) یا محمد فی ترك الصلاة (واسجد) صلّ للّٰه (واقترب) منه بطاعته .

تم پڑھو یعنی قرات وجود میں لاؤ ابتداء کرتے ہوئے اپنے پروردگار کے اسم سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس نے پیدا کیا ہے مخلوقات کو۔

اس نے انسان کو یعنی جنس انسان کو پیدا کیا ہے۔"علق" کے ذریعے یہ لفظ علاقہ کی جمع ہے اس سے مراد گاڑھے خون کا جھوٹا سا قطرہ ہے۔

تم قرات کرو یہ پہلے کی تاکید کے لئے ہے۔ وہ تمہارا پروردگار بڑا کرم کرنے والا ہے۔ وہ یعنی کوئی بھی شخص کریم ہونے کے اعتبار سے اس کے مانند نہیں ہوسکتا۔ یہ لفظ اقراء کی ضمیر کا حال ہے۔

وہ جس نے علم دیا ہے یعنی خط کے ذریعے۔ قلم کے ذریعے اور سب سے پہلے حضرت ادریس علیہ السلام نے لکھنا شروع کیا تھا۔

اس نے انسان کو یعنی جنس انسان کو علم دیا اس چیز کے بارے میں جو وہ نہیں جانتا تھا یعنی اس کے اس شخص کو ہدایت' کتابت' کاریگری وغیرہ کی تعلیم دینے سے پہلے۔

درحقیقت بے شک انسان سرکشی کرتا ہے۔

جب وہ دیکھتا ہے اس کو یعنی اپنے آپ کو کہ وہ بے نیاز ہے مال کے اعتبار سے۔ یہ آیت ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئی تھی اور لفظ ''رأی'' کا مطلب جاننا ہے اور ''اِسْتَغْنٰی'' یہ دوسرا مفعول ہے اور ''اَنْ رَّاٰہُ'' مفعول الیہ ہے۔

بے شک تمہارے پروردگار کی طرف ہی یعنی اے انسان لوٹنا ہے یعنی رجوع کرنا ہے اور یہ خوف دلانے کے لئے ہے کہ پروردگار سرکشی کرنے والے کو اس کے مطابق بدلہ دے گا۔

کیا تم نے دیکھا ہے تینوں جگہ پر تعجب کا اظہار کرنے کے لئے اس شخص کو جو منع کرتا ہے اس سے مراد ابوجہل ہے۔

اور بندے سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جب وہ نماز ادا کرتا ہے۔

کیا تم نے دیکھا ہے اگر وہ ہو یعنی جسے منع کیا گیا ہے ہدایت کے اوپر

یا یہ تقسیم کے لئے ہے۔ وہ ہدایت کرتا ہو پرہیزگاری کی۔

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو جھٹلا دے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روکنے والا اور منہ موڑے یعنی ایمان سے۔

کیا وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے اس چیز کو جو اس سے صادر ہو رہی ہے یعنی اے مخاطب اسے اس کا علم ہے اور وہ بدلہ اسے دے گا یعنی اے مخاطب اس کے اوپر حیرانگی کا اظہار کرو کہ وہ نماز سے روکتا ہے اور جس کو وہ روک رہا ہے وہ ہدایت کے اوپر ہے اور وہ پرہیزگاری کا حکم دیتا ہے اس اعتبار سے کہ منع کرنے والا شخص جھٹلا رہا ہے اور ایمان سے منہ پھیر رہا ہے۔

یہ اس کی ردع کے لئے ہے یہاں پر لِ قسم کے لئے ہے۔

اگر وہ باز نہ آیا یعنی جس کفر پر ہے تو ہم اس کی پیشانی کو پکڑ لیں گے یعنی اس کی پیشانی کے ذریعے گھسیٹ کر اسے جہنم میں لے جائیں گے۔

''پیشانی'' یہاں پر معرفہ کے بدل پر نکرہ آیا ہے یہ پیشانی کے لئے ہے جو جھوٹ بولنے والی ہے اور خطا کرنے والی ہے۔ اس کو مجازی طور پر موصوف کیا گیا ہے۔ اس سے مراد پیشانی کا مالک شخص ہے

تو وہ اپنی مجلس کو یعنی اپنی مجلس میں شریک لوگوں کو۔ اس سے مراد وہ مجلس ہے جسے وہ اس لیے اختیار کر رہا ہے تاکہ وہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر سکے جیسا کہ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا جب اس نے آپ کو جھڑکا تھا اور نماز پڑھنے سے روکا تھا۔ کیا تم جانتے ہو یہاں پر مجھ سے زیادہ بڑی مجلس کسی اور شخص کی نہیں ہوتی۔ میں چاہوں تو تمہارے خلاف اس وادی کو گھڑ سواروں کے ساتھ اور جوان مردوں کے ساتھ بھر دوں'

تو ہم اپنے محافظوں کو بلا لیں گے یعنی وہ فرشتے جو سخت ہیں اور شدید ہیں تم کو ہلاک کرنے کے لئے۔ حدیث میں یہ الفاظ ہیں اگر وہ مجلس کے افراد کو بلا لیتا تو فرشتے سب کے سامنے اس کو پکڑ لیتے۔

''کلا'' یہ اس کی ردع کے لئے ہے تم اس کی اطاعت نہ کرو یعنی اے محمد! نماز ترک کرنے کے حوالے سے۔ سجدہ کرو یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے نماز ادا کرو۔ قربت حاصل کرو یعنی فرمانبرداری کے ذریعے اس کا قرب حاصل کرو۔

سورة القدر

مكية او مدنية خمس او ست آيات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اس میں پانچ یا شاید چھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَ الرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(اِنَّآ اَنزلناه) اى القرآن جملة واحدة من اللوح المحفوظ الى السماء الدنيا (فِيْ لَيْلَةِ القدر) اى الشرف والعظم.

(وَمَا اَدْرَاكَ) اَعلمك يا محمد (مَا لَيْلَةُ القدر) تعظيم لشأنها وتعجيب منه.

(لَيْلَةُ القدر خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ) ليس فيها ليلة القدر فالعمل الصالح فيها خير منه فى الف شهر ليست فيها.

(تَنَزَّلُ الملائكة) بحذف اِحدى التاء ين من الاصل (والروح) اى جبريل (فِيهَا) فى الليلة (بِاِذْنِ رَبِّهِمْ) بامره (مِّن كُلِّ اَمْرٍ) قضاه الله فيها لتلك السنة الى قابل و مِنْ سببية بمعنى الباء.

(سلام هِيَ) خبر مقدم ومبتداً (حتى مَطْلَعِ الفجر) بفتح اللام وكسرها الى وقت طلوعه.
جعلت سلامًا لكثرة السلام فيها من الملائكة لا تمرّ بمؤمن ولا بمؤمنة اِلا سلمت عليه.

بے شک ہم نے اس کو نازل کیا یعنی قرآن کو ایک ہی مرتبہ لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف (نازل کیا)۔
شب قدر میں یعنی شرف اور عظمت والی (رات میں)
اور تمہیں کیا معلوم یعنی تمہیں کس نے بتایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کہ شب قدر کیا ہے؟ یعنی یہ اس (رات) کی عظمت کے اظہار کے لئے اور حیرانگی کے اظہار کے لئے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی جن میں شب قدر موجود نہ ہو تو اس رات میں کوئی نیک عمل کرنا ان ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں یہ رات موجود نہ ہو۔
فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اس میں اصل میں دو میں سے ایک ''ت'' کو حذف کر دیا گیا ہے اور روح بھی (نازل ہوتا ہے) یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں یعنی اس رات میں۔ اپنے پروردگار کے اذن کے تحت یعنی حکم کے تحت ہر حوالے

سے یعنی اللہ تعالیٰ اس رات میں اس سال سے اگلے سال تک کے فیصلے (فرشتوں کو بتا) دیتا ہے۔ یہاں پر ''من'' سببیت کے لئے ہے اور ''باء'' کے معنی میں ہے۔ یہ سلامتی والی ہے۔ یہ مقدم خبر ہے اور مبتداء یہ ہے یہاں تک کہ صبح صادق طلوع ہو جائے۔ اس میں ''ل'' پر زبر بھی پڑھی جا سکتی ہے یعنی اس کے طلوع ہونے کے وقت تک میں نے اسے سلامتی والا بنایا ہے کیونکہ اس میں فرشتوں کی طرف سے بکثرت سلام کیا جاتا ہے جو بھی مومن (مرد یا عورت) گزرتے ہیں تو فرشتے انہیں سلام کرتے ہیں۔

سورة البينة

مكية ومدنية تسع ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً۔ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ۔ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَ ذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ۔ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ۔

(لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ) للبيان (اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ) اى عبدة الاصنام :عطف على اهل (مُنْفَكِّيْنَ) خبر يكن، اى زائلين عما هم عليه (حتى تَاْتِيَهُمُ) اى آتتهم (البينة) اى الحجة الواضحة وهي محمد صلى الله عليه وسلم.

(رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ) بدل من البينة وهو النبي صلى الله عليه وسلم (يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً) من الباطل.

(فِيهَا كُتُبٌ) احكام مكتوبة (قَيِّمَةٌ) مستقيمة، اى يتلو مضمون ذلك وهو القرآن، فمنهم من آمن به ومنهم من كفر.

(وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ) في الإيمان به صلى الله عليه وسلم (اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ) اى هو صلى الله عليه وسلم او القرآن الجائي به معجزة له، وقبل مجيئه صلى الله عليه وسلم كانوا مجتمعين على الإيمان به إذا جاء فحسده من كفر به منهم.

(وَمَآ اُمِرُوْا) في كتابيهم التوراة والإنجيل (اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اللّٰه) اى يعبدوه فحذفت أن وزيدت اللام (مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ) من الشرك (حُنَفَآءَ) مستقيمين على دين إبراهيم ودين محمد إذا جاء فكيف كفروا به؟ (وَيُقِيمُوْا الصلاة وَيُؤْتُوْا الزكواة وَذٰلِكَ دِيْنُ) الملة (القيمة) المستقيمة.

(اِنَّ الذين كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الكتاب والمشركين فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خالدين فِيهَا) حال مقدرة اى مقدرًا خلودهم فيها من الله تعالى (اولئك هُمْ شَرُّ البرية).

(اِنَّ الذين اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصالحات اولئك هُمْ خَيْرُ البرية) الخليقة.

(جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جنات عَدْنٍ) إقامة (تَجْرِى مِنْ تَحْتِهَا الانهار خالدين فِيهآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰه عَنْهُمْ) بطاعته (وَرَضُوْا عَنْهُ) بثوابه (ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ) خاف عقابه فانتهى عن معصيته تعالى.

نہیں تھے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا یہاں پر ''من'' بیان کے لئے ہے اہل کتاب میں سے اور مشرکین میں سے یعنی بتوں کی پوجا کرنے والوں میں سے۔ اس کا عطف ہے لفظ اہل پر اور چھوڑنے والے یہ لفظ یکن کی خبر ہے یعنی جس (نظریے) پر وہ ہیں اسے ترک کرنے والے۔ یہاں تک کہ آ جائے گی ان کے پاس یعنی ان کے پاس آ جائے گی یعنی ان کے پاس آ گئی۔

"البینہ" یعنی واضح حجت جو حضرت محمد ہیں' جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول ہیں۔ یہ لفظ البینہ کا بدل ہے اور اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ تلاوت کرتے ہیں پاکیزہ صحیفوں کی یعنی جو باطل سے پاک ہیں۔ اس میں کتابیں ہیں یعنی احکام ہیں جو تحریر کئے گئے ہیں اور وہ تلاوت کرتے ہیں اس مضمون کو یعنی اس سے مراد قرآن ہے تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس پر ایمان لے آئے اور کچھ نے ان کا انکار کیا اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی وہ مختلف گروہوں میں تقسیم نہیں ہوئے یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے حوالے سے مگر یہ کہ اس کے بعد ہوئے جب ان کے پاس البینہ آ گئی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے یا قرآن آ گیا جسے آپ ساتھ لے کر آئے ہیں اور جو آپ کا معجزہ ہے۔ آپ کی تشریف آوری سے پہلے یہ لوگ ایمان لانے کے حوالے سے اکٹھے ہوئے تھے لیکن جب آپ تشریف لائے تو جس نے آپ کا انکار کیا اس

نے حسد کی وجہ سے ایسا کیا۔ انہیں صرف یہی حکم دیا گیا یعنی ان کی کتاب تورات میں اور انجیل میں کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں یعنی اس کی بندگی کریں۔ یہاں پر ''اَنْ'' کو حذف کر دیا گیا ہے اور ''لِ'' کو زائد کر دیا گیا ہے۔ دین کے اعتبار سے اس کے لئے خالص رہتے ہوئے یعنی شرک سے (بچتے ہوئے) حنفاء کے طور پر یعنی حضرت ابراہیم اور حضرت محمد کے دین پر مستقیم رہتے ہوئے جب حضرت محمد تشریف لے آئے تو کیسے انہوں نے اس کا انکار کیا اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور یہی دین یعنی ملت سیدھی راہ ہے۔

بے شک وہ لوگ جنہوں نے اہل کتاب میں سے کفر کیا اور مشرکین میں سے بھی وہ جہنم کی آگ میں ہونگے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ ''مقدرہ'' کا حال ہے یعنی ان کا اس میں ہمیشہ رہنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کر دیا گیا ہے اور یہ لوگ مخلوق میں سب سے برے ہیں۔ بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے۔ وہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں یہاں پر لفظ بریہ کا مطلب مخلوق ہے۔ ان کی جگہ ان کے پروردگار کے نزدیک جنت عدن ہے یعنی جہاں رہائش ہوگی۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہوتی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہونگے۔ اس کے اجر و ثواب کی وجہ سے' یہ اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈر جائے اور اس کی ناراضگی سے خوفزدہ رہے اور اس کی نافرمانی سے باز آ جائے۔

سورۃ الزلزلۃ

مکیۃ او مدنیۃ تسع ایات

یہ سورت مکی ہے یا مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا۝ وَ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا۝ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا۝ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا۝ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ۝ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۝

(اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ) حرکت لقیام الساعۃ (زِلْزَالَهَا) تحریکها الشدید المناسب لعظمتها ۔
(وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا) کنوزها وموتاها فالقتها علی ظهرها ۔

(وَقَالَ الْإِنْسَانُ) الکافر بالبعث (مَالَهَا) ؟اِنکارًا لتلك الحالة .

(يَوْمَئِذٍ) بدل من اِذا وجوابها (تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا) تخبر بما عمل عليها من خير وشر .

(بِاَنَّ) بسبب اَن (رَبَّكَ اَوحى لَهَا) اَى اَمرها بذلك .وفي الحديث : تشهد علي كل عبد اَو اَمة بكل ما عمل علي ظهرها

(يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ الناس) ينصرفون من موقف الحساب (اَشْتَاتًا) متفرقين فآخِذٌ ذات اليمين اِلي الجنة وآخذ ذات الشمال اِلي النار (لِّيُرَوْا اَعمالهم) اَى جزاء ها من الجنة اَو النار .

(فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ) زنة نملة صغيرة (خَيْرًا يَّرَهٗ) يرى ثوابه .

(وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ) يرى جزاء ه .

جب زمین میں زلزلہ آئے گا یعنی اسے قیامت قائم ہونے کے وقت حرکت دی جائے گی اس کا زلزلہ یعنی اس کی شدید حرکت جو اس کی عظمت کے مناسب ہے اور زمین اپنے بوجھ کو باہر نکال دے گی یعنی اپنے خزانوں کو اور اپنے مُردوں کو اور انہیں اپنی پشت پر رکھ لے گی۔

اور انسان کہے گا یعنی کافر شخص زندہ ہوتے وقت کہے گا یہ کیا ہے؟ یعنی وہ ایسی حالت کا انکار کرے گا۔ اس دن' یہ بدل ہے اذا کا اور اس کا جواب ہے وہ (زمین) اپنی خبریں بیان کرے گی یعنی وہ بتائے گی کہ اس کے اوپر اچھائی یا برائی میں سے کیا عمل کیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے یعنی اس سبب کی وجہ سے کہ تمہارے پروردگار نے اسے وحی کی ہوگی۔ اسے اس بات کا حکم دیا گیا ہوگا۔ ایک حدیث میں یہ ارشاد ہے وہ ہر بندے اور کنیز کے خلاف گواہی دے گی۔ ہر چیز کے بارے میں جو اس نے اس زمین کی پشت پر عمل کیا تھا۔ اس دن لوگ واپس آئیں گے یعنی حساب کے لئے کھڑے ہونیوالے مقام سے واپس آئیں گے ''اشتات'' کے طور پر یعنی متفرق طور پر کسی نے دائیں ہاتھ کو اختیار کرنا ہے وہ جنت کی طرف جائے گا اور کوئی بائیں ہاتھ کو پکڑے گا اور وہ جہنم کی طرف جائے گا تاکہ وہ لوگ اپنے اعمال کو دیکھ لیں۔ یعنی جنت اور جہنم کی شکل میں اپنی جگہ کو دیکھ لیں تو جس شخص نے ذرے کے وزن جتنا عمل کیا ہوگا یعنی چھوٹی چیونٹی کے وزن جتنا بھلائی کا تو وہ بھی دیکھ لے گا یعنی اس کے ثواب کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرے کے وزن جتنی برائی کی ہوگی وہ اس کے بدلے کو دیکھ لے گا۔

سورة العاديات

مكية او مدنية احدى عشرة اٰية

یہ مکی ہے یا شاید مدنی سورت ہے اور اس میں گیارہ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا۝ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا۝ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا۝ فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا۝ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ۝ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ۝ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ۝ اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ۝ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ۝ اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ۝

(والعاديات) الخيل تعدو فى الغزو وتضبح (ضَبْحًا) هو صوت اَجوافها اِذا عدت .

(فالموريات) الخيل تورى النار (قَدْحًا) بحوافرها اِذا سارت فى الَارض ذات الحجارة بالليل

(فالمغيرات صُبْحًا) الخيل تغير على العدوّ وقت الصبح بإغارة اَصحابها .

(فَاَثَرْنَ) هيجن (بِهٖ) بمكان عدوهنّ اَو بذلك الوقت (نَقْعًا) غبارًا لشدة حركتهن .

(فَوَسَطْنَ بِهٖ) بالنقع (جَمْعًا) من العدوّ، اَى صرن وسطه، وعطف الفعل على الاسم لَانه فى تاَويل الفعل اَى واللاتى عدون فاَورين فاَغرن .

(اِنَّ الاِنسان) الكافر (لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ) لكفور يجحد نعمته تعالٰى .

(وَاِنَّهٗ على ذلك) اَى كنوده (لَشَهِيْدٌ) يشهد على نفسه بصنعه .

(وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الخير) اَى المال (لَشَدِيْدٌ) اَى لشديد الحب له فيبخل به .

(اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ) اُثير واُخرج (مَا فِى القبور) من الموتى اَى بعثوا .

(وَحُصِّلَ) بيّن واَفرز (مَا فِى الصدور) القلوب من الكفر والْاِيمان .

(اِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ) لعالم فيجازيهم على كفرهم .اُعيد الضمير جمعًا نظرًا لمعنى الْاِنسان، وهذه الجملة دلت على مفعول يعلم اَى اِنا نجازيه وقت ما ذكر .وتعلق خبير ب يومئذ وهو تعالٰى خبير دائمًا لَانه يوم المجازاة.

قسم ہے دوڑنے والے گھوڑوں کی! یعنی وہ گھوڑے جو جہاد میں دوڑتے ہیں جو سینے سے آواز نکالتے ہیں یعنی یہ سینے کی آواز ہے جب وہ دوڑتے ہیں یہ اس وقت نکلتی ہے۔

پھر پتھروں سے آگ نکالتے ہیں یعنی وہ گھوڑے آگ نکالتے ہیں۔ اپنے سُم مار کر جب وہ پتھریلی زمین پر چلتے ہیں یعنی وہ گھوڑے جو صبح کے وقت اپنے سواروں کے ہمراہ دشمن پر حملہ کرتے ہیں تو وہ اڑاتے ہیں تو اس کا مطلب ہیج یعنی اڑانا اس کے ذریعے یعنی اپنے دشمن کی جگہ پر یا اس وقت پر غبار (اڑاتے ہیں) اپنی شدید حرکت کی وجہ سے پھر وہ اس کے ہمراہ یعنی اس غبار کے ہمراہ اس کے درمیان میں جاتے ہیں ''جمعا'' سے مراد دشمن ہے یعنی وہ ان کے درمیان میں ہو جاتے ہیں یہاں پر فعل کا عطف اسم ہے کہ وہ فعل کی تاویل میں ہے کہ جب دوڑتے ہیں' آواز نکالتے ہیں اور حملہ کرتے ہیں۔

بے شک انسان یعنی کافر شخص اپنے پروردگار کا بڑا ناشکرہ ہے جو اپنے پروردگار کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا۔

اور بے شک وہ اس بات پر یعنی اپنے ناشکرے پن پر گواہ ہے اپنے آپ کے خلاف اپنے کیے کی گواہی دے گا۔

اور بے شک وہ بھلائی کی محبت میں یعنی مال کی محبت میں شدید ہے یعنی اسے شدید محبت ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتا ہے۔

کیا وہ علم نہیں رکھتا کہ جب اٹھایا جائے گا اور نکالا جائے گا اس چیز کو جو قبروں میں ہے

اور حاصل کیا جائیگا یعنی بیان کر دیا جائیگا وہ جو سینوں کے اندر ہے کفر یا ایمان۔

بے شک ان کا پروردگار ان کے بارے میں اس دن خبر رکھتا ہوگا یعنی وہ انہیں جاننے والا ہے اور ان کے کفر کا بدلہ وہ انہیں دے گا۔ ضمیر کا اعادہ جمع کے طور پر کیا گیا ہے۔

لفظ ''انسان'' کے معنیٰ کی رعایت کرتے ہوئے یہ جملہ دلالت کرتا ہے یَعْلَمُ کے مفعول پر یعنی ہم اس کی جزا دیں گے اس وقت جس کا تذکرہ کیا گیا ہے اور لفظ خبیر متعلق ہے لفظ یَوْمَئِذٍ کے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ ہمیشہ خبیر ہے لیکن اس دن جو کہ بدلہ کا دن ہوگا اس کے لیے بطور خاص اس کا تذکرہ کیا۔

سورة القارعة

مكية ثمان ايات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں آٹھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ مَا الْقَارِعَةُ ۚ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۙ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ وَ تَكُوْنُ

الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۔ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ۔ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ۔ وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ۔ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ۔ وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ۔ نَارٌ حَامِيَةٌ۔

(القارعة) اى القيامة التى تقرع القلوب بأهوالها .

(مَا القارعة) تهويل لشأنها، وهما مبتدأ وخبر :خبر القارعة .

(وَمَآ اَدْرَاكَ) أعلمك (مَا القارعة) زيادة تهويل لها و ما الاولى مبتدأ وما بعدها خبره، و ما الثانية وخبرها في محل المفعول الثاني لادرى .

(يَوْمَ) ناصبة دل عليه القارعة، اى تقرع (يَكُوْنُ الناس كالفراش المبثوث) كغوغاء الجراد المنتشر يموج بعضهم في بعض للحيرة اِلى اَن يُدْعَوْا للحساب .

(وَتَكُوْنُ الجبال كالعهن المنفوش) كالصوف المندوف في خفة سيرها حتى تستوى مع الارض .

(فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ موازينه) بأن رجحت حسناته على سيئاته .

(فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ) في الجنة، اى ذات رضا بأن يرضاها اى مرضية له .

(وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ موازينه) بأن رجحت سيئاته على حسناته .

(فَاُمُّهٗ) فمسكنه (هَاوِيَةٌ).

(وَمَآ اَدْرَاكَ مَا هِيَهْ) اى ما هاوية .

هى (نَارٌ حَامِيَةٌ) شديدة الحرارة وهاء هِيَهْ للسكت تثبت وصلًا ووقفا .وفي قراءة تحذف وصلًا.

دہلا دینے والی یعنی وہ قیامت جو ہولناک ہونے کی وجہ سے دلوں کو لرزا دے گی۔

وہ دہلا دینے والی چیز کیا ہے یہ اس کی ہولنا کی کی طرف اشارہ ہے اور یہ دونوں مبتدا اور خبر ہیں اور القارعہ کی خبر ہے

اور تمہیں کیا پتہ یعنی کیا علم کہ دہلا دینے والی چیز کیا ہے یہ اس کی ہولنا کی کا مزید تذکرہ ہے اور اس میں پہلا ''ما'' مبتدا ہے اور اس کے بعد والی ''ما'' خبر ہے۔ دوسرا ''ما'' اور اس کی خبر ادریٰ کے مفعول ثانی کے محل میں ہے۔

اس دن یہ منصوب ہے اس لفظ القارعہ دلالت کرتا ہے یعنی وہ چیز جو دہلائے گی۔ لوگ ہونگے یوں جیسے پھیلے ہوئے پتنگے ہوتے ہیں یعنی پھیلے ہوئے ٹڈی دل کا لشکر وہ ایک دوسرے کے اوپر گر رہے ہوں گے حیرت کی وجہ سے۔ یہاں تک کہ انہیں حساب کے لئے بلایا جائیگا۔

اور پہاڑ دھنی ہوئی اون کی طرح ہو نگے یعنی وہ اون جسے دُھنا گیا ہو اور وہ چلنے میں ہلکی ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ زمین کے اوپر آ جاتی ہے۔

پس جس شخص کا نامہ اعمال بھاری ہوگا یعنی جس کی نیکیاں اس کے گناہوں سے وزنی ہوں گی۔

پس وہ شخص راضی رہنے والی زندگی میں ہوگا یعنی جنت میں ہوگا کہ وہ اس سے راضی ہوگا یعنی وہ اس کے لئے پسندیدہ ہو گی۔

اور جن لوگوں کا نامہ اعمال ہلکا ہوگا یعنی ان کے گناہ ان کی نیکیوں سے بھاری ہو نگے

تو اس کا ٹھکانہ یعنی اس کا مسکن ھاویہ (جہنم) ہوگا

اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے یعنی ھاویہ سے مراد کیا ہے یہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے یعنی شدید گرمی والی یہاں پر لفظ حاویہ میں موجود "ہ" سکتہ کے لئے ہے۔ وصل اور وقف دونوں صورتوں میں یہ ثابت رہے گی۔ ایک قرات کے مطابق وصل کی صورت میں یہ حذف ہو جائے گی۔

سورة التكاثر

مكية ثمان ايات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں آٹھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلْهٰـكُمُ التَّكَاثُرُ۔ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۔ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۔ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ۔ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ۔ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۔

(الهاكم) شغلكم عن طاعة الله (التكاثر) التفاخر بالاموال والاولاد والرجال .

(حتى زُرْتُمُ المقابر) بأن متم فدفنتم فيها أو عددتم الموتى تكاثرا .

(كَلَّا) ردع (سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ).

(ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ) سوء عاقبة تفاخركم عند النزع، ثم في القبر .

(كَلَّا) حقًا (لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ اليقين) اى علمًا يقينًا عاقبة التفاخر ما اشتغلتم به .

(لَتَرَوُنَّ الجحيم) النار جواب قسم محذوف وحذف منه لام الفعل وعينه والقيت حركتها

علی الراء۔

(ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا) تاكيد (عَيْنَ اليقين) مصدر :لَانّ رأى وعاين، بمعنى واحد۔

(ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ) حذف منه نون الرفع لتوالى النونات وواو ضمير الجمع لالتقاء الساكنين (يَوْمَئِذٍ) يوم رؤيتها (عَنِ النعيم) ما يلتذ به في الدنيا من الصحة والفراغ والأمن والطعم والمشرب وغير ذلك۔

تمہیں غافل کر دیا یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے مشغول کر دیا ہے کثرت نے یعنی اموال' اولاد اور مردوں کی حوالے سے ایک دوسرے پر فخر کرنے نے۔

یہاں تک کہ تم قبر کی زیارت کرو یعنی تم مر جاؤ گے اور تمہیں دفن کر دیا جائیگا یا تم اپنے مردوں کو زیادہ شمار کرو گے۔

ہرگز نہیں یہ ردع کے لئے ہے یعنی عنقریب تم جان جاؤ گے۔

پھر ہرگز نہیں عنقریب تم جان جاؤ گے یعنی تمہارے ایک دوسرے پر فخر کرنے کا بُرا انجام کیا ہے پھر قبر میں۔

درحقیقت تم جان جاؤ گے یقینی علم یعنی ایسا علم جو یقینی ہو جو ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کرنے کا انجام ہوگا اس نے تمہیں مشغول رکھا۔

پھر تم ضرور ''جحیم'' کو دیکھو گے یعنی آگ کو۔ یہ محذوف قسم کا جواب ہے اور اس میں سے ''لام فعل'' کو حذف کر دیا گیا ہے اور ع کو بھی اور اس کی حرکت ''ر'' کو دے دی گئی ہے۔

پھر تم اسے ضرور بالضرور دیکھو گے۔ یہ تاکید کے لئے ہے عین یقین کے ساتھ یہ مصدر ہے کیونکہ لفظ رَاٰی اور لفظ عَایَنَ ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے

پھر تم سے سوال کیا جائے گا یہاں پر نون رفع کو محذوف کر دیا گیا ہے کیونکہ نون ایک دوسرے کے بعد آ رہے ہیں اور ''و'' ضمیر جمع کو بھی کیونکہ یہاں پر دونوں ساکن اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس دن یعنی جس دن اسے دیکھو گے۔ نعمتوں کے بارے میں یعنی دنیا میں انسان' صحت' فراغت' امن' کھانے پینے وغیرہ کے حوالے سے جن چیزوں سے لذت حاصل کرتا تھا۔

سورة العصر

مكية او مدنية تسع ايات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْعَصْرِ ۝ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝

(وَالْعَصْرِ) الدهر، اَو ما بعد الزوال إلى الغروب، اَو صلاة العصر.

(اِنَّ الْاِنْسَانَ) الجنس (لَفِیْ خُسْرٍ) في تجارته.

(اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَات) فليسوا في خسران (وَتَوَاصَوْا) اَوصى بعضهم بعضًا (بالحق) اَى الإيمان (وَتَوَاصَوْا بالصبر) على الطاعة وعن المعصية.

عصر یعنی زمانے کی قسم ہے یا زوال کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے وقت کی یا اس سے مراد نماز عصر ہے۔

بے شک انسان یعنی جنس انسان خسارے میں ہے تجارت کے اعتبار سے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے یہ لوگ خسارے میں نہیں ہیں جنہوں نے وصیت کی یعنی ان میں سے ایک نے دوسرے کو تلقین کی حق کی یعنی ایمان کی اور انہوں نے ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی یعنی اطاعت کے اوپر (گامزن رہنے) اور نافرمانی (سے بچنے کی تلقین کی)۔

سورة الهمزة

مكية او مدنية تسع ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں نو آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَیْلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۝ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝ وَمَاۤ اَدْرٰکَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۝ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ ۝ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

(وَيْلٌ) كلمة عذاب، أو واد في جهنم (لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ) أى كثير الهمز واللمز، أى الغيبة. نزلت فيمن كان يغتاب النبي صلى الله عليه وسلم والمؤمنين كأمية بن خلف والوليد بن المغيرة وغيرهما.

(الذى جَمَعَ) بالتخفيف والتشديد (مَالًا وَّعَدَّدَهُ) احصاه وجعله عدّة لحوادث الدهر.

(يَحْسَبُ) لجهله (اَنَّ مَالَهُ اَخْلَدَهُ) جعله خالدًا لا يموت.

(كَلَّا) ردع (لَيُنبَذَنَّ) جواب قسم محذوف أى ليطرحنّ (فِي الحطمة) التى تحطم كل ما ألقى فيها.

(وَمَآ اَدْرَاكَ) أعلمك (مَا الحطمة).

(نَارُ اللّٰه الموقدة) المسعرة.

(التي تَطَّلِعُ) تشرف (عَلَى الْاَفْئِدَةِ) القلوب فتحرقها والمها اشدّ من الم غيرها للطفها.

(اِنَّهَا عَلَيْهِمْ) جمع الضمير رعاية لمعنى كل (مُّؤْصَدَةٌ) بالهمز وبالواو بدلها مطبقة.

(فِيْ عَمَدٍ) بضم الحرفين وبفتحهما (مُّمَدَّدَةٍ) صفة لما قبله فتكون النار داخل العمد.

بربادی ہے یہ لفظ عذاب کے لئے استعمال ہوتا ہے یا جہنم کی ایک وادی ہے۔ ہر اس شخص کے لئے جو منہ پر عیب بیان کرے اور غیر موجودگی میں عیب بیان کرے یعنی بکثرت سامنے اور غیر موجودگی میں عیب چینی کرتا ہو یعنی غیبت کرتا ہو۔ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کی غیبت کیا کرتے تھے جیسے امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ وہ شخص جس نے جمع کیا اس کو تخفیف اور شد کے ساتھ پڑھا جا سکتا ہے۔ مال کو یعنی اس کی گنتی کی اور اسے شمار کیا اور اسے زمانے کے حادثات سے بچنے کا ذریعہ سمجھا۔ وہ یہ گمان کرتا تھا اپنی جہالت کی وجہ سے کہ اس کا مال اسے ہمیشہ زندہ رکھے گا یعنی اسے ایسا بنا دے گا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اور اسے موت نہیں آئے گی۔ ہرگز نہیں یہ رفع کے لئے ہے۔ انہیں پھینکا جائے گا یہ محذوف قسم کا جواب ہے یعنی انہیں ضرور ڈالا جائے گا یعنی اس میں جو ہر چیز کو توڑ دیتی ہے جو بھی اس میں ڈالی جاتی ہے اور تمہیں کیا پتہ یعنی کیا علم کہ وہ کیا چیز ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آگ ہے جو جلائی گئی ہے بھڑکائی گئی ہے۔ جو جھانکے گی یعنی آئے گی دلوں پر یعنی قلوب پر اور انہیں جلا دے گی اور اس کی تکلیف دیگر اعضاء کی تکلیف کے مقابلے میں زیادہ شدید ہوتی ہے کیونکہ یہ لطیف ہوتا ہے۔ بے شک وہ ان لوگوں پر یہاں پر جمع کی ضمیر ہے تاکہ "کل" کے معنی کی رعایت کی جا سکے، بند کر دی جائے گی۔ یہاں پر لفظ ہمزہ کے ذریعے ہے لیکن اسے "و" سے بدل دیا گیا ہے یعنی جس چیز کو طبق کے طور پر رکھا گیا ہو۔

ستونوں میں ان دونوں حروف پر پیش بھی پڑھی گئی ہے اور زبر بھی پڑھی گئی ہے۔ لمبے لمبے یہ اپنے سے پہلے لفظ کی صفت ہے، وہ آگ ان ستونوں کے اندر ہو گی۔

سورة الفيل

مكية خمس ايات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں پانچ آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝

(اَلَمْ تَرَ) استفهام تعجب اى اعجب (كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بأصحاب الفيل) هو (محمود) واَصحابه :اَبرهة ملك اليمن وجيشه، بنى بصنعاء كنيسة ليصرف اِليها الحاج عن مكة، فأحدث رجل من كنانة فيها ولطخ قبلتها بالعذرة احتقارًا لها فحلف اَبرهة ليهدمنّ الكعبة، فجاء مكة بجيشه على اَفيال مقدمها (محمود) فحين توجهوا لهدم الكعبة اَرسل الله تعالى عليهم ما قصّه فى قوله :

(اَلَمْ يَجْعَلْ) اى جعل (كَيْدَهُمْ) فى هدم الكعبة (فِيْ تَضْلِيْلٍ) خسار وهلاك ؟

(وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ) جماعات جماعات ؟ قيل لا واحد له كأساطير، وقيل واحده : أبول أو اِبال أو اِبيل كعجول ومفتاح وسكين.

(تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ) طين مطبوخ.

(فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ) كورق زرع أكلته الدواب وداسته وأفنته اى أهلكهم الله تعالى كل واحد بحجره المكتوب عليه اسمه، وهو أكبر من العدسة وأصغر من الحمصة .يخرق البيضة والرجل والفيل ويصل اِلى الارض .وكان هذا عام مولد النبى صلى الله عليه وسلم .

کیا تم نے نہیں دیکھا یہ سوال تعجب کرنے کے لئے ہے۔ یعنی تم اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرو۔ کہ کیسا سلوک کیا تمہارے پروردگار نے اصحاب فیل کے ساتھ۔ فیل سے مراد محمود نامی ہاتھی ہے اور اس کے اصحاب سے مراد یمن کا بادشاہ ابرہہ ہے اور اس کا لشکر ہے۔ ابرہہ نے صنعاء میں ایک گرجا بنایا تا کہ حاجی مکہ کو چھوڑ کر اس کی طرف جائیں تو بنی کنانہ سے تعلق

رکھنے والے ایک شخص نے اس میں پیشاب اور پاخانہ کر دیا اور اس گندگی کو اس کی دیواروں پر مل دیا تاکہ اسے حقیر قرار دے تو ابرہہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ خانہ کعبہ کو گرا دے گا تو وہ اپنے لشکر کو لے کر مکہ کی طرف آیا اور اس کے آگے ہاتھی چل رہے تھے جن میں سب سے آگے محمود تھا تو جب وہ خانہ کعبہ کو گرانے کی طرف متوجہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر اس چیز کو بھیج دیا جس کا قصہ اس نے اپنے اس فرمان میں بیان کیا ہے۔

''کیا اس نے نہیں بنا دیا۔ اس نے بنا دیا ان کے ''مکر'' کو یعنی خانہ کعبہ کو گرانے کے منصوبے کو ''تضلیل'' یعنی خسارہ اور ہلاکت اور اس نے بھیجا ان لوگوں کے اوپر ابابیل کو گروہوں کی شکل میں۔ ایک قول کے مطابق اس لفظ کی کوئی واحد نہیں ہوتی جیسے لفظ ''اساطیر'' کی کوئی واحد نہیں ہوتی۔ ایک قول کے مطابق اس کی واحد ابول' ابال یا ابیل ہے جیسے لفظ عجول ہوتا ہے اور لفظ مفتاح ہوتا ہے اور جیسے لفظ سکین ہوتا ہے۔ اس نے ان لوگوں کے اوپر کنکریوں کی طرح کے پتھر برسائے یعنی جو پکائی گئی مٹی سے بنتے ہیں تو اس نے انہیں یوں کر دیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ ہوتا ہے یعنی اس کھیت کا پتہ جسے کسی جانور نے کھا لیا ہو اور پھر اسے اپنے پاؤں کے نیچے روند کر خراب کر دیا ہو یعنی اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ہر ایک کو اس پتھر کے ذریعے ہلاکت کا شکار کر دیا جس پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا اور وہ پتھر مسور کے دانوں سے بڑا اور چنے کے دانوں سے چھوٹا تھا اور یہ لوہے کی ٹوپی' آدمی اور ہاتھی کو پھاڑ کر زمین تک چلا جاتا تھا۔ یہ واقعہ اس سال ہوا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی۔

سورة القريش

مكية او مدنية اربع ايات

یہ سورت مکی ہے یا مدنی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لِاِيۡلٰفِ قُرَيۡشٍ۝ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيۡفِ۝ فَلۡيَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَيۡتِ۝ الَّذِىۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ۝

(لِاِيلاف قُرَيۡشٍ).

(اِيلافهم) تاكيد وهو مصدر آلف بالمدّ (رِحۡلَةَ الشتآء) اِلى اليمن (وَ) رحلة (الصَّيۡفِ) اِلى الشام فى كل عام يستعينون بالرحلتين للتجارة على المقام بمكة لخدمة البيت الذى هو فخرهم،

وهم ولد النضر بن كنانة.

(فَلْيَعْبُدُوْا) تعلق به ل اِيلاف والفاء زائدة (رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ).

(اَلَّذِیْ اَطْعَمَهُم مّن جُوْعٍ) اى من اَجله (وَاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ) اى من اَجله وكان يصيبهم الجوع لعدم الزرع بمكة وخافوا جيش الفيل.

قریش کی رغبت کی وجہ سے ان کی وہ رغبت یہ تاکید ہے اور لفظ ''الف'' کا مصدر ہے اور یہ مد کے ساتھ آتا ہے جو سردیوں کے سفر کے لئے ہے جو یمن کی طرف ہوتا ہے اور گرمیوں کے سفر کے لئے ہے جو شام کی طرف ہوتا ہے اور یہ ہر سال ہوتے ہیں اور وہ لوگ ان دونوں سفروں کے ذریعے تجارت میں مدد لیتے ہیں تا کہ وہ مکہ میں رہائش رکھ سکیں اور بیت اللہ کی خدمت کر سکیں اور یہ ان کے لئے فخر کا باعث ہے اور اس سے مراد نضر بن کنانہ کی اولاد ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ عبادت کریں یہ لفظ متعلق ہے ''ایلاف'' کے اور اس میں ''ف'' زائد ہے اس گھر کے پروردگار کی۔ وہ جو انہیں کھلاتا ہے بھوک کی حالت میں یعنی اس کی وجہ سے اور وہ انہیں امن میں رکھتا ہے انہیں خوف کے حوالے سے یعنی اس کی وجہ سے ورنہ وہ انہیں بھوک بھی پہنچا سکتا ہے کیونکہ مکہ میں کھیتی باڑی نہیں ہوتی اور انہیں ہاتھیوں کے لشکر کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔

سورة الماعون

مكية او مدنية او نصفها ونصفها ست او سبع ايات

یہ سورت مکمل طور پر مکی ہے یا شاید مدنی ہے یا نصف مکی ہے اور نصف مدنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ فَذٰلِكَ الَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝

(اَرَءَيْتَ الَّذِیْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ) بالجزاء والحساب، اى هل عرفته وان لم تعرفه.

(فذلك) بتقدير هو بعد الفاء (اَلَّذِیْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ) اى يدفعه بعنف عن حقه.

(وَلَا يَحُضُّ) نفسه ولا غيره (عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ) اى اطعامه. نزلت فى العاصى بن وائل و الوليد بن المغيرة.

(فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ).

(اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ) غافلون یؤخرونها عن وقتها.

(اَلَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ) فی الصلاة وغیرها.

(وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ) کالإبرة والفأس والقِدْر والقَصْعَة.

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین یعنی یوم حساب اور یوم جزاء کو جھٹلاتا ہے یعنی کیا تم اسے جانتے ہو یا تم اسے نہیں جانتے تو یہ وہ شخص ہے یہ ''تقدیری'' اعتبار سے ''ھو'' ہے جو ''ف'' کے بعد ہے جو یتیم کو پرے کرتا ہے اور اسے دور کر دیتا ہے یعنی اس کے حق سے اسے دور کرتا ہے اور وہ ترغیب نہیں دیتا اپنے آپ کو بھی اور دوسرے کو بھی مسکین کو کھانا کھلانے کی (یعنی مسکین کو کھانا کھلانے کی) یہ آیت عاص بن وائل یا شاید ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

تو بربادی ہے ان نمازیوں کے لئے۔ وہ لوگ جو اپنی نمازوں سے غافل ہیں یعنی وہ ان سے غافل ہیں اور ان کے وقت سے زیادہ تاخیر سے ادا کرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دکھاوے کے لئے ایسا کرتے ہیں یعنی نماز میں بھی اور دیگر اعمال میں بھی اور یہ لوگ منع کرتے ہیں برتنے کی چیزوں کو جیسے سوئی' کلہاڑا' ہنڈیا' پیالہ (یعنی وہ کسی کو نہیں دیتے)

سورة الكوثر

مكية او مدنية ثلاث آيات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۝

(اِنَّآ اَعْطَیْنَاكَ) یا محمد (الكوثر) هو نهر فی الجنة وهو حوضه تَرِدُ علیه اُمته، والكوثر: الخیر الكثیر من النبوة والقرآن والشفاعة ونحوها.

(فَصَلِّ لِرَبِّكَ) صلاة عید النحر (وانحر) نسكك.

(اِنَّ شَانِئَكَ) ای مبغضك (هُوَ الْاَبْتَر) المنقطع عن كل خیر، اَو المنقطع العقب .نزلت فی العاصی بن وائل سمی النبی صلی الله علیه وسلم :اَبْتَر، عند موت ابنه القاسم.

بے شک ہم نے تمہیں عطا کیا یعنی اے محمد! کوثر! اس سے مراد جنت میں موجود ایک نہر ہے یا یہ آپ کا حوض ہے جس پر آپ کی امت آئے گی اور الکوثر خیر کثیر کو کہتے ہیں جیسے نبوت' قرآن پاک اور شفاعت وغیرہ۔

تو تم اپنے پروردگار کے لئے نماز ادا کرو یعنی عید قربان کے موقع پر نماز ادا کرو اور قربانی کرو اپنے قربانی کے جانور کی۔

بے شک تمہارا دشمن یعنی تم سے بغض رکھنے والا وہ ''ابتر'' ہوگا یعنی ہر بھلائی سے منقطع ہو جائے گا یا اس کی اولاد باقی نہیں رہے گی۔ یہ آیت عاص بن وائل کے بارے میں نازل ہوئی جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا تھا۔ اس وقت جب آپ کے صاحبزادے قاسم انتقال کر گئے تھے۔

سورة الكافرون

مكية او مدنية ست ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں۔

نزلت لما قال رهط من المشركين للنبي صلى الله عليه وسلم تعبد آلهتنا سنة ونعبد الهك سنة

اور یہ اس وقت نازل ہوئی تھی جب مشرکین کے ایک گروہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ ایک سال ہمارے معبودوں کی پوجا کریں اور ہم ایک سال آپ کے معبود کی عبادت کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۝ وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ۝ وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَ لِيَ دِيْنِ۝

(قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ).

(لَآ اَعْبُدُ) في الحال (مَا تَعْبُدُوْنَ) من الاصنام.

(وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ) في الحال (مَآ اَعْبُدُ) وهو الله تعالى وحده.

(وَلَآ اَنَا عَابِدٌ) في الاستقبال (مَّا عَبَدْتُّمْ).

(وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ) في الاستقبال (مَآ اَعْبُدُ) علم الله منهم انهم لا يؤمنون، واطلاق ما على الله على وجه المقابلة.

(لَكُمْ دِيْنُكُمْ) الشرك (وَلِيَ دِيْنِ) الْإسلام ـ وهذا قبل اَن يؤمر بالحرب ـ وحذف ياء الْإضافة القراء السبعة وقفًا ووصلًا ـ واَثبتها يعقوب في الحالين۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

تم فرمادو اے کافرو! میں عبادت نہیں کروں گا یعنی کسی بھی حال میں اس کی جس کی تم عبادت کرتے ہو یعنی ان بتوں کی اور نہ ہی تم لوگ عبادت کرو گے اس کی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اور اس سے مراد اللہ تعالیٰ ہے جو وحدہ لاشریک ہے اور نہ ہی میں عبادت کروں گا مستقبل میں بھی جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ ہی تم عبادت کرو مستقبل میں بھی جس کی میں عبادت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کو ان کے بارے میں یہ بات معلوم تھی کہ وہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اور لفظ ''ما'' اللہ تعالیٰ کے لئے مطلق کے طور پر استعمال ہوا ہے اور یہ مقابلے کے طور پر ہے۔ تمہارے لیے تمہارا دین ہے جو شرک ہے اور میرے لیے میرا دین ہے جو اسلام ہے اور یہ اس سے پہلے کی بات ہے جب آپ کو جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہاں پر اضافت میں ''ی'' کو حذف کیا گیا ہے۔ سات قاریوں کے نزدیک وصل اور وقف دونوں صورتوں میں؛ جبکہ یعقوب نامی قاری نے اس کو دونوں حالتوں میں برقرار رکھا ہے۔

سورة النصر

مدنية ثلاث ايات

یہ مدنی سورت ہے اور اس میں تین آیات موجود ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اِذَآ جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ۝ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا۝ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا۝

(اِذَآ جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ) نبيه صلى الله عليه وسلم على اَعدائه (وَالْفَتْحُ) فتح مكة.

(وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ) اَى الْإسلام (اَفْوَاجًا) جماعات بعد ما كان يدخل فيه واحد واحد، وذلك بعد فتح مكة جاء ه العرب من اَقطار الْارض طائعين.

(فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ) اَى متلبسًا بحمده (وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا) وكان صلى الله عليه وسلم

بعد نزول هذه السورة يكثر من قول : سبحان الله وبحمده، أستغفر الله وأتوب إليه ، وعلم بها أنه قد اقترب أجله، وكان فتح مكة في رمضان سنة ثمان . وتوفي صلى الله عليه وسلم في ربيع الأول سنة عشر .

جب اللہ کی مدد آ گئی یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس، آپ کے دشمنوں کیخلاف، اور فتح بھی آ گئی یعنی فتح مکہ بھی آ گئی اور تم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں یعنی اسلام میں افواج کی شکل میں یعنی جماعتوں کی شکل میں یعنی وہ ایک ایک کر کے اس میں داخل ہو رہے ہیں اور یہ فتح مکہ کے بعد ہوا جب عرب زمین کے مختلف کونوں سے فرمانبردار ہوتے ہوتے آپ کے پاس آ گئے۔ اگر تم اپنے پروردگار کی حمد کے ہمراہ تسبیح بیان کرو یعنی اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کو شامل رکھو اور اس سے مغفرت طلب کرو بے شک وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سورت کے نزول کے بعد بکثرت یہ پڑھا کرتے تھے۔

سبحان الله وبحمده، أستغفر الله وأتوب إليه

''اللہ کی ذات پاک ہے حمد اس کے لئے مخصوص ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

اس سورت سے آپ کو پتہ چل گیا تھا کہ آپ کے وصال کا وقت قریب ہے فتح مکہ رمضان کے مہینے میں ۸ھ ہجری میں ہوئی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ربیع الاول کے مہینے میں ۱۰ھ ہجری میں ہوا۔

سورة لهب

مكية خمس ايات

یہ سورت مکی ہے اور اس میں پانچ آیات ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝ مَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَا لُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ فِیْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝

(تَبَّتْ) خسرت (يَدَآ اَبِي لَهَبٍ) اي جملته، وعبر عنهما باليدين مجازًا لان اكثر الافعال تزاول

بهما، وهذه الجملة دعاء (وَتَبَّ) خسر هو، وهذه خبر كقولهم :أهلكه الله وقد هلك .ولما خوفه النبي بالعذاب فقال :إن كان ما يقول ابن أخي حقًا فإني أفتدى منه بمالي وولدى نزل :

(مَا أغنى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ) أى كسبه، أى ولده وأغنى بمعنى يغنى .

(سيصلى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ) أى تلهب وتوقد فهى مآل تكنيته لتلهب وجهه إشراقًا وحمرة .

(وامرأته) عطف على ضمير يصلى سوّغه الفصلُ بالمفعول وصفته، وهى أمّ جميل (حَمَّالَةَ) بالرفع والنصب (الحطب) الشوك والسعدان تلقيه فى طريق النبى صلى الله عليه وسلم .

(فِيْ جِيدِهَا) عنقها (حَبْلٌ مِّن مَّسَدٍ) أى ليف .وهذه الجملة حال من حمالة الحطب الذى هو نعت لامرأته أو خبر مبتدأ مقدّر .

برباد ہو گئے یعنی خسارے کا شکار ہو گئے ابولہب کے دونوں ہاتھ یعنی اس کا پورا وجود۔ یہاں پر مجازی طور پر دونوں ہاتھوں کے ذریعے تعبیر کی گئی ہے کیونکہ اکثر افعال انہی دونوں ہاتھوں کے ذریعے انجام دیئے جاتے ہیں اور یہ جملہ دعا کے طور پر ہے اور وہ خسارے کا شکار ہو گیا یہ اس کی خبر ہے جیسا کہ لوگ یہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اسے ہلاکت کا شکار کیا اور وہ ہلاک ہو گیا تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عذاب سے خوف دلایا تو وہ بولا میرا بھتیجا جو کہہ رہا ہے اگر وہ صحیح ہے تو میں اس کے بدلے میں اپنا مال اور اپنی اولاد فدیے کے طور پر دے دوں گا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اس کا مال اور اس نے جو کمایا ہے۔ وہ اسے بے نیاز نہیں کر سکے گا یعنی اس کی اولاد۔ یہاں پر اغنیٰ لفظ یغنی کے معنی میں ہے۔ عنقریب وہ پہنچ جائے گا آگ تک جو انگاروں والی ہے یعنی اسے اس میں جلایا جائیگا تو یہ اس کا انجام ہے جو اس نے کنیت اختیار کی تھی اس کے چہرے کی چمک اور سرخی کی وجہ سے اور اس کا عطف ضمیر کے اوپر ہے جو لفظ یصلیٰ کے اندر ہے۔ مفعول اور اس کی صفت میں فصل کی وجہ سے یوں لایا گیا ہے۔ وہ عورت ام جمیل ہے اور وہ اٹھانے والی ہے اس کو رفع اور نصب دونوں طرح سے پڑھا جا سکتا ہے لکڑیوں کے گٹھے کو یعنی کانٹوں کو اور سعدان نامی بوٹی کو جسے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں ڈال دیا کرتی تھی اس کی گردن میں "مسد" سے بنی ہوئی رسی ہے یعنی کھجور کی چھال سے بنی ہوئی۔ یہ جملہ "حمالة الحطب" کا حال بن رہا ہے جو اس عورت کی صفت کے طور پر آیا ہے یا پھر یہ مقدر مبتدا کی خبر ہے۔

سورة الاخلاص

مكية او مدنية اربع او خمس ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چار یا شاید پانچ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۝

(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فالله خبر هو و اَحد بدل منه اَو خبر ثان.

(الله الصمد) مبتدأ وخبر :اَى المقصود فى الحوائج على الدوام.

(لَمْ يَلِدْ) لانتفاء مجانسته .(وَلَمْ يُولَدْ) لانتفاء الحدوث عنه.

(وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) اَى مكافئًا ومماثلًا و له متعلق ب كفوًا وقُدِّم عليه لَانه مَحطُّ القصد بالنفى، واَخَّر اَحد وهو اسم يكن عن خبرها رعاية للفاصلة.

تم فرما دو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ یہاں پر لفظ ''اللہ'' خبر ہے ھو کی۔ اور احد اس کا بدل بن رہا ہے یا دوسری خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے یہ مبتدا اور خبر ہے یعنی ہمیشہ ہر ضرورت میں اس کا ذکر کیا جاتا ہے اور اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اس نے کسی کو جنم نہیں دیا کیونکہ اس کا کوئی ہم جنس نہیں ہے اور نہ ہی اسے جنم دیا گیا ہے کیونکہ اسے کوئی حادث لاحق نہیں ہو سکتا اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے یعنی کوئی اس کے برابر اور اس کی مثل نہیں ہے۔ یہاں پر لفظ ''لَهٗ كُفُوًا'' سے متعلق ہے اور اسے اس سے مقدم کیا گیا ہے تاکہ نفی سے جو مقصود ہے اس کا مرکز صرف وہی ذات ہے اور لفظ احد کو موخر اس لیے کیا گیا ہے کیونکہ وہ ''يَكُنْ'' کا اسم ہے۔ اس کو اس کی خبر سے موخر کیا گیا ہے تاکہ فصل کا خیال رکھا جا سکے۔

سورة الفلق

مكية او مدنية خمس اٰيات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اس میں پانچ آیات ہیں

نزلت هذه والتي بعدها لما سحر لبيد اليهودي النبي صلى الله عليه وسلم في وتر به احدٰى عشرة عقدة فاعلمه الله بذٰلك بمحله فاحضر بين يديه صلى الله عليه وسلم وامر بالتعوذ بالسورتين فكان كلما قرأ اٰية منهما انحلت عقدة ووجد خفة حتى انحلت العقد كلها وقام كانما نشط من عقال.

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس وقت نازل ہوئی تھی جب لبید نامی یہودی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کر دیا تھا۔ اس نے ایک دھاگے میں گیارہ گرہیں لگائی تھیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بارے میں اطلاع دی اور وہ جگہ بھی بتا دی اور فرشتوں نے اس جگہ کو آپ کے سامنے کر دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت کی کہ آپ ان دونوں سورتوں کے ذریعے دم کریں۔ آپ جب بھی ان میں سے ایک آیت پڑھتے تھے تو ان میں سے ایک گرہ کھل جاتی تھی اور آپ کو آسانی محسوس ہوتی تھی یہاں تک کہ وہ تمام گرہیں کھل گئیں اور آپ یوں ہو گئے جیسے آپ کو (رسی سے) آزاد کیا گیا ہو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) الصبح.

(مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ) من حيوان مكلف وغير مكلف وجماد كالسم وغير ذٰلك.

(وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ) اى الليل اذا اظلم، اوالقمر اذا غاب.

(وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ) السواحر تنفث (فِي الْعُقَدِ) التي تعقدها في الخيط تنفخ فيها بشيء تقوله من غير ريق .وقال الزمخشري معه كبنات لبيد المذكور.

(وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ) اظهر حسده وعمل بمقتضاه كلبيد المذكور من اليهود الحاسدين للنبي صلى الله عليه وسلم، وذكر الثلاثة الشامل لها ما خلق بعده لشدة شرها.

اللہ تعالیٰ کے نام سے آغاز کرتا ہوں جو رحمان اور رحیم ہے۔
تم فرمادو میں پناہ مانگتا ہوں صبح کو پیدا کرنیوالی ذات سے لفظ فلق کا مطلب صبح ہے۔ ہر چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے یعنی وہ مکلف حیوان ہو یا غیر مکلف ہو یعنی جمادات کو جیسے زہر اور اس کے علاوہ دیگر چیزیں اور اندھیرا ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوب جائے یعنی وہ رات جب تاریک ہو جائے یا جب چاند غروب ہو جائے اور پھونکنے والی عورتوں کے شر سے بھی سحر کرنے والے لوگوں سے جو پھونک مارتے ہیں گرہوں میں یعنی جو انہوں نے دھاگوں میں گرہیں لگائی ہوتی ہیں اور جس میں وہ پھونک مارتے ہیں جو تھوک کے بغیر ہوتی ہے زمخشری نے یہ بات کہی ہے کہ وہ تھوک کے ساتھ ہوتی ہے جس طرح لبید کی بیٹیاں جن کا ذکر یہاں کیا گیا ہے۔ حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے یعنی اپنے حسد کو ظاہر کرے اور وہ عمل کرے جو اس کا تقاضا ہے یعنی وہ لبید ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے جو حسد کرنیوالے یہودیوں میں سے ایک تھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حسد کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان تینوں کا ذکر کیا ہے جو اس میں شامل تھے ان کے شر کی شدت کی وجہ سے ان کے بعد ان جیسے پیدا نہیں کیے گئے۔

سورة الناس

مكية او مدنية ست ايات

یہ سورت مکی ہے یا شاید مدنی ہے اور اس میں چھ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ۝

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) خالقهم ومالكهم خُصُّو بالذكر تشريفًا لهم ومناسبة للاستفادة من شر الموسوس في صدورهم .

(مَلِكِ النَّاسِ).

(اِلٰهِ النَّاسِ) بدلان اَو صفتان اَو عطفا بيان واَظهر المضاف اليه فيهما زيادة للبيان .

(مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ) اَى الشيطٰن سمى بالحدث لكثرة ملابسته له (الخناس) لَانه يخنس

ویتأخر عن القلب کلما ذُکِرَ اللّٰہ۔

(اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ) قلوبھم اِذاغفلوا عن ذکر اللّٰہ۔

(مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ) بایں للشیطٰن الموسوس اَنہ جنی اَواِنسی، کقولہ تعالٰی :(شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالجِنِّ) اَو من الجنة بیان لہ (والناس) عطف علی (الوسواس) وعلی کل شمل شر لبید وبناتہ المذکورین، واعترض الاَول باَن الناس لا یوسوس فی صدورھم الناس اِنما یوسوس فی صدورھم الجن، واُجیب باَن الناس یوسوسون اَیضًا بمعنی یلیق بھم فی الظاھر ثم تصل وسوستھم اِلی القلب وتثبت فیہ بالطریق المؤدی اِلی ذٰلک واللّٰہ تعالٰی اَعلم۔

تم فرمادو میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں یعنی ان کے خالق اور مالک کی۔ یہاں پر بطور خاص انسانوں کا ذکر ان کے شرف کی وجہ سے کیا گیا ہے اور مناسبت یہ بھی ہے کہ لوگوں کے شر سے پناہ مانگی جا رہی ہے جو ایک دوسرے کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں لوگوں کے بادشاہ کی۔ لوگوں کے معبود کی۔ یہ دونوں بدل ہیں اور یہ دونوں صفت ہیں یا یہ دونوں عطف بیان ہیں اور مضاف کو ظاہر کر دیا گیا ہے ان دونوں کے اندر تاکہ بیان زیادہ ہو۔ وسوسے ڈالنے والوں کے شر سے یعنی وہ شیطان جسے حدث سے موسوم کیا گیا ہے چونکہ وہ بکثرت اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ دبکتا ہے یعنی اس لیے کہ سکڑتا ہے اور دل سے پیچھے ہٹ جاتا ہے جب کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ وہ جو لوگوں کے دلوں کے اندر وسوسے ڈالتا ہے یعنی اس وقت جب وہ اللہ کے ذکر سے غافل ہوتے ہیں۔ جنوں میں سے اور انسانوں میں سے یہ بیان ہے کہ یہ شیطان ہے جو دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے۔ یہ جن میں ہوسکتا ہے اور انسان بھی ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: شیاطین الانس والجن (انسانوں اور جنوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین) یا اس کا تعلق صرف جنوں سے بھی ہوسکتا ہے جو اس کا بیان ہوگا اور لفظ الناس کا عطف وسواس کے اوپر ہوگا یا ہر وہ چیز جو لبید اور اس کی بیٹیوں کے شر پر مشتمل ہو۔ جن کا ذکر پہلے کیا گیا ہے۔

پہلی بات پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ لوگ دوسرے لوگوں کے سینوں میں وسوسے نہیں ڈالتے بلکہ لوگوں کے سینوں میں وسوسے تو جنات ڈالتے ہیں جس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ لوگ بھی ایک دوسرے کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں اس معنی کے اعتبار سے جو ظاہر کے اندر اس کے لائق ہو تو پھر وہ وسوسہ دل تک پہنچ جاتا ہے اور وہاں پر ثابت رہ جاتا ہے۔ اس طریقے کے اعتبار سے جو اس کی طرف لے کر جا رہا ہو۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تمت بالخیر

جہانگیری

تنظیم المدارس
اہلِ سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق

انتخاب

مشکوٰۃ المصابیح

ترجمہ
ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ٥ لاہور
شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-7246006

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمان کا بیان

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَايُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا لَهٗ يَسْأَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَآءَ الشَّاةِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرَئِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَعَ اخْتِلَافٍ وَفِيْهِ وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ الْاٰيَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس دوران ایک شخص ہمارے سامنے آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے اس پر سفر کا کوئی نشان دکھائی نہیں دے رہا تھا اور ہم میں سے کوئی ایک بھی اسے پہچانتا نہیں تھا یہاں تک کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر بیٹھ گیا اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سے گھٹنوں سے ملائے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے زانوں پہ رکھے اور بولا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں بتایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو' زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر اس کی

رقم1 - اخرجه مسلم 36/1 حديث 1و ابوداؤد في السنن 69/5 حديث 4695 و ابن ماجه 24/1 حديث 63 واحمد في مسنده 51/1

گنجائش ہوتو بیت اللہ کا حج کرو' وہ شخص بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمیں اس شخص پر حیرانگی ہوئی کہ وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کر رہا تھا اور پھر خود ہی اس کی تصدیق بھی کر رہا تھا پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتایئے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: (ایمان سے مراد یہ ہے) تم اللہ تعالیٰ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تم اچھی یا بُری تقدیر پہ ایمان لاؤ وہ شخص بولا: آپ نے سچ فرمایا ہے پھر وہ شخص بولا: آپ مجھے احسان کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: (احسان سے مراد یہ ہے) کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت یوں کرو کہ جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے وہ شخص بولا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اس بارے میں جس سے سوال کیا گیا ہے اس کا علم سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں ہے وہ شخص بولا: آپ مجھے اس کی نشانیوں کے بارے میں بتایئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس کی چند بڑی نشانیاں یہ ہیں) کنیز اپنے آقا کو جنم دے گی اور تم برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' غریب لوگوں' بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کر رہے ہوں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر گزری تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو سوال کرنے والا شخص کون تھا میں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں' آپ نے فرمایا: یہ جبرائیل تھے اور تمہارے پاس اس لئے آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کی تعلیم دیں۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ اختلاف کے ہمراہ روایت کیا ہے اس روایت میں یہ الفاظ ہیں تم برہنہ پاؤں' برہنہ جسم' گونگے' بہرے لوگوں کو جب زمین کا حکمران دیکھو (تو یہ قیامت کی نشانی ہوگی) اور پانچ چیزیں وہ ہیں ان کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی۔

''بے شک قیامت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے''۔ ''الآیۃ'' (متفق علیہ)

2- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَالْحَجُّ وَصَوْمُ رَمَضَانَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد' اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ)

رقم 2 - اخرجه البخاری 49/1 حدیث رقم 8 و مسلم فی صحیحه 46/1 حدیث (16.21) والنسائی فی سننه 107/8 حدیث رقم 5001 والترمذی فی الجامع الصحیح 5/5 حدیث رقم 2609 واحمد فی المسند 26/2

3- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے ستر سے کچھ زیادہ شعبے ہیں ان میں سب سے زیادہ فضیلت والا شعبہ اس بات کا اعتراف ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا سب سے کمتر (شعبہ) راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (متفق علیہ)

4- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو ترک کر دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے۔

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) یہ بخاری کے الفاظ ہیں مسلم کے الفاظ یہ ہیں (راوی بیان کرتے ہیں)

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' کون سا مسلمان زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

5- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والد' اس کی اولاد بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (متفق علیہ)

6- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ

رقم 3 - اخرجه البخاری فی صحیحه 114/1 حدیث رقم 50 و مسلم 39/1 حدیث رقم 9

رقم 4 - اخرجه البخاری 53/1 حدیث رقم 10 و مسلم 65/1 حدیث (41.65) و ابو داؤد فی سننه 9/3 حدیث رقم 2481 والنسائی فی سننه 105/8 حدیث رقم 4996 و احمد 187/2

رقم 5 - اخرجه البخاری 58/1 حدیث رقم 14 و مسلم فی صحیحه 68/1 حدیث (44/79) والنسائی فی سننه 114/8 حدیث رقم 5013 و ابن ماجة فی سننه 26/1 حدیث رقم 68 و احمد فی مسنده 207/3

رقم 6 - اخرجه البخاری 60/1 حدیث رقم 16 و مسلم فی صحیحه 66/1 حدیث (43.67) والنسائی 96/8 حدیث رقم 4988 والترمذی 16/5 حدیث رقم 2644 و ابن ماجة 1338/2 حدیث رقم 4033 و احمد فی مسنده 172/3

كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يُكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انھی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس شخص میں موجود ہوں گی ان کی وجہ سے وہ شخص ایمان کی حلاوت پا لے گا وہ شخص جس کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جو شخص کسی بندے سے صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور جو شخص کفر کی طرف واپس جانے کو اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات دی ہو اسی طرح ناپسند کرے جیسے اس بات کو ناپسند کرتا ہے کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔ (متفق علیہ)

7- وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَّضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے' اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد کے رسول ہونے سے راضی ہو گیا۔ (یعنی ان پر ایمان لایا)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

8- وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِيٌّ وَّلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے اس امت سے تعلق رکھنے والا جو بھی یہودی یا عیسائی شخص میرے بارے میں سنے اور پھر وہ اس حالت میں مر جائے کہ وہ اس چیز پر ایمان نہ لایا ہو جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے تو وہ شخص جہنمی ہو گا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

9- وَعَنْ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اٰمَنَ بِنَبِيِّهٖ وَاٰمَنَ بِمُحَمَّدٍ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ اَمَةٌ يَطَاُهَا فَاَدَّبَهَا فَاَحْسَنَ تَاْدِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا فَاَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ اَعْتَقَهَا

رقم 7 - اخرجه مسلم في صحيحه 62/1 حديث رقم (34.56) والترمذي 16/5 حديث 2623 و احمد في مسنده 208/1

رقم 8 - اخرجه مسلم 134/1 حديث رقم (153-240)

رقم 9 - اخرجه البخاري في صحيحه 190/1 حديث 97 مسلم في صحيحه 134/1 حديث (154-241) والترمذي 424 حديث رقم 1116 والدارمي في سننه 206/2 حديث رقم 2244 احمد في المسند 402/4

فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ اَجْرَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین لوگ ایسے ہیں جنہیں دو گنا اجر ملے گا ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور پھر حضرت محمد پر ایمان لایا' دوسرا وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا حق بھی ادا کرے اور وہ شخص جس کی کوئی کنیز ہو وہ اس کے ساتھ صحبت کرتا ہو وہ اس کو ادب سکھائے اور اچھی طرح سے ادب سکھائے اسے تعلیم دے اور اچھے طریقے سے تعلیم دے اور پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے اس شخص کو بھی دوگنا اجر ملے گا۔ (متفق علیہ)

10-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصِمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . اِلَّا اَنَّ مُسْلِماً لَّمْ يَذْكُرْ بِحَقِّ الْاِسْلَامِ

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک محمد' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں جب وہ ایسا کر لیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون (یعنی جان) اور اموال کو محفوظ کر لیں گے البتہ اسلام کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہو گا۔ (متفق علیہ)

تاہم امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ اسلام کا حق باقی رہے گا۔

11-وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِىْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِىْ ذِمَّتِهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہماری نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کو کھائے وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذمے کو خراب کرنے کی کوشش نہ کرو۔ (اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے)۔

12-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى اَعْرَابِىٌّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِىْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ

رقم **10** - اخرجه البخاری فی صحیحه **75/1** حدیث **25** ، مسلم **53/1** حدیث (**22.36**) و ابو داود فی سننه **101/3** حدیث **2641** والترمذی حدیث رقم **2641** والنسائی **78/7** حدیث **3973** ، ابن ماجه حدیث رقم **71** ، الدارمی **287/2** حدیث **2446** ، احمد **345/2** الا ان الاربعة لم یرووه عن ابن عمر بل عن ابی هریرة وانس

رقم **11** - اخرجه البخاری فی صحیحه **496/1** حدیث رقم **391** ورواه النسائی **105/8** حدیث **4997** [illegible]

رقم **12** - اخرجه البخاری فی صحیحه **261/3** حدیث رقم **1397** ، مسلم فی صحیحه **44/1** حدیث **14.15**

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَّلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بولا: آپ میری کسی ایسے عمل کے بارے میں رہنمائی کیجئے جب میں اسے انجام دوں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو وہ شخص بولا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان میں سے کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور کوئی کمی نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ کسی جنتی کو دیکھے اسے اس شخص کو دیکھ لینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

13- وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی بات ارشاد فرمائیے کہ آپ کے بعد میں اس کے بارے میں کسی اور سے سوال نہ کروں۔

(ایک روایت میں لفظ ''آپ کے علاوہ'' ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم یہ کہو! میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

14- وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا فَقَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رقم **13** - اخرجه مسلم في صحيحه **65/1** حديث **38.62** والترمذي بلفظ اخر **524/4** حديث **2410** و ابن ماجة **1314/2** حديث **3972** و احمد في المسند **413/3**

رقم **14** - اخرجه البخاري **106/1** حديث رقم **64** و مسلم في صحيحه **40/1** حديث **11.8** ورواه ابو داؤد **372/1**

☆☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی لیکن وہ جو کہہ رہا تھا ہمیں سمجھ میں نہیں آ رہا تھا جب وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا تو وہ شخص اسلام کے بارے میں سوال کر رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں (پڑھنا فرض ہے) اس شخص نے دریافت کیا' کیا مجھ پر اس کے علاوہ کوئی اور (نماز ادا کرنا) بھی لازم ہے؟ آپ نے جواب دیا: نہیں۔ البتہ اگر تم نوافل (ادا کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے مہینے کے روز رکھنا (تم پر فرض ہے) وہ شخص بولا: کیا ان کے علاوہ (کوئی اور روزے) بھی مجھ پہ لازم ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نفلی (روزے رکھنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا ذکر کیا تو اس نے دریافت کیا' کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی (ادائیگی) لازم ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نفلی (صدقہ کرنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں' پھر وہ شخص چلا گیا اور وہ یہ کہہ رہا تھا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کروں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ ٹھیک کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا (متفق علیہ)

15- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ الْقَوْمُ اَوْ مَنِ الْوَفْدُ قَالُوْا رَبِيْعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ اَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَّلَا نَدَامٰى قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ اَنْ نَّاْتِيَكَ اِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِاَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهٖ مَنْ وَّرَآءَ نَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَاَلُوْهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَاَمَرَهُمْ بِاَرْبَعٍ وَّنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اَمَرَهُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنِمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّآءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ احْفَظُوْهُنَّ وَاَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَآءَ كُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ .

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب عبدالقیس (قبیلے کا وفد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون سی قوم ہے یا کہاں کا وفد ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ''ربیعہ'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس قوم کو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ لفظ ہے) اس وفد کو کسی ندامت اور شرمندگی کے بغیر خوش آمدید! انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینے میں حاضر ہو سکتے ہیں کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفار کا ایک قبیلہ ''مضر'' حائل ہے آپ ہمیں ایسا حکم دیں جو فیصلہ کن ہو اور ہم اسے اپنے پیچھے موجود لوگوں کو بتا دیں اور

رقم **15** - اخرجہ البخاری **129/1** حدیث **53** و مسلم فی صحیحہ **47/1** حدیث رقم **17.24**

اس کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے مشروبات کے بارے میں سوال کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار باتوں کی ہدایت کی اور چار چیزوں سے منع کیا آپ نے انہیں ہدایت کی کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھیں پھر آپ نے دریافت کیا' کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی' اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصے کو ادا کرنا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا۔ حنتم' دُبّاء' نقیر' مزفت' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں یاد کرلو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی اطلاع دے دینا (یہ لفظ بخاری کے ہیں)۔

16- وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ).

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت آپ کے اردگرد کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے میرے (ہاتھ پر) یہ بیعت کرو کہ تم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے چوری نہیں کرو گے۔ زنا نہیں کرو گے اور اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اور اپنی طرف سے بنا کر کسی پہ جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے اور نیکی کی نافرمانی نہیں کرو گے تم میں سے جو شخص اس کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور جو شخص ان میں سے کسی ایک (جرم) کا ارتکاب کرے اور پھر اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے (راوی بیان کرتے ہیں) ہم نے آپ کے (دست مبارک) پر اس بات کی بیعت کر لی۔ (متفق علیہ)

17- وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْفِطْرٍ اِلَی

رقم 16 - اخرجه البخاری 64/1 حدیث رقم 18 و مسلم 1333/3 حدیث 41 و الترمذی 36/4 حدیث 1439 والنسائی 160/7 حدیث 4205 و احمد فی المسند 314/5

رقم 17 - اخرجه البخاری فی صحیحه 405/1 حدیث رقم 304 و مسلم 86/1 حدیث 79/132 و الترمذی عن ابی هریرة 11/5 حدیث رقم 2613 و بن ماجة عن ابن عمر 1326/2 حدیث 4003

اَلْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَارَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ یا شاید عید الفطر کے دن عید گاہ تشریف لے گئے آپ خواتین کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: اے خواتین! تم (بکثرت) صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے تمہارے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے خواتین نے عرض کی' اس کی وجہ کیا ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ کثرت سے لعنت کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو؟ میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی ناقص مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھدار' عقل مند آدمی کی عقل کو رخصت کر دیتی ہے ان خواتین نے عرض کی' ہمارے دین اور عقل میں کیا کمی ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ایک عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کا نصف نہیں ہوتی؟ خواتین نے عرض کی' جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ان کی عقل کی کمی کی وجہ سے ہے پھر آپ نے دریافت کیا: جب عورت حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو وہ نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا ترک نہیں کر دیتی؟ خواتین نے عرض کی' جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ان کے دین کی کمی کا حصہ کا ہے۔ (متفق علیہ)

18- وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَّبَنِیْ ابْنُ اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِكَ وَ شَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِكَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَّ فِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَّ سُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا ۔ (رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: آدم کا بیٹا میری تکذیب کرتا ہے حالانکہ اسے ایسا کرنے کا حق نہیں ہے اور وہ مجھے بُرا کہتا ہے حالانکہ اسے اس کا بھی حق نہیں۔ جہاں تک اس کے میری تکذیب کرنے کا تعلق ہے تو وہ اس کا یہ کہنا ہے کہ وہ (اللہ تعالیٰ) اسے دوبارہ اسی طرح زندہ نہیں کرے گا جیسا کہ پہلے کیا تھا۔ حالانکہ اسے پہلی مرتبہ پیدا کرنے کے مقابلے میں دوسری مرتبہ زندہ کرنا میرے لئے زیادہ آسان ہے اور اس کا مجھے بُرا کہنا اس کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اولاد ہے' میں ''احد'' ہوں بے نیاز ہوں میں نے کسی کو جنم نہیں دیا اور نہ ہی مجھے جنم دیا اور کوئی بھی میرا ہمسر نہیں ہو سکتا۔

رقم **18** - اخرجه البخاري في صحيحه **739/8** حديث رقم **4973** والنسائي في سننه **12/4** حديث رقم **2078** واحمد في مسنده

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' اس کے مجھے برا کہنے سے مراد اس کا یہ قول ہے کہ میری اولاد ہے' میں پاک ہوں اس بات سے کہ میری کوئی بیوی ہو یا اولاد ہو' اس احادیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

19-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِى ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِیَ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی کریم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے جب وہ زمانے کو بُرا کہتا ہے کیونکہ میں زمانہ ہوں کیونکہ وقت میرے دست قدرت میں ہے اور میں دن اور رات کو تبدیل کرتا ہوں۔ (متفق علیہ)

20-وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰى اَذًى يَّسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ يَدْعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی اذیت ناک بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی اور نہیں ہے۔ لوگ اس کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور وہ پھر بھی انہیں عافیت دیتا ہے اور انہیں رزق عطا کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

21-وَعَنْ مُّعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِیْ وَبَيْنَهُ اِلَّا مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَّعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ مَنْ لَّا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کا پچھلا حصہ موجود تھا آپ نے فرمایا: اے معاذ! تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا: بندوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق کہ وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جو بندہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ اسے عذاب نہ دے میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ دوں؟

رقم 19 - اخرجه البخاری 573/8' حدیث رقم 4826 و مسلم 1762/4 حدیث 2246.2 و ابو داؤد 523/5 حدیث رقم 5273 و احمد فی المسند 272/2

رقم 20 - اخرجه البخاری 511/1 حدیث 6099 و مسلم فی صحیحه 2160/4 حدیث 2804.49 و احمد فی المسند 401/4

رقم 21 - اخرجه البخاری فی صحیحه 58/6 حدیث 2856 و مسلم فی صحیحه 58/1 حدیث 30.48 والترمذی 26/5 حدیث رقم 2643 و ابن ماجه فی سنه 1435/2 حدیث 4296

آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں یہ خوشخبری نہ دو ورنہ وہ اس پر اکتفاء کریں گے۔ (متفق علیہ)

22- وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلٰثًا قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ يَّشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا يَّتَّكِلُوْا فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَاَثُّمًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے سوار تھے آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کی' یا رسول میں حاضر ہوں آپ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں' ایسا تین مرتبہ ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے اور حضرت محمد' اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' وہ سچے دل سے یہ گواہی دے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم حرام کر دیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ دوں؟ تاکہ وہ یہ خوشخبری حاصل کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں وہ اسی پر اکتفاء کرلیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) گناہ سے بچنے کے لئے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی موت کے وقت یہ حدیث بیان کی تھی۔ (متفق علیہ)

23- وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ اِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَّغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے اور آپ سو رہے تھے پھر میں جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے آپ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ یہ اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور پھر اس حالت میں فوت ہو جائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے

رقم 22 - اخرجه البخاری فی صحیحه 226/1 حدیث 128 و مسلم 61/1 حدیث 32.53

رقم 23 - البخاری فی صحیحه 283/10 حدیث رقم 5827 و مسلم فی صحیحه 95/1 حدیث رقم 94.153 و احمد فی المسند 166/5

عرض کیا اگر چہ وہ زانی ہو اور چور ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ میں نے پھر عرض کی اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر چہ وہ زانی ہو یا چور ہو۔ اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔

(راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تھے تو ساتھ یہ بھی کہا کرتے تھے: اگر چہ ابوذر کی ناک خاک آلود ہو۔ (متفق علیہ)

24-وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُاللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ وَابْنُ اَمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہی ایک معبود ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد' اللہ تعالیٰ کے خاص بندے اور رسول ہیں اور بے شک حضرت عیسیٰ' اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس کے کنیز کے بیٹے' اس کا کلمہ ہیں۔ جسے اس نے بی بی مریم کی طرف القاء کیا تھا اور اس کی طرف سے آئی ہوئی ''روح'' ہیں اور جنت اور جہنم حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا خواہ اس کا عمل کیسا ہی کیوں نہ ہو؟ (متفق علیہ)

25-وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلْاُ بَايِعْكَ فَبَسَطَ يَمِيْنَهُ فَقَبَضْتُ يَدِىْ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ اَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ اَنْ يَّغْفِرَلِىْ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُ وَاَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّالْحَدِيْثَانِ مَرْوِيَّانِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَلَى الشِّرْكِ وَالْاٰخَرُ الْكِبْرِيَاءُ رِدَائِىْ سَنَذْكُرُهُمَا فِىْ بَابَىِ الرِّيَاءِ وَالْكِبْرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى .

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی' آپ اپنا ہاتھ آگے کیجئے تاکہ میں آپ کے دست اقدس پر بیعت کروں آپ نے اپنا دایاں دستِ مبارک آگے کیا' میں نے اپنے ہاتھ کو سمیٹے رکھا۔ آپ نے دریافت کیا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کی' میں یہ چاہتا ہوں کہ میں ایک شرط رکھوں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا شرط رکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی' یہ کہ (اللہ تعالیٰ) میری مغفرت کر دے۔ نبی

رقم **24** - اخرجه البخاری **474/6** حدیث رقم **3435** و مسلم **57/1** حدیث **28.36** و احمد فی المسند **314/5** والنسائی فی الیوم واللیلة ص **603** حدیث **1130**

رقم **25** - اخرجه مسلم **112/1** حدیث رقم **121.192** و احمد فی المسند **205/4**

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ اسلام پہلے موجود (تمام تر گناہوں کو ختم کر دیتا ہے) اور ہجرت (پہلے موجود تمام تر گناہوں) کو ختم کر دیتی ہے اور حج پہلے موجود تمام (تر گناہوں کو ختم کر دیتا ہے)

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

یہ دونوں احادیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہیں جن کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "میں شرک کرنے والوں" اور دوسری (حدیث) "کبریائی میری چادر ہے"۔

ہم ان دونوں احادیث کو ریاء اور تکبر کے ابواب میں بیان کریں گے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

26-عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (رواه البخاری)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے تبلیغ کردو خواہ ایک ہی آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت کر دیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کو منسوب کرے گا اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

27-وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يَرٰى اَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ (رواه مسلم)

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف سے کوئی ایسی بات بیان کرے جس کے بارے میں اسے پتہ ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ بھی جھوٹ بولنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

28-وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

رقم **26** - اخرجه البخاری فی صحیحه **496/6** حدیث رقم **3461** و اخرجه الترمذی فی السنن **39/5** حدیث رقم **2669** و احمد فی المسند **159/2**

رقم **27** - اخرجه مسلم فی مقدمة صحیحه **9/1** واخرجه الترمذی عن المغیرة فی سننه **35/5** حدیث رقم **2662** و ابن ماجة فی مقدمة سننه **15/1** حدیث رقم **39** عن سمرة و حدیث رقم **41** عن المغیرة واخرجه احمد فی المسند عن سمرة **14/5** وعن المغیرة **250/4**

وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللّٰهُ يُعْطِىْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے بھلائی کا ارادہ کرے اس دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔ بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے۔

(متفق علیہ)

29-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھی کانوں کی طرح ہوتے ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں زمانہ جاہلیت میں جو لوگ بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہوں گے جبکہ وہ (دین) کی سمجھ بوجھ حاصل کر لیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

30-وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِى الْحَقِّ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِىْ بِهَا يُعَلِّمُهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رشک صرف دو طرح کے آدمیوں پر کیا جا سکتا ہے' ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور اسے اس مال کو حق کی راہ میں خرچ کرنے کی (توفیق عطا) کی ہو۔ اور ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا کی ہے اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرتا ہو اور اس کی تعلیم دیتا ہو۔

(متفق علیہ)

31-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْا لَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 28 - اخرجه البخاری فی صحیحه 163/1 حدیث رقم 1037.100 و الدارمی فی سننه 85/1 حدیث رقم 224 و مالك بعضه فی المؤطا 900/2 حدیث 8 و احمد فی السند عن معاویة 92/4 ورواه عن ابن عباس الترمذی 28/5 حدیث رقم 2645 وقال حسن صحیح واحمد فی مسنده 306/1 والدارمی 85/1 حدیث رقم 225 و اخرجه ابن ماجة عن ابی هریرة 220/1 حدیث رقم 220

رقم 29 - اخرجه مسلم من حدیث طویل 2031/4 حدیث 2638.160 اما لفظ خیارهم فی الجاهلیة خیارهم فی الاسلام اذا فقهوا فهو متفق علیه من حدیث ابی هریرة قیل یا رسول الله من اکرم الناس" اخرجه البخاری فی صحیحه 287/6 حدیث رقم 2353 و مسلم فی صحیحه 1846/4 حدیث 2378-168

رقم 30 - اخرجه البخاری فی صحیحه 165/1 حدیث رقم 73 و اخرجه مسلم فی صحیحه 559/1 حدیث رقم 816-268 و اخرجه احمد فی السند 432/1

رقم 31 - اخرجه مسلم فی صحیحه 1255/3 حدیث 1631.14 وابو داؤد 300/3 حدیث رقم 2880 والنسائی فی السنن 251/6 حدیث رقم 3651 والترمذی 660/3 حدیث رقم 1376 و احمد فی السند 372/2

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا ہر عمل منقطع ہو جاتا ہے سوائے تین اعمال کے' صدقہ جاریہ' وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے اور وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دُعا کرے۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

32- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَا للّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهِ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقاً اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰئِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے' وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی مسلمان سے کوئی دنیاوی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص سے قیامت کے دن کی کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے دنیا اور آخرت میں آسانی فراہم کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اور جو شخص کسی ایسے راستے پہ چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے اور جب بھی کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے گھر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور وہاں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں آپس میں اس کا درس دیتے ہیں تو ان پہ سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں ان کا ذکر کرتا ہے اور جس شخص کا عمل کمزور ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے۔

33- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ وَفَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ

رقم 32 - اخرجه مسلم في صحيحه 2074/4 حديث رقم 2699.38 واخرج البخاري بعض الفاظه 97/5 حديث رقم 2442 واخرجه ابو داؤد الى والله في عون العبد 234/5 حديث رقم 4946 واخرجه الترمذى 179/5 حديث رقم 2945 وابن ماجة 82/1 حديث 225 واحمد في السند 252/2

رقم 33 - اخرجه مسلم في صحيحه 153/3 حديث 1905.152 واخرجه والنسائي في سننه 23/6 حديث رقم 3137 واخرجه احمد في السند 322/2

قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَءْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ اِنَّكَ عَالِمٌ وَّقَرَءْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِىَ فِى النَّارِ وَرَجُلٌ وَّسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِىَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِىَ فِى النَّارِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن سب سے پہلے جن لوگوں کا حساب ہوگا ان میں ایک وہ شخص ہوگا جو شہید ہو گیا تھا اسے لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا اور جب وہ ان نعمتوں کو پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے اس کے بدلے میں کیا عمل کیا وہ جواب دے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ میں مرتبہ شہادت پر فائز ہوا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔تم نے جنگ اس لئے کی تھی تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ بہادر آدمی ہےتو وہ کہہ دیا گیا پھر اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دے گا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ شخص اٹھے گا جس نے علم حاصل کیا اور اس کی تعلیم دی اور قرآن کو پڑھا۔ اسے لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کروائے گا جب وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے ان کے بدلے میں کیا' کیا ہے۔ وہ جواب دے گا کہ علم حاصل کیا اس کی تعلیم دی اور تیری رضا کے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔تم نے علم اس لئے حاصل کیا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ تم ایک عالم ہو اور قرآن اس لئے پڑھا تھا تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ قاری صاحب ہےتو، کہہ دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دے گا۔ اس کو چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔(تیسرا) وہ شخص ہوگا جسے اللہ تعالیٰ نے کشادگی عطا کی ہو اور ہر طرح کا مال عطا کیا ہو اس شخص کو لایا جائے گا۔اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں کی پہچان کرائے گا جب وہ پہچان لے گا تو اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا تم نے اس کو عوض میں کیا' کیا ہے۔وہ شخص جواب دے گا جس بھی طریقے سے مال کو خرچ کرنا تجھے پسند تھا میں نے ہر اس طریقے سے تیری رضا کے لئے خرچ کیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔تم نے ایسا اس لئے کیا تا کہ یہ کہا جائے کہ یہ سخی آدمی ہے وہ کہہ دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دے گا تو اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

34- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ

رقم **34** - اخرجه البخاري في صحيحه **193/1** حديث **100** و مسلم في صحيحه **2058/4** حديث رقم **2673.13** و اخرجه الترمذي في سننه **30/5** حديث رقم **2652** و ابن ماجه في السنن **20/1** حديث رقم **52** و احمد في المسند **162/2**

اِنْتِزَاعاً یَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِماً اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُ وْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ لوگوں سے اسے چھین لے گا۔ بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے اس علم کو قبض کرے گا۔ یہاں تک جب وہ کسی بھی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو اپنا پیشوا بنائیں گے۔ ان لوگوں سے سوال کیے جائیں گے' وہ علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (متفق علیہ)

35-وَعَنْ شَقِیْقٍ قَالَ کَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ یُذَکِّرُ النَّاسَ فِیْ کُلِّ خَمِیْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ یَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اِنَّکَ ذَکَّرْتَنَا فِیْ کُلِّ یَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ یَمْنَعُنِیْ مِنْ ذٰلِکَ اَنِّیْ اَکْرَهُ اَنْ اُمِلَّکُمْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّلُکُمْ بِالْمَوْعِظَةِ کَمَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَیْنَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن وعظ کیا کرتے تھے۔ ایک شخص نے ان کی خدمت میں عرض کی۔ اے ابوعبدالرحمٰن میری یہ خواہش ہے کہ آپ روز ہمیں وعظ کیا کریں۔ انہوں نے فرمایا: میں ایسا اس لئے نہیں کرتا ہوں کہ کہیں میں تمہیں اکتاہٹ کا شکار نہ کر دوں! وعظ کے معاملے میں تمہارا خیال رکھتا ہوں بالکل اسی طرح جیسے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ ہمارا خیال رکھا کرتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکتاہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔ (متفق علیہ)

36-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَکَلَّمَ بِکَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلٰثًا حَتّٰی تُفْهَمَ عَنْهُ وَاِذَا اَتٰی عَلٰی قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَیْهِمْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ ثَلٰثًا (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی بات ارشاد فرماتے تو اسے تین مرتبہ دہراتے تھے یہاں تک وہ اچھی طرح سمجھ میں آ جائے جب آپ کچھ لوگوں کے پاس تشریف لاتے تو انہیں تین مرتبہ سلام کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

37-وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ اُبْدِعَ

رقم **35** - اخرجه البخاری فی صحیحه **162/1** حدیث رقم **68** واخرجه مسلم فی صحیحه **2173/4** حدیث رقم **2821.83** واخرج الترمذی نحوه **130/5** حدیث رقم **2855** واحمد فی المسند **378/1**

رقم **36** - اخرجه البخاری فی صحیحه **188/1** حدیث رقم **95**' واخرجه الترمذی مع تقدیم و تاخیر فی سننه **68/5** حدیث رقم **2723**

رقم **37** - اخرجه مسلم فی صحیحه **1506/3** حدیث رقم **1893/133** وابو داؤد فی سننه **346/5** حدیث رقم **5129**' والترمذی فی السنن **40/5** حدیث رقم **2671** واحمد فی المسند **120/4**

بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَدُلُّہٗ عَلٰی مَنْ یَحْمِلُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی' میری سواری تھک چکی ہے آپ مجھے سواری کے لئے کچھ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ (حاضرین میں موجود) ایک صاحب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس شخص کی رہنمائی اس شخص کی طرف کر سکتا ہوں۔ جو اسے سواری دے سکتا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بھلائی کے کام کی طرف رہنمائی کرے۔ اس کو بھلائی کو انجام دینے والے کے برابر اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

38-وَعَنْ جَرِیْرٍ قَالَ کُنَّا فِیْ صَدْرِ النَّہَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ ہٗ قَوْمٌ عُرَاۃٌ مُجْتَابِی النِّمَارِ اَوِ الْعَبَآءِ مُتَقَلِّدِی السُّیُوْفِ عَامَّتُہُمْ مِّنْ مُّضَرَ بَلْ کُلُّہُمْ مِّنْ مُّضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَاٰی بِہِمْ مِّنَ الْفَاقَۃِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰی ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ یٰاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا وَّالْاٰیَۃَ الَّتِیْ فِی الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰہَ وَالْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ مِنْ دِرْہَمِہٖ مِنْ ثَوْبِہٖ مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِہٖ حَتّٰی قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَۃٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّۃٍ کَادَتْ کَفُّہٗ تَعْجِزُ عَنْہَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ حَتّٰی رَاَیْتُ وَجْہَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَہَلَّلُ کَاَنَّہٗ مُذْہَبَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُہَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِہِمْ شَیْءٌ وَّمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُہَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِہَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِہِمْ شَیْءٌ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' دن کے ابتدائی حصے میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے۔ جنہوں نے پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ عام سی سادہ چادریں اوڑھی ہوئی تھی۔ گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھی۔ ان میں سے اکثریت کا تعلق بلکہ وہ سب ہی مضر قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ جب ان کے فقر و فاقہ کو دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا آپ اندر تشریف لے گئے پھر باہر آئے۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی۔ آپ نے نماز ادا کی پھر خطبہ دیتے ہوئے۔ ارشاد فرمایا: (یہ آیت

رقم 38 - اخرجہ مسلم فی الصحیح 704/2 حدیث رقم 1017.69 و اخرجہ النسائی فی السنن واخرجہ نحوہ الترمذی فی السنن 75/5 حدیث رقم 2554 واخرجہ نحوہ الترمذی فی السنن 42/5 حدیث رقم 2675 واحمد فی المسند 359/4

پڑھی)

''اے لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے''۔

یہ آیت یہاں تک پڑھی ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہارا نگران ہے''

اور آپ نے یہ آیت بھی پڑھی جو سورۂ حشر میں ہے۔

''اس اللہ سے ڈرو اور ہر شخص اس بات کا جائزہ لے کہ اس نے کل کے لئے کیا تیار کیا ہے۔''

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: ہر شخص اپنے دینار میں سے اپنے درہم میں سے اپنے کپڑے میں سے اپنے ''جو'' کا ایک صاع اپنی کھجوروں کا ایک صاع صدقہ کرے یہاں تک کہ آپ نے یہ ارشاد فرمایا: خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ادا کرے۔ (اسے صدقہ ضرور کرنا چاہئے)

راوی بیان کرتے ہیں' انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ایک تھیلا اٹھا کر لایا جو اس کے لئے اٹھانا مشکل ہو رہا تھا پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے لوگ چیزیں لانے لگے۔ یہاں تک کہ میں نے ایک ڈھیر اناج کا اور ایک ڈھیر کپڑوں کا دیکھا۔ یہاں تک کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے چہرۂ مبارک کو دیکھا کہ وہ خوشی سے سونے کی مانند دمک اٹھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام میں جو شخص کسی اچھے طریقے کا آغاز کرے گا اسے اس کا اجر ملے گا اور جتنے بھی لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس کا اجر بھی اسے ملے گا۔ حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے طریقے کا آغاز کرے۔ اسے اس کا گناہ ہوگا اور اس کے بعد جتنے لوگ عمل کریں گے ان کا گناہ بھی اس شخص کو ہوگا اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

39- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِیْ فِیْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر قتل کیا جائے گا اس کا وبال آدم کے پہلے بیٹے کے سر ہوگا۔ وہ اس خون میں برابر کا شریک ہوگا کیونکہ وہی وہ شخص تھا جس نے قتل کا آغاز کیا تھا۔ (متفق علیہ)

خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں' عنقریب ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ حدیث کو اس باب میں نقل کریں گے جس میں اس امت کے ثواب کا تذکرہ ہوگا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا۔

رقم 39 - اخرجه البخاری 364/6 حديث رقم 3335 واخرجه مسلم في صحيحه 1303/3 حديث رقم 1677/27 واخرجه الترمذی یف السنن 41/5 حديث رقم 2673 واخرجه ابن ماجه في السنن 873/2 حديث رقم 3616 واحمد في المسند 383/1

كِتَابُ الْجَنَآئِزِ

جنائز کا بیان

بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ ثَوَابِ الْمَرِيْضِ

بیمار کی عیادت کرنا اور بیمار کا ثواب

40-عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُوْدُوا الْمَرِيْضَ وَفُكُّوا الْعَانِيَ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلاؤ بیمار کی عیادت کرو۔ قیدی کو رہائی دلاؤ۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

41-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ رَدُّالسَّلَامِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ وَاِتِّبَاعُ الْجَنَآئِزِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا۔ بیمار کی عیادت کرنا۔ جنازہ کے ہمراہ جانا۔ دعوت قبول کرنا اور چھینکنے والے کو جواب دینا۔

42-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 40 - اخرجه البخاري في صحيحه 112/10 حديث رقم 5649 والدارمي 294/2 حديث رقم 2465 واحمد في المسند 394/4

رقم 41 - اخرجه البخاري في صحيحه 112/3 حديث رقم 1240 و مسلم في صحيحه 1704/4 حديث رقم 4-2162 و ابوداؤد 288/5 حديث رقم 5030 و ابن ماجه 461/1 حديث رقم

رقم 42 - اخرجه مسلم في صحيحه 1705/4 حديث رقم 5-2162 والنسائي 53/4 حديث رقم 1938 و ابن ماجه 461/1 حديث رقم 1433

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پہ چھ حقوق ہیں۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ وہ کون سے ہیں۔ آپ نے جواب دیا: جب تم اس سے ملو تو سلام کرو جب وہ تمہیں دعوت دے تو دعوت قبول کرو اور جب وہ تم سے خیر خواہی کا طلب گار ہو تو اس کی خیر خواہی کرو اور جب وہ چھینکنے کے بعد اللہ کی حمد بیان کرے تو اس کا جواب دو اور جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ہمراہ جاؤ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

43- وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَآئِزِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِیْ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَنَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْحَرِيْرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَآءِ وَالْقَسِّیِّ وَاٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَّعَنِ الشُّرْبِ فِی الْفِضَّةِ فَاِنَّهٗ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِی الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِی الْاٰخِرَةِ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع کیا تھا۔ آپ نے ہمیں بیمار کی عیادت کرنے سلام کا جواب دینے۔ جنازے کے ہمراہ جانے۔ دعوت قبول کرنے۔ چھینک مارنے والے کو جواب دینے' قسم اٹھانے والے کی قسم پوری کروانے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا تھا اور آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی اور ریشم' استبرق' دیباج اور میثرۃ حمراء اور قسی (مختلف اقسام کے ریشمی کپڑے) اور سونے کے برتن استعمال کرنے سے منع کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی کے برتن میں پینے سے منع کیا تھا کیونکہ جو شخص دنیا میں اس میں پیئے گا وہ شخص آخرت میں اس میں نہیں پی سکے گا۔

44- وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اس وقت تک وہ جنت کے باغ میں ہوتا ہے جب تک واپس نہ آ جائے۔

45- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

رقم 43 - اخرجه مسلم في صحيحه 112/3 حديث رقم 1239 و مسلم في صحيحه 1635/3 حديث رقم 3-2066 والترمذی في السنن 158/5 حديث رقم 2809 والنسائی 54/4 حديث رقم 1939

رقم 44 - اخرجه مسلم في صحيحه 1989/4 حديث رقم 41-2528' والترمذی في السنن 299/3 حديث رقم 967 و ابن ماجه 463/1 حديث رقم 1442 و احمد في المسند 279/5

رقم 45 - اخرجه مسلم في صحيحه 1990/4 حديث رقم 43-5569

يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ مَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْعُدْتَّهٗ لَوَجَدْتَّنِيْ عِنْدَهٗ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ اَمَا اَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهٗ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تھا لیکن تم نے میری عیادت نہیں کی۔ وہ عرض کرے گا' اے میرے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرسکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہیں علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ کیا تجھے علم نہیں تھا کہ تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اُس کے پاس پاتا۔ اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ بندہ عرض کرے گا اے اللہ! میں تجھے کیسے کھلاسکتا ہوں جب کہ تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں ہے کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے علم نہیں تھا اگر تو اسے کھانا دیتا کہ اس کا اجر وثواب مجھ سے پالینا۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پینے کیلئے پانی مانگا تھا لیکن تو نے پلایا نہیں وہ بندہ عرض کرے گا۔ اے اللہ! میں تجھے کیسے پانی پلا سکتا ہوں تو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تو نے اسے پانی نہیں دیا۔ اگر تو اسے پلا دیتا تو اس کا اجر وثواب مجھ سے پالیتا۔ اس حدیث کو حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

46- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى اَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهٗ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهٗ قَالَ لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَقَالَ لَهٗ لَابَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ كَلَّا بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ اِذًا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کے پاس اس کی عیادت کرنے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا۔ کہ جب بھی آپ کسی بیمار کے پاس جاتے تھے تو یہ فرماتے تھے: کوئی بات نہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ طہارت کا باعث بنے گی۔ آپ نے اس دیہاتی سے یہی کہا کہ کوئی بات نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری طہارت کا باعث بنے گی۔ وہ شخص بولا: نہیں یہ تو بخار ہے جو بوڑھے آدمی کو لاحق ہوا ہے اور اسے قبر تک پہنچا کے دم لے گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

47- وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ

رقم **46** - اخرجه البخاری فی صحیحه **123/10**' حدیث رقم **5662** واحمد فی المسند **250/3**

بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم میں سے کوئی بیماری ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں دست مبارک پھیرتے تھے اور یہ دعا پڑھتے تھے:''اے تمام جہانوں کے پروردگار! اس بیماری کو ختم کردے اور شفا عطا کردے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ تیری شفا کے علاوہ اور کوئی شفا نہیں ہے۔ ایسی شفا عطا کر جو بیماری بالکل نہ رہنے دے''۔

48-وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْكَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْجُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِصْبَعِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' کوئی شخص بیمار ہو جاتا یا کسی کو کوئی زخم یا کوئی پھوڑا نکل آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ذریعے یہ پڑھتے تھے۔ اللہ کے نام سے (برکت حاصل کرتے ہوئے) اپنی زمین کی مٹی اپنے میں سے ایک شخص کے تھوک کے ہمراہ لگا (رہا ہوں) تا کہ ہمارے اس بیمار کو ہمارے پروردگار کے اذن کے تحت شفا نصیب ہو جائے۔ (متفق علیہ)

49-وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ فَلَمَّا اشْتَكٰى وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ كُنْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ وَاَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ كَانَ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ ۔

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تھے تو اپنے اوپر دم کرتے تھے اور اپنا دست مبارک پھیرا کرتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ کا وصال ہوا تو میں معوذات پڑھ کر دم کیا کرتی تھی وہی معوذات جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کیا کرتے تھے اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس کو ہی پھیرا کرتی تھی۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے کوئی بیمار ہو جاتا تو آپ معوذتین پڑھ کر دم کیا کرتے تھے۔

رقم **47** - اخرجه البخاری فی صحیحه **131/10** حدیث رقم **5675** و مسلم فی صحیحه **1271/4** حدیث رقم **46-1291** و ابو داؤد فی السنن **217/4** حدیث رقم **3890** والترمذی **303/3** حدیث رقم **973** و ابن ماجه **517/1** حدیث رقم **1619** و احمد فی المسند **76/1**

رقم **48** - اخرجه البخاری فی صحیحه **206/10** حدیث رقم **5745** و مسلم فی صحیحه **1724/1** حدیث رقم **54-2194** و ابو داؤد فی السنن **219/4** حدیث رقم **3895** و ابن ماجه **1163/2** حدیث رقم **3521** و احمد فی المسند **93/6**

رقم **49** - اخرجه البخاری فی صحیحه **206/10** حدیث رقم **5745** ومسلم فی صحیحه **1724/4** حدیث رقم **54-2194** و ابو داؤد فی السنن **219/4** حدیث رقم **3895** و ابن ماجه **1163/2** حدیث رقم **3521** و احمد فی المسند **93/6**

50-وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّهٗ شَکٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا یَجِدُهٗ فِیْ جَسَدِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ یَدَکَ عَلَی الَّذِیْ یَاْلَمُ مِنْ جَسَدِکَ وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَ قُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْهَبَ اللّٰهُ مَا کَانَ بِیْ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس درد کی شکایت کی جو انہوں نے اپنے جسم میں محسوس کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اس جگہ پہ رکھو جہاں تمہارے جسم میں درد ہو رہا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ جملہ پڑھو: ''میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اس کی قدرت کے وسیلے سے اس چیز کے شر سے پناہ مانگ رہا ہوں جو میں پا رہا ہوں اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں''۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری اس تکلیف کو ختم کر دیا۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

51-وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ۨ الْخُدْرِیِّ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اِشْتَکَیْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری بیان کرتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ بیمار ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو وہ بولے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں آپ کو دم کرتا ہوں۔ ہر چیز کے شر (بچانے کے لیے) جو آپ کو اذیت دے ہر جان کے شر سے یا ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے' اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے' میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے آپ کو دم کرتا ہوں''۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

52-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّ هَآمَّةٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّةٍ وَّیَقُوْلُ اِنَّ اَبَاکُمَا کَانَ یُعَوِّذُ بِهَا

رقم **50** - اخرجه مسلم فی صحیحه **1728/4** حدیث **2186-40** و ابن ماجه فی السنن **1165/2** حدیث رقم **3527** و احمد فی المسند **160/6**

رقم **51** - اخرجه مسلم فی صحیحه **8718/4** حدیث رقم **2186-40** و ابن ماجه فی السنن **1165/2** حدیث رقم **3527** واحمد فی المسند **160/6**

رقم **52** - اخرجه البخاری فی صحیحه **308/7** حدیث رقم **3371** والترمذی فی السنن **346/4** حدیث رقم **2060** و ابن ماجه **1163/2** حدیث رقم **3525** واحمد فی المسند **270/1**

اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ وَفِیْ اَکْثَرِ نُسَخِ الْمَصَابِیْحِ بِهِمَا عَلٰی لَفْظِ التَّثْنِیَّةِ ۔

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں دم کیا کرتے تھے۔"میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کے وسیلے سے پناہ میں دیتا ہوں! شیطان سے اور تکلیف دہ چیز سے اور ہر خراب کرنے والی آنکھ سے" نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے کہ تمہارے والد یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کلمات کے ذریعے حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحق علیہ السلام کو دم کیا کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور "مصابیح" کے اکثر نسخوں میں لفظ "بِهِمَا" ہے۔ یعنی تثنیہ کے طور پر ہے۔

53-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا یُّصَبْ مِنْهُ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ جس شخص کے لئے بھلائی کا ارادہ کرے وہ اس تک پہنچا دیتا ہے (یا اُسے کسی آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

54-وَعَنْهُ وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا یُصِیْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ وَّلَا هَمٍّ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا اَذًی وَلَا غَمٍّ حَتَّی الشَّوْکَةِ یُشَاکُهَا اِلَّا کَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَایَاهُ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ انہی سے اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے: جس مسلمان کو درد' تھکاوٹ' غم' حزن' اذیت اور تکلیف لاحق ہوتی ہے یہاں تک کے کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

55-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُوْعَكُ فَمَسَسْتُهٗ بِیَدِیْ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْکًا شَدِیْدًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجَلْ اِنِّیْ اُوْعَكُ کَمَا یُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْکُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ لِاَنَّ لَكَ اَجْرَیْنِ فَقَالَ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ مَامِنْ مُّسْلِمٍ یُّصِیْبُهٗ اَذًی مِنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ سَیِّئَاتِهٖ کَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

رقم **53** - اخرجه البخاری فی صحیحه **103/10** حدیث رقم **5645**

رقم **54** - اخرجه البخاری فی صحیحه **103/10** حدیث رقم **5641** و مسلم فی صحیحه **1992/4** حدیث رقم **52-2573** والترمذی فی السنن **298/3** حدیث رقم **966**

رقم **55** - اخرجه البخاری فی صحیحه **111/10** حدیث رقم **5648** و مسلم فی صحیحه **1992/4** حدیث رقم **45-2571** والدارمی فی السنن **408/2** حدیث رقم **2771** واحمد فی المسند **381/1**

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ بخار میں مبتلا تھے۔ میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو چھوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو تو بہت شدید بخار ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا ہی ہے۔ مجھے یوں بخار ہوتا ہے جیسے تم میں سے دو آدمیوں کو ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی' اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ کو دوگنا اجر ملتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایسا ہی ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان کو بیماری کے حوالے سے اذیت ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کے گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے۔

56-وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ اَحَدًا ن الْوَجْعُ عَلَيْهِ اَشَدُّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جسے نبی اکرم ﷺ سے زیادہ تکلیف ہوتی ہو۔

57-وَعَنْهَا قَالَتْ مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِيْ وَذَاقِنَتِيْ فَلَا اَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ اَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا آپ اس وقت میرے پہلو اور ٹھوڑی کے درمیان (یعنی سینے کے ساتھ لگے ہوئے تھے) اور نبی اکرم ﷺ کے بعد اب مجھے کبھی بھی کسی بھی شخص کے لیے موت کی شدت ناپسندیدہ نہیں ہوگی۔

58-وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيْئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى يَاْتِيَ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِيْ لَايُصِيْبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُوْنَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَّاحِدَةً .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیت کی اس نرم فصل کی طرح ہے جسے آندھیاں آ کر ہلا دیتی ہیں کبھی جھکا دیتی ہیں اور کبھی سیدھا کر دیتی ہیں یہاں تک کے اس کا آخری وقت آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جسے کوئی چیز ہلاتی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ایک ہی مرتبہ اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

رقم 56 - اخرجه البخاري في صحيحه 110/10 حديث رقم 5646 و مسلم في صحيحه 1990/4 حديث رقم 44-2570 وابن ماجه في السنن 518/1 حديث رقم 1622 واحمد في المسند 173/6

رقم 57 - اخرجه البخاري في صحيحه 103/1 حديث رقم 5643 و مسلم في صحيحه 2163/4 حديث رقم 59-281 والدارمي في السنن 400/2 حديث رقم 2749 واحمد في المسند 454/3

59–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَاتَزَالُ الرِّيْحُ تُمِيْلُهُ وَلَايَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ لَاتَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مومن کی مثال کھیت کی طرح ہے۔ ہوائیں چل کر اسے اِدھر اُدھر ہلاتی رہتی ہیں۔ مومن بھی ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے۔ جب کہ منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو حرکت نہیں کرتا۔ یہاں تک کہ اسے کاٹ لیا جاتا ہے۔

60–وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَابَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا فَقَالَ لَاتُسَبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ اُم سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا۔ تمہیں کیا ہوا؟ کیوں بے چین ہو رہی ہو؟ اس نے عرض کی: بخار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں برکت نہ دے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بخار کو بُرا نہ کہو۔ کیونکہ یہ اولادِ آدم کی خطاؤں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے۔ جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

61–وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَاكَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے حق میں اسی کی مانند اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ مقیم حالت میں یا صحت مندی کی حالت میں (نیک اعمال) سرانجام دیا کرتا تھا۔

62–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةُ كُلِّ مُسْلِمٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ متفق علیہ

63–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُوْنُ

رقم 59 - اخرجه البخاری فی صحیحه 103/10 حدیث رقم 5644 و مسلم فی صحیحه 1163/4 حدیث رقم 58-2809 والترمذی فی السنن 138/5 حدیث بقم 2866

رقم 60 - اخرجه مسلم فی صحیحه 1993/4 حدیث رقم 53-4575

رقم 61 - اخرجه البخاری فی صحیحه 136/6 حدیث رقم 2996

رقم 62 - اخرجه البخاری فی صحیحه 180/10 حدیث رقم 5732 و مسلم فی صحیحه 1522/3 حدیث رقم 166-1916

وَالْمَبْطُوْنَ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شہداء پانچ قسم کے ہیں: طاعون کے باعث مرنے والا پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنے والا ڈوب کر مرنے والا کسی چیز کے نیچے آ کے مرنے والا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والا۔

64-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاَنَّ اللّٰهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ لَيْسَ مِنْ اَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ شَهِيْدٍ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میں نے اللہ کے رسول سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ نے مجھے بتایا کہ یہ ایک عذاب ہے اللہ تعالیٰ اِسے جس پر چاہے بھیج دیتا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اسے اہل ایمان کے لئے رحمت بنا دیا ہے جو شخص طاعون میں مبتلا ہو کر صبر کرتے ہوئے ثواب کی اُمید سے اپنے علاقے میں ٹھہرا رہے اور اسے اس بات کا علم ہو کہ اسے وہی مصیبت لاحق ہوگی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے نصیب میں لکھ دی ہے تو اس شخص کو شہید کی مانند اجر ملے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

65-وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّاعُوْنَ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَآئِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ اَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی طرف بھیجا گیا تھا (راوی کا شک ہے یا) تم سے پہلے لوگوں کی طرف بھیجا گیا تھا جب تمہیں اس کے بارے میں پتہ چلے کہ یہ کسی سرزمین پہ موجود ہے تو تم وہاں نہ جانا اور اگر یہ اس زمین پر آ جائے جہاں تم موجود ہو تو تم اس جگہ کو چھوڑ کر نکلنا نہیں۔ (متفق علیہ)

66-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ ثُمَّ صَبَرَ عَوَّضْتُهٗ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

رقم 63 - اخرجه البخاري في صحيحه 192/10' حديث رقم 2829 و مسلم في صحيحه 1521/3 حديث رقم 163-1914 والنسائي في السنن 99/4 حديث رقم 2054 والدارمي 278/2 حديث رقم 2413 واحمد في المسند 489/3

رقم 64 - اخرجه البخاري في صحيحه 192/10 حديث رقم 5734

رقم 65 - اخرجه البخاري في صحيحه 245/12 حديث رقم 6973 و مسلم في صحيحه 1736/4 حديث رقم 92-2218 واحمد في المسند 182-1

رقم 66 - اخرجه البخاري في صحيحه 116/10 حديث رقم 5653 و احمد في المسند 144/3

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے کسی بندے کو اس کی دو محبوب چیزوں یعنی (آنکھوں) کے حوالے سے آزمائش میں مبتلا کرتے ہوں اور وہ صبر کرتا ہے تو میں ان دونوں کے عوض میں اسے جنت عطا کر دوں گا۔ (راوی کہتے ہیں) ان دو سے مراد دو آنکھیں ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ تَمَنِّی الْمَوْتِ وَذِكْرِهٖ

موت کی تمنا کرنا اور اسے یاد کرنا

67- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّزْدَادَ خَيْرًا وَّاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ اَنْ يَّسْتَعْتِبَ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بھی شخص موت کی آرزو ہرگز نہ کرے کیونکہ وہ اگر نیک ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ اس کی بھلائی میں اضافہ ہو جائے اور اگر گناہ گار ہوگا تو ہوسکتا ہے کہ وہ کوشش کرے (یعنی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرلے۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

68- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَايَدْعُ بِهٖ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهٗ اَنَّهٗ اِذَامَاتَ انْقَطَعَ اَمَلُهٗ وَاِنَّهٗ لَايَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهٗ اِلَّا خَيْرًا ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ان سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی شخص موت کی آرزو نہ کرے اور نہ ہی اس کے آنے سے پہلے اس کی دعا کرے۔ کیونکہ جب وہ فوت ہو جائے گا تو اس کی امید ختم ہو جائے گی اور مؤمن کی زندگی اس کی بھلائی میں اضافے کے باعث ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

69- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَايَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهٗ فَاِنْ كَانَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِیْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّیْ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے کوئی بھی ایک شخص ہرگز کسی

رقم 67 - اخرجه البخاری فی صحیحه 126/10 حدیث رقم 5673 والنسائی فی السنن 2/4

رقم 68 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2065/4 حدیث رقم 13-2682

رقم 69 - اخرجه البخاری فی صحیحه 127/10 حدیث رقم 5671 و مسلم فی صحیحه 2064/4 حدیث رقم 10-2680 و ابو داؤد فی السنن 480/3 حدیث رقم 3108 والترمذی 302/3 حدیث رقم 971 والنسائی 3/4 حدیث رقم 1821 و ابن ماجه 1425/2 حدیث رقم 4265 واحمد فی المسند 101/3

لاحق ہونے والی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے اور اگر ایسا کرنے پر بہت زیادہ مجبور ہو جائے تو یہ دعا کرے کہ اے اللہ! جب تک زندگی میرے حق میں بہتر ہے مجھے زندہ رکھ۔ اور جب موت میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے موت دے دینا۔

70۔وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ اَوْبَعْضُ اَزْوَاجِهٖ اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَعُقُوْبَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَآءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَآءَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

وَفِيْ رِوَايَةِ عَآئِشَةَ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللّٰهِ ۔

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس شخص سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی اور زوجہ محترمہ نے یہ عرض کی ہم لوگ تو موت کو پسند نہیں کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے۔ بلکہ جب مؤمن کی موت قریب آتی ہے تو اسے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور اس کی عطا کردہ بزرگی کی خوشخبری دی جاتی ہے اس وقت اس کے نزدیک اپنے سامنے موجود اس سے زیادہ اور کوئی چیز محبوب نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو پسند کرتا ہے اور جب کافر کے سامنے موت آتی ہے تو اسے سزا کے بارے میں بتایا جاتا ہے اس وقت اس کے نزدیک اپنے سامنے موجود اس چیز سے ناپسندیدہ اور کوئی چیز نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی حاضری کو ناپسند کرتا ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں منقول یہ الفاظ ہیں: موت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے آتی ہے۔

71۔وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ اَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ

رقم **70** - اخرجه البخارى فى صحيحه **357/11** حديث رقم **6507** و مسلم فى صحيحه **2065/4** حديث رقم **2684/15** والترمذى فى السنن **480/4** حديث رقم **2309** والنسائى **10/4** حديث رقم **1838** والدارمى **402/2** حديث رقم **2756** ومالك فى الموطا **240/1** حديث **50** من كتاب الجنائز واحمد المسند **107/3**

رقم **71** - اخرجه البخارى فى صحيحه **362/11** حديث رقم **6512** و مسلم فى صحيحه **656/2** حديث رقم **61-950** والنسائى فى السنن **48/4** حديث رقم **1930** ومالك فى الموطا **241/1** حديث رقم **54** من كتاب الجنائز واحمد فى المسند **296/5**

مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس نے راحت حاصل کرلی ہے یا اس سے راحت حاصل ہوگئی ہے۔ لوگوں نے عرض کی' یا رسول اللہ اس کے راحت حاصل کرنے اور اس سے راحت حاصل ہونے سے کیا مراد ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بندہ مومن دنیا کی پریشانی اور تکالیف سے راحت حاصل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت (کی آغوش) میں چلا جاتا ہے اور گناہ گار بندے سے دوسرے لوگ' علاقے' درخت اور جانور راحت حاصل کر لیتے ہیں۔

72–وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِیْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِيْلٍ وَّكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسَيْتَ فَلَاتَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَاِذَا اَصْبَحْتَ فَلَاتَنْتَظِرِ الْمَسَآءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پکڑ کر ارشاد فرمایا: دنیا میں یوں رہو جیسے تم اجنبی ہو یا مسافر ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے جب شام ہو جائے تو تم صبح ہونے کا انتظار نہ کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام ہونے کا انتظار نہ کرو بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت کو اور مرنے سے پہلے اپنی زندگی کو غنیمت سمجھو۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

73–وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُوْلُ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے وصال سے تین دن پہلے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم میں سے جو بھی شخص مرنے لگے اسے (اس وقت) اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

رقم **72** - اخرجه البخاری فی صحيحه **229/11** حديث رقم **6414** والترمذی فی السنن **490/4** حديث رقم **2333** و ابن ماجه **1378/2** حدث رقم **4114** واحمد فی المسند **24/2**

رقم **73** - اخرجه مسلم فی صحيحه **2205/4** حديث رقم **2877-81** وابوداؤد فی السنن **484/3** حديث رقم **3113** وابن ماجه **1395/2** حديث رقم **4167** واحمد فی المسند **293/3**

بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جب کسی شخص کی موت کا وقت آجائے تو اس کے پاس کیا پڑھنا چاہیے

74- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے مرنے والوں (یعنی مرنے کے قریب لوگوں) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

75- وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَا تَقُوْلُوْنَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی بیمار یا میت (یعنی قریب مرگ) آدمی کے پاس جاؤ تو اچھی بات کہو کیونکہ فرشتے تمہاری کہی ہوئی بات پہ آمین کہتے ہیں۔

76- وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِیْبُهُ مُصِیْبَةٌ فَیَقُوْلُ مَا اَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَیْرًا مِّنْهَا فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا مِّنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوَّلُ بَیْتٍ هَاجَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اِنِّیْ قُلْتُهَا فَاَخْلَفَ اللّٰهُ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ان سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس مسلمان کو بھی کوئی مصیبت لاحق ہو اور پھر وہ اس دعا کو پڑھے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے "بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے اے اللہ تو مجھے اس مصیبت کا اجر عطا کر اور اس کے بدلے میں زیادہ بہتر چیز عطا کر دے" (جب کوئی شخص یہ دعا پڑھے گا) اللہ تعالیٰ اس شخص کو اس سے زیادہ بہتر چیز عطا کر دے گا۔ سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب میرے (شوہر) حضرت ابوسلمہ کا انتقال ہوا تو میں نے یہ سوچا کہ حضرت ابوسلمہ سے زیادہ بہتر اور کون مسلمان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان کے گھرانے نے سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی لیکن پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ

رقم 74 - اخرجه مسلم فی صحیحه 631/2 حدیث رقم 916/1 وابو داؤد فی السنن 487/3 حدیث رقم 3117 والترمذی فی السنن 306/3 حدیث رقم 976 والنسائی 5/4 حدیث رقم 1826 وابن ماجه 464/1 حدیث رقم 1445 واحمد فی المسند 3/3

رقم 75 - اخرجه مسلم فی صحیحه 633/2 حدیث رقم 919-6 و ابو داؤد فی السنن 486/3 حدیث رقم 4115 والترمذی فی السنن 307/3 حدیث رقم 977 والنسائی 4/4 حدیث رقم 1825 وابن ماجه 365/1 حدیث رقم 1447 واحمد فی المسند 306/6

رقم 76 - اخرجه مسلم فی صحیحه 231/2 حدیث رقم 918-3 و ابو داؤد فی السنن 488/3 حدیث رقم 3119

نے ان کے بعد مجھے نبی اکرم ﷺ عطا کر دیئے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

77- وَعَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهٗ فَاَغْمَضَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِىْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِىْ عَقِبِهٖ فِى الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِىْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ابوسلمہ کے پاس آئے اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں بند کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نظر اس کے پیچھے جاتی ہے یہ سن کر ان کے اہل خانہ نے رونا شروع کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بارے میں بھلائی کی دعا کیا کرو۔ کیونکہ تم لوگ جو کچھ بھی کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت کر دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں ان کے درجے کو بلند کر دے اور پیچھے رہنے والوں کا حامی و ناصر ہو اور ہماری اور اس کی مغفرت کر دے اے تمام جہانوں کے پروردگار اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اس کی قبر کو نورانی کر دے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

78- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّىَ سُجِّىَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو آپ کو یمنی چادروں میں ڈھانپ (یعنی کفن) دیا گیا۔ (متفق علیہ)

رقم 77 - اخرجه مسلم في صحيحه 634/2 حديث رقم 7-920 و ابو داؤد في السنن 487/3 حديث رقم 3117 و ابن ماجه 367/1 حديث رقم 1454

رقم 78 - اخرجه البخاري في صحيحه 113/3 حديث رقم 1241 و مسلم في صحيحه 651/2 حديث رقم 48-942 و ابو داؤد في السنن 3-489 حديث رقم 3120 واحمد في المسند 153/6

رقم 79 - اخرجه البخاري في صحيحه 130/3 حديث رقم 1254 و مسلم في صحيحه 646/2 حديث رقم 36-939 و ابو داؤد في السنن 503/3 حديث رقم 3642 والترمذي 315/3 حديث رقم 990' والنسائي 28/4 حديث رقم 1881 و ابن ماجه 468/1 حديث رقم 1458 ومالك في المؤطا 222/1 حديث رقم 2 من كتاب الجنائز واحمد في المسند 84/5

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ

میت کو غسل دینا اور اسے کفن دینا

79-عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تَغْسِلُ ابْنَتَهٗ فَقَالَ اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حَقْوَهٗ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَّابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت آپ کی صاحبزادی کو غسل دینے لگی تھیں۔ آپ نے فرمایا: اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دینا اور آخر میں کافور یا کچھ کافور شامل کر دینا اور جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ کو بتایا آپ نے اپنی چادر ہماری طرف بڑھائی اور فرمایا اسے اس میں لپیٹ دو ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں تم اسے طاق تعداد میں غسل دینا۔ تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ اور دائیں طرف کے اعضاء سے آغاز کرنا اور ان میں بھی وضو کے اعضاء سے آغاز کرنا سیدہ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنا دی تھیں اور ان کی پشت کی طرف کر دیا۔ متفق علیہ۔

80-وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عَمَامَةٌ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو "سحول" نامی جگہ کے بنے ہوئے تین سفید یمنی سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ اس میں کوئی قمیص یا عمامہ شامل نہیں تھا۔

81-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ .

رقم **80** - اخرجه البخاري في صحيحه **135/3** حديث رقم **1264** و مسلم في صحيحه **649/2** حديث رقم **941-45** و ابو داؤد في السنن **506/3** حديث رقم **3151** والترمذی **321/3** حديث رقم **996** والنسائي **35/4** حديث رقم **1898** وابن ماجه **472/1** حديث رقم **1469** ومالك في الموطا **223/1** حديث رقم **5** من كتاب الجنائز واحمد في المسند **93/6**

رقم **81** - اخرجه مسلم في صحيحه **651-2** حديث رقم **943-49** و ابو داؤد في السنن **505/3** حديث رقم **3184** والترمذی **320/3** حديث رقم **995** و ابن ماجه **473/1** حديث رقم **1474** والنسائي في السنن **33/4** حديث رقم **1895** واحمد في المسند **295/3**

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دینا چاہئے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

82-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلاً كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَّكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ قُتِلَ مُصْعَبُ ابْنُ عُمَيْرٍ فِيْ بَابِ جَامِعِ الْمُنَاقِبِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اس کی اونٹنی نے اسے گرا دیا وہ حالت احرام میں تھا اس کا انتقال ہوگیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل دو اور اسے دو ہی کپڑوں میں کفن دینا اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا سر نہیں ڈھانپنا کیونکہ قیامت کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔ (خطیب تبریزی کہتے ہیں) عنقریب ہم حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے قتل کے بارے میں حضرت حباب رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کریں گے۔ جو مناقب کے باب میں آئے گی۔ اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الْبُكَآءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: میت پر رونے کا بیان

83-عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّاَنْتَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ اِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزُنُ وَلَانَقُوْلُ اِلَّا مَايَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

رقم **82** - اخرجه البخاری فی صحيحه **137/3** حديث رقم **1267** و مسلم فی صحيحه **865/2** حديث رقم **1206-93** والترمذی فی السنن **286/3** حديث رقم **951** والنسائی **39/4** حديث رقم **1904** وابن ماجه **1030/2** حديث رقم **3084** والدارمی **71/2** حديث رقم **1852** واحمد فی المسند **215/1**

رقم **83** - اخرجه البخاری فی صحيحه **172/3** حديث رقم **1303** و مسلم فی صحيحه **106/4** حديث رقم **2315-62** و ابو داؤد فی السنن **293/3** حديث رقم **3126** و ابن ماجه **558/1** حديث رقم **1589** و احمد فی المسند **194/3**

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابوسیف لوہار کے ہاں گئے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دائی کا میاں تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو پکڑا انہیں بوسہ دیا۔ انہیں سونگھا اس کے بعد پھر ایک مرتبہ ہم اُن کے ہاں گئے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ اس وقت مرنے کے قریب تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی رو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن عوف! یہ وہ رحمت ہے پھر آپ نے کوئی اور بات کی اور پھر ارشاد فرمایا: آنکھیں رو رہی ہیں اور دل غمگین ہے لیکن ہم وہی کہتے ہیں۔ جس سے ہمارا پروردگار راضی ہے۔ اے ابراہیم! تمہاری جدائی میں ہم غمگین ہیں۔

84-وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ اَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَاْتِنَا فَاَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَّ رِجَالٌ فَرُفِعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا فَقَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ فَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے آپ کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہونے والا ہے۔ آپ میرے ہاں تشریف لائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام بھجوایا اور یہ پیغام دیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ جو اس نے واپس لے لیا وہ اسی کی ملکیت ہے اور جو عطا کرے وہ بھی اس کی ملکیت ہے۔ اس کی بارگاہ میں ہر چیز کا ایک طے شدہ وقت ہے اس لئے تمہیں صبر سے کام لینا چاہئے اور ثواب کی امید رکھنی چاہئے۔ ان صاحبزادی نے پھر پیغام بھجوایا اور قسم دی کہ آپ ضرور ان کے ہاں تشریف لے جائیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ' حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر حضرات ساتھ تھے۔ اس بچے کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں لایا گیا۔ اس وقت اس کا سانس اکھڑ کے آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کس وجہ سے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ رحمت ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

85-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهٗ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رقم **84** - اخرجه البخاري في صحيحه **151/3** حديث رقم **1284** و مسلم في صحيحه **635/2** حديث رقم **11-923** و ابو داؤد السنن **492/3** حديث رقم **3125** والنسائي **21/4** حديث رقم **1868** واحمد في المسند **204/5**

رقم **85** - اخرجه البخاري في صحيحه **175/3** حديث رقم **1304** و مسلم في صحيحه **636/2** حديث رقم **12-924**

وَسَلَّمَ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وِقَّاصٍ وَّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ قَدْ قُضِيَ قَالُوْا لَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَكَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَى الْقَوْمُ بُكَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَوْا فَقَالَ اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى لِسَانِهِ اَوْ يَرْحَمُ وَاِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے ان کے ہاں تشریف لائے آپ کے ہمراہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ' حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے جب آپ ان کے ہاں تشریف لائے تو آپ نے انہیں بے ہوشی کی حالت میں پایا تو دریافت کیا' کیا یہ فوت ہو چکے ہیں۔ (گھر والوں) نے عرض کی' نہیں! یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے جب حاضرین نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو روتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غور سے سن لو! بے شک اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے یا دل کے غمگین ہونے کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا بلکہ وہ اس کی وجہ سے عذاب دیتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا: یا (اس کی) وجہ سے رحم کرتا ہے۔

اور بے شک کوئی میت ایسی ہوتی ہے کہ ان کے گھر والوں کے رونے کے ہمراہ اس پر عذاب نازل ہو رہا ہوتا ہے۔

86- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کرے اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (متفق علیہ)

87- وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهُ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِيْ وَكَانَ يُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنَا بَرِيْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ)

☆☆ حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ ان کی اہلیہ اُم عبداللہ آئیں اور رونے لگی۔ جب انہیں افاقہ ہوا تو وہ بولے کیا تمہیں علم نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے جو شخص سر منڈوا لے چلائے یا (گریبان) پھاڑ دے۔ میں اس سے بری ہوں۔ (متفق علیہ' یہ لفظ مسلم کے ہیں۔)

رقم 86 - اخرجه البخاري في صحيحه 163/3 حديث رقم 1294 و مسلم في صحيحه 99/1 حديث رقم 103-165 والترمذي في السنن 324/3 حديث رقم 999 والنسائي 20/4 حديث رقم 1262 وابن ماجه 504/1 حديث رقم 1584 واحمد في المسند 432/1

رقم 87 - اخرجه البخاري في صحيحه 165/3 حديث رقم 1296 و مسلم في صحيحه 100/1 حديث رقم 104-167 والنسائي في السنن 20/4 حديث رقم 1863 و ابن ماجه 505/1 حديث رقم 1586

88- وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ وَلَا یَتْرُكُوْ نَهُنَّ الْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَآءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَّ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں چار معاملات زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ لوگ انہیں چھوڑتے نہیں ہیں۔ نسب پر فخر کرنا' دوسرے کے نسب پر طعن کرنا۔ ستاروں کی وجہ سے بارش کی امید رکھنا اور نوحہ کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے' اگر نوحہ کرنے والی کوئی عورت مرنے سے پہلے توبہ نہیں کرتی تو جب قیامت کے دن اسے اٹھایا جائے گا۔ اس وقت اس کے جسم پر تارکول کی قمیص ہوں گی اور خارش والی چادر ہو گی' اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

89- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِامْرَاَةٍ تَبْكِیْ عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِی اللّٰهَ وَاصْبِرِیْ قَالَتْ اِلَیْكَ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَمْ تُصِبْ بِمُصِیْبَتِیْ وَلَمْ تَعْرِفْهُ فَقِیْلَ لَهَا اِنَّهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْ بَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِیْنَ فَقَالَتْ لَمْ اَعْرِفْكَ فَقَالَ اِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰی ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خاتون کے پاس سے گزرے جو ایک قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' اللہ سے ڈرو اور صبر سے کام لو اس خاتون نے عرض کی آپ مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ آپ کو میری طرح کی مصیبت لاحق نہیں ہوئی ہے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچانتی نہیں تھی بعد میں اسے بتایا گیا کہ یہ اللہ کے نبی تھے۔ وہ خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ وہاں اسے کوئی دربان نظر نہیں آیا اس خاتون نے عرض کی' میں آپ کو پہچانتی نہیں تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبر صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔

90- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ

رقم 88 - اخرجه مسلم فی صحیحه 644/2 حدیث رقم 29-934 واحمد فی المسند 342/5

رقم 89 - اخرجه البخاری فی صحیحه 148/3 حدیث رقم 1283 و مسلم فی صحیحه 637/2 حدیث رقم 15-926 و ابو داؤد فی السنن 491/3 حدیث رقم 3124 والنسائی 22/4 حدیث رقم 1869 والترمذی 313/3 حدیث رقم 987 و ابن ماجه 509/1 حدیث رقم 1596 واحمد فی المسند 130/3

رقم 90 - اخرجه البخاری فی صحیحه 541/11 حدیث رقم 6656 و مسلم فی صحیحه 2028/4 حدیث رقم 150-2632 و الترمذی فی السنن 374/3 حدیث رقم 1060 والنسائی 25/4 حدیث رقم 1875 و ابن ماجه 512/1 حدیث رقم 1603 و مالك فی الموطا 235/1 حدیث رقم 38 من کتاب الجنائز واحمد فی المسند 239/2

فَيَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس بھی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں۔ وہ صرف قسم پوری کرنے کے لئے جہنم میں داخل ہوگا۔

91- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ لَايَمُوْتُ لِاِحْدٰى كُنَّ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ اِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْهُنَّ اَوِ اثْنَانِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَوِ اثْنَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا ثَلٰثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۔

☆☆ انہی کے حوالے سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تم خواتین میں سے جس کسی کے بھی تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ ان پر ثواب امید رکھے تو وہ جنت میں داخل ہوگی ان خواتین میں سے ایک نے عرض کی' اگر دو بچے ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دو ہوں (تو بھی یہی اجر ملے گا)۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اور ان دونوں حضرات کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تین ایسے بچے (فوت ہونے) ہوں جو بالغ نہ ہوئے ہوں۔

92- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ مَالِعَبْدِيَ الْمُؤْمِنِ عِنْدِيْ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهٗ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهٗ اِلَّا الْجَنَّةُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہیں کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے ہاں میرے اس مومن بندے کی جزا جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ جب میں دنیا سے تعلق رکھنے والی اس کی محبوب چیز (اولاد) کو قبضے میں کرلوں اور پھر وہ اس پر ثواب کی امید رکھے (تو اس کی جزا جنت کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کرنا

93- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

رقم 91 - اخرجه البخاری فی صحیحه 288/3 حدیث رقم 1381 و مسلم فی صحیحه 2028/4 حدیث رقم 151-2632 والترمذی فی السنن 373/3 حدیث رقم 1059 والنسائی 25/4 حدیث رقم 1873 و ابن ماجه 512/1 حدیث رقم 1604 و مالک فی الموطا 235/1 حدیث رقم 39 من کتاب الجنائز واحمد فی المسند 510/2

رقم 92 - اخرجه البخاری فی صحیحه 241/11 حدیث رقم 6422 والنسائی 23/4 حدیث رقم 1871 و احمد فی المسند 417/2

رقم 93 - اخرجه مسلم فی صحیحه 272/2 حدیث رقم 106-977' واخرجه ابو داؤد فی السنن 98/4 حدیث رقم 3698 والنسائی فی السنن 89/4 حدیث رقم 2032 واحمد فی المسند 145/1

وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِكُوْا مَابَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِيْ سِقَآءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت سنبھال کر رکھنے سے منع کیا تھا اب تم جتنے عرصے تک مناسب سمجھو اسے سنبھال کر رکھو میں نے تمہیں مشکیزے کے علاوہ دوسرے برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا تھا اب تم اسے تمام برتنوں میں پی (یعنی تیار کر) سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

94-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مِنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ وَاسْتَاْذَنْتُهٗ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاُذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی آپ رونے لگے آپ نے اپنے آس پاس موجود لوگوں کو بھی رُلا دیا آپ نے فرمایا: میں نے اپنے پروردگار سے اجازت مانگی کہ میں ان کے لئے دعائے مغفرت کروں تو اس نے مجھے اجازت نہیں دی پھر میں نے اُس سے اجازت مانگی کہ میں ان کی قبر کی زیارت کر لوں تو مجھے اجازت مل گی تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہیں، اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

95-وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ تعلیم دیتے تھے جب قبرستان جاؤ تو یہ دعا پڑھو۔
''تم پر سلام ہو اے اس بستی کے مومنوں اور مسلمانوں! اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم بھی تم سے آملیں گے ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں''، اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

رقم **94** - اخرجه مسلم في صحيحه **671/2** حديث رقم **108-976** و ابو داؤد في السنن **557/3** حديث رقم **3234** والنسائي **90/4** حديث قم **2034** وابن ماجه **501/1** حديث رقم **1572** و احمد في المسند **441/2**

رقم **95** - اخرجه مسلم في صحيحه **671/2** حديث رقم **104-975** و ابن ماجه في السنن **494/1** ديث رقم **1547** واحمد في المسند **353/5**

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

96-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

97-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب کو خواب میں شب قدر آخری عشرے کی سات راتوں میں (سے کوئی ایک) دکھائی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ آخری سات دنوں کے بارے میں تمہارے خوابوں میں اتفاق ہے تو جو شخص اس رات کو تلاش کرنا چاہتا ہو وہ اسے آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔ (متفق علیہ)

98-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں رمضان کے آخری عشرے میں اُسے یعنی شب قدر کو تلاش کرو جب نو دن رہ جائیں، جب سات دن رہ جائیں اور جب پانچ دن رہ جائیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

رقم **96** - اخرجه البخاری فی صحیحه **259/4** حدیث رقم **2017** و مسلم فی صحیحه **828/2** حدیث رقم **219-1169** و ابو داؤد فی السنن **111/2** حدیث رقم **1385** والترمذی **158/3** حدیث رقم **792** ومالك فی الموطا **319/1** حدیث رقم **10** من کتاب الاعتکاف' واحمد فی المسند **50/6**

رقم **97** - اخرجه البخاری فی صحیحه **256/4** حدیث رقم **2015** و مسلم فی صحیحه **822/2** حدیث رقم **25-1165** ومالك فی الموطا **321/1** حدیث رقم **14** من کتاب الاعتکاف واحمد فی المسند **17/2**۔

رقم **98** - اخرجه البخاری فی صحیحه **260/4** حدیث رقم **2021** و ابو داؤد فی السنن **110/2** حدیث رقم **1383** والترمذی **160/3** حدیث رقم **794** والدارمی **44/2** حدیث رقم **1781** و مالك فی الموطا **320/1** حدیث رقم **13** من کتاب الاعتکاف

99-وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِیَّةٍ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اِنِّیْ اعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِیْتُ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْیَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَقَدْ اُرِیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَّطِیْنٍ مِّنْ صَبِیْحَتِهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ قَالَ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ تِلْكَ اللَّیْلَةَ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰی عَرِیْشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی جَبْهَتِهٖ اَثَرُ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ مِنْ صَبِیْحَةِ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) فِی الْمَعْنٰی وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ اِلٰی قَوْلِهٖ فَقِیْلَ لِیْ اِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَالْبَاقِیْ لِلْبُخَارِیِّ وَفِیْ رِوَایَةِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ لَیْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِیْنَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تھا پھر آپ نے دوسرے عشرے میں ایک ترکی خیمے میں اعتکاف کیا پھر آپ نے اپنا سر وہاں سے نکالا اور فرمایا میں نے اس رات کو تلاش کرنے کے لیے پہلے عشرے میں اعتکاف کیا پھر درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا پھر میرے پاس (فرشتہ) آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ (شب قدر) آخری عشرے میں ہوگی تو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کرنا ہو وہ آخری عشرے میں اعتکاف کرے کیونکہ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی لیکن پھر یہ مجھے بھلا دی گئی تاہم یہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں اس کے بعد والی صبح میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں تو تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں اسی رات بارش نازل ہوگئی مسجد کی چھت تخت کی طرح تھی وہ ٹپکنے لگی میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ اس اکیسویں صبح میں آپ کی مبارک پیشانی پر پانی اور گیلی مٹی کا نشان موجود تھا۔ ابتدائی حصے کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ بقیہ حصہ امام بخاری کا نقل کردہ حضرت عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے۔ یہ تیسویں رات ہے

100-وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ سَاَلْتُ اُبَیَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ یَّقُوْلُ مَنْ یَّقُمِ الْحَوْلَ یُصِبْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَرَادَ اَنْ یَّتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِیْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا یَسْتَثْنِیْ اَنَّهَا لَیْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْتُ بِاَیِّ شَیْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ یَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰیَةِ الَّتِیْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَطْلُعُ

رقم 99 - اخرجه البخاری فی صحیحه 256/4 حدیث رقم 2016 و مسلم فی صحیحه 824/2 حدیث رقم 213-1167 و ابو داؤد فی السنن 109/2 حدیث رقم 1382 ومالك فی الموطا 319/1 حدیث رقم 9 من كتاب الاعتكاف

رقم 100 - اخرجه مسلم فی صحیحه 828/2

يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت زر بن جیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا میں نے کہا آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں جو شخص سارا سال (رات کے وقت) نوافل ادا کرتا رہے وہ شب قدر کو پا سکتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ لوگ (صرف ایک مخصوص رات پہ) تکیہ نہ کرلیں ورنہ وہ بھی یہ بات جانتے ہیں کہ یہ رات رمضان میں ہوتی ہے اور یہ آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے پھر انہوں نے کسی استثناء کے بغیر قسم اٹھا کر یہ کہا کہ وہ (یعنی شب قدر) ستائیسویں رات ہوتی ہے۔

(زر بن جیش کہتے ہیں) میں نے کہا اے ابوالمنذر! آپ کس بنیاد پر یہ کہہ سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اس کی علامت (راوی کو شک ہے شاید یہ لفظ ہے) اس کی نشانی کی وجہ سے جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ جب وہ (یعنی سورج) اُس دن طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع (میں شدت) نہیں ہوتی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

101- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرے میں جتنے اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے تھے دوسرے کسی وقت میں اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

102- وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ آجاتا تو آپ کمر ہمت باندھ لیتے اور آپ رات بھر عبادت کرتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے۔ (متفق علیہ)

رقم 101 - اخرجه مسلم في صحيحه 83/2' حديث رقم 1175/8 و ابن ماجه في السنن 562/1 حديث رقم 1767 واحمد في المسند 82/6

رقم 102 - اخرجه البخاري في صحيحه 269/4 حديث رقم 2024 و مسلم في صحيحه 832/2 حديث رقم 7-1174 والنسائي في السنن 217/3 حديث رقم 1639 و ابن ماجه 562/1 حديث رقم 1768 واحمد في المسند 41/6

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ

قرآن کے فضائل

103-عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔ (بخاری)

104-وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ اِلٰى بُطْحَانَ اَوِ الْعَقِيْقِ فَيَاْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كَوْمَاوَيْنِ فِيْ غَيْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ اَفَلَا يَغْدُوْا اَحَدُكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَيَعْلَمَ اَوْ يَقْرَاَ اٰيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ نَّاقَتَيْنِ وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَّاَرْبَعٌ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَرْبَعٍ وَّمِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہم اس وقت صفہ میں موجود تھے آپ نے دریافت کیا: تم میں سے کون شخص یہ پسند کرے گا کہ وہ روزانہ "بطحان" یا "عقیق" جائے اور وہاں سے دو موٹی تازی اونٹنیاں کسی گناہ یا زیادتی کے بغیر لے آئے ہم نے عرض کی' یا رسول اللہ! ہم سب اس کو پسند کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو پھر کسی شخص کا مسجد جا کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی دو آیات کی تعلیم دینا یا دو آیات پڑھنا اس شخص کے لئے دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہے اور تین (آیات پڑھنا) تین (اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہے اور چار (آیات پڑھنا) اس کے لئے چار (اونٹنیاں ملنے سے) بہتر ہے اور اسی حساب سے (آیات پڑھنا) اونٹ (ملنے) سے (بہتر) ہے۔ (صحیح مسلم)

رقم 103 - اخرجه البخاری فی صحیحه 73/9 حدیث رقم 5027 و ابو داؤد فی السنن 147/2 حدیث رقم 1452 والترمذی 161/5 حدیث رقم 2909 وابن ماجه 76/1 حدیث رقم 211 والدارمی 528/2 حدیث رقم 3337 واحمد فی المسند 57/1

رقم 104 - اخرجه مسلم فی صحیحه 552/1 حدیث رقم 281-803 و ابو داؤد فی السنن 149/2 حدیث رقم 1456

105-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ اَنْ يَّجِدَ فِيْهِ ثَلٰثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَثَلٰثُ اٰيَاتٍ يَقْرَءُ بِهِنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ ثَلٰثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایک یہ پسند کرے گا کہ جب وہ اپنے گھر جائے تو وہاں تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیاں پائے ہم نے عرض کی' جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کا نماز میں تین آیات پڑھنا اس کے لئے تین موٹی تازی حاملہ اونٹنیوں (کے ملنے) سے بہتر ہے۔(صحیح مسلم)

106-وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيْهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَّهٗ اَجْرَانِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر (نامہ اعمال) لکھنے والے معزز' نیک (فرشتوں) کے ہمراہ ہوگا اور جو شخص قرآن پڑھتے ہوئے اٹکتا ہو اور اسے اس بارے میں مشکل پیش آتی ہو اس کو دوگنا اجر ملے گا۔(متفق علیہ)

107-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو طرح کے آدمیوں پر رشک کیا جا سکتا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن (کا علم) عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کے ساتھ مصروف رہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا رہے۔(متفق علیہ)

108-وَعَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ

رقم 105 - اخرجه مسلم فى صحيحه 552/1 حديث رقم 250-802 وابن ماجه فى السنن 1243/2 حديث رقم 3782 والدارمى 523/2 حديث رقم 3314 واحمد فى المسند 397/2

رقم 106 - اخرجه البخارى فى صحيحه حديث رقم 4937 و مسلم فى صحيحه 549/1 حديث رقم 244-798 و ابو داؤد فى السنن 148/2 حديث رقم 1454 والترمذى 175/5 حديث رقم 2904 و ابن ماجه 1242/2 حديث رقم 3779 والدارمى 537/2 حديث رقم 3368 واحمد فى المسند 48/6

رقم 107 - اخرجه البخارى فى صحيحه 73/9 حديث رقم 5025 و مسلم فى صحيحه 558/1 حديث رقم 266-815

رقم 108 - اخرجه البخارى فى صحيحه 555/9 حديث رقم 5427 و مسلم فى صحيحه 549/1 حديث رقم 243-797 و ابو داؤد فى السنن 166/5 حديث رقم 4829 و اخرجه الترمذى 138/5 حديث رقم 2865 والنسائى 124/8 حديث رقم 5028 و ابن ماجه 77/1 حديث رقم 214 والدارمى 535/2 حديث رقم 3363 واحمد فى المسند 397/4

يَـقْـرَأُ الْـقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ التَّمْرَةِ لَارِيْـحَ لَهَـا وَطَـعْـمُهَا حُلْوٌ وَّمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَايَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَارِيْحٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَّمَثَـلُ الْـمُنَافِقِ الَّذِىْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ اَلْمُؤْمِنُ الَّذِىْ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْاُتْرُجَّةِ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کا ذائقہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جو مومن قرآن نہ پڑھتا ہو وہ کھجور کی طرح ہوتا ہے جس کی خوشبو تو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ میٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہ پڑھتا ہو اس کی مثال اندرائن کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو بھی نہیں ہوئی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہو اس کی مثال ریحانہ کی مانند ہوتی ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں (یہ الفاظ ہیں) جو مومن قرآن پڑھتا ہو اور اس پر عمل کرتا ہو اس کی مثال ناشپاتی کی طرح ہے اور جو مومن قرآن نہ پڑھتا ہو لیکن اس پر عمل کرتا ہو اس کی مثال کھجور کی طرح ہے۔

109-وَعَنْ عُـمَـرَ بْـنِ الْـخَـطَّـابِ قَـالَ قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَّيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے کچھ لوگوں کو سربلندی عطا کرے گا اور کچھ کو اس کی وجہ سے پست کر دے گا۔ (صحیح مسلم)

110-وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْـخُـدْرِيِّ اَنَّ اُسَيْـدَ بْنَ حُضَيْرٍ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُـهٗ مَرْ بُـوْطَةٌ عِـنْـدَهٗ اِذْ جَـالَـتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتْ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ قَرَأَ فَـجَـالَـتِ الْـفَـرَسُ فَـانْـصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهٗ يَحْيٰى قَرِيْبًا مِّنْهَا فَاَشْفَقَ اَنْ تُصِيْبَهٗ وَلَمَّا اَخَّرَهٗ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَى السَّـمَآءِ فَاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَلَمَّا اَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْرَأْ يَـا ابْـنَ حُـضَيْـرٍ اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ قَالَ فَاَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَطَاَ يَحْيٰى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْبًا فَانْصَرَفْتُ اِلَيْـهِ وَرَفَـعْـتُ رَاْسِـىْ اِلَـى السَّـمَـآءِ فَـاِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيْهَا اَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا اَرَاهَا قَالَ وَتَـدْرِىْ مَـاذَاكَ قَـالَ لَا قَـالَ تِـلْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَاْتَ لَاَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ اِلَيْهَا لَا

رقم 109 - اخرجه مسلم فى صحيحه 559/1 حديث رقم 270-817 و ابن ماجه 79/1 حديث رقم 218 والدارمى 636/2 حديث رقم 3365

رقم 110 - اخرجه البخارى فى صحيحه 63/9 حديث رقم 5018 و مسلم فى صحيحه 548/1 حيث رقم 242-796

تَتَوَارٰی مِنْهُمْ

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ وَفِي مُسْلِمٍ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ بَدَلَ فَخَرَجَتْ عَلٰى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ وہ رات کے وقت سورۂ بقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑے نے اچھلنا شروع کر دیا وہ خاموش ہو گئے تو گھوڑا بھی رُک گیا پھر پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر اچھلنے لگا وہ خاموش ہوئے تو وہ بھی ٹھہر گیا۔ انہوں نے پھر پڑھنا شروع کیا تو وہ پھر اچھلنے لگا انہوں نے پڑھنا ختم کیا کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب موجود تھا انہیں یہ اندیشہ ہوا کہ وہ گھوڑا اسے نقصان نہ پہنچا دے۔ بچے کو پرے کرنے کے بعد انہوں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو ایک سائبان نظر آیا جس میں چراغ سے موجود تھے۔

اگلے دن صبح انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اے ابن حضیر! تمہیں پڑھتے رہنا چاہئے تھا اے ابن حضیر! تمہیں پڑھتے رہنا چاہئے تھا انہوں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ اندیشہ ہو گیا تھا کہ وہ یحییٰ پر پاؤں نہ دے دے کیونکہ یحییٰ اس کے قریب موجود تھا میں یحییٰ کی طرف آیا اور پھر میں نے آسمان کی طرف سر اٹھایا تو وہاں ایک سائبان سا موجود تھا جس میں چراغ سے موجود تھے۔ میں باہر آیا یہاں تک کہ وہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم جانتے ہو وہ کیا چیز تھی انہوں نے عرض کی' نہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز کی وجہ سے قریب آ گئے اور اگر تم پڑھتے رہتے تو صبح لوگ بھی انہیں دیکھ لیتے اور وہ ان کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ رہتے۔ (متفق علیہ) یہ الفاظ بخاری کے ہیں۔ مسلم کے الفاظ میں ہے۔ وہ فضا میں بلند ہو گیا۔ یہ الفاظ متکلم کے صیغے خَرَجْتُ کی جگہ ہیں۔

111- وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلٰى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُوا وَتَدْنُوا وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْاٰنِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صاحب سورۂ کہف کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا ان کے پاس دو رسیوں میں بندھا ہوا تھا۔ انہیں ایک بادل نے ڈھانپ لیا۔ جو قریب سے قریب تر آتا گیا۔ گھوڑا بے چین ہونے لگا۔ اگلے دن صبح وہ صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سکینت تھی جو قرآن (کی تلاوت) کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔ (متفق علیہ)

112- وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

رقم **111** - اخرجه البخاري في صحيحه **57/9** حديث رقم **5011** و مسلم صحيحه **547/1** حديث رقم **795/240** والترمذي في السنن **148/5** حديث رقم **2885** واحمد في المسند **281/4**

رقم **112** - اخرجه البخاري في صحيحه **54/9** حديث رقم **5006** والترمذي في السنن **143/5** حديث رقم **2875** والنسائي **139/4** والنسائي **139/4** حديث رقم **913** واحمد في المسند **211/4**

وَسَلَّمَ فَلَمْ اَجِبْهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَادَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِي الْقُرْاٰنِ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا اَرَدْنَا اَنْ نَّخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ قُلْتَ لَاُعَلِّمَنَّكَ اَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ اُوْتِيْتُهُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے بلایا' میں آپ کے پاس نہیں گیا۔ (نماز ختم کرنے کے بعد) میں آپ کے پاس آیا۔ تو میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے؟

''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو جواب دو جب وہ تمہیں بلائیں''۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہارے مسجد سے باہر جانے سے پہلے' تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر نبی اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ جب ہم (مسجد سے) باہر جانے لگے تو میں نے عرض کی' یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا تھا' میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا۔

(نبی اکرم ﷺ نے) فرمایا: (وہ سورت) الحمد للّٰہ ربّ العالمین ہے۔

یہی ''السبع المثانی'' اور ''قرآن عظیم'' ہے جو مجھے دیا گیا۔ (صحیح بخاری)

113- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِيْ يُقْرَاُ فِيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جائے۔ (صحیح مسلم)

114- وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِّاَصْحَابِهِ اقْرَءُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اقْرَءُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَّتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا' قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے شفاعت کرنے والے کے طور پر آئے گا اور (بطور خاص) دو چمکدار سورتیں یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن یوں آئیں گی جیسے یہ دو بادل ہیں یا دو

رقم 113 - اخرجه مسلم في صحيحه 539/1 حديث رقم 212-780 والترمذي في السنن 145/5 حديث رقم 2877

رقم 114 - اخرجه مسلم في صحيحه 553/1 حديث رقم 252-804 واحمد في المسند 154/4

سائبان ہیں یا پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور دونوں اپنے پڑھنے والے کے بارے میں (یعنی اس کی شفاعت کیلئے) بحث کریں گی۔
سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے اختیار کرنا برکت ہے اور اسے چھوڑ دینا حسرت ہے اور باطل لوگ اس (کو پڑھنے) کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (صحیح مسلم)

115-وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُؤْتٰى بِالْقُرْاٰنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْ يَعْمَلُوْنَ بِهٖ تَقْدُمُهٗ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ اَوْ كَاَنَّهُمَا فُرْقَانِ مِّنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن قرآن کو اور قرآن کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو اس پر عمل بھی کرتے تھے سب سے آگے سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران ہوں گی یوں جیسے یہ دونوں دو بادل ہیں یا دو سیاہ سایہ دار چیزیں ہیں جن کے درمیان کچھ روشنی ہے یا یہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں (یعنی ان کی شفاعت کے لئے) بحث کریں گی۔ (صحیح مسلم)

116-وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ يَا اَبَاالْمُنْذِرِ اَتَدْرِيْ اَيُّ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ اَعْظَمُ قُلْتُ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ قَالَ فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو کہ تمہاری پاس موجود اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے میں نے عرض کی' اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالمنذر! کیا تم جانتے ہو! تمہارے پاس موجود اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کون سی آیت سب سے زیادہ عظمت والی ہے؟ میں نے عرض کی:
یہ آیت اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم۔
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (خوشی کے اظہار کے لئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر (ہاتھ) مارا اور فرمایا: اے ابوالمنذر! تمہیں اس (بات کا) علم ہونے پر مبارک ہو۔ (صحیح مسلم)

رقم 115 - اخرجه مسلم في صحيحه 554/1 حديث رقم 805-253 والترمذی فی السنن 147/4 حديث رقم 2883 والدارمی 543/2 حديث رقم 3391 واحمد في المسند 361/5

رقم 116 - اخرجه مسلم في صحيحه 556/1 حديث رقم 810-258 و ابو داؤد في السنن 151/2 حديث رقم 1410 و احمد المسند 142/5

117-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ وَكَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ وَقُلْتُ لَاَ رْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِيَالٌ وَّلِیْ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَاحَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَّعَلَیَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَكَاحَاجَةً شَدِيْدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهٗ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُّهٗ فَجَآءَ يَحْثُوْا مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهٗ فَقُلْتُ لَاَ رْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلٰثِ مَرَّاتٍ اَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ دَعْنِیْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَاْ اٰيَةَ الْكُرْسِیِّ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهٗ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قُلْتُ زَعَمَ اَنَّهٗ يُعَلِّمُنِیْ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُنِیَ اللّٰهُ بِهَا قَالَ اَمَا اِنَّهٗ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ وَّتَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلٰثِ لَيَالٍ قُلْتُ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے رمضان کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) کی حفاظت کے لئے مقرر کیا ایک شخص میرے پاس آیا اور اس نے اناج میں سے مٹھی بھر کے اٹھانا شروع کیا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا میں ضرورت مند آدمی ہوں بال بچے دار ہوں اور مجھے (اناج کی) شدید ضرورت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' : میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا معاملہ تھا؟ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے اپنی شدید ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا عنقریب وہ دوبارہ آئے گا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کہ ''عنقریب وہ دوبارہ آئے گا'' کی وجہ سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ دوبارہ ضرور آئے گا میں اس

رقم **117** - اخرجه البخاری فی صحیحه **487/4** حدیث رقم **2311**

کی گھات میں رہا وہ آیا اور اناج اٹھانے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول کی خدمت میں پیش کروں گا وہ بولا آپ مجھے چھوڑ دیں۔ کیونکہ میں ضرورت مند آدمی ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے میں آئندہ نہیں آؤں گا مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! تمہاری قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے اپنی شدید ضرورت اور بال بچوں کا تذکرہ کیا تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے اس چھوڑ دیا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا تھا وہ دوبارہ آئے گا۔

میں اس کا انتظار کرنے لگا وہ آیا اور اناج اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا یہ تیسری مرتبہ ہے تم نے کہا تھا کہ دوبارہ نہیں آؤ گے' لیکن تم پھر آ گئے وہ بولا' آپ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کو کچھ کلمات سکھاتا ہوں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع عطا کرے گا۔

جب آپ اپنے بستر پر جائیں تو آیۃ الکرسی پڑھیں یعنی اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یہ آیت پوری پڑھ لیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حفاظت کرنے والا (فرشتہ) صبح تک آپ کے ساتھ رہے گا اور شیطان آپ کے پاس نہیں آ سکے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تمہارے قیدی نے کیا کیا؟ میں نے عرض کی' اس نے یہ کہا تھا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھائے گا جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے یہ بات تم سے سچ کہی ویسے ہے وہ جھوٹا' کیا تم جانتے ہو؟ کہ تین دن سے تمہارا مخاطب کون تھا؟ میں نے عرض کی' نہیں آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔ (صحیح بخاری)

118-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَآءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هٰذَا مَلَكٌ نَّزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران انہوں نے اوپر کی طرف سے ایک شدید آواز سنی تو اپنا سر اٹھایا اور بولے آسمان کا یہ دروازہ جو آج کھلا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا پھر اس دروازے میں سے ایک فرشتہ اترا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام بولے یہ فرشتہ جو زمین کی طرف نازل ہوا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا (وہ فرشتہ حاضر خدمت ہوا اور) سلام کر کے بولا: آپ کو دو نوروں کے ملنے کی خوشخبری ہو یہ دونوں آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دیئے گئے (ایک) سورۂ فاتحہ دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور دونوں میں سے جو بھی حرف آپ پڑھیں گے (اس میں جس چیز کا تذکرہ ہوگا) وہ آپ کو مل جائے گی۔ (صحیح مسلم)

رقم **118** - اخرجه مسلم في صحيحه **554/1** حديث رقم **254-806** والنسائي **138/2** حديث رقم **912**

119-وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَتَانِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مَنْ قَرَأَبِهِمَا فِيْ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات کو جو شخص رات کے وقت پڑھ لے گا۔ یہ دونوں (رات بھر اس کی حفاظت کے لئے) کافی ہوں گی۔ (متفق علیہ)

120-وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَشَرَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ''سورۂ کہف'' کی ابتدائی دس آیات کو یاد کر لے گا وہ دجال (کے شر) سے محفوظ ہو جائے گا۔ (صحیح مسلم)

121-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَكَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص رات کے وقت ایک تہائی قرآن نہیں پڑھ سکتا؟ لوگوں نے عرض کی' (باقاعدگی سے) ایک تہائی قرآن کیسے پڑھا جا سکتا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قل ھو اللہ احد ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

122-وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلاً عَلٰى سَرِيَّةٍ وَّكَانَ يَقْرَأُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ

رقم 119 - اخرجه البخاری فی صحيحه 317/7 حديث رقم 4008 و مسلم فی صحيحه 555/1 حديث رقم 807-255 والترمذی فی السنن 147/5 حديث رقم 2881 وا بن ماجه 435/1 حديث رقم 1368 والدارمی 542/2 حديث رقم 3388 واحمد فی المسند 118/4

رقم 120 - اخرجه مسلم فی صحيحه 551/1 حديث رقم 809-257 و ابو داؤد فی السنن 497/3 حديث رقم 4323 والترمذی 149/5 حديث رقم 2886 واحمد فی المسند 196/5

رقم 121 - اخرجه مسلم فی صحيحه 556/1 حديث رقم 811-259 و ابو داؤد فی السنن 152/2 حديث رقم 1461 والترمذی 153/5 حديث رقم 2896 والنسائی 171/2 حديث رقم 996

رقم 122 - اخرجه البخاری فی صحيحه 347/13 حديث رقم 7375 و مسلم فی صحيحه 557/1 حديث رقم 813-263 والنسائی فی السنن 170/2 حديث رقم 993

صَلٰوتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوْهُ لِاَيِّ شَيْءٍ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَ اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهٗ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو ایک مہم کے نگران کے طور پر بھیجا وہ صاحب اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے ہوئے آخر میں قل ھو اللہ احد (باقاعدگی کے ساتھ) پڑھا کرتے تھے یہ لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا؟ لوگوں نے اس سے دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا بیان ہے اس لئے مجھے اسے پڑھنا اچھا لگتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

123-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ اِنَّ حُبَّكَ اِيَّاهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ رَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سورت (یعنی) قل ھو اللہ احد سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں لے جائے گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسے معنوی طور پر روایت کیا ہے۔

124-وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَ اٰيَاتٍ اُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں ان کی مثل کبھی دیکھی نہیں گئی (وہ آیات) قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہیں۔ (صحیح مسلم)

125-وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَاَ فِيْهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ وَوَجْهِهٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَّمَّا اُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَاب

رقم **123** - اخرجه البخاری فی صحیحه **253/2** حدیث رقم **774** والترمذی فی السنن **156/5** حدیث رقم **2901**

رقم **124** - اخرجه مسلم فی صحیحه **558/1** حدیث رقم **814-264** والترمذی فی السنن **157/5** حدیث رقم **2902** والنسائی **158/2** حدیث رقم **954**

رقم **125** - اخرجه البخاری فی صحیحه **62/9** حدیث رقم **5017** والترمذی فی السنن **441/5** حدیث **3402** وابن ماجه **1275/2** حدیث رقم **3875** واحمد فی المسند **116/6**

الْمِعْرَاجِ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: روزانہ رات کے وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں ملا کر ان پر پھونک مارتے (یعنی دم کرتے) اور قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر ان دونوں (ہتھیلیوں) پر (پھونک مارتے تھے) اور پھر آپ کے جسم مبارک پر جہاں تک آپ کے ہاتھ جاتے انہیں پھیر لیتے آپ سب سے پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے تھے اور پھر جسم کے سامنے والے حصے پر (پھیرتے تھے)۔ آپ ایسا تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ (متفق علیہ)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم معراج سے متعلق باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول وہ حدیث نقل کریں گے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔

كِتَابُ الدَّعْوَاتِ

دعاؤں کا بیان

126-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُّسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهٗ وَاِنِّیْ اِخْتَبَاْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّالْبُخَارِیُّ اَقْصَرُ مِنْهُ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک (مخصوص) مستجاب دعا ہوتی ہے اور ہر نبی نے اسے پہلے (یعنی دنیا میں ہی) کر لیا لیکن میں نے اپنی (مخصوص) دعا کو اپنی امت کی شفاعت کے لئے' قیامت کے دن کے لئے' سنبھال لیا ہے اور وہ (دعا) ہر اس شخص کو نصیب ہو گی' میری امت سے تعلق رکھنے والا جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ سمجھتا ہو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ بخاری کی روایت مختصر ہے۔

127-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِیْهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهٗ شَتَمْتُهٗ لَعَنْتُهٗ جَلَدْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّ زَكٰوةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا اِلَیْكَ

رقم 126 - اخرجه البخاری فی صحیحه 99/11 حدیث رقم 6304 و مسلم فی صحیحه 1414/1 حدیث رقم 338 والترمذی فی السنن 238/5 حدیث رقم 3672 وابن ماجه 1440/2 حدیث رقم 2307 مع تغییر بسیط والدارمی 422/2 حدیث رقم 2805 واحمد فی المسند 326/2

رقم 127 - اخرجه البخاری فی صحیحه 170/11 حدیث رقم 6361 و مسلم فی صحیحه 2007/4 حدیث رقم 88-2600 واحمد فی المسند 317/2

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! میں نے تجھ سے یہ عہد لیا جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا میں ایک بشر ہوں جس بھی مسلمان کو (غلطی سے) میں اذیت پہنچاؤں' یا برا کہوں' یا اس پر لعنت کروں یا اسے کوڑے ماروں (اور وہ اس کا مستحق نہ ہو) تو اسے' اس کے لئے دعائے رحمت' تزکیہ کا باعث' اور قربت کا ذریعہ بنا دینا جس کی وجہ سے قیامت کے دن تو اس شخص کو اپنا قرب عطا کرے۔ (متفق علیہ)

128–وَعَنْه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِیْ اِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَّسْئَلَتَهٗ اِنَّهٗ يَفْعَلُ مَايَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهٗ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کوئی شخص دعا کرے تو وہ یہ ہرگز نہ کہے' اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخشش دینا' اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کرنا اگر تو چاہے تو مجھے رزق عطا کرنا' اس (آدمی کو) مانگتے ہوئے یقین رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ (صحیح بخاری)

129–وَعَنْه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنْ شِئْتَ وَلٰكِنْ لِّيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص دعا مانگے تو یہ نہ کہے۔

''اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دینا''۔

بلکہ پورے عزم اور رغبت کے ساتھ (دعا مانگے) کیونکہ کچھ بھی عطا کرنا' اللہ تعالیٰ کے لیے مشکل نہیں ہے۔

اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔

130–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَاالْاِسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُوْلُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيُسْتَجَابُ لِیْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا رشتہ داری کو ختم کرنے کے لئے دعا نہیں کرتا یا پھر جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ جلد بازی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ یہ کہے' میں نے دعا کی میں نے دعا کی (یعنی کئی مرتبہ دعا کی) لیکن میرا خیال ہے میری دعا قبول نہیں ہوگی۔ ایسے وقت میں وہ حسرت (مایوسی) کا شکار ہو کر دعا کرنا

رقم 128 - اخرجه البخاری فی صحیحه 139/11 حدیث رقم 6339 و مسلم فی صحیحه 2063/4 حدیث رقم 7-2679

رقم 129 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2095/4 حدیث رقم 9-2735

رقم 130 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2096/4 حدیث رقم 9-2735

چھوڑ دے۔ (صحیح مسلم)

131-وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهٖ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيْهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهٖ اٰمِيْنَ وَلَكَ بِمِثْلٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کے لیے اس کی غیرموجودگی میں کی جانے والی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (دعا کرنے والے) کے سرہانے ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے۔ جب وہ شخص اپنے بھائی کے لیے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو وہ فرشتہ یہ دعا کرتا ہے:

''(اے اللہ! تو اس دعا کو) قبول فرما! (اے بندے!) تجھے بھی اس کی مانند (بھلائی) نصیب ہو''۔ (صحیح مسلم)

132-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُّسْاَلُ فِيْهَا عَطَآءً فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فِيْ كِتَابِ الزَّكٰوةِ

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے آپ کو بددعا نہ دو' اپنی اولاد کو بددعا نہ دو' اپنے اموال کو بددعا نہ دو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی اس گھڑی کے موافق ہو جاؤ جس میں جو بھی مانگا جائے مل جاتا ہے تو تمہاری وہ (بددعا) قبول ہو جائے۔ (صحیح مسلم)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اور مسلم کی کتاب الزکوٰۃ میں حضرت ابن عباس سے یہ روایت ہے: مظلوم کی بددعا سے بچو۔

كِتَابُ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے اسماء کا بیان

133-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا

رقم 131 - اخرجه مسلم فی صحيحه 2094.4 حديث رقم 86-2732 و ابن ماجه فی السنن 966/2 حديث رقم 2895 واحمد فی المسند 195/5

رقم 132 - اخرجه ابو داؤد فی السنن 88/2 حديث رقم 1532

رقم 133 - اخرجه البخاری فی صحيحه 214/11 حديث رقم 6410 و مسلم فی صحيحه 2062/4 حديث رقم 5-2677 واحمد فی المسند 267/2

مِائَةً اِلَّا وَاحِدَةً مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں' یعنی ایک کم سو' جو شخص انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ — دوسری فصل

134-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مَّنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِیُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِیُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِیُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِیْ الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِی الْمُمِيْتُ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِیُّ الْمُتَعَالِ الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّؤُفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِیُّ الْمُغْنِی الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِیْ الْبَدِيْعُ الْبَاقِی الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص انہیں یاد کرلے گا وہ جنت میں داخل ہوگا (وہ نام درج ذیل ہیں) وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' وہ بڑا مہربان' نہایت رحم کرنے والا' حقیقی بادشاہ' (برائیوں سے) پاک' بے عیب' امن دینے والا' نگران' غالب' زبردست' عظمت والا' پیدا کرنے والا' جان ڈالنے والا' صورت بنانے والا' بہت زیادہ بخشنے والا' زبردست' بہت زیادہ عطا کرنے والا' بہت زیادہ رزق عطا کرنے والا' بہت زیادہ کشادگی عطا کرنے والا' علم والا' (رزق) تنگ کرنے والا' کشادہ کرنے والا' پست کرنے والا' بلند کرنے والا' عزت دینے والا' ذلت میں مبتلا کرنے والا' سننے والا' دیکھنے والا' فیصلہ کرنے والا' عدل کرنے والا' لطف کرنے والا' خبر رکھنے والا' بردبار' عظمت والا' مغفرت کرنے والا' شکر قبول کرنے والا' بلند' بڑا' (سب کی) حفاظت کرنے والا' (سب کو) روزی دینے والا' (سب کے لیے) کفایت کرنے والا' بلندی والا' مہربان' نگہبان' (دعائیں) قبول کرنے والا' وسعت والا'

رقم 134 - اخرجه الترمذی فی السنن 192/5 حدیث رقم 3574

حکمت والا' محبت کرنے والا' بزرگی کا مالک' (مردوں کو) زندہ کرنے والا' حاضر و ناظر' حق' کارساز' قوت والا' زبردست' مددگار' لائق حمد' علم میں رکھنے والا' پہلے (پیدا) کرنے والا' دوبارہ (پیدا کرنے والا) زندگی دینے والا' موت دینے والا' (بذاتِ خود) زندہ' سب کو قائم رکھنے والا' پانے والا' بزرگی والا' ایک' یکتا' بے نیاز' قدرت والا' اقتدار والا' پہلے کرنے والا' پیچھے رکھنے والا' سب سے پہلے' سب کے بعد' ظاہر ہونے والا' چھپا ہوا' متولی' عظمت والا' اچھا سلوک کرنے والا' بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا' انتقام لینے والا' معاف کر دینے والا' مہربان' بادشاہی کا مالک' جلال اور اکرام والا' انصاف کرنے والا' اکٹھا کرنے والا' بے نیاز' غنی کرنے والا' روکنے والا' ضرر پہنچانے والا' نفع دینے والا' نور' ہدایت دینے والا' (کسی سابقہ مثال کے بغیر) ایجاد کرنے والا' باقی رہنے والا' وارث (نگہبان)' (اچھائی کو) پسند کرنے والا' صبر (برداشت) کرنے والا۔

اس روایت کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے ''دعوات کبیر'' میں نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' یہ ''حدیث غریب'' ہے۔

بَابُ ثَوَابُ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ

سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر (پڑھنے کا ثواب)

135-عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے افضل کلمات چار ہیں:

سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں:

سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر۔

تم ان میں سے جسے مرضی پہلے پڑھ لو تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم)

136-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ

رقم 135 - اخرجه الرواية الاولى البخارى تعليقاً 586/11 باب 19 من كتاب الايمان والنذور واخرجه ابن ماجه فى السنن 1253/2 حديث رقم 3811 واحمد فى المسند 10/5 واخرج الرواية الثانية مسلم فى صحيحه 1685/3 حديث رقم 12-2137

رقم 136 - اخرجه البخارى فى صحيحه 206/11 حديث رقم 6406 و مسلم فى صحيحه من حديث طويل 2071/4 حديث رقم 2691/28 واحمد فى المسند 375/2

لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا سبحان اللہ' والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (یعنی ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے)۔ (صحیح مسلم)

137–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِيْ يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص روزانہ سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھے گا اس کے تمام گناہ ختم ہو جائیں گے خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے مانند ہوں۔ (متفق علیہ)

138–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ اِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات زبان پر ہلکے ہیں۔ میزان میں بھاری ہیں۔ رحمٰن کے پسندیدہ ہیں (وہ یہ ہیں) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ (متفق علیہ)

139–وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا سب سے افضل کلمہ کون سا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا' وہ جسے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے لئے منتخب کیا ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ (صحیح مسلم)

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

استغفار اور توبہ کا بیان

140–وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ

رقم 137 - اخرجه البخاری فی صحیحه 206/11 حدیث 6405 و مسلم فی صحیحه من حدیث طویل 2071/4 حدیث رقم 2691-28 واحمد فی المسند 375/2

رقم 138 - اخرجه البخاری فی صحیحه 566/11 حدیث رقم 6682 و مسلم فی صحیحه 2072/4 والترمذی فی السنن 174/5 حدیث رقم 3534 و ابن ماجه 1251/2 حدیث رقم 3806 واحمد فی المسند 232/2

رقم 139 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2093/4 حدیث رقم 2731-83

اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں روزانہ ستر سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

141- وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَ سْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت الاغر المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات میرے دل پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

142- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ (اپنے گناہ کا) اعتراف کرنے کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

143- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کر لے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول کرے گا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)

بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ وَالْمَنَامِ

باب: صبح و شام اور سوتے وقت کیا پڑھا جائے؟

144- عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا

رقم 140 - اخرجه البخاری فی صحیحه 101/11 حدیث رقم 6307 و ابن ماجه فی السنن 1254/2 حدیث 3816 واحمد فی المسند 341/2

رقم 141 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2075/4 حدیث رقم 2702-41 واحمد فی المسند 411/5

رقم 142 - اخرجه البخاری 431/7 حدیث رقم 4141 و مسلم فی صحیحه 2129/4 حدیث رقم 56-277

رقم 143 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2076/4 حدیث رقم 2703-43 واحمد فی المسند 2-506

رقم 144 - اخرجه البخاری فی صحیحه 11/ حدیث رقم 6365 و مسلم فی صحیحه 2088/4 حدیث رقم 2723-74

وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَافِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةٍ رَبِّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِى النَّارِ وَعَذَابٍ فِى الْقَبْرِ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' شام کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے۔

''ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی (یعنی روئے زمین) میں بھی شام ہوگئی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' ایک اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے' بادشاہی اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور حمد بھی اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اس میں موجود چیزوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر اور اس میں موجود چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اے اللہ! میں کاہلی' بڑھاپے' زیادہ عمر کی خرابی' دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بھی یہی دعا پڑھتے تھے (تاہم اس کے آغاز میں یہ الفاظ مختلف ہوتے ہیں)

اصبحنا و اصبح الملك لله

(ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی (یعنی روئے زمین پر بھی صبح ہوگئی)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''اے میرے پروردگار میں جہنم میں (ہونے والے) عذاب اور قبر میں (ہونے والے) عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ (صحیح مسلم)

اَلْاَدْعِيَةُ الْمُتَفَرِّقَةُ

مختلف دعائیں!

145- وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مُضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ

رقم 145 - اخرجه البخاری فی صحیحه 13/ حدیث رقم 7394 وابو داؤد فی السنن 311/4 حدیث رقم 5049 والترمذی فی السنن 164/5 حدیث رقم 3477 و ابن ماجه فی السنن 1277/2 حدیث رقم 3880 واحمد فی المسند 153/5

تَحْتَ خَدِّهٖ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَحْيَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت (سونے کے لئے) بستر پر آتے تھے تو (لیٹ کر) اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے فوت ہوتا ہوں۔(یعنی سو جاتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی بیدار ہوتا ہوں)''۔

جب آپ بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے۔

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے ہمیں موت دینے (یعنی سلانے) کے بعد زندگی دی (یعنی بیدار کیا) اور اسی کی طرف حشر ہوگا''۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا' امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

بَابُ الدَّعْوَاتِ فِى الْاَوْقَاتِ

(مخصوص) اوقات کی دعائیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

146–وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِىَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَارَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِىْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک اپنی اہلیہ کے پاس (صحبت کرنے کے لئے) جاتے ہوئے یہ دعا پڑھ لے۔

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' اے اللہ! تو ہمیں شیطان سے دور رکھ اور جو رزق (یعنی اولاد) تو ہمیں عطا کرے گا اسے بھی شیطان سے دور رکھ''۔

تو اگر اس وقت ان کے مقدر میں اولاد ہوئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (متفق علیہ)

رقم 146 - اخرجه البخاری فی صحیحه 235/6 حدیث رقم 3271 و مسلم فی صحیحه 1058/2 حدیث رقم 116-1234' واخرجه ابو داؤد فی السنن 249/2 حدیث رقم 2161 والترمذی 277/2 حدیث رقم 1098وابن ماجه 618/1 حدیث رقم 1919 والدارمی 195/2حدیث 2212

147-وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَكِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ غم کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جو عظمت والا اور بردبار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں کا پروردگار ہے اور زمین کا پروردگار ہے اور معزز عرش کا پروردگار ہے۔ (متفق علیہ)

148-وَعَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں دو افراد کے درمیان تکرار ہوگئی ہم بھی اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان میں سے ایک شخص دوسرے کو نہایت غضب کی حالت میں برا کہہ رہا تھا اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے ایک کلمے کا پتہ ہے اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو جو (غصہ) اسے آیا ہوا ہے اس سے رخصت ہو جائے گا۔

''میں مردود شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

لوگوں نے اس شخص سے کہا کیا تم نے سنا نہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے: وہ بولا میں کوئی پاگل نہیں ہوں (یعنی میں نے سن لیا ہے)۔ (متفق علیہ)

149-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ فَاِنَّهٗ

رقم **147** - اخرجه البخاری فی صحیحه **145/11** حدیث رقم **6345** و مسلم فی صحیحه **2092** حدیث رقم **2730-83** والترمذی فی السنن **159/5** حدیث رقم **3496** و ابن ماجه **1278/2** حدیث رقم **3883**

رقم **148** - اخرجه البخاری فی صحیحه **518/10** حدیث رقم **6115** اخرجه مسلم فی صحیحه **2015/4** حدیث رقم **2610-19** وابو داؤد **248/4** حدیث رقم **4780** والترمذی فی السنن **167/5** حدیث رقم **3516** واحمد فی المسند **240/5**

رقم **149** - اخرجه البخاری فی صحیحه **350/6** حدیث رقم **3303** و مسلم فی صحیحه **2092/4** حدیث رقم **2729-82** واخرجه ابو داؤد **328/4** حدیث رقم **5102** والترمذی فی السنن **171/5** حدیث رقم **3524**

رَای شَیْطَانًا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم مرغ کی چیخ سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر (چیخ مارتا ہے) اور جب تم گدھے کو رینگتے ہوئے سنو تو شیطان مردود کی شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو کیونکہ اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

150-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اسْتَوٰی عَلٰی بَعِیْرِہٖ خَارِجًا اِلَی السَّفَرِ کَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ فِیْ سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِلَنَا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَھُنَّ وَزَا دَفِیْھِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر روانہ ہوتے وقت سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے۔

''پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس (سواری) کو مسخر کیا حالانکہ ہم اس پر قابو نہیں پا سکتے تھے اور بیشک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے' اس سفر کے دوران نیکی' پرہیزگاری اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔

اے اللہ! ہمارے لئے اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ دے (یعنی کم کر دے)

اے اللہ! اس سفر کے دوران تو ہی مددگار ہے اور (ہماری غیر موجودگی میں) اہل خانہ کا تو ہی نگران ہے۔

اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی مشقت' تکلیف دہ منظر اور مال یا اہل خانہ میں کسی خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(راوی بیان کرتے ہیں) جب آپ واپس تشریف لاتے تو بھی یہی دعا پڑھتے تاہم اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے۔

''ہم رجوع کرنے والے' توبہ کرنے والے' عبادت کرنے والے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں''۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

151-وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَھْلِ وَالْمَالِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ۔

رقم **150**-اخرجه مسلم في صحيحه **978/2** حديث رقم **1342-425** و ابو داؤد في السنن **34/3** حديث رقم **2602**

رقم **151** - اخرجه مسلم في صحيحه **979/2** حديث رقم **1343-462** والترمذي في السنن **161/5** حديث رقم **3502** وابن ماجه **1279/2** حديث رقم **3888** والدارمي في السنن **373/2** حديث رقم **2672** واحمد في المسند **82/5**

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سفر کی تنگی' بری حالت میں واپسی' فائدے کے بعد نقصان' مظلوم کی بددعا' اہل خانہ یا مال کے بارے میں برے منظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

152-وَ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کر کے یہ کلمات پڑھے۔

''میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی' ہر اس چیز کی شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے اس نے پیدا کیا ہے''۔

وہ شخص جب تک اس پڑاؤ سے روانہ نہیں ہوگا کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (صحیح مسلم)

153-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ احزاب کے موقع پر' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے لئے یہ دعاء ضرر کی تھی۔

''اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے' جلد حساب لینے والے! اے اللہ! (دشمن کے) احزاب (جنگی دستوں) کو شکست دے اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں ڈگمگا دے''۔ (متفق علیہ)

154-وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِیْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَرَطْبَةً فَاَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَاْكُلُهٗ وَيُلْقِی النَّوٰی بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی وَفِیْ رِوَايَةٍ فَجَعَلَ يُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَهْرِ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهٗ فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَآبَّتِهٖ اُدْعُ اللّٰهَ لَنَا فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

رقم 152 - اخرجه مسلم فی صحیحه 2080/4 حدیث رقم 54-2705 وابو داؤد فی السنن 13/4 حدیث رقم 3499 والترمذی فی السنن 159/5 حدیث رقم 3499 وابن ماجه 1173/2 حدیث رقم 3547 والدارمی 375/2 حدیث رقم 2680 واحمد فی المسند 290/2

رقم 153 - اخرجه البخاری فی صحیحه 106/6 حدیث رقم 2933 ومسلم فی صحیحه 1363/3 حدیث رقم 21-1742 و ابو داؤد فی السنن 42/3 حدیث رقم 2631 و ابن ماجه فی السنن 935/2 حدیث رقم 2796

رقم 154 - اخرجه مسلم فی صحیحه 1615/3 حدیث رقم 146-2042 و ابو داؤد فی السنن 33813 حدیث رقم 3729

☆☆ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے ہاں مہمان کے طور پر تشریف لائے ہم نے آپ کے سامنے کھانا اور تازہ کھجوریں پیش کیں آپ نے ان میں سے کچھ کھالیں پھر آپ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں آپ نے انہیں کھانا شروع کیا (منہ سے نکالتے وقت) آپ گٹھلی دو انگلیوں کے درمیان رکھتے تھے اور شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا دیتے تھے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے گٹھلی کو دو انگلیوں یعنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کی پشت پر ڈالنا شروع کیا پھر مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے اسے نوش کیا۔

میرے والد نے آپ کے جانور کی لگام تھام کر درخواست کی۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے دعا کیجئے آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ! جو رزق تو انہیں عطا کرے اس میں ان کے لئے برکت ڈال دے اور ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر۔ (صحیح مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

155-عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ .

☆☆ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پہلی کا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے۔

''اے اللہ! اسے ہم پہ امن' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ہمراہ طلوع فرما! (اے چاند) میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔ (اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے: یہ حدیث حسن غریب ہے)۔

156-وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِیْ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ .

☆☆ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی (دوسرے شخص کو کسی بیماری یا مصیبت) میں مبتلا دیکھے اور یہ دعا پڑھ لے۔

رقم 155 - اخرجه الترمذی فی السنن 167/5 حدیث رقم 3515 والدارمی 7/2 حدیث رقم 1687 واحمد فی المسند 162/1

رقم 156 - اخرجه الترمذی فی السنن 157/5 حدیث رقم 3492

''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی جس میں تجھے مبتلا کیا اور جنہیں اس نے پیدا کیا ہے۔ ان میں سے بہت سے لوگوں پہ مجھے فضیلت عطا کی''۔

تو وہ مصیبت کبھی بھی اس (دعا کو پڑھنے والے) کو لاحق نہیں ہوگی۔ خواہ وہ جو بھی مصیبت ہو۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے جبکہ امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اور اس کا ایک راوی عمرو بن دینار مستند نہیں ہے۔

157- وَعَنْ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّايَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَاعَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ مَنْ قَالَ فِيْ سُوْقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيْهِ بَدَلَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ .

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھ لے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کیلئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے وہ ایسا زندہ ہے جسے (کبھی) موت نہیں آئے گی ہر بھلائی اسی کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دے گا۔ اور اس کے دس لاکھ درجے بلند کرے گا اور اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

''شرح السنۃ'' میں ''بازار میں داخل ہونے'' کی جگہ یہ الفاظ ہیں۔

''جو شخص ایسے بازار میں جہاں خرید و فروخت ہوتی ہو یہ دعا پڑھ لے''۔

158- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَآاِلٰهَ اِلَّااَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَلَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ)

رقم 157 - اخرجه الترمذی فی السنن 155/5 حديث رقم 3488 وابن ماجه 752/2 حديث رقم 2235

رقم 158 - اخرجه الترمذی فی السنن 158/5 حديث رقم 3494 واحمد فی المسند 450/3

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جس میں فضول گفتگو زیادہ ہو اور پھر وہ وہاں سے اُٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے۔

''تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ میں (تجھ سے) مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

تو اس مجلس میں جو (کوتاہیاں) ہوئیں وہ بخش دی جائیں گی۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے (جامع ترمذی میں) اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ''دعوات کبیر'' میں روایت کیا ہے۔

159-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَدَّعَ رَجُلًا اَخَذَ بِيَدِهٖ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُوْلُ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اَبُوْ دَاوُدَوَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكُرْ وَاٰخِرَ عَمَلِكَ .

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب کسی شخص کو رخصت کرتے تو اس کا ہاتھ تھام لیتے اور اسے اُس وقت نہ چھوڑتے جب تک وہ شخص خود نبی اکرم ﷺ کے دست مبارک کو الگ نہیں کر دیتا اور آپ یہ دعا کرتے۔

''میں تمہارے دین' تمہاری امانت اور تمہاری آخری عمل کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں''۔

ایک روایت میں آخر عملک کی جگہ خواتیم عملک کے الفاظ ہیں۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ' امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے تاہم ان دونوں (یعنی ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ) کی روایت میں آخر عملک مذکور نہیں ہے۔

160-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِيْ قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ .

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی' یا رسول اللہ ﷺ میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپ مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کو اپنے پر لازم رکھنا اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر ضرور کہنا۔

جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے دعا کی۔

''اے اللہ! اس کے لیے دوری کو لپیٹ دے اور اس کے لئے سفر آسان کر دے۔ (جامع ترمذی)

رقم 159 - اخرجه ابو داؤد في السنن 34/3 حديث رقم 2600 والترمذي 162/5 حديث رقم 3505 وابن ماجه 943/2 حديث رقم 2526 و احمد في المسند 7/2

رقم 160 - اخرجه الترمذي في السنن 163/5 حديث رقم 3508

161–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ ۔ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کی حالت میں ہوتے اور رات ہو جاتی تو آپ یہ کہتے۔

''اے زمین! میرا پروردگار اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے میں تیرے شر سے' اور جو تجھ میں موجود ہے اس کے شر سے اور جو تجھ میں پیدا کیا گیا اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتا ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

میں' شیر' کالے بڑے سانپ' چھوٹے سانپ اور بچھو سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں اور زمین پر بسنے والے شخص اور جنم دینے والے اور جس کو اس نے جنم دیا (ان سب کے) شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔ (ابوداؤد)

162–وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی (دشمن) قوم کی طرف سے (حملے کا) اندیشہ ہوتا تو یہ آپ یہ دعا کرتے۔

''اے اللہ! ہم تجھے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں''۔ (احمد ابوداؤد)

163–وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

☆☆ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے۔

''اللہ کے نام پہ (برکت حاصل کرتے ہوئے) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔

اے اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں ہم گمراہی کا شکار ہو جائیں ہم ظلم کے مرتکب ہوں۔ یا ہم پہ ظلم کیا جائے یا ہم جاہلانہ حرکت کریں یا ہمارے خلاف جاہلانہ حرکت کی جائے۔

اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ' ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

رقم **161** - اخرجه ابو داؤد في السنن **34/3** حديث رقم **2603** واحمد في المسند **132/2**

رقم **162** - اخرجه ابو داؤد في السنن **89/2** حديث رقم **1573** واحمد في المسند **414/4**

رقم **163** - اخرجه ابو داؤد في السنن **325/4**' حديث رقم **5095** والترمذي **153/5** حديث رقم **3487** وابن ماجه **1278/2** حديث رقم **3884** واحمد في المسند **306/6**

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''حسن صحیح'' ہے۔

164–وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ نِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهٗ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلٰٓى اَهْلِهٖ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ)

☆☆ حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے۔ ''اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے کی جگہ کی بھلائی اور نکلنے کی جگہ کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے ہم داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر یعنی اپنے پروردگار ہی پر ہم توکل کرتے ہیں''۔ اور پھر اہل خانہ کو سلام کرے۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

165–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَّاءَ الْاِنْسَانَ اِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِیْ خَيْرٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کسی ایسے شخص کو مبارکباد دینا ہوتی جس نے شادی کی ہو تو آپ یہ دعا دیتے۔

''اللہ تعالیٰ تمہیں برکت عطا کرے اور تم دونوں پہ برکتیں نازل کرے اور تم دونوں کو بھلائی میں اکٹھا رکھے''۔

اس حدیث کو امام احمد' امام ترمذی' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

166–وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَاَةً اَوِ اشْتَرٰى خَادِمًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْرًا فَلْيَاْخُذْ بِذُرْوَةِ سَنَامِهٖ وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ فِی الْمَرْاَةِ وَالْخَادِمِ ثُمَّ لْيَاْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ ۔(رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ)

☆☆ حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ' اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ شادی کرے یا کوئی غلام خریدے تو یہ دعا کرے۔

''اے اللہ! میں تجھ سے اس (عورت یا خادم) کی بھلائی اور تو نے اس کی جو فطرت پیدا کی ہے اس کی بھلائی کا تجھ سے

رقم 164 - اخرجه ابو داؤد فی السنن 325/4 حدیث رقم 3486

رقم 165 - اخرجه ابو داؤد فی السنن 241/2 حدیث رقم 2130 والترمذی 276/2 حدیث رقم 1097 والدارمی 180/2 حدیث رقم 2173 وابن ماجه 613/1 حدیث رقم 1905

رقم 166 - اخرجه ابو داؤد فی السنن 284/2 حدیث رقم 2160 وابن ماجه 617/1 دیث رقم 1918

سوال کرتا ہے اوراس (عورت یا خادم) کے شر اور تو نے اس کی جو فطرت پیدا کی ہے اس کے اس کی شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب (کوئی شخص) اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کے سرے پر ہاتھ رکھ کر یہی دعا پڑھ لے۔

ایک روایت میں خاتون اور خادم کے بارے میں یہ ہے کہ اس کی پیشانی پکڑ کر پھر برکت کی دعا کرے۔

(ابوداؤد اور ابن ماجہ)

167–وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتُ الْمَکْرُوْبِ اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پریشان حال شخص کی دعا (یہ ہے)

''اے اللہ! تیری رحمت ہی کی میں اُمید رکھتا ہوں لہٰذا تو پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے ہر کام کو درست کر دے تیرے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے''۔(ابوداؤد)

168–وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ ھُمُوْمٌ لَزِمَتْنِیْ ھُمُوْمٌ وَدُیُوْنٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَفَلَا اُعَلِّمُكَ کَلَامًا اِذَا قُلْتَہٗ اَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمَّكَ وَقَضٰی عَنْكَ دَیْنَكَ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ ھَمِّیْ وَقَضٰی عَنِّیْ دَیْنِیْ ۔(رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نے عرض کی' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ پر پریشانیاں اور قرضے لازم ہو گئے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی کو ختم کر دے گا اور تمہارے قرض کو ادا کر دے گا۔

وہ صاحب بولے' میں نے عرض کی' جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا: تم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرو۔

''اے اللہ! میں دُکھ اور غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عاجز ہو جانے اور کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور کنجوسی اور بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قرض کے غالب آ جانے (یعنی ناقابل ادا ہونے) اور لوگوں کے قہر (غلبے یا زیادتی) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

وہ صاحب بیان کرتے ہیں' میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری پریشانی کو ختم کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔

(ابوداؤد)

169–وَعَنْ عَلِیٍّ اَنَّہٗ جَآءَہٗ مُکَاتَبٌ فَقَالَ اِنِّیْ عَجَزْتُ عَنْ کِتَابَتِیْ فَاَعِنِّیْ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ

رقم 167 - اخرجہ ابوداؤد 324/4 حدیث رقم 5090

رقم 168 - اخرجہ ابو داؤد فی السنن 93/2 حدیث رقم 1555

رقم 169 - اخرجہ الترمذی فی السنن 220/5 حدیث رقم 3634

كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْنًا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ قُلِ اللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ فِي بَابِ تَغْطِيَةِ الْاَوَانِي اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مکاتب غلام ان کے پاس آیا اور بولا: میں اپنی کتابت کا معاوضہ ادا کرنے سے عاجز ہوں آپ میری مدد کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائے تھے اگر تم پہ بڑے پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ تم سے ادا کروا دے گا تم یہ پڑھا کرو۔

''اے اللہ! اپنے (عطا کردہ) حلال کے ذریعے اپنے (حرام کردہ) حرام سے مجھے بچا لے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنے علاوہ ہر ایک سے مجھے بے نیاز کر دے۔''

اس روایت کو امام ترمذی نے (جامع ترمذی میں) امام بیہقی نے ''دعوات کبیر'' میں روایت کیا ہے۔ عنقریب ہم ''برتن کو ڈھانپنے'' سے متعلق باب میں حضرت جابر سے منقول روایت ذکر کریں۔ ''جب تم کتوں کو بھونکتے ہوئے سنو!''۔

170-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَرَبَهُ اَمْرٌ يَقُوْلُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہ پڑھتے۔

''اے زندہ! اے قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے وسیلے سے (تجھ سے) مدد مانگتا ہوں''۔

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث ''غریب'' ہے اور ''محفوظ'' نہیں ہے۔

171-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَاىَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَاىَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگتا کرتے تھے۔

رقم **170** - اخرجه الترمذي في السنن **201/5** حديث رقم **3593**

رقم **171** - اخرجه البخاري في صحيحه **181/11** حديث رقم **6275** و مسلم في صحيحه **2078/4** حديث رقم **589.49** والترمذي في السنن **186/5** حديث رقم **3560** واحمد في المسند **185/2**

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں' کاہلی' بڑھاپے' قرض اور گناہ سے۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے عذاب سے' جہنم کی آزمائش سے' قبر کی آزمائش سے' قبر کے عذاب سے' خوشحالی کی آزمائش کے شر سے اور غربت کی آزمائش کے شر سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔

اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور مجھے یوں صاف کر دے۔ جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ جَامِعِ الدُّعَآءِ

جامع دعا

172- عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَدْعُوْا بِهٰذَا الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَائِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں' آپ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

''اے اللہ! میری خطا' میری جہالت' اپنے معاملے میں میری زیادتی اور وہ چیز جس کا تجھے مجھ سے زیادہ علم ہے (ان سب کو) بخش دے۔

اے اللہ! میری سنجیدگی' میرے مذاق' میری غلطی اور میری جان بوجھ (کر کی جانے والی غلطیوں) جو سب مجھ میں ہیں کو معاف کر دے۔

اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا اور جو بعد میں کروں گا اور جو چھپ کر کیے اور جو اعلانیہ کیے جن کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے (ان سب کو) بخش دے۔ تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)

رقم 172 - اخرجه البخاری فی صحیحه 196/11 حدیث رقم 6398 و مسلم فی صحیحه 2087/4 حدیث رقم 2719.70 و احمد فی المسند 417/4

مشکوٰۃ المصابیح

دوسرا حصہ

بَاب: مَا يَحِلُّ اَكْلُهٗ وَمَا يَحْرُمُ

کن چیزوں کو کھانا جائز ہے اور کن کو کھانا حرام ہے

173-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ فَاَكْلُهٗ حَرَامٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نوکیلے دانتوں والے ہر درندے کو کھانا حرام ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

174-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوکیلے دانتوں والے ہر درندے اور نوکیلے پنجوں والے ہر پرندے کو کھانے سے منع کیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

175-وَعَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

176-وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِىْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دن پالتو گدھوں کا گوشت کو کھانے سے منع کر دیا تھا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی تھی۔

172-اخرجه مسلم فی صحیحه 1534/3 الحدیث رقم (15-1933) والترمذی فی السنن 61/4 الحدیث رقم 1479' والنسائی فی 200/7 الحدیث رقم 4324 وابن ماجه فی 1077/2 الحدیث رقم 3233' ومالك فی الموطا 491/2 الحدیث رقم 14 من کتاب الصید' واحمد فی المسند 418/2

174-اخرجه مسلم فی صحیحه 1534/3 الحدیث رقم (16-1934) وابو داؤد فی السنن 159/4 الحدیث رقم 3803 وابن ماجه فی 1077/2 الحدیث رقم 3234 واحمد فی المسند 373/1

175-اخرجه البخاری فی صحیحه 653/9 الحدیث رقم 5527' و مسلم فی 1538/3 الحدیث رقم (23-1936)

176-اخرجه البخاری فی صحیحه 653/9 الحدیث رقم 5524 ومسلم فی 1541/3 الحدیث رقم (36-1941) و ابو داؤد فی السنن 161/4 الحدیث رقم 3808' والنسائی فی 205/7 الحدیث رقم 4343

177- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ مَعَکُمْ مِنْ لَحْمِہٖ شَیْءٌ قَالَ مَعَنَا رِجْلُہٗ فَاَخَذَ ھَا فَاَکَلَھَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے ایک نیل گائے دیکھی اور اسے شکار کرلیا (بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے؟) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی' ہمارے پاس اس کی ٹانگ (ران) ہے تو نبی اکرم نے اسے لیا اور تناول فرمایا۔

178- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَۃَ فَذَبَحَھَا وَ بَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذَیْھَا فَقَبِلَہٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ''مرالظہران'' کے مقام پر ہم ایک خرگوش کے پیچھے بھاگے میں نے اسے پکڑ لیا اور اسے لے کے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے اس کو ذبح کیا۔ دونوں ٹانگیں اور پچھلا حصہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اسے قبول کیا۔ (متفق علیہ)

179- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلضَّبُّ لَسْتُ اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گوہ کو نہ تو میں کھاتا ہوں اور نہ میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

180- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَیْمُوْنَۃَ وَھِیَ خَالَتُہٗ وَخَالَۃُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَ ھَا ضَبًّا مَحْنُوْذًا فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ خَالِدٌ اَحَرَامٌ الضَّبُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ لَمْ یَکُنْ اَرْضِ قَوْمِیْ فَاَجِدُنِیْ اَعَافُہٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُہٗ فَاَکَلْتُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

177- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 613/9 الحدیث رقم 5490 و مسلم فی 588/2 الحدیث رقم 63-1196 واخرجہ البخاری النسائی فی السنن 205/7 الحدیث رقم 4345' واحمد فی المسند 305/5

178- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 202/5 الحدیث رقم 2572 و مسلم فی 1547/3 الحدیث رقم (53-1953) والترمذی فی السنن 221/1 الحدیث رقم 1789 والنسائی فی 197/7 الحدیث رقم 4312 وابن ماجہ فی 1080/2 الحدیث رقم 2343 والدارمی فی 627/2 الحدیث رقم 2013 واحمد فی المسند 171/3

179- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 662/9 الحدیث رقم 5536' ومسلم فی 1542/3 الحدیث رقم (40-1943) والترمذی فی 221/4 الحدیث رقم 1790 وابن ماجہ فی 1080/2 الحدیث رقم 3242 والدارمی فی 127/2 الحدیث رقم 2015 ومالک فی 975/2 الحدیث رقم 11 من کتاب الاستئذان۔

180- اخرجہ البخاری فی صحیحہ 663/9 الحدیث رقم 5537 و مسلم فی 1532/3 الحدیث رقم 44-1946 والنسائی فی السنن 198/7 الحدیث رقم 4317 والدارمی فی 128/2 الحدیث رقم 2017

وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيَّ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ (راوی) بیان کرتے ہیں' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ دونوں کی خالہ تھیں۔ انہوں نے ان کے ہاں بھنی ہوئی گوہ پائی۔ انہوں نے وہ گوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک گوہ سے کھینچ لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ میرے علاقے کا جانور نہیں ہے اس لئے میں اسے پسند نہیں کرتا۔

حضرت خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا اور کھانا شروع کر دیا اور نبی کرم میری طرف دیکھ رہے تھے۔ (متفق علیہ)

181–وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ ۔

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔

182–وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سات غزوات میں شرکت کی ہے جن میں ہم آپ کے ہمراہ ٹڈی دل کھایا کرتے تھے۔

183–وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ جَيْشَ الْخَبَطِ وَ اُمِّرَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِيْدًا فَاَلْقَى الْبَحْرُ حُوْتًا مَيِّتًا لَمْ تُرَمِثْلُهُ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ كَانَ مَعَكُمْ قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے پتوں والے لشکر میں شرکت کی ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ہمارا

181–اخرجه البخاری فی صحیحه 645/9 الحدیث رقم 5517' و مسلم فی 1270/3 الحدیث رقم 1649/9 والترمذی فی السنن 239/4 الحدیث رقم 1827 والنسائی فی 206/7 الحدیث رقم 4348 والدارمی فی 140/2 الحدیث رقم 2055 واحمد فی المسند 394/4

182–اخرجه البخاری فی صحیحه 260/9 الحدیث رقم 4595' و مسلم فی 1546 الحدیث رقم (52-1952) و ابو داؤد فی السنن 164/4 الحدیث رقم ' والترمذی فی السنن 236/4 الحدیث رقم 1822' والنسائی فی 210/7 الحدیث رقم 2356 والدارمی فی 162/2 الحدیث رقم 2010' واحمد فی المسند 380/4

183–اخرجه البخاری فی صحیحه 87/8 الحدیث رقم 4362 مسلم فی 1536/3 الحدیث رقم 17-1935 وابو داؤد فی السنن 178/4 الحدیث رقم 3840 والنسائی فی 207/7 الحدیث رقم 4352 وابن ماجه فی 1392/2 الحدیث رقم 4159' ومالك فی الموطا 930/2 الحدیث رقم 24 من كتاب صفة النبی صلی الله علیه وسلم واحمد فی المسند 378/3

امیر مقرر کیا گیا تھا۔ ہم شدید بھوک کا شکار ہو گئے۔ ایک مردہ مچھلی ساحل پر آ گئی۔ ہم نے اس جیسی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی۔ اسے ''عنبر'' کہا جاتا تھا ہم نصف مہینے تک اس کا گوشت کھاتے رہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کو کھڑا کیا تو ایک سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ جب ہم (مدینہ منورہ) آئے اور ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس رزق کو کھاؤ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا ہے اور اگر تمہارے پاس وہ موجود ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کا کچھ گوشت بھیجا تو آپ نے اسے تناول فرمایا۔ (متفق علیہ)

184–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ اِنَاۤءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَاِنَّ فِیْ اَحَدِجَنَاحَيْهِ شِفَاۤءً وَفِی الْاٰخَرِ دَاۤءً ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو اسے اس مکھی کو پوری طرح ڈبو دینا چاہئے اور پھر پھینکنا چاہئے کیونکہ اس مکھی کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے اور دوسرے میں بیماری ہوتی ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

185–وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک چوہا گھی میں گر کے مر گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کو اور اس کے اس پاس گھی کو پھینک دو اور بقیہ گھی کو کھا لو۔ (یہ حکم اس گھی کے لئے ہے جو جما ہوا ہو۔) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

186–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوْا ذَاالطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَمَلَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَيْنَا اَنَا اُطَارِدُ حَيَّةً اَقْتُلُهَا نَادَانِیْ اَبُوْلُبَابَةَ لَا تَقْتُلْهَا فَقُلْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ فَقَالَ اِنَّهٗ نَهٰى بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوْتِ وَهُنَّ الْعَوَامِرُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

184–اخرجه البخاری فی صحیحه 250/10 الحدیث رقم 5782 وابو داؤد فی السنن 182/4 الحدیث رقم 3844 وابن ماجه فی 1159/2 الحدیث رقم 3505 واحمد فی المسند 229/2

185–اخرجه البخاری فی صحیحه 667/9 الحدیث رقم 5538' و ابوداؤد فی السنن 180/4 الحدیث رقم 3841 والترمذی فی 225/4 الحدیث رقم 329/6 والنسائی فی 178/7 الحدیث رقم 4258 واحمد فی المسند 329/6

186–اخرجه البخاری فی صحیحه 347/6 الحدیث رقم 3297 ومسلم فی 1752/4 الحدیث رقم (2233-128) و ابو داؤد فی السنن 411/5 الحدیث رقم 5252' والترمذی فی 64/4 الحدیث رقم 1483' وابن ماجه فی 1169/2 الحدیث رقم 3535' واحمد فی المسند 121/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ سانپ مار دیا کرو اور دو دھاری والے سانپ مار دیا کرو اور ''ابتر'' چھوٹا سانپ مار دیا کرو۔ کیونکہ یہ دونوں بینائی کرختم کر دیتے ہیں اور حمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں ایک مرتبہ ایک سانپ کے پیچھے اسے مارنے کے لئے جا رہا تھا۔ حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے مجھے آواز دی کہ اسے نہ مارو میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد گھروں میں بسنے والے سانپوں کو مارنے سے منع کر دیا تھا کہ یہ گھر میں رہنے والے ہیں۔

187- وَعَنْ اَبِی السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ فَبَیْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ اِذَا سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِیْرِہٖ حَرَکَۃً فَنَظَرْنَا فَاِذَا فِیْهِ حَیَّۃٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا وَ اَبُوْسَعِیْدٍ یُصَلِّیْ فَاَشَارَ اِلَیَّ اَنْ اَجْلِسَ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلٰی بَیْتٍ فِی الدَّارِ فَقَالَ اَتَرٰی هٰذَا الْبَیْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ کَانَ فِیْهِ فَتًی مِنَّا حَدِیْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْخَنْدَقِ فَکَانَ ذٰلِکَ الْفَتٰی یَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَیَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَاْذَنَهٗ یَوْمًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خُذْ عَلَیْکَ سِلَاحَکَ فَاِنِّیْ اَخْشٰی عَلَیْکَ قُرَیْظَۃَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلَاحَهٗ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهٗ بَیْنَ الْبَابَیْنِ قَائِمَۃٌ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ لِیَطْعَنَهَا بِهٖ وَاَصَابَتْهُ غَیْرَۃٌ فَقَالَتْ لَهٗ اکْفُفْ عَلَیْکَ رُمْحَکَ وَ ادْخُلِ الْبَیْتَ حَتّٰی تَنْظُرَ مَا الَّذِیْ اَخْرَجَنِیْ فَدَخَلَ فَاِذَا الْحَیَّۃُ عَظِیْمَۃٌ مُنْطَوِیَۃٌ عَلَی الْفِرَاشِ فَاَهْوٰی اِلَیْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَکَزَهٗ فِی الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَیْهِ فَمَا یُدْرٰی اَیُّهُمَا کَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَیَّۃُ اَمِ الْفَتٰی قَالَ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَکَرْنَا ذٰلِکَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ یُحْیِیْهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِصَاحِبِکُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُیُوْتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَحَرِّجُوْا عَلَیْهَا ثَلٰثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَ اِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ کَافِرٌ وَّ قَالَ لَهُمُ اذْهَبُوْا فَادْفِنُوْا صَاحِبَکُمْ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَۃِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْهَا شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَکُمْ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ ابوسائب بیان کرتے ہیں' ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے ان کے تخت کے نیچے کسی حرکت کی آواز آئی ہم نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک سانپ تھا میں اسے مارنے کے لئے تیزی سے اٹھا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ میں بیٹھا رہوں جب وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوئے تو انہوں نے محلے میں موجود ایک گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کیا تم اس گھر کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا: جی ہاں انہوں نے بتایا یہاں ایک نوجوان رہتا تھا جس کی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خندق کی طرف گئے وہ نوجوان دوپہر کے وقت نبی

187- اخرجه مسلم فی صحیحه 1756/4 الحدیث رقم 140-2236 والترمذی فی السنن 65/4 الحدیث رقم 1484

اکرم ﷺ سے اجازت لے کے اپنے گھر چلا جایا کرتا تھا ایک دن اس نے نبی اکرم ﷺ سے اجازت لی تو آپ نے اس سے فرمایا تم اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے حوالے سے قریظہ کا اندیشہ ہے کہ (ان کا کوئی فرد تمہیں نقصان نہ پہنچائے) اس شخص نے اپنا ہتھیار لیا اور چلا گیا۔ اس کی بیوی دونوں دروازوں کے درمیان کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا تاکہ اسے زخمی کر دے کیونکہ اسے بہت غصہ آیا تھا۔ اس عورت نے کہا اپنے نیزے کو سنبھال کے رکھو اور گھر کے اندر آ کے دیکھو کہ مجھے کس چیز نے باہر آنے پر مجبور کیا۔ وہ اندر گیا تو ایک بڑا سانپ فرش پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس شخص نے اپنا نیزہ اس کی طرف بڑھایا اور اس سانپ کو اس نیزے میں پرو دیا پھر وہ باہر آیا اور اسے محلے میں گاڑ دیا۔ اس سانپ نے پلٹ کر اس پر حملہ کر دیا۔ یہ پتہ نہیں چلا کہ سانپ اور نوجوان میں سے کون جلدی فوت ہو گیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس بات کا تذکرہ آپ ﷺ سے کیا اور آپ سے یہ عرض کی کہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آدمی کو زندہ کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنے ساتھی کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: ان گھروں میں کچھ اور بھی رہنے والے ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین مرتبہ وارننگ دو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ مار دو۔ کیونکہ وہ کافر ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا جاؤ اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ جن ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی ایک کو دیکھو تو اسے تین دن تک جانے کے لئے کہو اگر وہ اس کے بعد بھی تمہارے سامنے آ جائے تو اسے قتل کر دو کیونکہ وہ شیطان ہو گا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

188- وَعَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَقَالَ كَانَ يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے آپ نے یہ بتایا ہے: یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کیلئے جلائی جانے والی آگ کو (بھڑکانے کیلئے) پھونک مارا کرتا تھا۔

189- وَعَنْ سَعْدِ ابْنِ اَبِي وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے گرگٹ کو مارنے کا حکم دیا ہے اور اسے چھوٹا فاسق (نقصان پہنچانے والا جانور) قرار دیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

188- اخرجه البخاری فی صحیحه (389/6) الحدیث رقم 3359 و مسلم فی 1757/4 الحدیث رقم 142-2237 والنسائی فی السنن 209/5 الحدیث رقم 2885 وابن ماجه فی 1076/2 الحدیث رقم 3228 والدارمی فی 121/2 الحدیث رقم 2000 واحمد فی المسند 421/6

189- اخرجه مسلم فی صحیحه 1756/4 الحدیث رقم 144-2238 وابو داؤد فی السنن 416/5 الحدیث رقم 5262 وابن ماجه فی 1076 الحدیث رقم 3230 واحمد فی المسند 176/1

190-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِیْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِی الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ فِی الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پہلی ہی ضرب میں گرگٹ کو مار دے اسے ایک سو نیکیاں ملیں گی۔ جو شخص دوسری ضرب میں مارے گا تو اسے کم نیکیاں ملیں گی۔ اور جو تیسری ضرب میں مارے اور اس کو اس سے کم نیکیاں ملیں گی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

191-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَصَتْ نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَيْهِ اَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَحْرَقْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک نبی کو کاٹ لیا۔ اس نبی نے ان چیونٹیوں کی بستی کو جلانے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نبی کی طرف یہ وحی کی کہ ایک چیونٹی نے تمہیں کاٹ لیا تھا اور تم نے ایک ایسی امت کو جلا دیا جو تسبیح بیان کرتی تھی۔ (متفق علیہ)

بَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کا بیان

192-عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَّاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ہر بچے کا عقیقہ ہوگا۔ اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے گندگی کو دور کرو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

193-وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

190-اخرجه مسلم فی صحيحه 1758/4 الحديث رقم 147-2240 و ابو داؤد فی السنن 416/5 الحديث رقم 5263 والترمذی فی 64/4 الحديث رقم 1482 وابن ماجه فی 1076/2 الحديث رقم 3229 واحمد فی المسند 355/2

191-اخرجه البخاری فی صحيحه 154/6 الحديث رقم 3019' و مسلم فی 1759/4 الحديث رقم 148-2241 وابو داؤد فی السنن 418/5 الحديث رقم 5266 والنسائی فی السنن 210/7 الحديث رقم 4358 وابن ماجه فی 1075/2 الحديث رقم 3225 واحمد فی المسند 402/2

192-اخرجه البخاری فی صحيحه 590/9 الحديث رقم 5471 وابو داؤد فی السنن 261/3 الحديث رقم 2839 والترمذی فی 82/4 الحديث رقم 1515' والنسائی فی 114/7 الحديث رقم 2414 والدارمی فی 111/2' الحديث رقم 1967

193-اخرجه مسلم فی صحيحه 237/1 الحديث رقم 101/286 واخرجه ابو داؤد فی السنن 333/5 الحديث رقم 5106

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچوں کو لایا جاتا تھا۔ آپ ان کے لئے دعائے برکت کیا کرتے تھے اور انہیں گھٹی دیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

194- وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّةَ قَالَتْ فَوَلَدْتُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَیْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ حَجْرِهٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْهِ ثُمَّ حَنَّکَهٗ ثُمَّ دَعَا لَهٗ، وَبَرَّکَ عَلَیْهِ وَکَانَ اَوَّلَ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' مکہ میں عبداللہ بن زبیر ان کے پیٹ میں تھے۔ میں نے قباء میں اسے جنم دیا پھر میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے اسے آپ کی گود میں ڈال دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور منگوائی اور اسے چبایا اور پھر اس کو عبداللہ کے منہ میں ڈالا۔ پھر آپ نے اسے گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ یہ اسلام میں (مدینہ منورہ) میں پیدا ہونے والے پہلے بچے تھے۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

195- وَعَنْ اُمِّ کُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَقِرُّوا الطَّیْرَ عَلٰی مَکِنَاتِهَا قَالَتْ وَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِیَةِ شَاةٌ وَّلَا یَضُرُّکُمْ ذُکْرَانًا کُنَّ اَوْ اِنَاثًا ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ مِنْ قَوْلِهٖ یَقُوْلُ عَنِ الْغُلَامِ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ ۔

☆☆ حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پرندوں کو ان کے گھونسلوں میں رہنے دیا کرو۔ وہ یہ بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے گی۔ خواہ وہ نر ہو یا مادہ ہوں تمہیں کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ تاہم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''لڑکے کی طرف سے'' (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بچہ اپنے عقیقے کے رہن میں ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف سے قربانی کی جائے گی۔ اس کا نام رکھا جائے گا۔ اس کا سر مونڈ دیا جائے گا۔

اس حدیث کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ، ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

194- اخرجه البخاری فی صحیحه 587/9 الحدیث رقم 5469' ومسلم فی 1691/3 الحدیث رقم 26-2146 واحمد فی السند 347/6

195- اخرجه ابو داؤد فی السنن 227/3 الحدیث رقم 2835 والترمذی فی 83/4 الحدیث رقم 1516' والنسائی فی 165/7 الحدیث رقم 3217' وابن ماجه فی 1056/2 الحدیث رقم 3162 والدارمی فی 111/2 ' الحدیث رقم 1966' واحمد فی السند 381/6

كِتَابُ الْاَطْعِمَةِ

کھانے کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

196- وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر پرورش بچہ تھا۔ میرے ہاتھ پیالے میں گردش کیا کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اللہ کا نام لو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

197- وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کھانے پر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو شیطان اسے اپنے لئے حلال کر لیتا ہے۔ (یعنی اسے کھانے لگ جاتا ہے) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

198- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيْتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ دُخُوْلِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيْتَ وَالْعَشَاءَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہوتے

196- اخرجه البخاری فی صحیحه 524/9' الحدیث رقم 5376' ومسلم فی 1599/3 الحدیث رقم (108-2022) وابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 3777' والترمذی فی 253/4 الحدیث رقم 1857 وابن ماجه 1087/2 الحدیث رقم 3267 والدارمی فی 129/2 الحدیث رقم 2019 ومالك فی الموطا 934/2 الحدیث رقم 32 من کتاب صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم

197- اخرجه مسلم فی صحیحه 1597/3 الحدیث رقم (102-2017) وابو داؤد فی السنن 139/4 الحدیث رقم 3766' واحمد فی المسند 383/5

198- اخرجه مسلم فی صحیحه 1598/3' الحدیث رقم (103-2018) و ابو داؤد فی السنن 138/4 الحدیث رقم 3765' وابن ماجه فی السنن 1279/2 الحدیث رقم 3887' واحمد فی المسند 383/3

وقت اللہ کا نام لے اور کھاتے وقت اللہ کا نام لے تو (شیطان) اپنے ساتھیوں سے کہتا ہے تمہیں یہاں رہنے کے لئے جگہ نہیں ملے گی اور کھانے کے لئے بھی نہیں ملے گا اور جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کیلئے جگہ مل گئی ہے اور جب وہ شخص کھاتے ہوئے بھی اللہ کا نام نہ لے تو وہ شیطان یہ کہتا ہے۔ تمہیں رہنے کیلئے اور کھانے کیلئے جگہ مل گئی ہے۔

یہ حدیث امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے۔

199-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانے لگے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور پینے لگے تو دائیں ہاتھ سے پیے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

200-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلَنَّ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهٖ وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرِبُ بِهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص بائیں ہاتھ سے ہرگز نہ کھائے۔ اور اس ہاتھ سے ہرگز نہ پیے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں سے پیتا ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

201-وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ بِثَلٰثَةِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّمْسَحَهَا . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ذریعے کھایا کرتے تھے اور بعد میں ان انگلیوں کو پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹ لیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

202-وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِلَعْقِ لْاَصَابِعِ وَصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيَّةِ الْبَرَكَةُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

199-اخرجه مسلم فی صحیحه 1598/3' الحدیث رقم (105-2020) وابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 3776 والترمذی فی 227/4الحدیث رقم 1800 والدارمی فی 132/2الحدیث رقم 2030' واحمد فی المسند 349/2

200-اخرجه مسلم فی صحیحه 1598/3 الحدیث رقم (106-2020) و ابو داؤد فی السنن 144/4 الحدیث رقم 3776' والترمذی فی السنن 226/4 الحدیث رقم 1799' ومالك فی الموطا 922/2 الحدیث رقم 6من کتاب صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ' واحمد فی المسند 33/2

201-اخرجه مسلم فی صحیحه 1605/3' الحدیث رقم 131-2032 واحمد فی المسند 454/3

202- اخرجه مسلم فی صحیحه1606/3 الحدیث رقم 133-2033

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پیالے کو چاٹنے کا حکم دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں تمہیں نہیں معلوم کہ کس حصے میں برکت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

203-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا .مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کھانا کھالے تو اپنے ہاتھوں کو رومال سے پونچھنے سے پہلے انہیں چاٹ لے یا دوسرے کو چاٹنے دے۔ (متفق علیہ)

204-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِّنْ شَاْنِهٖ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهٗ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيِّ طَعَامِهٖ يَكُوْنُ الْبَرَكَةُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے۔ تمہارے ہر کام میں شیطان تمہارے پاس موجود ہوتا ہے یہاں تک کہ کھاتے وقت بھی وہ پاس موجود ہوتا ہے تو جب کسی شخص کا لقمہ نیچے گر جائے اسے چاہیے کہ اسے لگنے والی گندگی کو دور کر کے اسے کھالے اور اسے شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور جب وہ کھا کے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیوں کو چاٹ لے کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم کہ کھانے کے کون سے حصے میں برکت ہے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

205-وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُ مُتَّكِئًا . (رواه البخاری)

☆☆ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کے نہیں کھاتا۔ (بخاری)

206-وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خِوَانٍ وَّلَا فِيْ سُكُرَّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَهٗ مُرَقَّقٌ قِيْلَ لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاْكُلُوْنَ قَالَ عَلَى السُّفَرِ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

203-اخرجه البخاری فی صحيحه 577/9 الحديث رقم 5456' ومسلم فی 1605/3 الحديث رقم (2031-129) وابو داؤد فی السنن 158/4 الحديث رقم 3847 وابن ماجه فی 1088/2 الحديث رقم 3269' والدارمی فی 131/2 الحديث رقم 2026' واحمد فی المسند 221/1

204-اخرجه مسلم فی صحيحه 1607/3' الحديث رقم 2033-135

205-اخرجه البخاری فی صحيحه 540/9 الحديث رقم 5399' وابو داؤد فی السنن 140/4 الحديث رقم 3769' وابن ماجه فی 1086/2 الحديث رقم 3262 والدارمی فی 145/2 الحديث رقم 2071

206-اخرجه البخاری فی صحيحه 530/9 الحديث رقم 5386' والترمذی فی السنن 220/4 الحديث رقم 1788 وابن ماجه فی 1095/2' الحديث رقم 3292' واحمد فی المسند 130/3

☆☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی ''میز'' پر نہیں کھایا اور نہ ہی چھوٹے پیالے میں کھایا ہے اور نہ ہی آپ کے لئے نرم روٹی ہوتی تھی۔ قتادہ سے دریافت کیا گیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کس چیز پر کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: عام دسترخوان پر اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے۔

207/1- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهٖ قَطُّ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں میرے علم کے مطابق آپ نے کبھی بھی پتلی روٹی نہیں دیکھی (یعنی نہیں کھائی) یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے اور نہ ہی کبھی آب نے موٹی تازی بکری دیکھی (یعنی کھائی) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

207/2- وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِيَّ مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ وَقَالَ مَارَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْخَلًا مِنْ حِيْنَ ابْتَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ قِيْلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَاْكُلُوْنَ الشَّعِيْرَ قَالَ كُنَّا نَطْحَنُهُ وَنَنْفُخُهُ فَيَطِيْرُ مَاطَارَ وَمَابَقِيَ ثَرَّيْنَاهُ فَاَكَلْنَاهُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا اس وقت سے لے کر جب اللہ تعالیٰ نے انہیں قبض کر لیا اس وقت تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی چھنا ہوا آٹا نہیں دیکھا یعنی نہیں کھایا اور وہ یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چھنے ہوئے جو نہیں دیکھے اس دن جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو مبعوث کیا تھا سے لے کر اس دن تک جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض کر لیا۔ دریافت کیا گیا آپ لوگ چھانے بغیر ''جو'' کو کس طرح کھایا کرتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا: ہم اس کو پیس لیا کرتے تھے پھر اس پر پھونک مارتے تھے۔ جس چیز نے اڑنا ہوتا تھا اڑ جاتی تھی باقی جو بچ جاتا تھا وہ ہم کھا لیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

208- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ اِنِ اشْتَهَاهُ اَكَلَهٗ وَاِنْ كَرِهَهٗ تَرَكَهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کسی کھانے میں نقص نہیں نکالا اگر آپ کو کوئی چیز پسند آتی تو اسے کھا لیا کرتے تھے اور اگر کوئی چیز پسند نہ آتی تو اسے ترک کر دیتے تھے۔ (متفق علیہ)

209- وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيْرًا اِذَا اَسْلَمَ وَكَانَ يَاْكُلُ قَلِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى

207- اخرجه البخاری فی صحیحه 530/9 الحدیث رقم 5385 وابن ماجه فی السنن 1100/2 الحدیث رقم 3309 واحمد فی المسند 128/3

208- اخرجه البخاری فی صحیحه 549/9 الحدیث رقم 5413 وابن ماجه فی 1107/2

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَاکُلُ فِیْ مَعًا وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاکُلُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی وَابْنِ عُمَرَ الْمُسْنَدَمِنْہُ فَقَطْ

وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضَافَہٗ ضَیْفٌ وَّھُوَ کَافِرٌ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ ثُمَّ اُخْرٰی فَشَرِبَہٗ حَتّٰی شَرِابَ حَلَابَ سَبْعِ شِیَاہٍ ثُمَّ اَنَّہٗ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَلَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِشَاۃٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَھَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰی فَلَمْ یَسْتَتِمَّھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ یَشْرَبُ فِیْ مِعًا وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَشْرَبُ فِیْ سَبْعَۃِ اَمْعَاءٍ ۔

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے' ایک شخص بہت کھایا کرتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے تھوڑا کھانا شروع کر دیا اس نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اسے ''مسند'' کے طور پر روایت کیا ہے۔

ان کی ایک اور روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا وہ شخص کافر تھا نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا۔ اس نے وہ سارا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری کا دودھ دوہ لیا گیا تو وہ بھی سارا پی لیا۔ پھر اگلی کا دودھ دوہ لیا گیا اس نے وہ بھی پی لیا۔ یہاں تک اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ اگلے دن وہ مسلمان ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کے لئے ہدایت کی ایک بکری کا دودھ دوہ لیا گیا وہ اس نے سارا پی لیا اور دوسری کا حکم دیا تو وہ سارے دودھ کو نہیں پی سکا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔

210–وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْاِثْنَیْنِ کَافِی الثَّلٰثَۃِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَۃِ کَافِی الْاَرْبَعَۃِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

209–اخرجه البخاری فی صحیحه **547/9** الحدیث رقم **5409**' و مسلم فی **1632/3** الحدیث رقم (**2063-187**) وابو داؤد فی السنن **137/4** الحدیث رقم **3763** والترمذی فی **331/4** الحدیث رقم **2031**' وابن ماجه فی **1058/2** الحدیث رقم **3259**,واحمد فی المسند **327/2**'اخرجه البخاری فی صحیحه **536/9**' الحدیث رقم **5396**' واخرجه ابن ماجه یف **1084/2** الحدیث رقم **3256** والدارمی فی **136/2** الحدیث رقم **2043**' اخرجه مسلم فی صحیحه **1633/3** الحدیث رقم (**2061-183**) والترمذی فی السنن **234/4** الحدیث رقم **1818**'اخرجه مسلم فی صحیحه **1632/3** الحدیث رقم **2062-185** وابن ماجه فی السنن **1084/2** الحدیث رقم **3258**' اخرجه مسلم فی صحیحه **1632/3** الحدیث رقم **2063-186** والترمذی فی السنن **235/4** الحدیث رقم **1819**

210–اخرجه البخاری فی صحیحه **536/9**' الحدیث رقم **5392**' ومسلم فی **1630/3** الحدیث رقم **2058-178**' والترمذی فی السنن **236/4** الحدیث رقم **1820**' والدارمی فی **136/2**' الحدیث رقم **2044**' ومالك فی الموطا **928/2**الحدیث رقم **20**من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم ' واحمد یف المسند **244/2**

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو کا کھانا تین کیلئے کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)

211-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْاِثْنَيْنِ يَكْفِي الْاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک آدمی کا کھانا دو کیلئے کافی ہوتا ہے اور دو کا چار کیلئے کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

212-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ "التلبینة" بیمار شخص کے دل کو تقویت دیتا ہے اور اس کے غم ختم کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

213-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ خَيَّاطاً دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ فَذَهَبْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَّبَ خُبْزَ شَعِيْرٍ اَوْ مَرَقًا فِيْهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيْدٌ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي الْقَصْعَةِ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ بَعْدَ يَوْمَئِذٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک درزی صحابی نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے آپ کیلئے تیار کیا تھا۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا اس شخص نے "جو" کی روٹی پیش کی اور سالن پیش کیا جس میں کدو اور گوشت تھا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پیالے میں کدو تلاش کر رہے تھے۔ اس دن کے بعد میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا ہوں۔

214-وَعَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِيْ يَدِهٖ فَدُعِيَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِيْ يَحْتَزُّ بِهَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنے دستِ اقدس میں

211-اخرجه مسلم فی صحیحه 1630/3 الحدیث رقم 179-2059 والترمذی فی السنن 236/4 الحدیث رقم 1820' وابن ماجه فی السنن 1083/2 الحدیث رقم 3254' واحمد فی المسند 301/3

212- اخرجه البخاری فی صحیحه 55/9 الحدیث رقم 5417 ومسلم فی 1736/4 الحدیث رقم 2216/90 واحمد فی المسند 80/6

213-اخرجه البخاری فی صحیحه 524/9' الحدیث رقم 5379' ومسلم فی 1615/3 الحدیث رقم 144-2041 وابو داؤد فی السنن 146/4 الحدیث رقم 3782' والترمذی فی 250/4 الحدیث رقم 1850' والدارمی فی 138/2 الحدیث رقم 2050

214-اخرجه البخاری فی صحیحه 584/9 الحدیث رقم 5462 ومسلم فی 273/1 الحدیث رقم (93-355) والترمذی فی السنن 243/4 الحدیث رقم 1836 واخرجه الدارمی فی 200/1' الحدیث رقم 727' واحمد فی المسند 288/5

موجود بکری کے کندھے کا گوشت کاٹ کر کھا رہے تھے۔ اسی دوران نماز کے لئے بلایا گیا تو آپ نے اس گوشت کو اور اس چھری کو رکھا جس کے ذریعے آپ اسے کاٹ رہے تھے۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی آپ نے (از سرِ نو) وضو نہیں کیا۔

215- وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَآءَ وَالْعَسَلَ ۔

☆☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد کو پسند کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔

216- وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَالَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْ امَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَابِه فَجَعَلَ يَاكُلُ بِهٖ وَيَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِ دَامُ الْخَلُّ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے عرض کی' ہمارے پاس تو صرف سرکہ موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہی منگوا لیا۔ آپ نے اسے کھانا شروع کیا اور کہنے لگے سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔ سرکہ بہت اچھا سالن ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

217- وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْاءَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُ هَا شِفَآءٌ لِلْعَيْنِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ مِنَ الْمَنِّ)

☆☆ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کھنبی بنی اسرائیل پر نازل ہونے والے من وسلویٰ کا حصہ ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفا ہے۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ یہ الکماءۃ (کھنبی) اس من وسلویٰ کا حصہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔

218- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا كُلُ الرُّطَبَ بِالْقِثَّاءِ ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ''تر'' کے ہمراہ کھجور کھاتے دیکھا ہے۔

215- اخرجه البخاري في صحيحه 557/9' الحديث رقم 5431' ومسلم في 1101/2 الحديث رقم (1474-21) وابو داؤد في السنن 106/4 الحديث رقم 3223 والدارمي في 146/2 الحديث رقم 2075' واحمد في المسند 59/6

216- اخرجه مسلم في صحيحه 1622/3' الحديث رقم 2052-166 وابو داؤد في السنن 199/4 الحديث رقم 3820' والترمذي في 245/4 الحديث رقم 1839 والدارمي في 137/2 الحديث رقم 4045' واحمد في المسند 400/3

217- اخرجه البخاري في صحيحه 163/1' الحديث رقم 5708' ومسلم في 1619/3 الحديث رقم (2049-157) والترمذي في 350/4 الحديث رقم 2067' وابن ماجه في 1142/2 الحديث رقم 3453' واحمد في المسند 188/1

218- اخرجه البخاري في 564/9 الحديث رقم 5440' ومسلم في 1616/3 الحديث رقم (2043-137) وابو داؤد في السنن 176/4 الحديث رقم 3835' وابن ماجه في 1104/2 الحديث رقم 3325' والدارمي 140/2 الحديث رقم 0256' واحمد في المسند 203/1

219- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ نَجْنِي الْكِبَاثَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهُ اَطْيَبُ فَقِيْلَ اَكُنْتَ تَرْعَى الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا رَعَاهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ مرالظہران کے مقام پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم نے پیلو چننے شروع کیے آپ نے فرمایا: کالے والے چننا کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ ہوتے ہیں عرض کی گئی آپ بکریاں چراتے رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں ہر نبی بکریاں چراتا رہا ہے۔ (متفق علیہ)

220- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيْعًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھ کر کھجور کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔
ایک روایت میں ہے: آپ تیزی سے کھجوریں کھا رہے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

221- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ اَصْحَابَهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص دو کھجوریں ایک ساتھ کھائے۔ تاہم وہ اپنے ساتھیوں سے اجازت لے تو ایسا کر سکتا ہے۔ (متفق علیہ)

222- وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس گھر والوں کے پاس کھجوریں ہوں وہ بھوکے نہیں ہوتے ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں۔ اس گھر والے بھوکے ہوتے ہیں یہ بات آپ نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

223- وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَّلَا سِحْرٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

219- اخرجه البخاری فی صحیحه 575/9 الحدیث رقم 5453' ومسلم فی 1621/3 الحدیث رقم 163-12050 ومالك فی المؤطا 971/2 الحدیث رقم 18 من كتاب الاستئذان

220- اخرجه مسلم فی صحیحه 1616/3' الحدیث رقم 148-2044 و 149-2044 واحمد فی المسند 203/3

221- اخرجه البخاری فی صحیحه 5-131' الحدیث رقم 2489' ومسلم فی 1917/3 الحدیث رقم 151-2045

222- اخرجه مسلم فی صحیحه 1618/3' الحدیث رقم 153-2036 وابو داؤد فی السنن 174/4 الحدیث رقم 3831' والترمذی فی 233/4 الحدیث رقم 1815 وابن ماجه فی 1104/2' الحدیث رقم 3327' والدارمی فی 141/2' الحدیث رقم 2060

☆☆ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے اس نے اس پر کوئی زہر یا جادو اثر نہیں کرے گا۔

224-وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِيْ عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً وَّاِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عالیہ'' کی عجوہ کھجوریں شفا ہیں اور نہار منہ کھانا تریاق ہے (یعنی زہر کا توڑ ہے) اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

225-وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَاتِيْ عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوْقِدُ فِيْهِ نَارًا اِنَّمَا هُوَالتَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ يُّؤْتٰى بِاللُّحَيْمِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ یہ بیان کرتی ہیں' ہم پر ایسا مہینہ بھی آجاتا تھا۔ جس میں ہم کھانا پکانے کیلئے آگ نہیں جلاتے تھے۔ صرف کھجوریں یا پانی ہوتا تھا۔ البتہ کبھی تھوڑا سا گوشت (کسی کے گھر) سے آجاتا تھا۔

226-وَعَنْهَا قَالَتْ مَاشَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلَّا وَاَحَدُ هُمَا تَمْرٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ نے کبھی لگاتار دو دن گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ دونوں میں سے کسی ایک دن صرف کھجور پر گزارہ ہوتا تھا۔

227-وَعَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال تک ہم نے کبھی بھی دو سیاہ چیزیں (یعنی کھجور اور پانی) سیر ہو کر نہیں کھائے۔

228-وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَلَسْتُمْ فِيْ طَعَامٍ وَّشَرَابٍ مَاشِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ

223– اخرجه البخاري في صحيحه 569/9' الحديث رقم 5445' ومسلم في 1618/3 الحديث رقم 155-2047 وابو داؤد في السنن 208/4 الحديث رقم 3876 واحمد في المسند 181/1

224–اخرجه مسلم في صحيحه 1619/3' الحديث رقم 156-2048 واحمد في المسند 6-105

225–اخرجه البخاري في صحيحه 282/11' الحديث رقم 6458' ومسلم في 2282/4 الحديث رقم (28-2972) والترمذي في السنن 556/4' الحديث رقم 2471 وابن ماجه في 1388/2 الحديث رقم 4144' واحمد في المسند 108/6

226–اخرجه البخاري في صحيحه 282/11' الحديث رقم 6455' وابن ماجه في السنن 1110/2' الحديث رقم 3344' واحمد في المسند 156/6

227–اخرجه البخاري في صحيحه 527.9 الحديث رقم 5383' ومسلم في 2284/4' الحديث رقم 31-2975 واحمد في المسند 156/6

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَايَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَايَمْلَأُ بَطْنَهُ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' کیا تم لوگوں کے پاس اپنی پسند کے مطابق کھانے پینے کا سامان نہیں ہے۔ میں نے تمہارے نبی کو دیکھا ہے کہ آپ کے پاس اتنی پرانی کھجوریں بھی نہیں ہوتی تھیں جن کے ذریعے آپ اپنا پیٹ بھر لیتے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

229- وَعَنْ اَبِىْ اَيُّوْبَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِىَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهٖ اِلَىَّ وَاِنَّهٗ بَعَثَ اِلَىَّ يَوْمًا بِقَصْعَةٍ لَّمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهٗ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ اَكْرَهُهٗ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ فَاِنِّىْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانے کی کوئی چیز پیش کی جاتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا لیتے اور بچی ہوئی چیز میری طرف بھیج دیتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے میری طرف ایسا پیالہ بھیجا جس میں سے کچھ نہیں کھایا گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس میں لہسن موجود تھا۔ میں نے آپ سے دریافت کیا' کیا یہ حرام ہے آپ نے فرمایا: نہیں لیکن میں اسے ناپسند کرتا ہوں اس کی بدبو کی وجہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے کیونکہ آپ اسے ناپسند کرتے ہیں اس لئے میں بھی اسے ناپسند کرتا ہوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

230- وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْبَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا اَوْقَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا اَوْلِيَقْعُدْ فِىْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِىَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضِرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ كُلْ فَاِنِّىْ اُنَاجِىْ مَنْ لَا تُنَاجِىْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص لہسن یا پیاز کھا لے۔ (راوی کو شک ہے) وہ ہماری مسجد سے الگ رہے۔ یا شاید یہ الفاظ ہیں وہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ہنڈیا پیش کی گئی اس میں کچھ سبزیاں تھیں آپ کو ان کی بو آئی تو آپ نے فرمایا: انہیں ان لوگوں کے (یعنی آپ کے اصحاب کے) کردو پھر آپ نے فرمایا: میں اس (فرشتے) سے بات کرتا ہوں جس کے ساتھ تم بات نہیں کرتے۔

231- وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ

228- اخرجه مسلم فى صحيحه 2284/4 الحديث رقم 34-2977 والترمذى فى السنن 506/4 الحديث رقم 2372 وابن ماجه فى 1388/2 الحديث رقم 4146 واحمد فى المسند 268/4

229- اخرجه مسلم فى صحيحه 1633/3 الحديث رقم 170-2053 والترمذى فى السنن 230/4 الحديث رقم 1807 واحمد فى المسند 103/5

230- اخرجه البخارى فى صحيحه 339/2 الحديث رقم 855 ومسلم يف 394/1 الحديث رقم 73-564 وابو داؤد فى السنن 170/4 الحديث رقم 3822 والترمذى فى 229/4 الحديث رقم 1806

231- اخرجه البخارى فى صحيحه 345/4 الحديث رقم 2128 وابن ماجه فى السنن

لَكُمْ فِيهِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اپنے اناج کو ماپ لیا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

232-وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رُفِعَ مَائِدَتُهٗ قَالَ الْحَمْدُلِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخوان جب اٹھا دیا جاتا تو آپ یہ دعا کیا کرتے تھے۔''ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے مخصوص ہے جو بے شمار ہو جو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو اور اسے رخصت نہ کیا گیا ہو اور ہمارا پروردگار اس سے بے نیازی اختیار نہ کرے''۔اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

233-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهٗ عَلَيْهَا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے راضی ہوتا ہے کہ جب وہ کوئی چیز کھائے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے اور کوئی چیز پیے تو اس پر اللہ کی حمد بیان کرے۔اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

234-وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَيْ عَآئِشَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ وَّخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْ بَابِ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى ۔

☆☆ (خطیب تبریزی فرماتے ہیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول دو روایات ہم عنقریب ذکر کریں گے۔''آلِ محمد نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا'' اور ''نبی اکرم دنیا سے تشریف لے گئے'' اگر اللہ نے چاہا تو ہم یہ ''فقراء کی فضیلت'' کے باب میں نقل کریں گے۔

751/2 الحدیث رقم 2232' واحمد فی المسند 131/4

232-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 850/9' الحدیث رقم 5358' وابو داؤد فی السنن 186/2 الحدیث رقم 3849' والترمذی فی 473/5 الحدیث رقم 3456 وابن ماجہ فی 1092/2 الحدیث رقم 3284

233- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2095/3' الحدیث رقم 89-2734

بَابُ الضِّيَافَةِ

مہمان نوازی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

235-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَفِىْ رِوَايَةٍ بَدَلَ الْجَارِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے پڑوسی کو اذیت نہیں پہنچانی چاہئے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اچھی بات کہنی چاہئے۔ ورنہ خاموش رہنا چاہئے۔ ایک روایت میں پڑوسی کی جگہ یہ الفاظ ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے رشتے داری کے حقوق کا خیال رکھنا چاہئے۔

236-وَعَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ نِ الْكَعْبِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّالضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِىَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت افزائی کرنی چاہئے۔ ایک دن اور ایک رات اہتمام کے ساتھ کھانا کھلایا جائے۔ تین دن تک مہمان نوازی ہو اور اس کے بعد جو ہوگا وہ صدقہ ہوگا اور مہمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اس میزبان کے ہاں زیادہ قیام کرے۔ یہاں تک کہ اسے حرج میں مبتلا کر دے۔

237-وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُوْنَنَا

235- اخرجه البخاري في صحيحه 445/10' الحديث رقم 6018' ومسلم في 68/1 الحديث رقم 75-47 والترمذي في السنن 569/4 الحديث رقم 2500' واحمد في المسند 267/2

236- اخرجه البخاري في صحيحه (445/10)' الحديث رقم 6019' ومسلم في 1353/3 الحديث رقم 48/15 وابو داؤد في السنن 127/4 الحديث رقم 3748 والترمذي في 304/4 الحديث رقم 1967' وابن ماجه في 1212/2' الحديث رقم 36750 والدارمي في 134/2 الحديث رقم 2035' ومالك في الموطا 929/2' الحديث رقم 22'من كتاب الادب واحمد في المسند 385/6

فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی آپ ہمیں کہیں بھیجتے ہیں۔ ہم کسی ایسی قوم کے ہاں پڑاؤ کرتے ہیں جو ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا اگر تم کسی ایسی قوم میں پڑاؤ کرو پھر وہ لوگ تمہارے لئے وہی ہدایت کریں جو کسی مہمان کے لئے مناسب ہوتی ہے تو اسے قبول کرلو اور وہ اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق حاصل کرو۔ جو ان کے لئے مناسب ہو۔

238–وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوْتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ الْجُوْعُ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَخْرَجَنِي الَّذِيْ اَخْرَجَكُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰى رَجُلاً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِيْ بَيْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَّاَهْلاً فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَآءِ اِذْ جَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِّنِّيْ قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَآءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيْهِ بُسْرٌ وَّتَمْرٌ وَّرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيْمِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيْمُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ بَابِ الْوَلِيْمَةِ ۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک دن (راوی کو شک ہے یا) رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم اس وقت اپنے گھر سے باہر کیوں آئے ہو۔ ان دونوں نے عرض کی بھوک کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جس وجہ سے تم باہر آئے ہو میں بھی اسی وجہ سے باہر آیا ہوں چلو اٹھو! یہ حضرات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک انصاری صحابی کے گھر آئے۔ وہ صاحب اپنے گھر میں موجود نہیں تھے۔ جب ان کی اہلیہ

237–اخرجه البخاری فی صحیحه **107/5** الحدیث رقم **2461**' ومسلم فی **1353** الحدیث رقم **1727-17** وابو داؤد فی السنن **130/4** الحدیث رقم **3752** والترمذی فی **25/4** الحدیث رقم **1589**' وابن ماجه فی **1212/2**' الحدیث رقم **3676** واحمد فی المسند **149/4**

238–اخرجه مسلم فی صحیحه **1609/3**' الحدیث رقم (**2038-140**) وابن ماجه فی السنن **1062/2**' الحدیث رقم **3181**

239/1– اخرجه البخاری فی صحیحه **276/10**' الحدیث رقم **5813**' ومسلم فی صحیحه **1648/3**' الحدیث رقم **2079-32** وابو داؤد فی السنن **331/4** الحدیث رقم **4060** والترمذی فی **219/4** الحدیث رقم **1787**' والنسائی فی **203/8**' الحدیث رقم **3515**' احمد فی المسند **134/3**

نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا تو خوش آمدید کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا فلاں کہاں ہے؟ وہ بولی: وہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں۔اس دوران وہ انصاری بھی آ گئے۔انہوں نے نبی کرم ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھیوں کو دیکھ کر کہا۔ ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے ہے۔ آج مجھ سے زیادہ معزز مہمان اور کسی کے نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں' پھر وہ شخص چلا گیا اور ایک انگوروں کا خوشہ لے آیا۔ جس میں تازہ اور باسی کھجوریں تھیں۔ وہ بولا آپ اسے کھانا شروع کیجئے پھر اس نے چھری پکڑی نبی اکرم نے اسے فرمایا دودھ دینے والی بکری کو ذبح کرنے سے بچنا اس شخص نے ان حضرات کیلئے بکری ذبح کی۔ ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور اس خوشے میں سے بھی کھایا اور بعد میں پانی بھی پیا۔ یہ حضرات سیر ہو گئے اور سیراب ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں تم سے ضرور سوال کیا جائے گا۔ بھوک نے تمہیں تمہارے گھر سے نکلنے پر مجبور کیا اور تم اس وقت تک گھر واپس نہیں گئے جب تک تمہیں یہ نعمتیں نصیب نہیں ہوئیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ بات منقول ہے کہ اس آدمی کا تعلق انصار سے تھا۔

كِتَابُ اللِّبَاسِ

لباس کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ — پہلی فصل

239-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے پسندیدہ لباس دھاری دار یمنی چادر تھی۔

239/2-وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایسا رومی جبہ زیب تن کیا ہے جس کی آستین تنگ تھی۔

240-وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَّاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَيْنِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے سامنے ایک چادر نکال کر دکھائی جس میں

239/2-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 473/1' الحدیث رقم 363' ومسلم فی 229/1' الحدیث رقم 77-274' والترمذی فی السنن 210/4' الحدیث رقم 1768' واحمد فی المسند 255/4

240-اخرجہ البخاری فی 212/6' الحدیث رقم 3108' ومسلم فی 1648/3' الحدیث رقم 34-2080' والترمذی فی السنن 196/4' الحدیث رقم 1733' واحمد فی المسند 32/6

پیوند لگے ہوئے تھے اور تہبند نکال کر دکھایا تھا جو موٹا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان دو کپڑوں میں قبض ہوئی تھی۔

241-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِرَاشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيْفٌ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس بستر پر سویا کرتے تھے وہ چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (متفق علیہ)

242-وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ وِسَادُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ تکیہ جس سے آپ ٹیک لگایا کرتے تھے چمڑے سے بنا ہوا تھا۔ اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

243-وَعَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوْسٌ فِىْ بَيْتِنَا فِىْ حَرِّ الظَّهِيْرَةِ قَالَ قَائِلٌ لِاَبِىْ بَكْرٍ هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلاً مُتَقَنِّعًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں' ایک دن میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی گرم دوپہر کا وقت تھا ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لا رہے ہیں آپ نے اپنی چادر سے سر ڈھانپا ہوا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

244-وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِاِمْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک بستر آدمی کے لئے ہوتا ہے اور ایک اس کی بیوی کے لئے ہوتا ہے اور ایک اس کے مہمان کے لئے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

241-اخرجه البخاری فی صحیحه 282/11' الحدیث رقم 6456' ومسلم فی 1650/3' الحدیث رقم 38-2082' وابو داؤد السنن 381/4' الحدیث رقم 4147' وابن ماجه فی 1390/2' الحدیث رقم 4151' واحمد فی المسند 207/6

242-اخرجه مسلم فی صحیحه 1650/3' الحدیث رقم 37-2082 وابو داؤد فی السنن 381/4 الحدیث رقم 4146' والترذمی فی 555/4 الحدیث رقم 2469

243-اخرجه البخاری فی صحیحه 273/10' الحدیث رقم 5807' وابو داؤد فی السنن 343/4 الحدیث رقم 4083' واحمد فی المسند 198/6

244-اخرجه مسلم فی صحیحه 1651/3' الدیث رقم 41-2084' وابو داؤد السنن 279/4' الحدیث رقم 4142' والنسائی فی 135/6' الحدیث رقم 3385' واحمد فی 293/3

245-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهٗ بَطَرًا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔ جو تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو لٹکاتے ہوئے چلے گا۔

246-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص تکبر کے طور پر اپنے کپڑے گھسیٹتے ہوئے چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا۔

247-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِی الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ ایک شخص تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چل رہا تھا تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا رہے گا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

248-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ٹخنوں سے نیچے جو تہبند ہوگا وہ جہنم میں ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

249-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهٖ اَوْيَمْشِیْ

245-اخرجه البخاری فی صحیحه 257/10' الحدیث رقم 5788' ومسلم 1653/3' الحدیث رقم 48-2087 وابن ماجه فی 1182/2' الحدیث رقم 3571' ومالك فی المؤطا 913/2' الحدیث رقم 11ن کتاب اللباس' واحمد فی المسند 100/2

246-اخرجه البخاری فی صحیحه 254/10' الحدیث رقم 5784' ومسلم فی 1652/3' الحدیث رقم 44-2058 وابو داؤد فی السنن 345/4 الحدیث رقم 30450' والنسائی فی 206/8 الحدیث رقم 5328' وابن ماجه فی 1181/2' الحدیث رقم 3569' ومالك فی المؤطا 914/2' الحدیث رقم 11من کتاب اللباس' واحمد فی المسند 100/2

247-اخرجه البخاری فی صحیحه 515/6' الحدیث رقم 3485' والنسائی فی 206/8 الحدیث رقم 5326' واحمد فی والمسند 66/2

248-اخرجه البخاری فی صحیحه 256/10' الحدیث رقم 5787' والنسائی فی 207/8 الحدیثر قم 5330'وابن ماجه فی 1183/2' الحدیث رقم 3573' واحمد فی المسند 461/2

249-اخرجه مسلم فی صحیحه 1661/3' الحدیث رقم (70-2099) ومالك فی المؤطا 922/2' الحدیث رقم 5 من کتاب صفة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واحمد فی المسند 292/3

فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ وَّاَنْ یَّشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْیَحْتَبِیَ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ کَاشِفاً عَنْ فَرْجِهٖ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع کیا ہے اور ایک جوتا پہن کر چلنے سے منع کیا ہے اور اشتمال صماء (کے طور پر کپڑا اوڑھنے) اور ایک شخص کے کپڑے کو اس طرح لپیٹنے کہ اس کی شرم گاہ بے پردہ ہو سے منع کیا ہے اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

250–وَعَنْ عُمَرَوَ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَابْنِ الزُّبَیْرِ وَاَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْهُ فِی الْاٰخِرَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہن سکے گا۔

251–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یَلْبَسُ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دنیا میں ریشمی لباس وہ مرد پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

252–وَعَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْرَبَ فِیْ اٰنِیَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَاَنْ نَاْکُلَ فِیْهَا وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَاَنْ نَجْلِسَ عَلَیْهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ حضرت ابن حجر بیان کرتے ہیں' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم چاندی یا سونے کے برتن میں کچھ پی لیں یا اس میں کچھ کھائیں اور حریر یا دیباج پہنے یا اس پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔ (متفق علیہ)

253–وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اُهْدِیَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِیَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَیَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِیْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَیْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَیْكَ لِتَشَقِّقَهَا

250–اخرجه البخاری فی صحیحه **283/10** الحدیث رقم **5832** عن و انس **5833** عن ابن الزبیر و **5834** عن عمر و مسلم فی **1645/3** الحدیث رقم **2073-21** عن و انس وفی **1631/3** الحدیث رقم **2069-11** عن عمر' وفی **1646/3** الحدیث رقم **2074-22** عن ابی امامة وابن ماجه عن انس فی السنن **1187/2** الحدیث رقم **3588**' واحمد فی المسند **5/4** عن ابن الزبیر۔

251–اخرجه البخاری فی صحیحه **285/10** الحدیث رقم **5835** و مسلم فی **1639/3** الحدیث رقم **2068-7** وابو داؤد فی السنن **149/1** الحدیث رقم **1076**

252–اخرجه البخاری فی صحیحه **291/10** الحدیث رقم **5837**' ومسلم فی **1637/3** الحدیث رقم **2067/4**' وابو داؤد فی السنن **112/4** الحدیث رقم **3737**' والترمذی فی **264/4** الحدیث رقم **1878**' وابن ماجه فی **1130/2** الحدیث رقم **3414**' واحمد فی المسند **397/5**

253–اخرجه البخاری فی صحیحه **229/5** الحدیث رقم **2614**' ومسلم فی **1644/3** الحدیث رقم **2071-107**' والنسائی فی **197/8** الحدیث رقم **5298**' وابن ماجه فی **1189/2** الحدیث رقم **3596**

خُمُرًا بَيْنَ النِّسَآءِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی چادر تحفے کے طور پر پیش کی گئی۔ آپ نے وہ مجھے بھجوا دی میں نے اسے پہنا تو مجھے آپ کے چہرے پر غضب کے اثرات محسوس ہوئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ تمہیں اس لئے نہیں بھیجی تھی کہ تم اسے پہن لو میں نے یہ تمہیں اس لئے بھیجی تھی۔ تاکہ تم اسے کاٹ کر خواتین کی چادریں بنالو۔ (متفق علیہ)

254–وَعَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةَ وَضَمَّهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْثَلٰثٍ اَوْاَرْبَعٍ ۔

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔ البتہ اس کی اجازت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے بتایا تھا۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمر نے ''جابیہ'' کے مقام پر خطبہ دیتے ہوئے یہ بات بیان کی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین یا چار انگلی (جتنی پٹی) سے زیادہ ریشم پہننے سے منع کیا ہے۔

255–وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طِيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَّهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَّفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ عِنْدَ عَآئِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهَا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے' ایک مرتبہ انہوں نے اپنا ایک طیلسی کی کسروانی جبہ نکالا۔ جس کے دونوں کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا اور وہ دیباج میں لپٹا ہوا تھا انہوں نے بتایا: یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا اور جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہو گیا تو یہ میرے پاس آ گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے۔ ہم بیماروں کو (شفا دینے کیلئے) اسے دھویا کرتے تھے اور اس کے وسیلے سے شفا حاصل کرتے تھے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

256–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ

254– اخرجه البخاری فی صحیحه 283/10' الحدیث رقم 5829' ومسلم فی 1642' الحدیث رقم 12-2069

254/2– اخرجه مسلم فی صحیحه 1643/3' الحدیث رقم 15-2069' وابو داؤد فی السنن 3021/4 الحدیث رقم 4042' والترمذی فی 190/4 الحدیث رقم 1721

255– اخرجه مسلم فی صحیحه 1641/3' الحدیث رقم 10-2069' وابو داؤد فی 328/4 الحدیث رقم 4054

عَنْهُ فِیْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ لِحِکَّةٍ بِهِمَا (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّهُمَا شَکَوَا الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِیْ قُمُصِ الْحَرِیْرِ ۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت دی تھی کیونکہ ان دونوں حضرات کو خارش تھی۔ مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ان دونوں حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ریشمی قمیض پہننے کی ہدایت کی۔

257-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَفِیْ رِوَایَةٍ قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَآئِشَةَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ فِیْ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَیْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مجھے دو معصفر کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: یہ کفار کا لباس ہے تم اسے نہ پہنو۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے عرض کی' میں انہیں دھو لیتا ہوں آپ نے فرمایا: نہیں! تم انہیں جلا دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) ہم عنقریت ''اہل بیت نبی کے مناقب'' کے باب میں سیّدہ عائشہ سے منقول یہ حدیث ذکر کریں گے: ایک دن نبی اکرم تشریف لائے۔

كِتَابُ الْاٰدَابِ بَابُ السَّلَامِ

کتاب آداب کا بیان' باب سلام کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

258-وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰی اُولٰٓئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِّنَ الْمَلٰٓئِکَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا یُحَیُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِیَّتُكَ وَتَحِیَّةُ ذُرِّیَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَکُلُّ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰی صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا وَلَمْ یَزَلْ

256-اخرجه البخاری فی صحیحه 295/10' الحدیث رقم 5839 ' ومسلم فی 1646/3' الحدیث رقم 25-2076 وابو داؤد فی السنن 329/4' الحدیث رقم 4056' والترمذی فی 190/4' الحدیث رقم 1722' والنسائی فی 202/8 الحدیث رقم 5310' وابن ماجه فی 1188/2' الحدیث رقم 3592' واحمد فی المسند 122/3

257-اخرجه مسلم فی صحیحه 164/3' الحدیث رقم 27-2077 والنسائی فی السنن 203/8' الحدیث رقم 5316' واحمد یف المسند 162/2

258-اخرجه البخاری فی صحیحه 3/11' الحدیث رقم 6227' ومسلم فی /2183 الحدیث رقم 28-2841 واحمد فی المسند 315/2

الْخَلْقُ يَنقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مخصوص صورت (حجم) کے مطابق پیدا کیا۔ ان کا قد ساٹھ بالشت تھا جب اللہ تعالیٰ نے انہیں پیدا کر دیا تو فرمایا جاؤ اور اس گروہ کو سلام کرو۔ وہ فرشتوں کا گروہ تھا جو بیٹھا ہوا تھا اور جو وہ تمہیں جواب دیں گے اسے غور سے سننا یہ تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے سلام کرنے کا طریقہ ہوگا۔ حضرت آدم علیہ السلام گئے اور بولے السلام علیکم انہوں نے جواب دیا: السلام علیک ورحمۃ اللہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے ہیں جو بھی شخص جنت میں داخل ہوگا۔ وہ حضرت آدم علیہ السلام کی مانند ہوگا۔ یعنی اس کا قد ساٹھ بالشت ہوگا۔ ان کے بعد مخلوق (یعنی انسانوں) کے قدوں میں کمی آتی رہی یہاں تک کہ اب یہ وقت آ گیا۔

259-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرِئُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا اسلام (یعنی اسلامی عادت) زیادہ بہتر ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا کھانا کھلانا اور تمہارا ہر واقف اور ناواقف کو سلام کرنا۔

260-وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ فِى الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِىْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ صَاحِبُ الْجَامِعِ (بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار ہو تو یہ اس کی عیادت کرے۔ جب وہ فوت ہو جائے تو یہ اس کے جنازے میں شریک ہو۔ وہ اس کی دعوت کرے تو یہ اس کی دعوت قبول کرے۔ جب یہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے۔ جب وہ چھینکے تو یہ اسے جواب دے اور اس کی موجودگی یا غیر موجودگی میں اس کے لئے خیر خواہی کرے۔

خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں' یہ حدیث مجھے صحیحین میں نہیں ملی اور نہ ہی حمیدی کی کتاب میں ملی ہے۔ البتہ ''جامع''

259-اخرجه البخاری فی صحیحه 21/11' الحدیث رقم 6236 ومسلم فی 65/1 الحدیث رقم 63-39 وابو داؤد فی السنن 379/5 الحدیث رقم 5194' والنسائی فی 107/8 الحدیث رقم 5000' وابن ماجه فی 1083/2' الحدیث رقم 3253' واحمد فی المسند 169/2

260-اخرجه مسلم بلفظ "حق المسلم علی المسلم ست" فی صحیحه 1705/4 الحدیث رقم 5-2162واخرجه البخاری فی صحیحه بلفظ "حق المسلم لعی المسلم خمس" فی 112/3' الحدیث رقم 1240 واخرجه مسلم فی المصدر السابق الحدیث رقم 2162-4واخرجه النسائی فی السنن واللفظ له 53/4 الحدیث رقم 1938 والدارمی فی 357/2الحدیث رقم 2633واحمد فی المسند 68/2

کے مرتب نے اسے نسائی کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

261-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْ وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تُحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک کامل مومن نہ ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہاری اس چیز کی طرف رہنمائی نہ کروں؟ جب تم اسے کرلو گے تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے۔ آپس میں سلام کو پھیلا دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

262-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ ان سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' سوار شخص' پیدل کو سلام کرے اور پیدل چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔ (متفق علیہ)

263-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چھوٹا شخص بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

264-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

261-اخرجه مسلم فی صحیحه 74/1 الحدیث رقم 93-54 وابو داؤد فی السنن 378/10 الحدیث رقم 5193' والترمذی فی 50/5 الحدیث رقم 2866' وابن ماجه فی 1217/2 الحدیث رقم 3692

262-اخرجه البخاری فی صحیحه 15/11' الحدیث رقم 6232 ومسلم فی 1703/4 الحدیث رقم 1-2160' وابو داؤد فی السنن 381/5 الحدیث رقم 5199 والترمذی فی 58/5 الحدیث رقم 3703 والدارمی فی 357/2' الحدیث رقم 2634 ومالک فی الموطا 959/2 الحدیث رقم من باب العمل فی السلام

263-اخرجه البخاری فی صحیحه 14/11' الحدیث رقم 6231 وابو داؤد فی السنن 380/5' الحدیث رقم 5198' والترمذی فی 59/5' الحدیث رقم 2704' واحمد فی المسند 314/2

264-اخرجه البخاری فی صحیحه 32/11' الحدیث رقم 6237' ومسلم فی 1708/4 الحدیث رقم 15-2168 وابو داؤد فی السنن 382/5 الحدیث رقم 5202' والترمذی 58/5 الحدیث رقم 2696' وابن ماجه فی 1220/2' الحدیث رقم 3700' والدارمی 358/2' الحدیث رقم 2636

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ چند بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

265-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَبْدَؤُ الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی اور عیسائی کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو۔ جب تم ان میں سے کسی ایک کے ساتھ راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے پر جانے پر مجبور کرو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

266-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّمَا يَقُوْلُ اَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب یہودی تمہیں سلام کرتے ہوئے کہے ''السَّامُ عليك'' (تمہیں موت آئے) تو تم جواب میں وَعَلَيْكَ (تمہیں بھی آئے) کہہ دو۔

267-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتٰبِ فَقُوْلُوْا وَعَلَيْكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم (جواب میں) ''وعلیکم'' کہہ دو۔ (متفق علیہ)

268-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَهْطٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ يَاعَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قُلْتُ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَاوَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ

265-اخرجه مسلم فی 1707/4' الحدیث رقم 13-2167' وابو داؤد فی السنن 283/5' الحدیث رقم 5205' والترمذی فی 57/5' الحدیث رقم 2700' واحمد یف المسند 266/2

266-اخرجه البخاری فی صحیحه 42/11 الحدیث رقم 6257ومسلم فی 1706/4' الحدیث رقم 8-2164 وابو داؤد فی السنن 384/5 الحدیث رقم 5206 والدارمی فی 358/2' الحدیث رقم 2635 ومالك فی المؤطا 960/2' الحدیث رقم 3من باب العمل فی السلام' واحمد فی المسند 9/2

267-اخرجه البخاری فی صحیحه 42/11' الحدیث رقم 6258' ومسلم فی 1705/4 الحدیث رقم 6-2163وابو داؤد فی السنن 385/5 والحدیث رقم 5207وابن ماجه فی 1219/2الحدیث رقم 3697' واحمد فی المسند 99/3

268-اخرجه البخاری فی صحیحه 199/11' الحدیث رقم 6401 وفی 452/10' الحدیث رقم 6030' ومسلم فی صحیحه 1706/4 الحدیث رقم 10-2165 والترمذی فی السنن 57/5الحدیث رقم 2701' وابن ماجه فی 1219/2' الحدیث رقم 3689' الشطر الثانی والاوّل فی 1219/2 الحدیث رقم 3698' والدارمی فی 416/2' الحدیث رقم 2794' واحمدفی المسند 37/6

قَالَتْ اِنَّ الْيَهُوْدَ اَتَوُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُو السَّامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَآئِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَاِيَّاكِ وَالْعُنْفَ الْفُحْشَ قَالَتْ اَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ اَوَلَمْ تَسْمَعِيْ مَاقُلْتُ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِيْ فِيْهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ لَاتَكُوْنِيْ فَاحِشَةً فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک مرتبہ کچھ یہودیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر آ کر انہوں نے السّام علیکم کہا۔ میں نے کہا علیکم السّام۔ واللعنۃ (بلکہ تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور وہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کی' کیا آپ نے غور نہیں فرمایا۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی جواب میں "علیکم" کہا ہے۔ ایک روایت میں علیکم کا لفظ منقول ہے۔ اس میں واؤ کا ذکر نہیں ہے۔ بخاری کی ایک روایت میں ہے: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: السّام علیك نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وعلیکم (اور تمہیں بھی موت آئے) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں تمہیں موت آئے اور اللہ تعالیٰ تم پر لعنت کرے اور تم پر غضبناک ہو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرو اے عائشہ تم نرمی اختیار کرو اور بدزبانی اور سختی سے بچو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا آپ نے سُنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا میں نے کیا کہا ہے۔ میں نے انہیں جواب دے دیا ہے ان کے بارے میں میری دعا قبول ہوگی اور میرے بارے میں ان کی دعا قبول نہیں ہوگی۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم بدزبانی کا مظاہرہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ بدزبانی اور بدکلامی کو پسند نہیں کرتا۔

269- وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور کچھ مشرکین جو بتوں کے پجاری تھے اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے انہیں سلام کیا۔ (متفق علیہ)

270- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيْقَ حَقَّهُ قَالُوْا وَمَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ

269- اخرجه البخاري في صحيحه 38/11' الحديث رقم 6254' ومسلم في 1422/3' الحديث رقم 116-1798' والترمذي في السنن 58/5 الحديث رقم 2702 واحمد في المسند 203/5

270- اخرجه البخاري في صحيحه 8/11' الحديث رقم 6229' ومسلم في 1675/3 الحديث رقم 114-2121 وابو داؤد في السنن 160/5 الحديث رقم 4815' واحمد في المسند 47/3

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' راستوں میں بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا وہاں بیٹھے بغیر گزارا نہیں ہے ہم وہاں بیٹھ کر بات چیت کر لیتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھنے پر اصرار کرتے ہو تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کی اس کا حق کیا ہے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نگاہ جھکا کر رکھنا۔ تکلیف دہ چیز کو ہٹانا اور سلام کا جواب دینا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (متفق علیہ)

271- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَ اِرْشَادُ السَّبِيْلِ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَعَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی واقعے کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ نے راستے کی رہنمائی کرنے کے بارے میں بھی ارشاد فرمایا: اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کے بعد اسی طرح نقل کیا ہے۔

272- وَعَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ (رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا فِي الصَّحِيْحَيْنِ

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو اسی واقعے کے بارے میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ پریشان حال شخص کی مدد کرو اور گمشدہ شخص کی رہنمائی کرو۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کے بعد نقل کیا ہے۔ تاہم میں نے یہ دونوں احادیث صحیحین میں نہیں پائی ہیں۔

بَابُ الْاِسْتِيْذَانِ

باب: اجازت مانگنا

273- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَتَانَا اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ اٰتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَامَنَعَكَ اَنْ تَاْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّيْ اَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلٰثًا فَلَمْ

271- اخرجه ابو داؤد في السنن 160/5' الحديث رقم 4816

272- اخرجه ابو داؤد في السنن 160/5' الحديث رقم 4817

273- اخرجه البخاري في صحيحه 26/11' الحديث رقم 6245' ومسلم في 1694/3' الحديث رقم 2153' وابو داؤد في السنن 371/5' الحديث رقم 5181' والترمذي في السنن 51/5' الحديث رقم 2690' وابن ماجه في 1221/2' الحديث رقم 3706' والدارمي في 355/2' الحديث رقم 2629' ومالك في الموطا 963/2' الحديث رقم 3 من باب الاستئذان' واحمد في المسند 403/4

يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلٰى عُمَرَ فَشَهِدْتُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ میں ان کے ہاں آیا جب ان کے دروازے پر پہنچا تو میں نے تین مرتبہ سلام کیا۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں واپس آ گیا۔ بعد میں انہوں نے دریافت کیا: تم ہمارے ہاں اندر کیوں نہیں آئے۔ میں نے جواب دیا: میں آیا تھا اور میں نے آپ کے دروازے پر تین مرتبہ سلام کیا لیکن آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا تو میں واپس آ گیا۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ ارشاد فرمایا تھا: جب کوئی شخص تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ ملے تو اسے واپس چلے جانا چاہیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر کوئی گواہی لاؤ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں (اُن) یعنی (حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) کے ساتھ اٹھ کے گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے گواہی دی۔

274- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ تُرْفَعَ الْحِجَابَ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِيْ حَتّٰى اَنْهَاكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میرے ہاں آنے کیلئے تمہارے لیے اجازت یہی ہے کہ پردہ اٹھا ہوا ہو۔ اور تم میری پوشیدہ گفتگو بھی سن سکتے ہو۔ جب تک کہ میں تمہیں اس سے منع کر دوں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

275- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَيْنٍ كَانَ عَلٰى اَبِيْ فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا كَاَنَّهٗ كَرِهَهَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اس قرض کے سلسلے میں جو میرے والد کے ذمے واجب الادا تھا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دروازے کو کھٹکھٹایا آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ تو میں نے کہا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں ہوں، میں ہوں گویا آپ نے اس بات کو ناپسند کیا۔ (متفق علیہ)

276- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ فَقَالَ اَبَا هِرٍّ اَلْحَقْ بِاَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَيَّ فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا (رَوَاهُ

274- اخرجه مسلم فی صحیحه 1700/4 الحدیث رقم 2169' وابن ماجه فی السنن 1221/2 الحدیث رقم 3709' واحمد فی المسند 398/1

275- اخرجه البخاری فی صحیحه 35/11 الحدیث رقم 6250' ومسلم فی 1697/3 الحدیث رقم 2155' وابو داؤد فی السنن 374/5 الحدیث رقم 5187' والترمذی فی 62/5 الحدیث رقم 2711 والدارمی فی 356/2' الحدیث رقم 2630

276- اخرجه البخاری فی صحیحه 31/11' الحدیث رقم 6246

الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ (ایک گھر میں داخل ہوا) آپ نے وہاں ایک دودھ کا پیالہ پایا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ میں ان کے پاس آیا میں نے انہیں دعوت دی وہ تمام حضرات آئے انہوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دی تو وہ اندر آ گئے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْمُصَافَحَةِ وَالْمُعَانَقَةِ

مصافحہ اور معانقہ کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل اوّل

277–وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کیا اللہ کے رسول کے اصحاب کے درمیان مصافحہ کا رواج تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا ہے۔

278–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِنْدَهُ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ الْاَقْرَعُ اِنَّ لِیْ عَشَرَةً مِّنَ الْوَلَدِ مَاقَبَّلْتُ مِنْهُمْ اَحَدًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَنْ لَّا يَرْحَمُ لَايُرْحَمُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَثَمَّ لُكَعُ فِیْ بَابِ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ ذُكِرَ حَدِيْثُ اُمِّ هَانِیءٍ فِیْ بَابِ الْاَمَانِ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو بوسہ دیا اُس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس موجود تھا۔ وہ بولا: میرے دس بیٹے ہیں۔ میں نے کبھی کسی ایک کو بھی بوسہ نہیں دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھا اور پھر ارشاد فرمایا جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (خطیب تبریزی کہتے ہیں) اگر اللہ نے چاہا تو ہم اہل بیت کے مناقب کے باب میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ایک حدیث ذکر کریں گے (نبی اکرم

277–اخرجه البخاری فی صحیحه 49/11' الحدیث رقم 6263' والترمذی فی 71/5 الحدیث رقم 2728

278–اخرجه البخاری فی صحیحه 326/10' الحدیث رقم 5997' ومسلم فی 1808/4' الحدیث رقم 2318' وابو داؤد فی السنن 391/50' الحدیث رقم 5218' والترمذی فی 260/4' الحدیث رقم 1911' واحمد فی المسند 241/2

نے فرمایا) چھوٹا بچہ یہاں ہے؟ اور سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے منقول ایک حدیث کو ''امان'' کے باب میں نقل کی گئی ہے۔

279- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهٗ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُهٗ عُرْيَانًا قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ فَاعْتَنَقَهٗ وَقَبَّلَهٗ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

☆☆ حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ جب حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے گھر میں موجود تھے حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے ہاں آئے۔ انہوں نے دروازے پر دستک دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کیلئے (اوپری جسم پر) کچھ پہنے بغیر ان کی طرف بڑھے آپ اپنی تہبند کو کھینچتے ہوئے جا رہے تھے۔ اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے اور اس کے بعد کبھی (اوپری جسم) پر کچھ پہنے بغیر (کسی سے ملتے ہوئے) نہیں دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں گلے لگایا اور انہیں بوسہ دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْقِيَامِ

باب کھڑے ہونا

280- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ وَكَانَ قَرِيْبًا مِّنْهُ فَجَاءَ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَمَضَى الْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ فِيْ بَابِ حُكْمِ الْاُسَرَاءِ

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب بنوقریظہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث تسلیم کیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا اس وقت وہ قریب ہی موجود تھے۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہو کر آئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے کہا۔ اپنے سردار کے احترام میں کھڑے ہو جاؤ! (خطیب تبریزی فرماتے ہیں) قیدیوں کے حکم کے باب میں یہ حدیث مفصل طور پر منقول ہے۔

281- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَ تَوَسَّعُوْا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

279- اخرجه الترمذی فی السنن 72/5 الحدیث رقم 2732

280- اخرجه البخاری فی صحیحه 411/7 الحدیث رقم 3121' ومسلم فی 1388/3 الحدیث رقم 1768' وابو داؤد فی السنن 390/5 الحدیث رقم 5215' واحمد فی المسند 71/3

281- اخرجه البخاری فی صحیحه 62/11 الحدیث رقم 6269' ومسلم فی 1714/4 الحدیث رقم 2177' والترمذی فی السنن 52/5 الحدیث رقم 2749' والدارمی فی 366/2 الحدیث رقم 2653' واحمد فی المسند 17/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے بلکہ فراخی اور وسعت اختیار کرو۔ (متفق علیہ)

282- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے۔ جب وہ واپس آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہوگا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ وَالنَّوْمِ وَالْمَشْیِ

باب بیٹھنا، سونا اور چلنا

283- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِیًا بِیَدَیْهِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کی عمارت کے پاس دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر اکڑوں بیٹھے دیکھا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

284- وَعَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِیْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِیًا وَّاضِعًا اِحْدٰی قَدَمَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

☆☆ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہوا تھا۔

285- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰی رِجْلَیْهِ عَلَی الْاُخْرٰی وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰی ظَهْرِهٖ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص اپنا ایک پاؤں اٹھا کر

282- اخرجه مسلم فی صحیحه 1715/4' الحدیث رقم 2179' والترمذی فی السنن 83/5 الحدیث رقم 2751' وابن ماجه فی 1224/2' الحدیث رقم 3717 والدارمی فی کتاب الاستئذان 366/2' الحدیث رقم 2654' واحمد فی المسند 447/2

283- اخرجه البخاری فی صحیحه 65/11' الحدیث رقم 6272' وابن ماجه فی السنن 1227/2' الحدیث رقم 3733

284- اخرجه البخاری فی صحیحه 80/11' الحدیث رقم 6287' ومسلم فی 1662/3' الحدیث رقم 2100' وابو داؤد فی السنن 180/5' الحدیث رقم 4866' والترمذی فی 88/5 الحدیث رقم 2765' والدارمی فی 387/2' الحدیث رقم 2656

285- اخرجه مسلم فی صحیحه 1662/3' الحدیث رقم 2099' وابو داؤد فی السنن 187/5 الحدیث رقم 4865' واحمد فی المسند 299/3

دوسرے پاؤں پر رکھے اور وہ پشت کے بل چت لیٹا ہوا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

286- وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس طرح چت ہرگز نہ لیٹے کہ اس نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

287- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّتَبَخْتَرُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَقَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهٗ خُسِفَ بِهِ الْاَرْضُ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک شخص اپنی دو چادروں پر تکبر کرتے ہوئے چل رہا تھا۔ وہ اپنے اوپر بڑا مان کر رہا تھا۔ اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنسا رہے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ دوسری فصل

288- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ اپنے بائیں پہلو میں موجود تکیے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

بَابُ الْعُطَاسِ وَ التَّثَآءُوْبِ

چھینک اور جماہی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

289- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

286- اخرجه مسلم فی صحيحه 1661/3 الحديث رقم 2099

287- اخرجه البخاری فی صحيحه 258/10' الحديث رقم 5789' ومسلم فی 1653/3 الحديث رقم 2088' والترمذی فی السنن 565/4 الحديث رقم 2491' والنسائی فی 206/8 الحديث رقم 5326' والدارمی فی 127/1 الحديث رقم 437' واحمد فی المسند 267/2

288- اخرجه ابو داؤد فی السنن 380/5 الحديث رقم 4143 والترمذی فی 91/5 الحديث رقم 2770

فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی شخص چھینکے اور اللہ کی حمد بیان کرے تو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جس نے اس حمد کو سنا ہو کہ وہ اسے جواب دے۔

''اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے''۔ جہاں تک جماہی کا تعلق ہے تو یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے جب کسی شخص کو جماہی آئے تو اسے روکنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ جب کوئی شخص جماہی لیتا ہے تو اس کی اس بات پر شیطان ہنستا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب کوئی شخص (جماہی لیتے ہوئے) ''ہا'' کہتا ہے تو شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔

290- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی (راوی کو یہ شک ہے یہ لفظ ہے۔) اس کا ساتھی اس کا جواب دے۔ یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) تو جب وہ شخص یرحمک اللہ کہے گا تو وہ اسے جواب دے۔ يَهْدِيْكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے معاملات درست کر دے) اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

291- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَلَمْ تَحْمِدِ اللّٰهَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود دو افراد کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا تو دوسرے نے عرض کی' یا رسول اللہ! آپ نے اس صحابی کو جواب دیا ہے اور مجھے جواب نہیں

289- اخرجه البخاری فی صحیحه 611/10 الحدیث رقم 6226 وابو داؤد فی السنن 287/5 الحدیث رقم 5028 والترمذی فی 81/5 الحدیث رقم 2737 واحمد فی المسند 428/2 والروایة الثانیة اخرجها البخاری فی 607/10 الحدیث رقم 6223

290- اخرجه البخاری فی صحیحه 608/10 الحدیث رقم 6224 والترمذی فی 77/5 الحدیث رقم 2741 وابن ماجه فی 1224/2 الحدیث رقم 3715 واحمد فی المسند 412/4

291- اخرجه البخاری فی صحیحه 610/10 الحدیث رقم 6225 ومسلم فی 2292/4 الحدیث رقم 2991 وابن ماجه فی السنن 223/2 الحدیث رقم 3713 والدارمی فی 368/2 الحدیث رقم 2660 واحمد فی المسند 412/4

دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے اللہ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے اللہ کی حمد بیان نہیں کی تھی۔

292-وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَّمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی شخص چھینکے اور اللہ کی حمد بیان کرے تو تم اسے جواب دو اور اگر وہ اللہ کی حمد نہ کرے تو تم اسے جواب نہ دو۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

293-وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ اُخْرٰی فَقَالَ الرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَهٗ فِی الثَّالِثَةِ اَنَّهٗ مَزْكُوْمٌ

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا آپ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی آپ نے اسے جواب دیا: یرحمك الله (اللہ تم پر رحم کرے) اسے پھر چھینک آئی تو آپ نے فرمایا: ان صاحب کو زکام ہو گیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ترمذی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا تھا: اسے زکام ہو گیا ہے۔

294-وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ عَلٰی فِمِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو جماہی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھ لے۔ کیونکہ شیطان (اس کے کھلے منہ سے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

292-اخرجه مسلم فی صحيحه 2292/4' الحديث رقم 54-2992' واحمد فی المسند 412/4

293-اخرجه مسلم فی صحيحه 2292/4' الحديث رقم 55-2993' وابو داؤد فی السنن 291/5' الحديث رقم 5037' والترمذی فی 79/5' الحديث رقم 2743 وابن ماجه فی 1223/2' الحديث رقم 3714' والدارمی فی 369/2' الحديث رقم 2661' ومالك فی المؤطا 965/2' الحديث رقم 4 من كتاب الاستئذان واحمد فی المسند 46/4

294-اخرجه مسلم فی صحيحه 2293/4' الحديث رقم 57-2995' وابو داؤد فی السنن 286/5' الحديث رقم 5026' والترمذی فی 50/8' الحديث رقم 2746' وابن ماجه فی 310/1' الحديث رقم 968' واحمد فی المسند 96/3

بَابُ الضِّحْكِ

ہنسنا

294-وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَارَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اس طرح کھل کے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ مجھے آپ کے حلق کا سرا نظر آ جائیں آپ صرف مسکرایا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

296-وَعَنْ جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجاب میں نہیں رکھا (یعنی اپنے قریب رکھا) اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا ہمیشہ مسکرا کے دیکھا۔

297-وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس جگہ صبح کی نماز ادا کیا کرتے تھے وہاں سے اس وقت تک نہیں اٹھتے تھے جب تک سورج طلوع نہیں ہو جاتا تھا۔ جب سورج طلوع ہو جاتا تو آپ اٹھ جایا کرتے تھے۔ اس دوران لوگ بیٹھے ہوئے بات چیت کیا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے قصے یاد کرتے تھے اور ہنسا کرتے تھے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مسکرا دیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ترمذی کی ایک روایت ہے: وہ ایک دوسرے کو شعر سنایا کرتے تھے۔

295-اخرجه البخاری فی صحیحه 504/10' الحدیث رقم 6092' ومسلم فی 616/2

296-اخرجه البخاری فی صحیحه 504/10' الحدیث رقم 6089' ومسلم فی 1925/4 واحمد فی المسند 360/4

297-اخرجه مسلم فی صحیحه 1810/4' الحدیث رقم 2322' والترمذی فی السنن 128/5 الحدیث رقم 2850

298-اخرجه البخاری فی صحیحه 399/4' الحدیث رقم 2120' ومسلم فی 1682/3' الحدیث رقم 2131' وابو داؤد فی السنن 249/5' الحدیث رقم 4965' والترمذی فی 125/5' الحدیث رقم 2841' وابن ماجه فی 1230' الحدیث رقم 3736' والدارمی فی 379/2' الحدیث رقم 2393' واحمد فی المسند 170/3

بَابُ الْاَسَامِیْ

ناموں کا بیان

298-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السُّوْقِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا دَعَوْتُ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تھے۔ ایک شخص بولا: اے ابوالقاسم! آپ نے اس کی طرف توجہ کی تو وہ بولا میں نے تو ان (دوسرے) صاحب کو بلایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے جیسا نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت اختیار نہ کیا کرو۔

299-وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ فَاِنِّیْ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَیْنَکُمْ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نام کے مطابق نام رکھ لو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔ کیونکہ مجھے قاسم (تقسیم کرنے والا) بنایا گیا ہے اور میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

300-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِکُمْ اِلَی اللّٰہِ عَبْدُاللّٰہِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نام "عبداللہ" اور "عبدالرحمٰن" ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

301-وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّیَنَّ غُلَامَکَ یَسَارًا وَّلَا رَبَاحًا وَّلَا نَجِیْحًا وَّلَا اَفْلَحَ فَاِنَّکَ تَقُوْلُ اَثَمَّ ھُوَ فَلَا یَکُوْنُ فَیَقُوْلُ لَا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَّہٗ قَالَ لَا تُسَمِّ

299-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 217/6' الحدیث رقم 3114' ومسلم فی 1683/3 الحدیث رقم 3-2133 والترمذی فی السنن 125/5 الحدیث 2842 وابن ماجہ فی 1230/2 الحدیث رقم 3736 واحمد فی المسند 369/3

300-اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1682/3 الحدیث رقم 12-2132' وابو داؤد فی السنن 236/5' الحدیث رقم 4949' والترمذی فی 121/5' الحدیث رقم 2833' وابن ماجہ فی 1229/2' الحدیث رقم 3728' والدارمی فی 380/2' الحدیث رقم 2195' واحمد فی المسند 345/4

301-اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1685/3 الحدیث رقم (10-2136) وابو داؤد فی السنن 243/5 الحدیث رقم 4985' والترمذی فی 122/5 الحدیث رقم 2836' وابن ماجہ فی 1229/2 الحدیث رقم 373' والدارمی فی 381/2' الحدیث رقم 2696' واحمد فی المسند 7/5

غُلَامَكَ رَبَاحًا وَّلَا يَسَارًا وَّلَا اَفْلَحَ وَلَانَافِعًا

☆☆ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے غلام کا نام یسار' رباح یا نجیح یا افلح ہرگز نہ رکھو۔ کیونکہ تم یہ کہو گے کیا وہ ہے اور وہ نہیں ہوگا تو جواب ملے گا: نہیں ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اپنے غلام کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

302- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّنْهٰى اَنْ يُّسَمّٰى بِيَعْلٰى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَّبِنَافِعٍ وَّبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهٗ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا تھا کہ وہ یہ نام رکھنے سے منع کر دیں۔ یعلیٰ، برکہ، افلح، یسار، نافع اور اس جیسے دیگر نام لیکن آپ خاموش رہے یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپ نے ان سے منع نہیں کیا اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

303- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْنَى الْاَسْمَآءِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَخْبَثُهٗ رَجُلٌ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللّٰهُ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ حقیر وہ شخص ہوگا۔ جس کا نام ''شہنشاہ'' ہوگا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ غضب اُس کیلئے ہوگا اور زیادہ خبیث وہ شخص ہوگا جس کا نام ''شہنشاہ ہوگا''۔ صرف اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے۔

304- وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيْتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میرا نام برۃ رکھا گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے آپ کو نیکی کے ساتھ منسوب نہ کرو اللہ بہتر جانتا ہے کہ تم میں کون نیک ہے اس کا نام زینب رکھو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

302- اخرجه مسلم فى صحيحه 1686/3' الحديث رقم (13-2136)وابو داؤد فى السنن 244/5 الحديث رقم 4960' والترمذى فى 22/5' الحديث رقم 2836' وابن ماجه فى 1229/2' الحديث رقم 3729

303- اخرجه البخارى فى صحيحه 561/10 الحديث رقم 6206' ومسلم فى 1686/3' الحديث رقم (20-2143) و ابوداؤد فى السنن 245/5 الحديث رقم 4961' والترمذى فى 123/5 الحديث رقم 2837' واحمد فى المسند 315/2

304- اخرجه البخارى فى صحيحه 575/10' الحديث رقم 6192' ومسلم فى 1687/3 الحديث رقم (19-2142) وابو داؤد فى السنن 239/5' الحديث رقم 4953' وابن ماجه فى 1230/2' الحديث رقم 3732' والدارمى فى 381/2' الحديث رقم 2698

نے روایت کیا ہے۔

305–وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ فَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' سیّدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کا نام برّہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ کیونکہ آپ اس بات کو ناپسند کرتے تھے۔ کہ یہ کہا جائے۔ ''وہ برّہ کے پاس سے چلے گئے ہیں''۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

306–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ بِنْتًا كَانَتْ لِعُمَرَ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْلَةَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادی کا نام عاصیہ تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

307–وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ اَبِيْ اُسَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلٰى فَخِذِهٖ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ قَالَ لَا لٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' منذر بن ابواُسید کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت لایا گیا جب ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ آپ نے انہیں اپنے زانو پہ رکھا اور دریافت کیا: اس کا نام کیا ہے۔ جواب ملا: فلاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس کا نام منذر رکھو۔

308–وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِيْ وَ اَمَتِيْ كُلُّكُمْ عَبِيْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ غُلَامِيْ وَجَارِيَتِيْ وَفَتَايَ وَلَا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّيْ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ سَيِّدِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهٖ مَوْلَايَ فَاِنَّ مَوْلَاكُمُ اللّٰهُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے کوئی بھی شخص میرا بندہ یا میری بندی نہ کہے کیونکہ تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمام عورتیں اللہ کی بندیاں ہیں بلکہ میرا غلام یا میری کنیز کہنا چاہیے۔ یا میرا لڑکا یا میری لڑکی کہنا چاہیے اور کوئی بھی غلام ''میرا رب'' نہ کہے بلکہ میرا آقا کہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اسے میرا آقا

305–اخرجه مسلم فی صحیحه **1687/3** الحدیث رقم (**2140-16**) واحمد فی السند **316/1**

306–اخرجه مسلم فی صحیحه **1687/3** الحدیث رقم (**2139-15**) وابو داؤد فی السنن **238/5** الحدیث رقم **4952** والترمذی فی السنن **123/5** الحدیث رقم **2838** وابن ماجه فی **1230/2** الحدیث رقم **3733** والدارمی فی **381/2** الحدیث رقم **2697**

307–اخرجه البخاری فی صحیحه **575/10** الحدیث رقم ' ومسلم فی **1692/3** الحدیث رقم **2149-29**

308–اخرجه البخاری فی صحیحه **177/5** الحدیث رقم **2552** ومسلم فی **1764/4** الحدیث رقم (**2247-7**) و ابو دؤد فی السنن **255/5** الحدیث رقم **4974** والدارمی فی **382/2** الحدیث رقم **2700** واحمد فی المسند **316/2**

اور میرا مولا کہنا چاہئے ایک روایت میں ہے: کوئی بھی غلام اپنے آقا کو ''میرے مولا'' نہ کہے کیونکہ تم سب کا مولا اللہ تعالیٰ ہے
اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

309–وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاتَقُوْلُوْالْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَّهٗ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا الْكَرْمَ وَلٰكِنْ قُوْلُوا الْعِنَبَ وَالْحَبَلَةَ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ''کرم'' ہرگز نہ کہو کیونکہ مومن کا دل ''کرم'' ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک حدیث میں ہے' جو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم ''کرم'' نہ کہو بلکہ ''عنب'' یا ''حبلۃ'' کہو۔

310–وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُوْلُوْا يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انگور کو ''کرم'' نہ کہو اور زمانے کی بربادی نہ کہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانہ ہے (کیونکہ وہی زمانے کو پیدا کرنے والا) ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

311–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص زمانے کو برا نہ کہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی زمانے میں تبدیلیاں لانے والا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

312–وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِيْ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِيْ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُؤْذِيْنِيْ ابْنُ اٰدَمَ فِيْ بَابِ الْإِيْمَانِ

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی بھی شخص یہ نہ کہے کہ میری جان خبیث ہوگئی ہے۔ بلکہ وہ کہے کہ میں بیمار ہوگیا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ذکر کی گئی ہے کہ ابن آدم مجھے اذیت دیتا ہے یہ ایمان کے بارے میں نقل کی گئی ہے۔

309–اخرجہ مسلم فی **1764/4** الحدیث رقم (**2249-12**)

310–اخرجہ البخاری فی صحیحہ **564/10** الحدیث رقم **6182** ومسلم فی **1763/4** الحدیث رقم (**2264-4**) واحمد فی المسند **259/2**

311–اخرجہ مسلم فی صحیحہ **1763/4** الحدیث رقم (**2247-6**) و ابو داؤد فی السنن **423/5** الحدیث رقم **5274** واحمد فی المسند **272/2**

312–اخرجہ البخاری فی صحیحہ **563/10** الحدیث رقم **6179** ومسلم فی **1762/4** الحدیث رقم (**2246-2**) و ابو داؤد فی السنن **258/5** الحدیث رقم **4978** واحمد فی المسند **281/6**

بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ

بیان اور شعر

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

313- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

★★ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' مشرق کی سمت سے دو افراد آئے ان دونوں افراد نے خطبہ دیا لوگوں کو ان کا بیان بہت پسند آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

314- وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض شعر حکمت آمیز ہوتے ہیں

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

315- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

★★ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بحث کرنے والے لوگ ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

316- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ

313- اخرجه البخاري في صحيحه (237/10) الحديث رقم 5767' وابو داؤد في السنن 277/5' الحديث رقم 5011' والترمذي في 329/4' الحديث رقم 2028' ومالك في 981/2' الحديث رقم 7' واحمد في المسند 263/4

314- اخرجه البخاري في صحيحه 537/10' الحديث رقم 6145' وابو داؤد في السنن 276/5' الحديث رقم 5010' والترمذي في 126/5' الحديث رقم 2844' وابن ماجه 1235/2' الحديث رقم 3755' والدارمي في 383/2' الحديث رقم 2704' واحمد في المسند 125/5

315- اخرجه مسلم في صحيحه 2055/4' الحديث رقم 2670

316- اخرجه مسلم في صحيحه 537/10' الحديث رقم 6147' ومسلم في 1768/4' الحديث رقم 2256-2' والترمذي في السنن 126/5' الحديث رقم 2849' وابن ماجه 1235/2' الحديث رقم 3757

لَبِيدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَاخَلَا اللّٰهُ بَاطِلٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہو وہ لبید کی یہ بات ہے "خبردار! اللہ کے علاوہ ہر شے باطل ہے"۔ (متفق علیہ)

317–وَعَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيْهِ فَاَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ ثُمَّ اَنْشَدْتُهٗ بَيْتًا فَقَالَ هِيْهِ حَتّٰى اَنْشَدْتُهٗ مِائَةَ بَيْتٍ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عمرو بن الشرید رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' ایک دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھا آپ نے دریافت کیا' کیا تمہیں امیہ بن ابی الصلت کا کوئی شعر یاد ہے۔ میں نے عرض کی' جی ہاں آپ نے فرمایا: سناؤ۔ میں نے آپ کو ایک شعر سنایا آپ نے فرمایا: اور سناؤ! میں نے آپ کو اور شعر سنایا۔ یہاں تک کہ میں نے آپ کو سو اشعار سنائے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

318–وَعَنْ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِيْ بَعْضِ الْمُشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ اِصْبَعُهٗ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَالَقِيْتِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک جنگ کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی زخمی ہوگئی۔ تو آپ نے یہ رجز پڑھا "تو صرف ایک انگلی ہے جو زخمی ہوئی ہے اور اللہ کی راہ میں تجھے اس چیز کا سامنا کرنا پڑا"۔ (متفق علیہ)

319–وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرَئِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے ساتھ جنگ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا مشرکین کی ہجو کرو جبرائیل تمہارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسان سے یہ بھی کہا کرتے تھے میری طرف سے جواب دو (اور یہ دعا کرتے) اے اللہ! روح القدس کے ذریعے اس کی تائید کر۔ (متفق علیہ)

320–وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُهْجُوْ قُرَيْشًا فَاِنَّهٗ اَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ

317–اخرجه مسلم فی صحيحه 1767/4' الحديث رقم 2255-1 وابن ماجه فی السنن 1236/2' الحديث رقم 3758' واحمد فی المسند 390/4

318–اخرجه البخاری فی صحيحه 19/6' الحديث رقم 2802' ومسلم فی 1421/3' الحديث رقم (1796-112) واحمد فی المسند 312/4

319–اخرجه البخاری فی صحيحه 304/6' الحديث رقم 3212' ومسلم فی 1933' الحديث رقم 51-4285

320–اخرجه مسلم فی صحيحه 1935/4' الحديث رقم 157-2490

رَشْقِ النَّبْلِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ ان کیلئے تیر اندازی سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

321-وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَا فَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ روح القدس ہمیشہ تمہاری تائید کرتا رہے گا۔ جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مقابلہ کرتے رہو گے۔

وہ یہ بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی ہجو کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے مسلمانوں کو بھی شفا دی اور خود بھی شفا حاصل کی۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

322-وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ التُّرَابَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى اَغْبَرَ بَطْنُهٗ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا وَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَّاقَيْنَا اِنَّ الْاُوْلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ اَبَيْنَا اَبَيْنَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے دن مٹی نکال رہے تھے آپ کا پیٹ مبارک غبار آلود ہو گیا۔ آپ نے یہ الفاظ پڑھے: اللہ کی قسم! اگر اللہ نہ ہوتا تو ہم ہدایت حاصل نہ کرتے ہم صدقہ نہ کرتے اور نماز ادا نہ کرتے (اے اللہ) تو ہم پر سکینت نازل کر اور جب ہم دشمن کا سامنا کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھ۔ بے شک اس نے ہم پر حملہ کیا ہے۔ جب وہ آزمائش کا رادہ کرتا ہے تو ہم انکار کرتے ہیں۔ ''ہم انکار کرتے ہیں'' کے لفظ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز میں پکارتے۔ (متفق علیہ)

323-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَعَلَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ يَحْفِرُوْنَ الْخَنْدَقَ وَيَنْقُلُوْنَ التُّرَابَ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِيْنَا اَبَدًا يَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُجِيْبُهُمْ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

321-اخرجه مسلم فی صحیحه 1935/4' الحدیث رقم 157-2490

322-اخرجه البخاری فی صحیحه 399/7' الحدیث رقم 4104' ومسلم فی 1430/3' الحدیث رقم 125-1803' واحمد فی المسند 302/4

323-اخرجه البخاری فی صحیحه 46/6' الحدیث رقم 2835' ومسلم فی 1432/3' الحدیث رقم 130-1805' واحمد فی المسند 172/3

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے اور مٹی نکال رہے تھے اور وہ یہ پڑھ رہے تھے۔"ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد کی بیعت کی ہے۔ زندگی بھر جہاد کرنے کی"۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں انہیں جواب دے رہے تھے۔

"اے اللہ زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے۔" (متفق علیہ)

324-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَّمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَّرِيْهِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّمْتَلِئَ شِعْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہ اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ شعر سے بھر جائے۔ (متفق علیہ)

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ وَالْغِيْبَةِ وَالشَّتْمِ

زبان کی حفاظت' غیبت کرنا اور برا کہنا

325-وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص مجھے دو جبڑوں اور دو ٹانگوں کے درمیان (زبان اور شرمگاہ) جگہ کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

326-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَّرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَّاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِیْ لَهَا بَالًا يَّهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ) وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يَهْوِیْ بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

324-اخرجه البخاری فی صحیحه 548/10' الحدیث رقم 6155' ومسلم فی 769/4' الحدیث رقم (7-2257) وابو داؤد فی السنن 276/5' الحدیث رقم 5009' والترمذی فی 129/5' الحدیث رقم 2851' وابن ماجه فی 1236/2' الحدیث رقم 3759' والدارمی فی 384/2' الحدیث رقم 2705' واحمد فی المسند 175/1

325-اخرجه البخاری فی صحیحه 308/11' الحدیث رقم 6474

326- اخرجه البخاری فی صحیحه 308/11' الحدیث رقم 6477' ومسلم فی 2290/4' الحدیث رقم (50-2988) والترمذی فی السنن 484/4' الحدیث رقم 2319' وابن ماجه فی 1312' الحدیث رقم 3969' ومالك فی الموطا 985/2' الحدیث رقم 5' واحمد فی المسند 469/3

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا سے متعلق کوئی بات کہتا ہے حالانکہ وہ اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے بارے میں کوئی بات کہتا ہے تو وہ اس کی ذرا پرواہ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔ بخاری اور مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جہنم میں اتنا نیچے پھینک دیتا ہے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

327- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے اور اس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔ (متفق علیہ)

328- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے۔ تو یہ کفر ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف لوٹ آئے گا۔ (متفق علیہ)

329- وَعَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْمِىْ رَجُلٌ رَجُلاً بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَّمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذٰلِكَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی دوسرے شخص کو فاسق کہتا ہے۔ یا کافر کہتا ہے تو وہ اس کی طرف لوٹ آتا ہے اگر اس کا ساتھی ایسا نہ ہو۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

330- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوَّ اللّٰهِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ اِلَّا حَارَ عَلَيْهِ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی آدمی کو کافر کہے یا اللہ کا دشمن کہے اور وہ شخص ایسا نہ ہو تو یہ بات اس (کہنے والے) کی طرف واپس آ جائے گی۔ (متفق علیہ)

327- اخرجه البخاري في صحيحه 110/1' الحديث رقم 48' ومسلم في 81/1' الحديث رقم (116-64)' والترمذي في السنن 311/4' الحديث رقم 1983' والنسائي في 121/7 الحديث رقم 4105' وابن ماجه 1299/2' الحديث رقم 3939' واحمد في المسند 385/1

328- اخرجه البخاري في صحيحه 514/10' الحديث رقم 6104' ومسلم في 79/1' الحديث رقم (111-60) ومالك في الموطا 984/2' الحديث رقم 1 من كتاب الكلام' واحمد في المسند 47/2

329- اخرجه البخاري في صحيحه 464/10' الحديث رقم 6045' واحمد في المسند 161/5

330- اخرجه مسلم في صحيحه 79/1' الحديث رقم 112-61 واحمد في المسند 166/5

331-وَعَنْ اَنَسٍ وَّاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آپس میں بُرا کہنے والوں کا وبال پہل کرنے والے پر ہوتا ہے۔ جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

332-وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی سچے مسلمان کیلئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ بکثرت لعنت کرتا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

333-وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللَّعَّانِیْنَ لَا یَکُوْنُوْنَ شُھَدَآءَ وَلَا شُفَعَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ بے شک بکثرت لعنت کرنے والے لوگ قیامت کے دن گواہ یا سفارش کرنے والے نہیں ہوں گے۔

334-وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ ھَلَکَ النَّاسُ فَھُوَ اَھْلَکُھُمْ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص یہ کہے کہ لوگ ہلاکت کا شکار ہو چکے ہیں۔ تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاکت کا شکار ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

335-وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ذَاالْوَجْھَیْنِ الَّذِیْ

331-اخرجه مسلم فی صحیحه 2000/4' الحدیث رقم (68-2587) وابو داؤد فی السنن 203/4' الحدیث رقم 4894' واحمد فی المسند 235/2

332-اخرجه مسلم فی صحیحه 2005/4' الحدیث رقم 84-2597 والترمذی فی السنن 325/4' الحدیث رقم 2019' واحمد فی المسند 337/2

333-اخرجه مسلم فی صحیحه 2006/4' الحدیث رقم 85-2598 واحمد فی المسند 448/6

334-اخرجه مسلم فی صحیحه 2024/4' الحدیث رقم 139-2623 وابو داؤد فی السنن 260/5' الحدیث رقم 4983' ومالك فی المؤطا 984/2' الحدیث رقم 2من کتاب الکلام واحمد فی المسند 342/2

335-اخرجه البخاری فی صحیحه 474/10' الحدیث رقم 6058' ومسلم فی 2011/4' الحدیث رقم (100-2526)' وابو داؤد فی السنن 190/5' الحدیث رقم 4782' والترمذی فی السنن 328/4' الحدیث رقم 2025' ومالك فی المؤطا 991/2' الحدیث رقم 21من کتاب الکلام واحمد فی المسند 495/2

يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن تم سب سے بدتر اس شخص کو پاؤ گے جو دوغلا ہوگا اس شخص کے پاس اس چہرے کے ساتھ آئے گا اور اس شخص کے پاس اس چہرے کے ساتھ جائے گا۔ (متفق علیہ)

336-وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ چغل خوری کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ مسلم ایک روایت میں لفظ ''نمام'' ہے۔

337-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَّاِيَّاكُمْ وَالْكِذْبَ فَاِنَّ الْكِذْبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكِذْبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سچائی کو لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے آدمی سچ بولتا ہے اور سچ کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اسے اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے اللہ کی بارگاہ میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

338-وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةَ وَاِنَّ الْكِذْبَ فُجُوْرٌ وَّاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ

☆☆ مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: بے شک سچ نیکی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ بے شک جھوٹ گناہ ہے۔ اور جھوٹ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

339-وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ

336-اخرجه البخاری فی صحیحه 472/10' الحدیث رقم 6056 ومسلم فی 101/1' الحدیث رقم (169-105)' وابو داؤد فی السنن 190/5' الحدیث رقم 4871' والترمذی فی 329/4' الحدیث رقم 2026' واحمد فی المسند 382/5

337-اخرجه البخاری فی صحیحه 507/10' الحدیث رقم 6094' ومسلم فی 2013/4' الحدیث رقم (105-2607) وابو داؤد فی السنن 264/5' الحدیث رقم 4989' والترمذی فی 306/4

338-الحدیث رقم 5971' والدارمی فی 388/2' الحدیث رقم 2715' ومالك فی الموطا 989/2' الحدیث رقم 15 من کتاب الکلام' واحمد فی المسند 393/1

النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِيْ خَيْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروا رہا ہو اور بھلائی کی بات کہتا ہو اور بھلائی کو عام کرنا چاہتا ہو۔ (متفق علیہ)

340- وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَءَيْتُمُ الْمَدَّاحِيْنَ فَاحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم منہ پر تعریفیں کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہرے پر مٹی ڈال دو۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

341- وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ اَثْنٰى رَجُلٌ عَلٰى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيْكَ ثَلٰثًا مَّنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَّاللّٰهُ حَسِيْبُهٗ اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَا يُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ اَحَدًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایک صاحب نے دوسرے کی تعریف کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا ستیاناس ہو تم نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی ہے۔ (یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی)۔ تم میں سے جس شخص نے کسی کی تعریف ضرور کرنی ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ میں فلاں کے بارے میں یہ گمان رکھتا ہوں۔ ویسے اس کے بارے میں اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ یہ اس وقت ہوگا جب وہ اس شخص کو واقعی ایسا سمجھتا ہو اور تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی ایک کو پاکیزگی کے ساتھ موسوم نہ کرو۔

341/2- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهٗ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ) وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا قُلْتَ لِاَخِيْكَ مَا فِيْهِ فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِذَا قُلْتَ مَا لَيْسَ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ

339- اخرجه البخاری فی صحیحه **299/5**' الحدیث رقم **2692**' ومسلم فی **2011/4**' الحدیث رقم (**2605/101**) واحمد فی المسند **403/6**

340- اخرجه مسلم فی صحیحه **2297/4**' الحدیث رقم (**3002-69**)' وابو داؤد فی السنن **153/5** الحدیث رقم **4803**' والترمذی فی **518/4**' الحدیث رقم **2393**' وابن ماجه فی **1232/2**' الحدیث رقم **3742**' واحمد فی المسند **5/6**

341/1- اخرجه البخاری فی صحیحه **552/10**' الحدیث رقم **6162**' ومسلم فی **2296/4**' الحدیث رقم (**300-65**)' وابو داؤد فی السنن **154-5**' الحدیث رقم **4805**' وابن ماجه فی **1232/2**' الحدیث رقم **3744**' واحمد فی المسند **47/5**

341/2- اخرجه مسلم فی صحیحه **2001/4** الحدیث رقم (**2589-70**) وابو داؤد فی السنن **191/5**' الحدیث رقم **4874**' والترمذی فی **290/4**' الحدیث رقم **1934**' والدارمی فی **1387**' الحدیث رقم **2714**' ومالك فی الموطا **987/2**' الحدیث رقم **10** من کتاب الکلام' واحمد فی المسند **384/2**

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کی اس چیز کا ذکر کرنا جو اسے ناپسند ہو۔ عرض کی گئی آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ چیز میرے بھائی میں موجود ہو؟ جو میں کہہ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا: وہ اگر اس میں ہو جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ اس میں نہ ہو جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس پر الزام عائد کیا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم اپنے بھائی کے بارے میں وہ (منفی) بات کہو جو اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی اور جب وہ کہو جو اس میں موجود نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان عائد کیا۔

342-وَعَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَاذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهُ فَبِئْسَ اَخُو الْعَشِيْرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطَ اِلَيْهِ فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِيْ وَجْهِهٖ وَانْبَسَطْتَ اِلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتٰى عَاهَدْتِّنِيْ فَحَّاشًا اِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ

وَفِيْ رِوَايَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی۔ آپ نے فرمایا: اس کو اندر آنے کی اجازت دو۔ یہ اپنی قوم کا سب سے برا شخص ہے۔ جب وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خندہ پیشانی کے ساتھ اس کی طرف مسکرا کر دیکھا جب وہ شخص چلا گیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فلاں بات کی تھی پھر آپ خندہ پیشانی سے اسے ملے اور اسکی طرف مسکرا کے دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے مجھے بدزبانی کے ساتھ بات کرتے کب دیکھا ہے؟ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جس کے شر سے بچنے کیلئے لوگ اسے چھوڑ دیں گے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جس کی بدزبانی کی وجہ سے اسے چھوڑ دیں گے۔ (متفق علیہ)

343-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ اُمَّتِيْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهٗ رَبُّهٗ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

342-اخرجه البخاری فی صحیحه **452/10** الحدیث رقم **6032** ومسلم فی **2002/4** الحدیث رقم (**73-591**) وابو داؤد فی السنن **144/5** الحدیث رقم **4792** والترمذی فی السنن **316/4** الحدیث رقم **1996** ومالک فی المؤطا **903/2** الحدیث رقم **4** من کتاب حسن الخلق

343-اخرجه البخاری فی صحیحه **486/10** الحدیث رقم **6069** ومسلم فی **2291/4** الحدیث رقم (**52-2290**)

وَذُكِرَ حَدِيثُ اَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ہر فرد (کا کیا ہوا) گناہ معاف ہو جائے گا۔ ماسوائے اعلانیہ گناہ کرنے والے کے۔ پاگل پن کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ آدمی رات کے وقت کوئی عمل کرے اور صبح کے وقت اللہ تعالیٰ نے اس پر پردہ ڈال دیا ہو۔ لیکن وہ شخص کہے اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں عمل کیا تھا۔ رات کے وقت اس کے پروردگار نے اس کی جس بات پر پردہ رکھا تھا وہ صبح کے وقت اللہ کے اس پردے کو ہٹا دے۔ (متفق علیہ)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ضیافت کے باب میں نقل کی گئی ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں) جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔

بَابُ الْوَعْدِ

وعدے کا بیان

344–وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا مَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ مَّنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاتِنَا قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ وَعَدَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّعْطِيَنِيْ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ جَابِرٌ فَحَثَا لِيْ حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَاِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ قَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضرت ابوبکر کے پاس علاء بن حضرمی کی طرف سے کچھ مال آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی قرض ہو یا آپ کی طرف سے وعدہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے کہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ آپ مجھے اتنا' اتنا اور اتنا عطا کریں گے۔ انہوں نے تین مرتبہ دونوں ہاتھ پھیلا کر کہا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں میں بھر کر مجھے دیا کر دیا' میں نے انہیں گنا تو وہ پانچ سو دینار تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے دوگنا اور لو۔ (متفق علیہ)

344–اخرجه البخاری فی صحیحه 268/6' الحدیث رقم 3164' ومسلم فی 188/4' الحدیث رقم 60-2314

بَابُ الْمِزَاحِ

مزاح کا بیان

345-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِیُخَالِطُنَا حَتّٰی یَقُوْلَ لِاَخٍ لِّیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ کَانَ لَہٗ نُغَیْرٌ یَّلْعَبُ بِہٖ فَمَاتَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ گھل مل جایا کرتے تھے یہاں تک کے ایک مرتبہ آپ نے میرے چھوٹے بھائی سے کہا اے ابوعمیر تمہاری چڑیا کو کیا ہوا۔ (حضرت انس بیان کرتے ہیں) اس کی ایک چڑیا تھی اس کے ساتھ وہ کھیلا کرتا تھا وہ مرگئی تھی۔ (متفق علیہ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ دوسری فصل

346-وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' لوگوں نے عرض کی' آپ ہمارے ساتھ مزاحیہ گفتگو بھی کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں صرف سچ بات کہتا ہوں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

347-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اِسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کیلئے اونٹ مانگا تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا اس نے عرض کی' میں اونٹنی کے بچے کا کیا کروں گا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر اونٹ کو اونٹنی ہی جنم دیتی ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

348-وَعَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ (رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: اے دو کان والے۔

345-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 582/10' الحدیث رقم 6203' ومسلم فی 1692/3' الحدیث رقم (30-2150) وابو داود فی السنن 251/5' الحدیث رقم 4969' والترمذی 314/4' الحدیث رقم 1989' وابن ماجہ فی 1226/2' الحدیث رقم 3720' واحمد فی المسند 115/3

346-اخرجہ الترمذی فی السنن 314/4 الحدیث رقم 1990' واحمد فی المسند 340/2

347-اخرجہ ابو داؤد فی السنن 270/5' الحدیث رقم 3998' والترمذی فی 314/4' الحدیث رقم 1991' واحمد فی المسند 267/3

348-اخرجہ ابو داؤد فی السنن 272/5' الحدیث رقم 5002' والترمذی فی 315/4' الحدیث رقم 1992' واحمد فی المسند 127/3

بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

فخر کا اظہار اور عصبیت (پسندی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ پہلی فصل

349-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النَّاسِ اَكْرَمُ قَالَ اَكْرَمُهُمْ عِنْدَاللّٰهِ اَتْقٰهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ وَاَكْرَمُ النَّاسِ يُوْسُفُ نَبِیُّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِیِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُوْنِیْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَخِيَارُكُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُكُمْ فِی الْاِسْلَامِ اِذَا فَقُهُوْا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کون شخص سب سے زیادہ عزت والا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ آپ نے فرمایا: سب سے زیادہ معزز حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو اللہ کے نبی ہیں اللہ کے ایک نبی کے صاحبزادے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی: ہم آپ سے اس بارے میں دریافت نہیں کر رہے۔ آپ نے دریافت کیا: پھر تم عربوں کے بڑوں کے بارے میں دریافت کر رہے ہو۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں آپ نے فرمایا: تم میں جو لوگ زمانہ جاہلیت میں بہتر سمجھے جاتے تھے وہ اسلام میں بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں۔ (متفق علیہ)

350-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَرِيْمُ ابْنُ الْكَرِيْمِ بْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: معزز فرد جو معزز فرد کے صاحبزادے ہیں۔ جو معزز کے صاحبزادے تھے جو ایک معزز فرد کے صاحبزادے تھے' وہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

351-وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ فِیْ يَوْمِ حُنَيْنٍ كَانَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذًا بِعِنَانِ بَغْلَتِهِ يَعْنِیْ

349-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 362/8' الحدیث رقم 4689' ومسلم فی 1846/4' الحدیث رقم (2378-168) واحمد فی المسند 485/2

350-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 317/6' الحدیث رقم 3382' والترمذی فی السنن 273/5' الحدیث رقم 3116' واحمد فی المسند 96/2

351-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 164/6 الحدیث رقم 3042' ومسلم فی 1400/3' الحدیث رقم 78-1776' واحمد فی المسند 280/4

بَغْلَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشِيَهُ الْمُشْرِكُوْنَ نَزَلَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ فَمَا رُؤِیَ مِنَ النَّاسِ يَوْمَئِذٍ اَشَدُّ مِنْهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ حنین کے دن حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی جب مشرکین نے آپ کو گھیر لیا تو آپ نیچے اترے اور یہ کہنا شروع کیا۔ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ اس دن آپ سے زیادہ بہادر کسی اور شخص کو نہیں دیکھا گیا۔

352–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے مخلوق میں سب سے بہتر! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

353–وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِیْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس طرح نہ بڑھا دینا جس طرح عیسائیوں نے ابن مریم کو بڑھا دیا تھا میں اللہ کا بندہ ہوں تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہنا۔ (متفق علیہ)

354–وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَیَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَّلَا يَبْغِیْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عیاض بن حمار مجاشعی بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ وحی نازل کی ہے کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو اور کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں فخر نہ کرے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے مقابلے میں سرکشی نہ کرے۔

بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ

نیکی اور صلہ رحمی کا بیان

355–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِیْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اَبُوْكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ

352–اخرجه مسلم فی صحيحه 1839/4' الحديث رقم (150-2369) واحمد فی المسند 178/3

353–اخرجه البخاری فی صحيحه 478/6' الحديث رقم 3445' والدارمی فی 412/2' الحديث رقم 2784' واحمد فی المسند 23/1

354–اخرجه مسلم فی صحيحه 2198/4' الحديث رقم (14-2865) وابن ماجه فی السنن 1397/2' الحديث رقم

اَدْنَاكَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے عرض کی' پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے عرض کی' پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا! تمہاری ماں، اس نے پھر عرض کی، پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہارا باپ۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں اور پھر تمہارا باپ پھر درجہ بدرجہ قریبی عزیز۔ (متفق علیہ)

356–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس شخص کی ناک خاک آلود ہو عرض کی گئی یا رسول اللہ! کون شخص؟ آپ نے فرمایا: وہ شخص جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو بڑھاپے کے عالم میں پائے اور پھر (ان کی خدمت کی وجہ سے) جنت میں داخل نہ ہو سکے۔ (صحیح مسلم)

357–وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِىْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّىْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِىْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّىْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں' میری والدہ میرے ہاں آئیں وہ مشرک تھیں یہ قریش کے زمانے کے بات ہے میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ میرے ہاں آئیں ہیں اور وہ (مالی امداد کی) طلب گار ہیں کیا میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ (متفق علیہ)

358–وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِىْ فُلَانٍ لَيْسُوْا بِىْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّىَ اللّٰهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَّهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: فلاں خاندان کے لوگ میرے مددگار نہیں ہیں میرے مددگار اللہ تعالیٰ اور نیک مسلمان ہیں تاہم ان لوگوں کے ساتھ رشتہ داری

355–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 401/10' الحدیث رقم 1971' ومسلم فی 1974/4' الحدیث رقم (1-2548) وابن ماجہ فی السنن 1207/2' الحدیث رقم 3658

356–اخرجہ مسلم فی صحیحہ 1978/4' الحدیث رقم (9-2551) وابو داؤد فی السنن 307/2' الحدیث رقم 1668' والترمذی فی 554/5' الحدیث رقم 3545' واحمد فی المسند 346/2

357–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 281/6' الحدیث رقم 3183' ومسلم فی 696/2' الحدیث رقم 2-696' واحمد فی المسند 344/6

358–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 419/10' الحدیث رقم 5990' ومسلم فی 197/1' الحدیث رقم (366-215) والترمذی فی السنن 316/5' الحدیث رقم 3185' والنسائی فی 248/6' الحدیث رقم 3644' واحمد فی المسند 519/2

ہے جس کا فائدہ میں انہیں پہنچاؤں گا۔ (متفق علیہ)

359-وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنَعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ماؤں کی نافرمانی، بیٹیوں کو زندہ گاڑنے، جھگڑا کرنے، فضول بحث کرنے، بکثرت مانگنے اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لیے حرام قرار دیا ہے۔ (متفق علیہ)

360-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ فَيَسُبُّ اُمَّهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا اپنے باپ کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص اپنے ماں باپ کو گالی دے سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! (کوئی) دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے (کوئی) دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

361-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةُ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے بہترین نیکی، آدمی کا اپنے والد، جو فوت ہو چکا ہو کے دوست کے اہل خانہ کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا ہے۔ (صحیح مسلم)

362-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهٗ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَاَلَهٗ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ اس کے مال میں کشادگی ہو

359—اخرجه البخاری فی صحیحه 405/10' الحدیث رقم 5975' ومسلم فی 1341/3' الحدیث رقم 12-593' والدارمی فی 401/2' الحدیث رقم 2751' واحمد فی المسند 264/4

360—اخرجه البخاری فی صحیحه 403/10' الحدیث رقم 5973' ومسلم فی 92/1' الحدیث رقم (146-90) وابو داؤد فی السنن 352/5' الحدیث رقم 5141' والترمذی فی السنن 276/4' الحدیث رقم 1902' واحمد فی المسند 164/2

361—اخرجه مسلم فی صحیحه 1979/4' الحدیث رقم (13-255) وابو داؤد فی السنن 353/5' الحدیث رقم 5143' والترمذی فی 276/4' الحدیث رقم 1903' واحمد فی المسند 88/2

362—اخرجه البخاری فی صحیحه 415/10' الحدیث رقم 5986' ومسلم فی 1982/4' الحدیث رقم (21-2557) وابو داؤد فی السنن (321/2) الحدیث رقم 1693

اور عمر میں اضافہ ہوا سے صلہ رحمی سے کام لینا چاہیے۔ (متفق علیہ)

363- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَهْ قَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيْعَةِ قَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَّصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى يَا رَبِّ قَالَ فَذَاكِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ جب اس سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) کھڑی ہوئی اس نے رحمٰن (کے عرش) کی پنڈلیاں تھام لیں، اس (پروردگار) نے کہا: اب جاؤ! اس نے عرض کی، لاتعلقی سے (بچنے کیلئے) تیری پناہ میں آنے والے کے لیے یہی جگہ موزوں ہے۔ (پروردگار نے فرمایا) کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ جو تمہیں ملا کے رکھے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس (رحم یعنی رشتہ داری) نے عرض کی' اے میرے پروردگار! ٹھیک ہے! (پروردگار نے) فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔
(متفق علیہ)

364- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ شَجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ مَنْ وَّصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ . (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (لفظ) رحم، رحمان سے متعلق حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس رحم سے) فرمایا ہے جو تمہیں ملا کے رکھے گا میں اسے ملا کے رکھوں گا اور جو تمہیں کاٹ دے گا میں اسے کاٹ دوں گا۔ (صحیح بخاری)

365- وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قطع (رحمی) کرنے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (متفق علیہ)

366- وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ مَنْ وَّصَلَنِیْ

363- اخرجه البخاری فی صحیحه 417/10' الحدیث رقم 5987' ومسلم فی 1980/4' الحدیث رقم (16-2554) واحمد فی المسند 191/1

364- اخرجه البخاری فی صحیحه (417/10)' الحدیث رقم 5988' والترمذی فی 285/4 الحدیث رقم 1924' واحمد فی المسند 160/2

365- اخرجه البخاری فی صحیحه 417/10' الحدیث رقم 5989' ومسلم فی 1981/4' الحدیث رقم 17-2555' واحمد فی المسند 62/6

366- اخرجه البخاری فی صحیحه (415/10) الحدیث رقم 5984' ومسلم فی (1981/4) الحدیث رقم (18-2556) وابو داؤد فی السنن (323/2) الحدیث رقم 1696' والترمذی فی 279/4' الحدیث رقم 1909' واحمد فی المسند 80/4

وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللّٰهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رحم'' عرش کے ساتھ لٹکا ہوا ہے اور یہ کہتا ہے جو مجھے ملا کے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے ملا کے رکھے گا اور جو مجھے کاٹ دے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔ (متفق علیہ)

367–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ نہیں ہوتا جو بدلے کے طور پر ایسا کر رہا ہو بلکہ رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھنے والا وہ شخص ہوتا ہے کہ جب اس سے لاتعلقی اختیار کی جائے تو وہ تعلق کو برقرار رکھے۔ (صحیح بخاری)

368–وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِي وَأُحْسِنُ لَهُمْ وَيُسِيْئُوْنَ إِلَيَّ وَأَحْلَمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرًا عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے عرض کی' یا رسول اللہ! میرے کچھ رشتہ دار ہیں میں ان کے ساتھ تعلق برقرار رکھتا ہوں اور وہ تعلق توڑ دیتے ہیں میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں میں ان کے ساتھ درگزر سے کام لیتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جہالت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ایسے ہی کرتے ہو جیسا تم کہہ رہے ہو تو گویا تم ان پر راکھ چھڑکتے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں مدد نصیب ہوتی رہے گی۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ

مخلوق پر شفقت اور رحمت کا بیان

369–وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر

367–اخرجه البخاری فی صحيحه 423/10' الحديث رقم 5991' وابو داؤد فی السنن 323/2' الحديث رقم 1697' والترمذی فی السنن 279/4' الحديث رقم 1908' واحمد فی المسند 160/2

368–اخرجه مسلم فی صحيحه 1982/4' الحديث رقم (22-2558) واحمد فی المسند 300/2

369–اخرجه البخاری فی صحيحه 358/13' الحديث رقم 7376' ومسلم فی 1809/4

رحم نہیں کرتا۔ (متفق علیہ)

370-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ اَمْلِكُ اِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: کیا آپ بچوں کو چومتے ہیں ہم تو انہیں نہیں چومتے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے رحمت نکال دی ہو تو میں کیا کرسکتا ہوں؟ (متفق علیہ)

371-وَعَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْنِي امْرَاءَةٌ وَّمَعَهَا اِبْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِيْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِيْ غَيْرَ تَمْرٍ وَّاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَاْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتی ہیں' ایک عورت میرے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں اس نے مجھ سے کچھ کھانے کے لیے مانگا میرے پاس صرف ایک کھجور موجود تھی وہ میں نے اسے دے دی اس نے وہ (ایک کھجور) اپنی دونوں بیٹیوں میں بانٹ دی اور خود نہیں کھائی پھر وہ اٹھی اور چلی گئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے تو میں نے آپ کو یہ بات بتائی آپ نے فرمایا: جسے ان بیٹیوں کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گے۔ (متفق علیہ)

372-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دو بچیوں کی پرورش کرے یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائیں تو قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو میں اور وہ یوں ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ملا کر (یہ بات ارشاد فرمائی)

373-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

370- اخرجه البخاری فی صحیحه 326/10' الحدیث رقم 5998' ومسلم فی 1808/4' الحدیث رقم 2317/64' وابن ماجه فی السنن 1209/2' الحدیث رقم 3665

371- اخرجه البخاری فی صحیحه 426/10' الحدیث رقم 5995' ومسلم فی 2027/4' الحدیث رقم 147-2629' والترمذی فی السنن 282/4' الحدیث رقم 1915' وابن ماجه فی 1201/2' الحدیث رقم 3668' واحمد فی المسند 33/6

372- اخرجه مسلم فی صحیحه 2027/4' الحدیث رقم (149-2631)' والترمذی فی السنن 281/4' الحدیث رقم 1914

373- اخرجه البخاری فی صحیحه 437/10' الحدیث رقم 6007' ومسلم فی 2216/4' الحدیث رقم (4-2982)' والترمذی فی السنن 305/4' الحدیث رقم 1919' والنسائی فی 56/5' الحدیث رقم 2577' وابن ماجه فی 744/2' الحدیث رقم 2140' واحمد فی المسند 361/2

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ عورت اور غریب شخص کی مدد کی کوشش کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوشش کرنے والے کی مانند ہے۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے آپ نے یہ بھی فرمایا تھا: اس نوافل پڑھنے والے کی طرح ہے جو بے قاعدگی نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو نفلی روزہ نہیں چھوڑتا۔ (متفق علیہ)

374-وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهُ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَبَا لسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئاً . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اپنے (خاندان کا ہو) یا اس کے علاوہ ہو، جنت میں یوں ہوں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور ان کے درمیان کچھ فاصلہ رکھا۔ (صحیح بخاری)

375-وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عُضْوًا تَدَاعٰى لَهٗ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى . (مُتَفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اہل ایمان کے آپس میں رحم کرنے، ان کی باہمی محبت اور مہربانی کے حوالے سے انہیں دیکھو گے کہ وہ ایک جسم کی مانند ہیں جس کا کوئی ایک حصہ بیمار ہو جائے تو اس کے نتیجے میں پورا جسم بے خوابی اور بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

376-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی کے حوالے سے یہ بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: تمام اہل ایمان ایک شخص کی مانند ہیں اگر اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو پورے جسم میں تکلیف ہوتی ہے۔ (صحیح مسلم)

377-وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ

374-اخرجه البخاری فی صحيحه 436/10' الحديث رقم 6005' ومسلم فی 2287/4' الحديث رقم (42-2983) وابو داؤد فی السنن 351/5' الحديث رقم 5150' والترمذی فی 283/4' الحديث رقم 1918' ومالك فی المؤطا 948/2' الحديث رقم 5 من كتاب الشعر ' واحمد فی المسند 375/2

375-اخرجه البخاری فی صحيحه 438/10' الحديث رقم 6011' ومسلم فی 1999/4' الحديث رقم 66-2586' واحمد فی المسند 298/4

376-اخرجه مسلم فی صحيحه 200/4' الحديث رقم (67-2586)' واحمد فی المسند 276/4'

377-اخرجه البخاری فی صحيحه 449/10' الحديث رقم 6062' ومسلم فی صحيحه 1999/4' الحديث رقم (65-2585) والنسائی فی السنن 79/5' الحديث رقم 2560' واحمد فی المسند 404/4

بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' ایک مومن دوسرے مومن کے لیے ایک عمارت کی مانند ہے اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال دیں۔ (متفق علیہ)

378-وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا اَتَاهُ السَّآئِلُ اَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوْا فَلْتُؤْجَرُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِهٖ مَاشَآءَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی کے حوالے سے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بھی منقول ہے: جب آپ کی خدمت میں کوئی مانگنے والا آتا یا ضرورت مند آتا تو آپ فرماتے (اس کی) سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی زبانی وہ فیصلہ سنا دیا ہے جو اُس نے چاہا۔ (متفق علیہ)

379-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوْماً فَقَالَ رَجُلٌ يَّارَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِماً قَالَ تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر وہ مظلوم ہو تو میں اس کی مدد کر دوں گا لیکن اگر وہ ظالم ہو تو میں اس کی کیسے مدد کر سکتا ہوں آپ نے فرمایا: اگر تم اسے ظلم سے روک دو تو یہ تمہارا اس کی مدد کرنا ہوگا۔ (متفق علیہ)

380-وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا وہ اسے اس کے حال پر نہیں چھوڑتا جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان سے کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی پریشانیوں سے

378-اخرجه البخاری فی صحیحه (448/13) الحدیث رقم 7476 ومسلم فی صحیحه 2026/4' الحدیث رقم (2627-145) وابو داؤد فی السنن (334/5) الحدیث رقم 5108' والترمذی فی 41/5' الحدیث رقم 2672' والنسائی فی 78/5' الحدیث رقم 2557' واحمد المسند 400/4

379-اخرجه البخاری فی صحیحه 323/12' الحدیث رقم 6952' ومسلم فی 1998/4' الحدیث رقم 62-2584' والترمذی فی السنن 453/4' الحدیث رقم 2255' والدارمی فی 401/2' الحدیث رقم 2753' واحمد فی المسند 99/3

380-اخرجه البخاری فی صحیحه 97/5' الحدیث رقم 2442' ومسلم فی 1996/4' الحدیث رقم 58-2580' والترمذی فی السنن 26/4' الحدیث رقم 1462

کوئی پریشانی دور کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (متفق علیہ)

381-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يَخْذُلُهٗ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا وَيُشِيْرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِءٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ يَّحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہوتا ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، وہ اسے رسوا نہیں کرتا اور اسے حقیر نہیں سمجھتا، تقویٰ یہاں ہے، آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی۔ (اور پھر فرمایا) کسی آدمی کے برا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے ہر مسلمان کی جان و مال اور عزت دوسرے مسلمان کے لیے قابل احترام ہیں۔ (صحیح مسلم)

382-وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلٰثَةٌ ذُوْ سُلْطَانٍ مُّقْسِطٌ مُّتَصَدِّقٌ مُّوَفَّقٌ وَّرَجُلٌ رَّحِيْمٌ رَّقِيْقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِیْ قُرْبٰى وَمُسْلِمٍ وَّعَفِيْفٌ مُّتَعَفِّفٌ ذُوْعِيَالٍ وَّاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ اَلضَّعِيْفُ الَّذِیْ لَا زَبْرَلَهُ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْكُمْ تَبَعٌ لَّا يَبْغُوْنَ اَهْلًا وَّلَا مَالًا وَّالْخَائِنُ الَّذِیْ لَا يَخْفٰى لَهٗ طَمَعٌ وَّاِنْ دَقَّ اِلَّا خَانَهٗ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمْسِیْ اِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ وَالْكِذْبَ وَالشِّنْظِيْرُ الْفَحَّاشُ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت تین طرح کے لوگ ہوں گے وہ حکمران جو انصاف کرنے والا، سچا اور توفیق یافتہ ہو دوسرا وہ مہربان شخص جو ہر قریبی عزیز اور ہر مسلمان کے لیے نرم دل ہو اور تیسرا وہ شخص جو پاک دامن ہو، بال بچے دار ہونے کے باوجود مانگنے سے بچے اور جہنمی پانچ قسم کے لوگ ہوں گے وہ کمزور شخص جس کی کوئی ذاتی رائے نہ ہو اور وہ ہر معاملے میں تمہارا پیروکار ہو اسے بال بچوں یا مال کی کوئی طلب نہ ہو اور وہ خیانت کرنے والا شخص جس سے کوئی لالچ والی چیز پوشیدہ نہ رہے اور کتنی ہی باریک کیوں نہ ہو وہ خیانت ضرور کرے گا اور وہ شخص جو صبح و شام (یعنی ہر وقت) تمہارے اہل خانہ اور مال کے بارے میں تمہیں دھوکہ دے۔

راوی بیان کرتے ہیں' (ان کے علاوہ) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجوسی (راوی کو شک ہے یا شاید) جھوٹ، بد اخلاق اور بد زبان شخص کا ذکر کیا۔ (صحیح مسلم)

381-اخرجه مسلم فی صحيحه **1987/4**' الحديث رقم **32-2563** وابو داؤد فی السنن **196/5**' الحديث رقم **4882**' والترمذی فی **286/4**' الحديث رقم **1927**' واحمد فی المسند **491/3**

382-اخرجه مسلم فی صحيحه **2197/4**' الحديث رقم **63-2865**' واحمد فی المسند **261/4**

383-اخرجه البخاری فی صحيحه **56/1**' الحديث رقم **13** ومسلم فی **68/1**' الحديث رقم **72-45**' والنسائی فی **125/8**' الحديث رقم **5039**' والدارمی فی **397/2**' الحديث رقم **2740**' واحمد فی المسند **251/3**

383- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی کریم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے کوئی بھی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (متفق علیہ)

384- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ قِیْلَ مَنْ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِیْ لَا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتا، عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (متفق علیہ)

385- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا یَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

386- وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَازَالَ جِبْرَائِیْلُ یُوْصِیْنِیْ بِالْجَارِ حَتّٰی ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَیُوَرِّثُهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں اتنی تلقین کرتے رہے کہ میں نے یہ گمان کیا' سوچا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔ (متفق علیہ)

387- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلٰثَةً فَلَا یَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ الْاٰخِرِ حَتّٰی تَخْتَلِطُوْا بِالنَّاسِ مِنْ اَجَلِ اَنْ یَّحْزُنَهٗ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

384- اخرجه البخاری فی صحیحه 443/10' الحدیث رقم 6016

385- اخرجه مسلم فی صحیحه 68/1' الحدیث رقم 33-46' واحمد فی المسند 1373/2

386- اخرجه البخاری فی صحیحه 441/10' الحدیث رقم 6014 و 6015 ومسلم فی 2025/4 الحدیث رقم (2624-140' 2625-141) وابو داؤد فی السنن 357/5 الحدیث رقم 5152' والترمذی فی السنن 293/4 الحدیث رقم 1942' وابن ماجه فی 211/2' الحدیث رقم 3673 واحمد فی المسند 52/6' و 85/2

387- اخرجه البخاری فی صحیحه 52/11' الحدیث رقم 6290' ومسلم فی 1718/4' الحدیث رقم (2184-37)' والترمذی فی السنن 117/5' الحدیث رقم 2825' والدارمی فی 317/2' الحدیث رقم 2657' ومالك فی المؤطا 989/2' الحدیث رقم 14

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب تم تین افراد موجود ہو تو دو افراد تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی میں کوئی بات نہ کریں یہاں تک کہ دوسرے لوگ بھی آ جائیں کیونکہ یہ بات اسے غمگین کرے گی۔ (متفق علیہ)

388-وَعَنْ تَمِيمِ نِ الدَّارِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلٰثًا قُلْنَا لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، دین خیر خواہی کا نام ہے، یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی' ہم نے عرض کی، یا رسول اللہ! کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، مسلمان حکمرانوں کے لیے اور عام مسلمانوں کے لیے۔ (صحیح مسلم)

389-وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے (دست اقدس پہ) نماز قائم کرنے، زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی (کا رویہ رکھنے) کی بیعت کی تھی۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کے لیے (ایک دوسرے سے) محبت رکھنا

390-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُّجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ)

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارواح گروہوں کی شکل میں اکٹھی رہتی تھیں ان میں سے جو (عالم ارواح میں) ایک دوسرے سے متعارف تھیں ان کے درمیان (دنیا میں) الفت قائم ہو گئی اور جن کے درمیان (عالم ارواح میں) تعارف نہیں ہوا (دنیا میں) وہ ایک دوسرے سے لاتعلق رہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

391-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرَائِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

388-اخرجہ مسلم فی صحیحہ **74/1**' الحدیث رقم **95-55**' والترمذی فی السنن **286/5**' الحدیث رقم **1926**' والنسائی فی **151/7**' الحدیث رقم **4199**' والدارمی فی **402/2**' الحدیث رقم **2754**' واحمد فی المسند **102/4**

389-اخرجہ البخاری فی صحیحہ **312/5**' الحدیث رقم **2715**' ومسلم فی **75/2**' الحدیث رقم **(97-56)**

390-اخرجہ البخاری فی صحیحہ **369/6**' الحدیث رقم **3336**' ومسلم فی **2031/4**

فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرَائِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرَائِيْلُ ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر ارشاد فرماتا ہے۔ میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اسے محبوب رکھو تو جبرائیل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر وہ آسمان میں اعلان کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے تو تم بھی اس سے محبت کرو تو اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر اس شخص کے لیے زمین میں مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر فرماتا ہے: میں اس بندے کو ناپسند کرتا ہوں تم بھی اسے ناپسند کرو تو جبرائیل بھی اسے ناپسند کرتے ہیں پھر وہ آسمان والوں میں یہ اعلان کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ فلاں بندے کو ناپسند کرتا ہے تم بھی اسے ناپسند کرو تو وہ (آسمان والے) بھی اسے ناپسند کرنے لگتے ہیں اور پھر زمین میں اس شخص کے لیے ناپسندیدگی رکھ دی جاتی ہے۔ (صحیح مسلم)

392-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ اَلْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِيْ ظِلِّيْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّيْ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ یہ ارشاد فرمائے گا: میرے جلال (یعنی میری ذات) کی وجہ سے آپس میں محبت رکھنے والے لوگ کہاں ہیں؟ آج میں انہیں اپنے سایہ رحمت میں رکھوں گا جس دن میرے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا۔ (صحیح مسلم)

393-وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَّهُ فِيْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِّيْ فِيْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِنْ نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّيْ اَحْبَبْتُهٗ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی منقول ہے ایک شخص اپنے بھائی کی زیارت کے لیے ایک

391-اخرجه البخاری فی صحیحه **303/6**' الحدیث رقم **3209**' ومسلم فی **2030/4**' الحدیث رقم (**157-2637**) ومالك فی الموطا **953/2** الحدیث رقم **15** من باب ما جاء فی المتحابین' واحمد فی المسند **267/2**

392-اخرجه مسلم فی صحیحه **1988/4**' الحدیث رقم (**37-2566**)' والترمذی فی السنن **516/4**' الحدیث رقم **2390**' والدارمی فی **403/2**' الحدیث رقم **2757**' ومالك فی الموطا **952/2**' الحدیث رقم **13** من باب ما جاء فی المتحابین فی الله' واحمد فی المسند **338/2**

393-اخرجه مسلم فی صحیحه **1988/4**' الحدیث رقم (**38-2568**)

دوسری بستی میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو مقرر کیا، فرشتے نے اس سے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ بولا اپنے بھائی سے ملنے اس بستی میں جا رہا ہوں۔ فرشتے نے دریافت کیا، کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا تھا جس کا تم بدلہ دینا چاہتے ہو؟ وہ بولا: نہیں میں صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے محبت رکھتا ہوں فرشتہ بولا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں (یہ بتانے کے لیے) اللہ تعالیٰ بھی تم سے اسی طرح محبت رکھتا ہے جیسے تم اس کی وجہ سے اس شخص سے محبت رکھتے ہو۔ (صحیح مسلم)

394-وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْماً وَّلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْه)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہو لیکن ان کے ساتھ مل نہ سکا ہو؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جس سے محبت رکھتا ہو اس کے ساتھ ہوگا۔ (متفق علیہ)

395-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُّ لَهَا اِلَّا اِنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَارَاَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَهُمْ بِهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے دریافت کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی میں نے اس کے لیے کوئی تیاری نہیں کی البتہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اسلام قبول کرنے کے بعد مسلمان اس بات سے جتنے خوش ہوئے میرے خیال میں اور کسی بات سے اتنے خوش نہیں ہوئے۔ (متفق علیہ)

396-وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُّحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحاً

394–اخرجه البخاري في صحيحه 557/10' الحديث رقم 6169' ومسلم في 2034/4' الحديث رقم 2640-165' وابو داؤد في السنن 344/5' الحديث رقم 5126' والترمذي في السنن 514/4 الحديث رقم 2387' والدارمي في 414/2' الحديث رقم 2787' واحمد في المسند 392/1

395–اخرجه البخاري في صحيحه 553/10' الحديث رقم 6167' ومسلم في 2033/4'الحديث رقم 2639-161' والدارمي في السنن 414/2' الحديث رقم 2787' واحمد في المسند 168/3

396–اخرجه البخاري في صحيحه 660/9' الحديث رقم 5534' ومسلم في 2026/4' الحديث رقم (2128-146)' وابو داؤد في السنن 166/5' الحديث رقم 3829' واحمد في المسند 408/4

طَيِّبَةً وَّنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحاً خَبِيثَةً ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک دوست کی اور برے دوست کی مثال مشک والے یا بھٹی جھونکنے والے کی طرح ہے مشک والا شخص یا تو تمہیں ویسے ہی دیدے گا یا تم اس سے خرید لو گے ورنہ تمہیں اس کی خوشبو تو آئے گی اور بھٹی جھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا ورنہ تمہیں اس کی بدبو تو آئے گی۔

بَابُ مَايُنْهٰى عَنْهُ مِنَ التَّهَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

ایک دوسرے کو چھوڑنے ، لاتعلقی اختیار کرنے اور پوشیدہ امور کے پیچھے جانے کی ممانعت

397–وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ عرصہ تک کے لیے چھوڑ دے جب وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو یہ ادھر منہ کر لے اور وہ ادھر منہ کر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہو گا جو پہلے سلام کرے۔ (متفق علیہ)

398–وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَاناً وَّفِي رِوَايَةٍ وَّلَا تَنَافَسُوْا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کی برائی نہ کرو، ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو، ایک دوسرے کے مقابلے میں بولی نہ لگاؤ، ایک دوسرے سے حسد نہ رکھو، ایک دوسرے سے دشمنی نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ موڑو، اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ (متفق علیہ)

397–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 392/10' الحدیث رقم 6077' ومسلم فی 1984/4' الحدیث رقم (2560-25)' وابو داؤد فی السنن 214/5' الحدیث رقم 4911' والترمذی فی 288/4' الحدیث رقم ' ومالك فی المؤطا 2-906' الحدیث رقم 13من کتاب حسن الخلق' واحمد فی المسند 176/1

398–اخرجہ البخاری فی صحیحہ484/10' الحدیث رقم 6066' ومسلم فی 1985' الحدیث رقم (25-2563)' وابو داؤد فی السنن 213/5' الحدیث رقم 4910' ومالك فی المؤطا 907/2' الحدیث رقم 14 من کتاب حسن الخلق واحمد فی المسند 110/3

399-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو ماسوائے اس شخص کے جس کی اپنے بھائی کے ساتھ ناراضگی ہو، حکم ہوتا ہے، ان دونوں کو رہنے دو جب تک یہ دونوں صلح نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم)

400-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کے اعمال ہفتے میں دو مرتبہ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) پیش کیے جاتے ہیں۔ پیر کے دن اور جمعرات کے دن اور ہر مومن بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ماسوائے اس بندے کے جس کی اس کے بھائی کے ساتھ کوئی ناراضگی ہو۔ حکم ہوتا ہے' ان دونوں کو اس وقت تک رہنے دو جب تک یہ دونوں رجوع نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم)

401-وَعَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ اَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَّيَنْمِيْ خَيْرًا (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَزَادَ مُسْلِمٌ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَخِّصُ فِيْ شَيْءٍ مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيْثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهُ وَحَدِيْثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ اَنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ اَيِسَ فِيْ بَابِ الْوَسْوَسَةِ ۔

☆☆ حضرت اُمّ کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کروانا چاہتا ہو وہ بھلائی کی بات کہتا ہو اور بھلائی کو عام کرنا چاہتا ہو۔

399-اخرجه مسلم فی صحیحه 1987/4' الحدیث رقم 35-2565' وابو داؤد فی السنن 216/5' الحدیث رقم 4916' والترمذی فی 327/4' الحدیث رقم 2033' ومالك فی الموطا 908/2' الحدیث رقم 17' من کتاب حسن الخلق ' واحمد فی المسند 268/2

400- اخرجه مسلم فی صحیحه 1987/4' الحدیث رقم (36-2565)' وابو داؤد فی السنن 814/2' الحدیث رقم 2436' والترمذی فی السنن 122/3' الحدیث رقم 747' والنسائی فی 202/4' الحدیث رقم 2359' والدارمی فی 32/2' الحدیث رقم 1750' ومالك فی الموطا 909/2' الحدیث رقم 18 من کتاب حسن الخلق' واحمد فی المسند 268/2

401-اخرجه البخاری فی صحیحه 299/5' الحدیث رقم 2692' ومسلم فی صحیحه 2011/4' الحدیث رقم (2605-101) واحمد فی المسند (403/6)

مسلم شریف کی روایت میں یہ بات زائد ہے،

وہ بیان کرتی ہیں' یہ بات میں نے آپ سے یعنی نبی اکرم ﷺ سے براہ راست نہیں سنی تاہم آپ نے تین معاملات میں جھوٹ بولنے کی اجازت دی ہے' جنگ میں (دشمن کو دھوکہ دینے کے لیے) لوگوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے اور شوہر کا بیوی کے ساتھ بات کرنا اور بیوی کا شوہر کے ساتھ بات کرنا۔

بَابُ الْحَذَرِ وَالتَّأَنِّيْ فِي الْاُمُوْرِ

معاملات میں احتیاط (سے کام لینا) اور تسلی رکھنا

402-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَيْنِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْه)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: مومن ایک ہی سوراخ سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (متفق علیہ)

403-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِالْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِم)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے عبدالقیس قبیلے کے سردار سے فرمایا تھا: تمہارے اندر دوخوبیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے' بردباری اور وقار۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

نرمی، حیاء اور اچھے اخلاق کا بیان

404-وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى رَفِيْقٌ يُّحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ وَمَالَا يُعْطِيْ عَلٰى مَاسِوَاهُ (رَوَاهُ مُسْلِم) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ

402-اخرجه البخاری فی صحيحه 529/10' الحديث رقم 6133 ومسلم فی 2295/4' الحديث رقم (2998-63)' وابو داؤد فی السنن 185/5' الحديث رقم 4862' وابن ماجه فی 1401/2' الحديث رقم 4189' واحمد فی المسند 379/2

403-اخرجه البخاری فی صحيحه 49/1' الحديث رقم (17-25) والترمذی فی السنن (322/4) الحديث رقم 2011' وابن ماجه 401/2' الحديث رقم 4187' واحمد فی المسند 23/3

404-اخرجه مسلم فی صحيحه 2001/4' الحديث رقم 77-2593' والرواية الثانية فی 2004/4' الحديث رقم 78-2594' وابو داؤد فی السنن 155/5' الحديث رقم 407' و4808' والترمذی فی 58/5' الحديث رقم 2701' وابن ماجه فی 1216/2' الحديث رقم 3688' والدارمی فی 416/2' الحديث رقم 2793' ومالك فی الموطا 979/2' الحديث رقم 38 فی كتاب الاستيذان واحمد فی المسند 171/6

عَلَيْكِ بَالرِّفْقِ وَاِيَّاكَ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ اِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ مہربان ہے اور مہربانی کو پسند کرتا ہے اور مہربانی کا وہ (صلہ) دیتا ہے جو سختی پر نہیں دیتا بلکہ اس (مہربانی) کے علاوہ اور کسی چیز پر نہیں دیتا۔ (صحیح مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم مہربانی کو اپنے اوپر لازم رکھو اور سختی اور بدزبانی سے بچو نرمی جس چیز میں بھی ہوگی اسے آراستہ کردے گی اور جس چیز سے الگ اسے بدنما کردے گی۔

405- وَعَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّحْرَمُ الرِّفْقِ يُحْرَمُ الْخَيْرَ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' جو شخص نرمی سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔

406- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّعَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں (یعنی اس سے بچنے کی) نصیحت کررہا تھا آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! بے شک حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

407- وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَاْتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' حیاء صرف بہتری لاتی ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حیاء' ساری کی ساری بھلائی ہے۔

408- وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو سابقہ انبیاء کے کلام میں جو چیز ملی

405- اخرجه مسلم فی صحیحه 2003/4' الحدیث رقم 74-2592' وابو داؤد فی السنن 157/5' الحدیث رقم 4809' وابن ماجه فی 1216/6' الحدیث رقم 3787' واحمد فی المسند 362/4

406- اخرجه البخاری فی صحیحه 74/1' الحدیث رقم 24' ومسلم فی 63/1' الحدیث رقم 36/59' وابو داؤد فی السنن 147/5' الحدیث رقم 2795' والترمذی فی 329/4' الحدیث رقم 2027' والنسائی فی 121/8' الحدیث رقم 5033' وابن ماجه فی 22/1' الحدیث رقم 58' ومالك فی الموطا 905/2' الحدیث رقم 10' من کتاب حسن الخلق' واحمد فی المسند 147/2

407- اخرجه البخاری فی صحیحه 1521/10' الحدیث رقم 6117' ومسلم فی صحیحه 64/1' الحدیث رقم 60-37' واحمد فی المسند 427/4

408- اخرجه البخاری فی صحیحه 523/10' الحدیث رقم 6120' وابو داؤد فی السنن 148/5' الحدیث رقم 4797' وابن ماجه فی 1400/2' الحدیث رقم 4183' واحمد فی المسند 121/4

ان میں ایک یہ بات بھی ہے جب تمہیں حیا نہ آئے تو جو چاہے کرو۔

409-وَعَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَ الْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے سینے میں کھٹکے اور تمہیں یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس کا پتا چلے۔ (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

410-وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا: میرے نزدیک تم میں سے، سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

411-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا ۔

(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: تم میں زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

بَابُ الْغَضَبِ وَالْكِبْرِ

غضب اور تکبر کا بیان

412-وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصِنِيْ قَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ

409-اخرجه مسلم فی صحیحه **1980/4** الحدیث رقم **2553-14**' والترمذی فی **515/4** الحدیث رقم **2389**' والدارمی فی **415/2**' الحدیث رقم **2799**' واحمد فی المسند **184/4**

410-اخرجه البخاری فی صحیحه **102/7**' الحدیث رقم **3759**' والترمذی فی **325/4**' الحدیث رقم **2018**' واحمد فی المسند **189/2**

411-اخرجه البخاری فی صحیحه **566/6**' الحدیث رقم **3559**' ومسلم فی **1810/4**' الحدیث رقم **2321-68**' والترمذی فی السنن **308/4**' الحدیث رقم **1975**' واحمد فی المسند **193/2**

412-اخرجه البخاری فی صحیحه **519/10**' الحدیث رقم **6116**' والترمذی فی السنن **326/4**' الحدیث رقم **2020**' ومالك فی المؤطا **905/2**' الحدیث رقم **11** من باب الغضب واحمد فی المسند **175/2**

413-اخرجه البخاری فی صحیحه **518/10**' الحدیث رقم **6114**' ومسلم فی **2014/4**' الحدیث رقم **(2609-107)** وابو داؤد عمر فی السنن **138/5**' الحدیث رقم **4779**' ومالك فی المؤطا **906/2**' الحدیث رقم **12** من كتاب البر والصلة' واحمد فی المسند **236/2**

ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ . (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی مجھے کوئی نصیحت کیجئے آپ نے فرمایا: غضب ناک نہ ہونا اس نے چند مرتبہ اپنا سوال دہرایا تو آپ نے یہی فرمایا: غضب ناک نہ ہونا۔

413–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِىْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلوان وہ نہیں ہے جو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے پر قابو رکھے۔

414–وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُّتَضَعَّفٍ لَّوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُّسْتَكْبِرٍ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيْمٍ مُّتَكَبِّرٍ .

☆☆ حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر وہ عام اور کمزور شخص کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھا لے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا بھی کر دے' اور کیا میں تمہیں اہل جہنم کے بارے میں نہ بتاؤں ہر سخت دل، بدکار اور تکبر کرنے والا شخص (جہنمی ہوگا)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ہر بدکار، بداصل، متکبر (شخص جہنمی ہے)

415–وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ اِيْمَانٍ وَّلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا بھی ایمان موجود ہو۔ اور ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے جتنا تکبر موجود ہو۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

415/2–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُّحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ . (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

414–اخرجه البخاری فی صحيحه **663/8**' الحديث رقم **4918**' ومسلم فی **2190/4**' الحديث رقم (**2853/64**) والرواية الثانية فی **2853-27**' والترمذی فی السنن **618/4**' الحديث رقم **2605**' وابن ماجه فی **1378/2**' الحديث رقم **4116**' واحمد فی المسند **306/4**

415–اخرجه مسلم فی صحيحه **93/1**' الحديث رقم **91-148**' وابو داؤد فی السنن **351/4**' الحديث رقم **4091**' والترمذی فی **317/4**' الحديث رقم **1998**' وابن ماجه فی **1397/2**' الحديث رقم **4173**' واحمد فی المسند **412/1**

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرے کے وزن جتنا تکبر ہو۔ ایک شخص نے عرض کی' آدمی کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں، اس کے جوتے اچھے ہوں آپ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔

تکبر سے مراد حق کو جھٹلانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

416–وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا یُزَكِّیْهِمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۔ شَیْخٌ زَانٍ وَّمَلِكٌ كَذَّابٌ وَّعَائِلٌ مُّسْتَكْبِرٌ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: تین قسم کے لوگ ایسے ہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور ان کا تزکیہ بھی نہیں کرے گا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، ان کی طرف (رحمت کی) نظر نہیں کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ بوڑھا زانی، جھوٹا حکمران اور تکبر کرنے والا غریب۔

417–وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِّنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَذَفْتُهُ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کبریائی میری چادر ہے اور عظمت میرا لباس ہے (یعنی یہ میری صفات ہیں)، ان دونوں میں سے کسی بھی ایک کے حوالے سے جو شخص میرا مقابلہ کرنے کی کوشش کرے گا میں اسے جہنم میں داخل کر دوں گا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں میں اسے جہنم میں پھینک دوں گا۔

بَابُ الظُّلْمِ

ظلم کا بیان

418–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ)

416–اخرجہ مسلم فی صحیحہ 93/1' الحدیث رقم 147-91' وابو داؤد فی السنن 351/4' الحدیث رقم 4091' والترمذی فی 317/4' الحدیث رقم 1999' واحمد فی المسند 399/1

417–اخرجہ مسلم فی 102/1' الحدیث رقم 172-107' وابو داؤد فی السنن 749/3' الحدیث رقم 2475' والترمذی فی 128/4' الحدیث رقم 1595' والنسائی فی 245/7' الحدیث رقم 4458' وابن ماجہ فی 744/2' الحدیث رقم 2207' واحمد فی المسند 480/2

418–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 100/5' الحدیث رقم 2447' ومسلم فی 1996/4' الحدیث رقم 2579/57' والترمذی فی السنن 330/4' الحدیث رقم 2030' والدارمی فی 313/2' الحدیث رقم 2516' واحمد فی المسند 137/2

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' (دنیا میں کیا جانے والا) ظلم قیامت کے دن تاریکیوں (کی شکل میں) ہوگا۔

419–وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِي الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ ۔ (مُتفق عليه)

☆☆ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتا رہتا ہے اور پھر جب اس کی گرفت کرتا ہے تو اسے نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

''اور اس طرح تمہارے پروردگار کی گرفت تھی جب اس نے بستیوں پہ گرفت کی جو ظالم تھیں۔''

420–وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ قَالَ لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ قَنَّعَ رَاْسَهٗ وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اجْتَازَ الْوَادِيَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ''حجر'' کے مقام سے گزرے (جہاں قوم ثمود پہ عذاب نازل ہوا تھا) تو آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ان کے رہائشی علاقے سے روتے ہوئے گزرنا (ایسا نہ ہو) کہ تمہیں بھی وہی (عذاب) پہنچے جو انہیں پہنچا تھا، پھر آپ نے اپنے سر مبارک کو جھکایا اور رفتار تیز کر دی یہاں تک کہ آپ اس وادی سے باہر نکل گئے۔

421–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْشَيْءٌ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّهٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّاٰتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص نے عزت یا کسی اور حوالے سے اپنے بھائی پر کوئی زیادتی کی ہو وہ آج (دنیا میں) ہی اسے حلال کروا لے اس سے پہلے جب دینار اور درہم کام نہیں آئیں گے اگر اس شخص نے کوئی نیک عمل کیا ہوگا تو اس کی زیادتی کے حساب سے اس سے (نیکیاں) لے لی جائیں گی اور اگر اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی تو اس کے ساتھی (مظلوم) کے گناہ لے کر اس (ظالم) کے نام اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔

422–وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَاالْمُفْلِسُ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ

419–اخرجه البخاری فی صحیحه **354/8**' الحدیث رقم **4686**' ومسلم فی **1997/4**' الحدیث رقم **61-2583**' وابن ماجه فی السنن **1332/2**' الحدیث رقم **4018**

420–اخرجه البخاری فی صحیحه **125/8**' الحدیث رقم **4419**' ومسلم فی **2286/4**' الحدیث رقم **39-2980**' واحمد فی المسند **66/2**

421–اخرجه البخاری فی صحیحه **101/5**' الحدیث رقم **2449**' واحمد فی المسند **206/2**

لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَكٰوةٍ وَّیَاْتِیْ وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطٰی هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے نزدیک مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی درہم اور کوئی سامان نہ ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مفلس وہ شخص ہوگا جو قیامت کے دن نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا اور اس حال میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی، کسی پر الزام لگایا، کسی کا مال (ناجائز طور پر) کھایا، کسی کا خون بہایا، کسی کو مارا تو اس کی کچھ نیکیاں اس شخص کو مل جائیں گی، کچھ نیکیاں دوسرے کو مل جائیں گی اور اگر اس چیز کے پورے ہونے سے پہلے جس کی ادائیگی اس پہ لازم ہوگی، اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو ان لوگوں کی غلطیاں لے کر اس شخص کے ذمے ڈال دی جائیں گی اور پھر اس شخص کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

423- وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوْقَ اِلٰی اَهْلِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وَذُكِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ ۔

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن ہر حق والے کا حق اسے ادا کیا جائے گا یہاں تک کہ سینگ والی بکری سے سینگ کے بغیر بکری کا بدلہ بھی لیا جائے گا۔

''انفاق'' کے باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول یہ حدیث ذکر کی گئی ہے، ظلم سے بچو۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ

نیکی کا حکم دینا

424- وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ؚ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا

422- اخرجه مسلم فی صحیحه **1997/4** الحدیث رقم (**2581-59**)' والترمذی فی **529/4**' الحدیث رقم **2418**' واحمد فی السند **303/2**

423- اخرجه مسلم فی صحیحه **1997/4** الحدیث رقم (**2582/60**)' والترمذی فی السنن **530/4**' الحدیث رقم **2420**' واحمد فی السند **411/2**

424- اخرجه مسلم فی صحیحه **69/1**' حدیث رقم **78-49**' وابو داؤد فی السنن **511/4**' حدیث رقم **4340**' والترمذی فی السنن **408/4**' حدیث رقم **2172**' والنسائی فی السنن **111/8**' حدیث رقم **5008**' واحمد فی السند **20/3**

فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' تم میں سے جو شخص کسی منکر کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ کے ذریعے ختم کرے اگر وہ (اس طریقے کی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کرے اگر وہ (اس طریقے کی بھی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں (اسے برا سمجھے) یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

425- وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مَثَلُ قَوْمٍ نِاسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَآءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا مَالَكَ قَالَ تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّلِيْ مِنَ الْمَآءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حدود (کے نفاذ) میں سستی کرنے والا اور ان کا ارتکاب کرنے والا ان لوگوں کی مانند ہیں جو کسی کشتی کے بارے میں آپس میں قرعہ اندازی کریں ان میں سے کچھ لوگ نیچے ہوں اور کچھ لوگ اوپر کی منزل میں ہوں پھر نیچے والا پانی لے کر ان کے پاس سے گزرے۔ جو اوپر ہیں تو اس سے انہیں اذیت ہو وہ شخص کلہاڑا لے کر کشتی کے نیچے والے حصے کو پھاڑنے لگے وہ لوگ اس کے پاس آئیں اور دریافت کریں، تم ایسا کیوں کر رہے ہو وہ جواب دے، میری وجہ سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور مجھے پانی کی ضرورت ہے (اس لیے ایسا کر رہا ہوں) اب اگر وہ لوگ اس کے ہاتھ پکڑ لیں تو اسے بھی نجات میں رہنے دیں گے اور اپنے آپ کو بھی نجات میں رہنے دیں گے اور اگر وہ لوگ اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیں تو اسے بھی ہلاکت کا شکار کریں گے اور اپنے آپ کو بھی ہلاکت کا شکار کریں گے۔

426- وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهٗ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَاشَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰنَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

425- اخرجه البخاری فی صحيحه 292/5' حديث رقم 2686' والترمذی فی السنن 408/4' حديث رقم 2173' واحمد فی المسند 273/4

426- اخرجه البخاری فی صحيحه 331/6' حديث رقم 3267' ومسلم فی صحيحه 2290/4' حديث رقم 51-2989' واحمد فی المسند 205/5

☆☆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ایک شخص کو لا کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس شخص کی آنتیں تیزی سے نکل کر جہنم میں جائیں گی اور اس شخص کی آنتیں جہنم میں یوں چکر لگائیں گی جیسے گدھا چکی کے گرد چکر لگاتا ہے۔ اہل جہنم اکٹھے ہو کر کہیں گے اے فلاں! تمہارے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟ کیا تم ہمیں نیکی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا میں تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا اور خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں برائی سے منع کرتا تھا اور خود اس کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔

كِتَابُ الرِّقَاقِ

نرمی کی باتوں کا بیان

427-وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو نعمتیں ایسی ہیں۔ جن کے بارے میں بہت سے لوگ خسارے میں رہتے ہیں۔ تندرستی اور فراغت۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

428-وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ کی قسم آخرت کے مقابلے میں دنیا کی مثال اسی طرح ہے۔ جیسے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال کر (باہر نکالنے کے بعد) اس بات کا جائزہ لے کہ کتنا (پانی) ساتھ آیا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

429-وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَانُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَ اللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

427-اخرجه البخاری فی صحیحه 229/11' حدیث رقم 6312' والترمذی فی السنن 477/4' حدیث رقم 2304' وابن ماجه فی السنن 1396/2' حدیث رقم 4170' والدارمی فی السنن 385/2' حدیث رقم 2707' واحمد فی المسند 344/1

428-اخرجه مسلم فی صحیحه 2193/4' حدیث رقم 55-2858' والترمذی فی السنن 486/4' حدیث رقم 2323' وابن ماجه 1376/2' حدیث رقم 4108' واحمد فی المسند 229/4

429-اخرجه مسلم فی صحیحه 2272/4' حدیث رقم 2-2957' والترمذی فی السنن 485/4' حدیث رقم 23221' وابن ماجه فی السنن 1377/2' حدیث رقم 4111

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے بچے کے پاس سے گزرے جس کے کان کٹے ہوئے تھے اور وہ مردہ تھا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کس کو یہ پسند ہوگا کہ یہ اسے ایک درہم کے عوض مل جائے۔ لوگوں نے عرض کی' ہمیں یہ بھی پسند نہیں ہے۔ کہ ہم کسی بھی چیز کے عوض میں اسے حاصل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔ جتنا یہ (بکری کا مردہ بچہ) تمہارے نزدیک بے حیثیت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

430-عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

431-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا فِي الْاٰخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْاٰخِرَةِ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ حَسَنَةٌ يُّجْزٰى بِهَا (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی ایک نیکی کے حوالے سے بھی کسی مومن کے ساتھ زیادتی نہیں کرتا۔ اسے (یعنی مومن کو) دنیا میں اس (نیکی) کا بدلہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اس نیکی کا بدلہ دیا جائے گا۔ جہاں تک کافر کا معاملہ ہے وہ اللہ کی رضا کیلئے جو اچھائیاں کرتا ہے۔ اس کا بدلہ اسے دنیا میں (رزق کی شکل میں) مل جاتا ہے اور وہ جب آخرت میں پہنچے گا تو اس کے پاس ایسی کوئی نیکی نہیں ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے گا۔ (صحیح مسلم)

432-وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ حُفَّتْ بَدَلَ حُجِبَتْ

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم کو نفسانی خواہشات کے ہمراہ حجاب میں رکھا گیا اور جنت کو ناپسندیدہ امور کے ہمراہ حجاب میں رکھا گیا ہے۔ (متفق علیہ) تاہم مسلم کی روایت میں حجبت (حجاب میں رکھنا) کی جگہ حفت (اس کے نیچے رکھا گیا) کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

430-اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2272/4' حدیث رقم 1-2956' والترمذی فی السنن 486/4' حدیث رقم 2324' وابن ماجہ فی السنن 1378/2' حدیث رقم 4113' واحمد فی المسند 323/2

431-اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2162/4' حدیث رقم 56-2808' واحمد فی المسند 123/3

432-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 320/11' حدیث رقم 6487' ومسلم فی صحیحہ 2174/4 حدیث رقم 2822/1' والترمذی فی السنن 598/4' حدیث رقم 2559' والنسائی فی السنن 3/7' حدیث رقم 3763' واحمد فی المسند 380/2

433-وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ اِنْ اُعْطِيَ رَضِيَ وَاِنْ لَّمْ تُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَاِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ اِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دینار کا بندہ درہم کا بندہ اور قیمتی لباس کا بندہ برباد ہو جائے۔ اگر اسے دے دیا جائے۔ تو راضی رہتا ہے اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض ہو جاتا ہے۔ وہ شخص برباد ہو جائے اور خراب ہو جائے کہ اگر اسے کانٹا چبھ جائے تو اسے نکالا نہ جائے۔ اور اس بندے کے لئے خوشخبری ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوتا ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوتے ہیں اور پاؤں غبار آلود ہوتے ہیں۔ اگر اسے پہرہ دینے کیلئے کہا جائے تو (پوری ذمہ داری سے) پہرہ دیتا ہے اور اگر اسے (دشمن کے مقابلے میں) روانہ کیا جائے تو روانہ ہوتا ہے۔ (بظاہر وہ اتنی عام حیثیت کا مالک ہوتا ہے کہ) اگر وہ اجازت مانگے تو اسے اجازت نہیں ملتی اور اگر وہ سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہیں ہوتی۔ (صحیح بخاری)

434-وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِّنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَآءَ وَقَالَ اَيْنَ السَّائِلُ وَكَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ اِلَّا اٰكِلَةَ الْخَضِرِ اَكَلَتْ حَتّٰى امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَاَكَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِغَيْرِ حَقِّهٖ كَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ شَهِيْدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ مجھے اپنے بعد تمہارے بارے میں سب سے زیادہ اندیشہ دنیا کی رعنائی اور زیب و زینت کے نمایاں ہونے کا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا بھلائی (مال غنیمت کا ملنا) برائی کو ساتھ لے آئے گی۔ نبی اکرم ﷺ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت کیا۔ وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ یوں جیسے آپ اس کے سوال کی تعریف کر رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا: بھلائی، برائی کو نہیں لائے گی۔ کیونکہ بہار کے موسم میں جو کچھ

433-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 81/6' حدیث رقم 2887' وابن ماجہ فی السنن 1376/2 حدیث رقم 4135

434-اخرجہ البخاری فی صحیحہ 327/3' حدیث رقم 1465' ومسلم فی صحیحہ 728/2' حدیث رقم 1052/123' والترمذی فی السنن 553/4' حدیث رقم 2463

اگتا ہے وہ کچھ جانوروں کو ہلاکت کا شکار کر دیتا ہے اور کچھ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ماسوائے اس جانور کے جو سبزہ کھاتا ہو۔ وہ جانور کھاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پہلو پھول جاتے ہیں وہ دھوپ میں بیٹھ جاتا ہے اور گوبر کرتا ہے اور پیشاب کرتا ہے اور واپس آ کر کھاتا ہے۔

یہ مال سرسبز و شاداب اور میٹھا ہوتا ہے جو شخص اسے جائز طریقے سے حاصل کرے اور صحیح طور پر خرچ کرے تو اس کی عمدہ مدد کی گئی اور جو شخص اسے ناحق طور پر حاصل کرے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی کھانے کے باوجود سیر نہ ہو اور وہ (مال) اس (شخص) کے خلاف قیامت کے دن گواہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

435- وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے بارے میں مجھے تمہارے تنگ دست رہنے کا اندیشہ نہیں ہے بلکہ تمہارے بارے میں مجھے اندیشہ یہ ہے کہ دنیا تمہارے لئے پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے لوگوں کے لئے پھیلا دی گئی تھی اور تم اس کی طرف اسی طرح راغب ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اس کی طرف راغب ہوئے اور یہ تمہیں بھی اسی طرح ہلاکت کا شکار کر دے گی۔ جیسے اس نے ان لوگوں کو ہلاکت کا شکار کر دیا تھا۔ (متفق علیہ)

436- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَايَةٍ كَفَافًا .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! محمد کے گھر والوں کو ان کی خوراک جتنا رزق عطا کر۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ ان کی ضرورت کے مطابق۔ (رزق عطا کر)

437- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ .(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص کامیاب ہو گیا۔ جس نے اسلام قبول

435- اخرجه البخاری فی صحیحه 319/7' حدیث رقم 4015' ومسلم فی صحیحه 2273/4' حدیث رقم 2961/6' والترمذی فی السنن 2462' وابن ماجه 1334/2' حدیث رقم 3997

436- اخرجه البخاری فی صحیحه 261/11' حدیث رقم 6460' ومسلم فی صحیحه 2281/4' حدیث رقم 1055-18' والترمذی فی السنن 501/4' حدیث رقم 2361' وابن ماجه فی السنن 1387/2' حدیث رقم 4139' واحمد فی المسند 446/2

437- اخرجه مسلم فی صحیحه 730/2' حدیث رقم 1054-125' والترمذی فی السنن 497/4' حدیث رقم 2348' وابن ماجه فی السنن 1386/2' حدیث رقم 4138' واحمد فی المسند 168/2

438- اخرجه مسلم فی صحیحه 2273/4' حدیث رقم 2959-4' والترمذی فی السنن 494/4' حدیث رقم 2342' والنسائی فی السنن 238/6' حدیث رقم 3613' واحمد فی المسند 368/2

کیا اسے ضرورت کے مطابق رزق عطا کیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو اسے دیا ہے اس پر قناعت کرنے کی اسے توفیق دی۔ (صحیح مسلم)

438- وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَالَهٗ مِنْ مَّالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاَقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَّتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ، میرا مال، میرا مال، کہتا رہتا ہے۔ حالانکہ اس کے مال میں سے اس (کیلئے فائدہ بخش) مال تین قسم کا ہے۔ جسے وہ کھا کر فنا کر دے۔ یا پہن کر پرانا کر دے یا اللہ کی راہ میں دے کر ذخیرہ کر لے اس کے علاوہ جو مال ہے' بندہ جاتے ہوئے اسے لوگوں کے لئے چھوڑ جائے گا۔ (صحیح مسلم)

439- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَّتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میت کے ساتھ تین چیزیں (قبرستان تک) جاتی ہیں۔ ان میں سے دو واپس آ جاتی ہیں اور ایک ساتھ رہ جاتی ہے۔ اس (میت) کے ساتھ اس کے اہل خانہ، اس کا مال اور اس کے عمل جاتے ہیں۔

اس کے اہل خانہ اور مال واپس آ جاتے ہیں اور اس کا عمل باقی (ساتھ) رہ جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

440- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَامِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَاقَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کے نزدیک اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں نے عرض کی' یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال، اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبوب ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا اپنا مال وہ ہے۔ جسے (اللہ کی راہ میں خرچ کر کے) وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارث کا مال وہ ہے۔ (دنیا سے رخصت ہوتے وقت) جسے چھوڑ جائے۔ (صحیح بخاری)

441- وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَاُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ

439- اخرجه البخاری فی صحيحه 362/11' حديث رقم 6514' واخرجه مسلم فی صحيحه 2273/4' حديث رقم 2960/5' والنسائی فی السنن 53/8' حديث 1937' والترمذی فی السنن 509/4' حديث رقم 2379' واحمد فی المسند 110/3

440- اخرجه البخاری فی صحيحه 260/11' حديث رقم 6442' واحمد فی المسند 382/1

441- اخرجه مسلم فی صحيحه 2273/4' حديث رقم 2958-3' واحمد فی المسند 24/4

يَقُولُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَّكَ يَابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ مطرف، اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔الھکم التکاثر (کثرت تمہیں غافل کردے گی)

پھر فرمایا: آدم کا بیٹا (یعنی انسان) میرا مال میرا مال کہتا ہے۔ اے آدم کے بیٹے تمہارا مال صرف وہی ہے۔ جسے کھا کر تم فنا کردو۔ یا پہن کر پرانا کردو یا صدقہ کرکے اپنی آخرت کیلئے آگے بھیجو۔ (صحیح مسلم)

442–وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ . (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سامان کا زیادہ ہونا خوشحالی نہیں ہے۔ بلکہ نفس کا مالدار ہونا حقیقی مال داری ہے۔ (متفق علیہ)

بَابُ فِي الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا بیان

443–وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَابَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ قَالَ نَظَرْتُ اِلٰى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلٰى رُؤُسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلٰى قَدَمِهٖ اَبْصَرَنَا فَقَالَ يَا اَبَابَكْرٍ مَّاظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اَللّٰهُ ثَالِثُهُمَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بتایا میں مشرکین کے پاؤں اپنے سر کے قریب دیکھ رہا تھا ہم اس وقت غار میں موجود تھے۔ میں نے عرض کی' یارسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی بھی ایک اپنی پاؤں کی طرف دیکھ لے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے۔ جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہو۔ (متفق علیہ)

444–وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ يَا اَبَابَكْرٍ حَدِّثْنِيْ كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِيْنَ

442–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 271/11' حدیث رقم 6446' ومسلم فی صحیحہ 726/2' حدیث رقم 120-1051' والترمذی فی السنن 506/4' حدیث رقم 3373' وابن ماجہ 1386/2' حدیث رقم 4137' واحمد فی المسند 261/2

443–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 8/7' حدیث رقم 3653' ومسلم فی صحیحہ 1854' حدیث رقم 2381/1' والترمذی فی السنن 260/5' حدیث رقم 3096' واحمد المسند 4/1

444–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 622/6' حدیث رقم 3615' ومسلم فی صحیحہ 2309/4' حدیث رقم 2009/75' واحمد فی المسند 2/1

سَرَيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ وَخَلَا الطَّرِيْقُ لَايَمُرُّ فِيْهِ اَحَدٌ فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيْلَةٌ لَّهَا ظِلٌّ لَمْ يَاْتِ عَلَيْهَا الشَّمْسُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِيْ يَنَامُ عَلَيْهِ وَبَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً وَقُلْتُ نَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ مَاحَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَاحَوْلَهٗ فَاِذَا اَنَا بِرَاعٍ مُّقْبِلٍ قُلْتُ اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلِبُ قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَحَلَبَ فِيْ قَعْبٍ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ وَّ مَعِيَ اِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِيْ فِيْهَا يَشْرَبُ وَ يَتَوَضَّأُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ اَنْ اُوْقِظَهٗ فَوَافَقْتُهٗ حَتّٰى اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَآءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ اَسْفَلُهٗ فَقُلْتُ اشْرَبْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْتِ لِلرَّحِيْلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَ مَا مَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ فَقُلْتُ اُتِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهٖ فَرَسُهٗ اِلٰى بَطْنِهَا فِيْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرَاكُمَا دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِيْ فَاللّٰهُ لَكُمَا اَنْ اَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَجَا فَجَعَلَ لَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا قَالَ كُفِيْتُمْ مَاهٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى اَحَدًا اِلَّا رَدَّهٗ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے ابوبکر! آپ مجھے بتایئے آپ دونوں حضرات نے اس وقت کیا' کیا تھا جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کا سفر کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم ایک رات اور اگلے دن تک چلتے رہے یہاں تک کہ چاشت کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا وہاں سے کوئی بھی شخص گزر نہیں رہا تھا۔ ہمارے سامنے ایک بڑی چٹان ظاہر ہوئی۔ جس کا سایہ تھا اس سائے کی طرف دھوپ نہیں آتی تھی۔ ہم نے اس کے پاس پڑاؤ کیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ آپ اس پر سو جائیں میں نے آپ کیلئے پوستین بچھا دی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ سو جایئے میں آپ کے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لیتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے۔ میں ماحول کا جائزہ لینے کیلئے باہر آیا تو سامنے سے ایک چرواہا آ رہا تھا۔ میں نے دریافت کیا' کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا' کیا تم دودھ دو گے اس نے جواب دیا: ہاں اس نے ایک بکری کو پکڑا اس کا دودھ ایک پیالے میں دوہ لیا۔ میرے پاس ایک برتن موجود تھا۔ جسے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اٹھا کر لایا تھا۔ آپ اس میں کچھ پی بھی لیا کرتے تھے اور وضو بھی کر لیتے تھے۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھے آپ کو بیدار کرنا اچھا نہیں لگا۔ میں آپ کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہو گئے۔ میں نے اس دودھ میں کچھ پانی ملایا یہاں تک کہ اس کے نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا (یعنی دودھ میں اضافہ ہو گیا) میں نے عرض کی: یا رسول اللہ اسے پی لیجئے آپ نے اسے پی لیا۔ یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا۔ پھر آپ نے دریافت کیا' کیا روانگی کا وقت

نہیں آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' سورج ڈھلنے کے بعد ہم روانہ ہوئے۔ سراقہ بن جعشم ہمارے پیچھے آیا۔ میں نے عرض کی' یا رسول اللہ ہمارا پیچھا کیا جا رہا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم غمگین نہ ہو بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا وہ بولا میرا یہ خیال ہے کہ تم دونوں حضرات نے میرے لئے دعائے ضرر کی ہے۔ آپ میرے بارے میں دعائے خیر کیجئے۔ آپ دونوں کیلئے میرا یہ وعدہ ہے کہ میں آپ کے پیچھے آنے والے ہر شخص کو واپس کروا دوں گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں دعا کی تو اسے نجات مل گئی۔ راستے میں اس کی جس سے بھی ملاقات ہوئی اس نے یہی کہا ہے اس طرف کی ضرورت نہیں ہے۔ راستے میں اس کی جس سے بھی ملاقات ہوئی اس نے اسے واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

445–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَآئِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ فَقَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَّاْكُلُهٗ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَّاِذَا سَبَقَ مَآءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَآءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهْتٌ وَّاِنَّهُمْ اِنْ يَّعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْئَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَآءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُاللّٰهِ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بارے میں سُنا وہ اس وقت اپنی زمین میں کچھ چن رہے تھے۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا۔ جن کا علم کسی نبی ہی کو ہو سکتا ہے۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے۔ اہل جنت کا سب سے پہلے کھانا کیا ہوگا اور کون سی چیز بچے کو باپ یا ماں کی طرف کھینچ لیتی ہے۔ (یعنی باپ یا ماں کے ساتھ مشابہت کا باعث بنتی ہے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چیزوں کے بارے میں ابھی مجھے جبرائیل نے بتایا ہے۔ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے کھینچ کر مغرب کی طرف لے جائے گی اور سب سے پہلا کھانا جسے اہل جنت کھائیں گے۔ وہ مچھلی کے جگر کا کنارے والا حصہ ہے اور جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید پر غالب آجائے تو

445–اخرجہ البخاری فی صحیحہ 362/6' حدیث رقم 3329' واخرجہ احمد فی المسند 106/3

مرد بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جب عورت کا مادہ تولید غالب آجائے تو وہ بچے کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ یارسول اللہ! یہ یہودی لوگ الزام بہت لگاتے ہیں اگر آپ کے ان سے سوال کرنے سے پہلے ان لوگوں کو میرے اسلام کا علم ہوگیا تو یہ مجھ پر بھی الزام لگائیں گے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) یہودی آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے نزدیک عبداللہ کی کیا حیثیت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہمارے سب سے بہتر فرد ہیں اور ہمارے سب سے بہتر فرد کے صاحبزادے ہیں۔ وہ ہمارے سردار ہیں اور سردار کے صاحبزادے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر عبداللہ بن اسلام سلام قبول کر لیتے ہیں تو تمہاری کیا رائے ہوگی۔ وہ بولے اللہ تعالیٰ انہیں اس چیز سے بچائے رکھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور بولے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد اللہ کے رسول ہیں۔ تو یہودی بولے یہ ہمارے سب سے بدتر شخص ہیں اور ہمارے سب سے بدتر شخص کے بیٹے ہیں۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بولے۔ یارسول اللہ مجھے اسی بات کا اندیشہ تھا۔ (صحیح بخاری)

446- وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاوَرَحِيْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِىْ سُفْيَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَا خَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَّيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَهٰهُنَا قَالَ فَمَا مَالَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضَعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا جب ہمیں ابوسفیان کی آمد کے بارے میں پتہ چلا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ یہ ہمیں حکم دیں کہ ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں تو ہم انہیں سمندر میں بھی ڈال دیں گے اور اگر آپ ہمیں یہ حکم دیں کہ ہم ''برک غماد تک ان کے ساتھ مقابلہ کرتے رہیں تو ہم ایسا بھی کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کیلئے دعا کی پھر یہ حضرات روانہ ہوئے یہاں تک کہ انہوں نے بدر میں آکے پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک زمین پر ادھر رکھا ادھر رکھا تو کوئی ایک بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے اِدھر اُدھر نہیں ہوا تھا۔ (صحیح مسلم)

447- وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِىْ قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اَللّٰهُمَّ اَنْشُدُكَ

446- اخرجه مسلم فی صحیحه 1403/3' حدیث رقم 83-1779' وابو داؤد فی السنن 130/3 حدیث رقم 2681' والنسائی فی السنن 108/4' حدیث رقم 2074' واحمد فی المسند 219/3

447- اخرجه البخاری فی صحیحه 99/6' حدیث رقم 2915' واحمد فی المسند 329/1

عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَخَذَ اَبُوْبَكْرٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْحَحْتَ عَلٰى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُوْلُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر کے دن ایک خیمے میں تھے۔ آپ نے یہ دعا کی اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عہد اور تیرے وعدے کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہیں کی جائے۔ (راوی بیان کرتے ہیں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہاتھ کو تھاما اور بولے یارسول اللہ اتنا کافی ہے آپ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کافی دعا کی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے زرہ پہنی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: عنقریب دشمن کے گروہ کو پسپا کر دیا جائے گا اور ان کے پیٹھوں کو پھیر دیا جائے گا۔ (صحیح بخاری)

448–وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهٖ عَلَيْهِ اَدَاةُ الْحَرْبِ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے: غزوہ بدر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبریل ہے جس نے اپنے گھوڑے کے سر کو تھام رکھا ہے اور اس نے ہتھیار سجائے ہوئے ہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

449–وَعَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ اِذْ نَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ خَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَشُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَآءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ .(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے اس دن ایک مسلمان شخص ایک مشرک شخص کا مقابلہ کر رہا تھا جو اس کے سامنے موجود تھا۔ اسی دوران اس نے کوڑے کی آواز سنی جو اوپر سے آئی تھی اور ایک سوار کی آواز بھی سنائی دی جو کہہ رہا تھا۔ حیزوم آگے بڑھو۔ جب اس نے مشرک شخص کی طرف دیکھا تو وہ سیدھا نیچے گر چکا تھا اس نے اس کا جائزہ لیا تو اس کی ناک کٹ چکی تھی اور اس کا چہرہ چیرا جا چکا تھا۔ اس نے ان سب چیزوں کا جائزہ لیا پھر وہ انصاری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات بیان کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے صحیح کہا ہے۔ یہ تیسرے آسمان سے آنے والی مدد تھی۔ اس دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ستر افراد کو قتل کیا اور ستر افراد کو قیدی بنایا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

450–وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَّمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ

448–اخرجه البخاري في صحيحه 312/7' حديث رقم 3995

449–اخرجه مسلم في صحيحه 1348/3حديث رقم 58-1763

شِمَالِهٖ يَوْمَ اُحُدٍ رَّجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بِيْضٌ يُقَاتِلَانِ كَاشَدِّ الْقِتَالِ مَارَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِيْ جِبْرَئِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ اُحد کے دن میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب دو حضرات کو دیکھا جنہوں نے سفید لباس پہن رکھا تھا اور وہ دونوں بڑے زبردست طریقے سے لڑائی کررہے تھے میں نے اس سے پہلے اور اس کے بعد ان دونوں حضرات کو نہیں دیکھا۔ (راوی) کہتے ہیں وہ دونوں حضرت جبریل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔ (متفق علیہ)

451-وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا اِلٰى اَبِيْ رَافِعٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ بَيْتَهٗ لَيْلًا وَهُوَ نَآئِمٌ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَتِيْكٍ فَوَضَعْتُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ حَتّٰى اَخَذَ فِيْ ظَهْرِهٖ فَعَرَفْتُ اَنِّيْ قَتَلْتُهٗ فَجَعَلْتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلٰى دَرَجَةٍ فَوَضَعْتُ رِجْلِيْ فَوَقَعْتُ فِيْ لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِيْ فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِيْ فَمَسَحَهَا فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو ابورافع کی طرف بھیجا۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ رات کو اس کے گھر داخل ہوئے وہ اس وقت سو رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کردیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اپنی تلوار اس کے پیٹ پر رکھی یہاں تک کہ جب وہ اس کی کمر تک پہنچ گئی تو مجھے اندازہ ہوگیا کہ میں اسے قتل کرچکا ہوں۔ میں نے دروازے کھولے یہاں تک کہ میں ایک سیڑھی تک پہنچا میں نے اپنا پاؤں رکھا چاندنی رات تھی میں نیچے گر گیا۔ میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنے عمامہ کے ذریعے اسے باندھ لیا اور اپنے ساتھیوں تک آگیا۔ جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے اس بارے میں آپ کو بتایا آپ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کرو میں نے وہ آگے آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا تو یوں ہوگئی جیسے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

452-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْفِرُ فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ وَّلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ فَانْكَفَاتُ

450-اخرجه البخاري في صحيحه 353/7' حديث رقم 4045' ومسلم في صحيحه 1802/4' حديث رقم 46-2306

451-اخرجه البخاري في صحيحه 155/6' حديث رقم 3022

452-اخرجه البخاري في صحيحه 395/7' حديث رقم 4101' و 4102 و مسلم في صحيحه 1610/3' حديث رقم 141-2139 والدارمي في السنن 33/1' حديث رقم 42

اِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْصًا شَدِيْدًا فَاَخْرَجَتْ جِرَابًا فِيْهِ صَاعٌ مِّنْ شَعِيْرٍ وَّلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتِ الشَّعِيْرَ حَتّٰى جَعَلْنَا اللَّحْمَ فِي الْبُرْمَةِ ثُمَّ جِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنْتُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ فَتَعَالَ اَنْتَ وَنَفَرٌ مَعَكَ فَصَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَهْلَ الْخَنْدَقِ اِنَّ جَابِرًا صَنَعَ سُوْرًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تُخْبِزُنَّ عَجِيْنَكُمْ حَتّٰى اَجِيْءَ وَجَآءَ فَاَخْرَجَتْ لَهٗ عَجِيْنًا فَبَصَقَ فِيْهِ وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ اِلٰى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ وَ بَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِيْ خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِيْ مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوْهَا وَهُمْ اَلْفٌ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَا كَلُوْا حَتّٰى تَرَكُوْهُ وَانْحَرَفُوْا وَاِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَاِنَّ عَجِيْنَنَا لَيُخْبَزُ كَمَا هُوَ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوہ خندق کے دن ہم کھدائی کر رہے تھے کہ ایک چٹان سامنے آ گئی۔ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یہ ایک چٹان خندق میں سامنے آ گئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نیچے اترتا ہوں پھر آپ اٹھے آپ کا پیٹ ایک پتھر کے ذریعے بندھا ہوا تھا۔ ہم نے تین دن سے کچھ نہیں کھایا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدال پکڑی اور ضرب لگائی۔ تو وہ ریت کے حرکت کرتے ہوئے ٹیلے کی مانند ہو گئی۔ میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدید بھوک کے عالم میں دیکھا ہے۔ اس نے ''جو'' کا ایک توڑا نکالا ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ تھا میں نے اسے ذبح کیا۔ میں نے ''جو'' کو پیسا اور گوشت ہنڈیا پر رکھ دیا۔ تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آہستہ آواز میں عرض کی یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک بکری تھی ہم نے اسے ذبح کیا ہے اور ایک صاع ''جو'' تھے۔ ہم نے اسے پیس لیا ہے آپ اپنے کچھ ساتھیوں سمیت تشریف لائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں کہا اے خندق والو! جابر نے کھانا تیار کیا ہے۔ چلو آ ؤ چلیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی ہنڈیا نیچے نہیں اتارنا اور آٹے کی روٹی نہیں بنانا جب تک میں نہ آ جاؤں جب آپ تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت میں گوندھا ہوا آٹا پیش کیا۔ آپ نے اس میں لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر آپ ہنڈیا کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اس میں بھی تھوک ڈالا اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا پھر (میری بیوی) سے فرمایا روٹی پکانے والی کو بلا لو وہ روٹی پکاتی جائے گی اپنی ہنڈیا میں سے سالن نکالتی رہنا۔ لیکن اسے نیچے نہیں اتارنا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) ان لوگوں کی تعداد ایک ہزار تھی۔ اللہ کی قسم اٹھا کر بتاتا ہوں کہ ان سب نے کھانا کھا لیا۔ یہاں تک کہ اس کھانے کو چھوڑ کے واپس چلے گئے۔ لیکن ہماری ہنڈیا ویسے ہی جوش کھا رہی تھی۔ جیسے پہلے تھی۔ ہمارے آٹے سے اسی طرح روٹیاں بن رہی تھیں جیسے پہلے تھی۔ (متفق علیہ)

453–وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَيَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

453–اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2235/4' حدیث رقم 70-2915' واخرجہ الترمذی فی السنن 628/5' حدیث رقم 3800

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے کہا جب وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا۔ سمیہ کے بیٹے کی خیر نہیں! تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔
(اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

454-وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ أُجْلِيَ الْاَحْزَابُ عَنْهُ اَلْاٰنَ نَغْزُوْهُمْ وَلَا يَغْزُوْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ إِلَيْهِمْ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت سلمان بن صرد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت غزوہ خندق کے موقع پر دشمن کے لشکر کو پلٹ دیا گیا۔ اب ہم ان پر حملہ کریں گے۔ یہ ہم پر نہیں کریں گے ہم ان کی طرف جائیں گے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

455-وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَ اغْتَسَلَ اَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ قَدْ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْتُهُ اُخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ قَالَ اَنَسٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ إِلَى الْغُبَارِ سَاطِعًا فِيْ زُقَاقِ بَنِيْ غَنْمٍ مَرْكَبَ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس تشریف لائے تو آپ نے ہتھیار اتار کر غسل کیا۔ حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی آپ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں نے تو انہیں نہیں اتارا آپ ان لوگوں کی طرف تشریف لے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کن کی طرف؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے بنوقریظہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف تشریف لے گئے۔ (متفق علیہ)

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بنوغنم کی گلیوں میں حضرت جبریل علیہ السلام کی سواری کے اڑنے والے غبار کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ اس وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوقریظہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔

456-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ

454-اخرجه البخاری فی صحیحه 405/7 حدیث رقم 4109 واحمد فی المسند 262/4

455-اخرجه البخاری فی صحیحه 407/7 حدیث رقم 4117 ومسلم فی صحیحه 1389/3 حدیث رقم 65-1769

456-اخرجه البخاری فی صحیحه 441/7 حدیث رقم 4152 ومسلم فی صحیحه 1484/3 حدیث رقم 73-1856 واحمد فی المسند 329/3

رَكْوَةٌ فَتَوَضَّاءَ مِنْهَا ثُمَّ اَقْبَلَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا مَآءٌ نَتَوَضَّأُ بِهٖ وَنَشْرَبُ اِلَّا مَا فِيْ رَكْوَتِكَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فِي الرَّكْوَةِ فَجَعَلَ الْمَآءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ كَاَمْثَالِ الْعُيُوْنِ قَالَ فَشَرِبْنَا وَ تَوَضَّأْنَا قِيْلَ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاس کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول موجود تھا۔ آپ نے اس سے وضو کیا۔ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ہمارے پاس وضو کرنے اور پینے کیلئے کوئی پانی نہیں ہے صرف یہی ڈول ہے۔ جو آپ کے پاس ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دستِ مبارک اس ڈول میں رکھا۔ تو آپ کی انگلیوں کی درمیان سے پانی یوں جاری ہو گیا جیسے چشمے ہوتے ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم سب نے اس سے پیا اور اس سے وضو کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی۔ انہوں نے فرمایا: اس وقت ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے لئے کافی ہوتا۔ ویسے اس وقت ہم پندرہ سو تھے۔ (متفق علیہ)

457-وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا فَلَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهَا فَجَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِهَا ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَدَعَا ثُمَّ صَبَّهٗ فِيْهَا ثُمَّ قَالَ دَعُوْهَا سَاعَةً فَاَرْوَوْا اَنْفُسَهُمْ وَرِكَابَهُمْ حَتّٰى ارْتَحَلُوْا. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حدیبیہ کے موقع پر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہماری تعداد ۱۴۰۰ تھی۔ حدیبیہ ایک کنواں ہے۔ ہم اس میں سے پانی نکالتے رہے یہاں تک کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہیں رہا۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ اس کنویں کے پاس تشریف لائے اور اس کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر آپ نے پانی کا ایک برتن منگوایا۔ آپ نے وضو کیا اور پھر اس میں کلی کی اور دعا کی اور پھر اس پانی کو اس کنویں میں انڈیل دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے تھوڑی دیر کے لئے ایسے ہی رہنے دو۔ (بعد میں) سب لوگوں نے خود بھی پانی پیا اور جانوروں کو بھی پانی پلا دیا۔ یہاں تک کہ روانگی کا وقت آ گیا (اور اس دوران بھی پانی استعمال ہوتا رہا۔)

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

458-وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَكٰى اِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا كَانَ يُسَمِّيْهِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِيَهٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَآءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ اَوْ سَطِيْحَتَيْنِ مِنْ مَّآءٍ فَجَآءَ ابِهَا اِلَى

457-اخرجه البخاري في صحيحه 441/7' حديث رقم 4151' واحمد في المسند 280/4

458-اخرجه البخاري في صحيحه 447/1' حديث رقم 344' ومسلم في صحيحه 474/1' حديث رقم 312-682

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِيْرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيْهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ وَنُوْدِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوْا فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِيْنَ رَجُلًا حَتّٰى رَوِيْنَا فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ وَّايْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلْئَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتُدِئَ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ عوف ابو رجاء کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے آپ کی خدمت میں کچھ لوگوں نے پیاسے ہونے کی شکایت کی آپ سواری سے نیچے اترے آپ نے فلاں صاحب کو بلایا۔ ان صاحب کا نام ابو رجاء نے بیان کیا تھا لیکن عوف نامی راوی اسے بھول گئے۔
پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا تم دونوں جاؤ اور پانی تلاش کر کے لاؤ۔ یہ دونوں حضرات گئے ان دونوں حضرات کا سامنا ایک خاتون سے ہوا جو پانی کے دو بڑے یا چھوٹے مشکیزوں کے درمیان تھی۔ یہ دونوں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگوں نے ان مشکیزوں کو اونٹوں سے نیچے اتارا نبی اکرم ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور ان مشکیزوں کے منہ سے پانی اس برتن میں انڈیلا۔ پھر لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ تم خود بھی پی لو اور اپنے جانوروں کو بھی پلاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں ہم چالیس پیاسے افراد نے اسے پیا یہاں تک کہ ہم سیراب ہو گئے اور ہم نے اپنے ہر ایک برتن کو ہر ایک مشکیزے کو بھر لیا۔ اللہ کی قسم! جب اس مشکیزے کو واپس کیا گیا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے سے زیادہ بھرا ہوا ہے۔ (متفق علیہ)

459- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفْيَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهِ وَإِذَا شَجَرَتَيْنِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى إِحْدَاهُمَا فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَالْبَعِيْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتّٰى أَتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرٰى فَأَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ فَحَانَتْ مِنِّيْ لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ ہم نے ایک کشادہ وادی میں پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ کو کوئی ایسی چیز نظر نہ آئی جس کے ذریعے آپ پردہ کرتے۔ وہاں وادی کے کنارے دو درخت موجود تھے نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے اس کی ایک ٹہنی پکڑ کر فرمایا اللہ کے حکم کے تحت میری پیروی کرو۔ تو وہ آپ کے پیچھے ایسے چل پڑا جیسے لگام والا اونٹ

459- اخرجہ مسلم فی صحیحہ 2306/4 حدیث رقم 3012-74

اپنے قائد کی پیروی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی اذن کے تحت میری پیروی کرو۔ وہ یوں آپ کا فرمانبردار ہو گیا یہاں تک کہ جب آپ ان دونوں درختوں کے درمیان والی جگہ پر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اللہ کی اذن کے تحت مل جاؤ۔ تو وہ مل گئے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) میں بیٹھ کر اپنی سوچوں میں گم ہو گیا اور اس طرف سے میری توجہ ہٹ گئی۔ کچھ دیر بعد میں نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت ایک دوسرے سے جدا ہو کے واپس اپنے اپنے تنے پر جا کر کھڑے ہو چکے ہیں۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

460–وَعَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَقُلْتُ يَا اَبَامُسْلِمٍ مَاهٰذِهِ الضَّرْبَةُ قَالَ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِيْ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلَمَةُ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتّٰى السَّاعَةِ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ یزید بن ابوعبید بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت سلمۃ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی پنڈلی پر ایک ضرب کا نشان دیکھا تو کہا اے ابومسلم! اس ضرب کی تاریخ کیا ہے انہوں نے فرمایا: یہ ضرب مجھے غزوہ خیبر کے دن لگی تھی اور ایسی ضرب تھی کہ لوگوں نے کہا تھا کہ اب سلمہ فوت ہو جائیں گے۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس پر تین مرتبہ لعاب دہن ڈالا تو اس کے بعد سے لے کر اب تک کبھی اس میں درد نہیں ہوئی۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

461–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَّجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَهُمْ اَخْبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ۔ (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہلے لوگوں کو دے دی اس سے پہلے کہ ان کی شہادت کی باقاعدہ خبر آتی۔ آپ نے فرمایا: زید نے علم کو تھاما وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے تھام لیا پھر وہ شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے تھاما پھر وہ شہید ہو گئے۔ اس دوران نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا: پھر علم کو اللہ کی ایک تلوار، یعنی خالد بن ولید نے تھام لیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب کی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

462–وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهٗ

460–اخرجه البخاري في صحيحه 475/7' حديث رقم 4206' واخرجه ابو داؤد في السنن 219/4' حديث رقم 3894

461–اخرجه البخاري في صحيحه 512/7' حديث رقم 4262

462–اخرجه مسلم في صحيحه 1398/3' حديث رقم 1775-76' واخرجه احمد في المسند 207/1

قِبَلَ الْكُفَّارِ وَاَنَا اٰخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَّا تُسْرِعَ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ اٰخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَّكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِىْ اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِىْ عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِى الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِىْ الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِيْنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ ثُمَّ اَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَاهُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَازِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوہ حنین کے موقع پر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا۔ جب مسلمانوں اور کفار کا آمنا سامنا ہوا کچھ مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خچر کو ایڑ دینا شروع کی۔ عرض کی گئی آگے کفار ہیں۔ میں نے اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامی ہوئی تھی اور میں اسے آگے بڑھنے سے روک رہا تھا کہ وہ تیزی سے آگے نہ بڑھے۔ حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رکاب تھام رکھی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عباس! درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں کو آواز دو حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' ان کی آواز بہت بلند تھی۔ میں نے اپنی بلند آواز میں کہا۔ درخت کے نیچے بیعت کرنے والے لوگ کہاں ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! جب انہوں نے میری آواز سنی تو وہ یوں واپس پلٹے جیسے کوئی گائے اپنی بچوں کی طرف آتی ہے۔ انہوں نے کہا ہم حاضر ہیں ہم حاضر ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ان لوگوں نے کفار کے ساتھ جنگ کرنا شرع کر دی۔ انصار کو یہ کہہ کر بلایا گیا: اے انصار کے گروہ! اے انصار کے گروہ! حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' پھر بنو حارث بن خزرج کا نام لے کر بلایا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر سوار جنگ کا جائزہ لے رہے تھے۔ آپ نے فرمای: اب جنگ بھڑک چکی ہے۔ پھر آپ نے کچھ کنکریاں پکڑی پھر انہیں کفار کے چہرے کی طرف پھینکا تو وہ یوں پسپا ہو گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کی قسم! اور اللہ کی قسم! جب آپ نے انہیں کنکریاں ماری تو میں نے انہیں دیکھا کہ ان کے ہتھیار کند ہو گئے ہیں اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

463- وَعَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَّا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُهٗ فَنَزَلَ

463- اخرجه البخاري في صحيحه 27/8' حديث رقم 4315' ومسلم في صحيحه 1400/3' حديث رقم 78-1776

وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ اَنَا النَّبِیُّ لَا كَذِبَ اَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ ثُمَّ صَفَّهُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)
وَلِلْبُخَارِیِّ مَعْنَاهُ وَفِی رِوَايَةٍ لَّهُمَا قَالَ الْبَرَآءَ كُنَّا وَاللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَقِیْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّالَلَّذِیْ يُحَاذِیْ بِهٖ يَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ ابواسحاق بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعمارہ! آپ لوگ جنگ حنین کے دن فرار ہو گئے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! اللہ کی قسم! نبی اکرم نے منہ نہیں پھیرا تھا' بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند نوجوان (دشمن کے سامنے) نکلے' ان کے پاس زیادہ ہتھیار نہیں تھے۔ ان کا تیراندازوں کے گروہ سے سامنا ہوا۔ جن کے تیر خطا نہیں جاتے تھے۔ ان لوگوں نے انہیں تیروں (کی بوچھاڑ پر) رکھ لیا۔ جو خطا نہیں جا رہے تھے۔ اس پر یہ لوگ وہاں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے' نبی اکرم اس وقت اپنے سفید خچر پر سوار تھے۔

حضرت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ نے اس کی لگام تھام رکھی تھی۔ اور اسے چلا رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خچر سے نیچے اترے۔ آپ نے مدد مانگی۔ اور بولے:

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں ہے۔ میں عبدالمطلب کا پوتا ہوں''۔

پھر آپ نے ان کی (اپنے ساتھیوں کی) صف بندی کی۔

(اس روایت کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

بخاری نے بھی اسی مضمون کو نقل کیا ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اللہ کی قسم! جب جنگ شدید ہو جاتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بچتے تھے۔ اور ہم میں بہادر وہ شخص ہوتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ بشانہ رہتا تھا۔ یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

464-وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلّٰى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ مِّنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاءَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے' نبی اکرم کے کچھ ساتھی پیچھے کی طرف مڑے۔ جب انہوں نے نبی اکرم کے گرد ہجوم کیا۔ تو آپ اپنے خچر سے نیچے اترے' پھر آپ نے زمین سے اپنی مٹھی بھر کر مٹی اٹھائی۔ اور ان (دشمنوں) کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: ان کے چہرے

463/2-اخرجہ مسلم فی صحیحہ **1401/3**' حدیث رقم **1776-79**

464-اخرجہ مسلم فی صحیحہ **1402-3**' حدیث رقم **1777-81**

تاریک ہو جائیں (راوی کہتے ہیں) دشمن کے جتنے بھی افراد تھے۔ اس مٹھی کے ذریعے ان میں سے ہر ایک کی دونوں آنکھوں میں وہ مٹی چلی گئی۔ اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ اللہ تعالیٰ نے (اس طرح) انہیں پسپا کر دیا' نبی اکرم نے ان کا مالِ غنیمت مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔

(اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے)۔

465–وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْاِسْلَامَ هٰذَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ الَّذِیْ تُحَدِّثُ اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِنْ اَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ اَمَا اَنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلٰى ذٰلِكَ اِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ اَلَمَ الْجِرَاحِ فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى كِنَانَتِهٖ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَّقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ يَا بِلَالُ قُمْ فَاَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّاِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ .(رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں شریک ہوئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے بارے میں' جو آپ کے ساتھ تھا اور مسلمان ہونے کا دعوے دار تھا' یہ فرمایا: یہ جہنمی ہے۔ جب لڑائی شروع ہوئی تو اس شخص نے بڑی جوان مردی کے ساتھ لڑنا شروع کیا اسے بہت سے زخم آئے۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کی' یا رسول اللہ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ جس شخص کے بارے میں آپ نے یہ فرمایا تھا کہ یہ جہنمی ہے۔ اس نے تو بڑی جواں مردی کے ساتھ اللہ کی راہ میں جنگ کی ہے اور وہ بہت زیادہ زخمی ہو چکا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنمی ہی ہے۔ بعض لوگوں کو اس بارے میں شک ہوا اسی دوران اس شخص کو زخم آیا۔ اس نے اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اور اس میں سے ایک تیر نکالا اور اس سے خود کو ذبح کر لیا۔ کچھ لوگ جلدی سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو سچ ثابت کیا ہے۔ فلاں شخص نے خود کو تیر مار کر خودکشی کر لی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا خاص رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اے بلال! اٹھو اور اعلان کر دو کہ جنت میں صرف مومن جائے گا اور اللہ تعالیٰ (بعض اوقات) کسی گنہگار شخص کے ذریعے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

465–اخرجه البخاری فی صحیحه **471/7**' حدیث رقم **4203**' ومسلم فی صحیحه **105/1**' حدیث رقم **178-111**' والدارمی **314/2**' حدیث رقم **2517**' فی المسند **309/2**

466- وَعَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ فَعَلَ الشَّيْءَ وَمَا فَعَلَهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدِيْ دَعَا اللّٰهَ وَدَعَاهُ ثُمَّ قَالَ اَشَعَرْتِ يَا عَآئِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَفْتَانِيْ فِيْمَا اسْتَفْتَيْتُهُ جَآءَ فِيْ رَجُلَانِ جَلَسَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِيْ وَالْاٰخَرُ عِنْدَ رِجْلِيْ ثُمَّ قَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوْبٌ قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيْدُ بْنُ الْاَعْصَمِ الْيَهُوْدِيُّ قَالَ فِيْمَاذَا قَالَ فِيْ مُشْطٍ وَّمُشَاطَةٍ وَّجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِيْ بِئْرِ ذَرْوَانَ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ اِلَى الْبِئْرِ فَقَالَ هٰذِهِ الْبِئْرُ الَّتِيْ اُرِيْتُهَا وَكَاَنَّ مَآءَ هَا نَقَاعَةُ الْحِنَّآءِ وَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوْسُ الشَّيَاطِيْنِ فَاسْتَخْرَجَهٗ - (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا یہاں تک کہ آپ کو یہ خیال آتا کہ آپ نے کوئی کام کرلیا ہے حالانکہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ ایک دن آپ میرے پاس موجود تھے۔ آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر دوبارہ دعا کی اور پھر فرمایا اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں پتہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا اس نے مجھے اس بارے میں بتا دیا ہے۔ میرے پاس دو افراد آئے۔ ان میں سے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ ان صاحب کو کیا تکلیف ہے۔ اس نے جواب دیا: ان پر جادو کیا گیا ہے۔ اس نے دریافت کیا: ان پر کس نے جادو کیا ہے۔ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم یہودی نے کیا ہے۔ اس نے دریافت کیا: کس چیز میں کیا ہے اس نے جواب دیا: کندھے کی ہڈی میں' کنگھی میں اور خشک کھجور کے پتوں میں اس نے دریافت کیا: وہ کہاں ہیں دوسرے نے جواب دیا: وہ زروان کے کنویں میں ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ ساتھیوں کے ہمراہ اس کنویں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا یہ وہ کنواں ہے جو مجھے خواب میں دکھایا گیا تھا۔ اس کا پانی یوں تھا جیسے مہندی کے نچوڑ کا پانی ہوتا ہے اور وہاں کے درخت یوں تھے جیسے شیاطین کے سر ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جادو شدہ چیز کو وہاں سے نکلوا دیا۔ (متفق علیہ)

467- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقْسِمُ قَسْمًا اَتَاهُ ذُوالْخُوَيْصِرَةِ وَهُوَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اعْدِلْ فَقَالَ وَيْلَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِذَا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَكُنْ اَعْدِلُ فَقَالَ عُمَرُ ائْذَنْ لِّيْ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَنْظُرُ اِلٰى نَصْلِهٖ اِلٰى رُصَافِهٖ اِلٰى نَضِيِّهٖ وَهُوَ

466- اخرجه البخاري في صحيحه 334/6' حديث رقم 3268' ومسلم في صحيحه 1719/4' حديث رقم 43-2189

467- اخرجه البخاري في صحيحه 617/6' حديث رقم 3610' ومسلم في صحيحه 744/1' حديث رقم 143-1064' واخرجه ابن ماجه في السنن 61/1' حديث رقم 171' واخرجه احمد في المسند 56/3

قِدْحُهُ اِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوْجَدُ فِيْهِ شَيْءٌ قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ اٰيَتُهُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰى عَضُدَيْهِ مِثْلَ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ وَيَخْرُجُوْنَ عَلٰى خَيْرِ فِرْقَةٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَاَنَا مَعَهُ فَاَمَرَ بِذٰلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَاُتِيَ بِهٖ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلَيْهِ عَلٰى نَعْتِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ نَعَتَهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّاْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ فَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ فَيَاْمَنُنِي اللّٰهُ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَيَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدْعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ کچھ تقسیم فرما رہے تھے۔ ذوالخویصرۃ آپ کے پاس آیا یہ بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا۔ وہ بولا اے اللہ کے رسول عدل سے کام لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیا ناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں عدل نہیں کرتا تو پھر تو تم ذلت اور رسوائی کا شکار ہو جاتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی' آپ مجھے اجازت دیجئے۔ میں اس کی گردن اڑا دوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رہنے دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو کم سمجھو گے اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو کمتر سمجھو گے اور وہ لوگ قرآن پڑھیں گے' لیکن وہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا اور وہ دین سے ایسے باہر آجائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر آجاتا ہے۔ آدمی اس کے پھل کا جائزہ لیتا ان میں سے جو شخص سیاہ فام ہوگا اس کی ایک بازو عورت کی پستان کی مانند ہوگی (راوی کو یہ شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) گوشت کے ٹکڑے کی مانند ہوگی۔ جو حرکت میں ہوگا اور یہ لوگ اس گروہ کے خلاف بغاوت کریں گے جو سب سے بہتر ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی سنی ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جنگ کی تھی اور میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی تلاش کا حکم دیا۔ اس کو تلاش کیا گیا پھر اس شخص کو لایا گیا جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ حلیے کے مطابق اس کا جائزہ لیا تو یہ وہی شخص تھا جس کے بارے میں آپ نے بیان کیا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ایک شخص آیا۔ جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی تنگ تھی داڑھی گھنی تھی' رخسار ابھرے ہوئے تھے اور سر منڈا ہوا تھا۔ وہ بولا: محمد! اللہ سے ڈریئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کون کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تو مجھے اہل زمین کے لیے امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔ ایک

شخص نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے منع کر دیا۔ جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ نے فرمایا: اس شخص کی پشت میں ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھیں گے' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ یہ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے وہ لوگ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں نے ان کا زمانہ پایا تو میں بھی ان کے ساتھ اسی طرح جنگ کروں گا جیسے قوم عاد کے ساتھ کی گئی تھی۔

468—وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مَجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا .(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ وہ مشرک خاتون تھیں۔ ایک دن میں انہیں دعوت دے رہا تھا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں ایک ایسی بات کی جو مجھے ناپسند تھی۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس وقت رو رہا تھا میں نے عرض کی' یا رسول اللہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت نصیب کر۔ نبی اکرم ﷺ کی اس دعا کی بدولت خوش ہوتے ہوئے میں نکل کھڑا ہوا۔ جب میں دروازے کے پاس پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری امی نے میرے قدموں کی آہٹ سن کر کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ باہر ہی رہو۔ میں نے پانی گرنے کی آواز سنی میری والدہ نے غسل کر کے لباس پہنا اور تیزی سے اپنی چادر لی' دروازہ کھولا اور انہوں نے کہا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں یہ گواہی دیتی ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں یہ گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے خاص بندے اور رسول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں خوشی کے مارے رو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور فرمایا بہت اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

469—وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْهُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَانِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَ اِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ

468—اخرجه مسلم فی صحیحه **1938/4** حدیث رقم **2491-158**' واحمد فی المسند **320/2**

469—اخرجه البخاری فی صحیحه **213/1**' حدیث رقم **118**' ومسلم فی صحیحه **1939/4**' حدیث رقم **2492-159**' واخرجه الترمذی فی السنن **642/5**' حدیث رقم **3834**

اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَأً مِسْكِيْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لَنْ يَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى اَقْضِيَ مَقَالَتِيْ هٰذِهٖ ثُمَّ يَجْمَعُهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ فَيَنْسٰى مِنْ مَّقَالَتِيْ شَيْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُّ نَمِرَةً لَيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا حَتّٰى قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰى صَدْرِيْ فَوَالَّذِيْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَانَسِيْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے وہ فرماتے ہیں۔تم لوگ یہ کہتے ہو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بکثرت احادیث روایت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کے ساتھ وعدہ ہے۔(یعنی اس کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے) میرے مہاجر بھائی بازار میں بھاؤ تاؤ میں مصروف رہتے تھے اور میرے انصار بھائی اپنے اموال (یعنی زمینوں) پر مصروف رہتے تھے میں غریب آدمی تھا میں کھانا کھا کر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا کرتا تھا۔ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص اپنی چادر کو اس وقت تک پھیلائے گا جب تک میں اپنی یہ بات (یعنی دعا) پوری نہ کرلوں اور پھر وہ شخص اسے اکٹھا کر کے سینے پر رکھ لے تو وہ میری کہی ہوئی بات کبھی نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنی چھوٹی چادر کو پھیلا دیا۔میرے پاس اس کے علاوہ کوئی کچھ کپڑا نہیں تھا۔جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی بات (یعنی دعا) پوری کر لی تو میں نے اس چادر کو اکٹھا کیا اور اپنے سینے پر رکھ لیا۔اس ذات کی قسم! جس نے نبی اکرم ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کے بعد سے لے کر آج تک میں نبی اکرم ﷺ کی کہی ہوئی کوئی بھی بات نہیں بھولا۔(متفق علیہ)

470–وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا تُرِيْحُنِيْ مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ فَقُلْتُ بَلٰى وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهٗ عَلٰى صَدْرِيْ حَتّٰى رَاَيْتُ اَثَرَ يَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا قَالَ فَمَا وَقَعْتُ عَنْ فَرَسِيْ بَعْدُ فَانْطَلَقَ فِيْ مِائَةٍ وَّخَمْسِيْنَ فَارِسًا مِّنْ اَحْمَسَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ وَكَسَرَهَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم مجھے ذوالخلصہ کے حوالے سے راحت نہیں پہنچاؤ گے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن میں گھوڑے پر سیدھی طرح بیٹھ نہیں سکتا تھا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا میں نے آپ کے دستِ مبارک کا اثر اپنے سینے میں محسوس کیا تھا۔آپ نے دعا کی اے اللہ اسے ثابت رکھ اور اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت کا مرکز بنا دے! اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔(راوی بیان کرتے ہیں) وہ پندرہ سو سواروں کا دستہ لے کر گئے اور انہوں نے اس قبیلے کے (بت کدے) کو جلا دیا اور اسے توڑ پھوڑ دیا (متفق علیہ)

471–وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ وَلَحِقَ

470–اخرجه البخاری فی صحيحه **154/6**' حديث رقم **3020**' ومسلم فی صحيحه **1925/4**' حديث رقم (**2476-136**) واخرجه الترمذی فی السنن **645/5**' حديث رقم **3842**' وابن ماجه فی السنن **56/1**' حديث رقم **159**' واحمد فی المسند **465/4**

بِالْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَرْضَ لَا تَقْبَلُهُ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْطَلْحَةَ اَنَّهُ اَتَى الْاَرْضَ الَّتِيْ مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدَهُ مَنْبُوْذًا فَقَالَ مَاشَانُ هٰذَا فَقَالُوْا دَفَنَّاهُ مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الْاَرْضُ ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک صاحب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کچھ لکھا کرتے تھے۔ وہ اسلام کو چھوڑ کر مشرکین کے ساتھ مل گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ زمین اسے قبول نہیں کرے گی۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ وہ اس سرزمین پر گئے تھے جہاں وہ شخص فوت ہوا تھا تو انہوں نے اس کی لاش کو باہر پڑا ہوا پایا۔ تو دریافت کیا: اس کا کیا معاملہ ہے لوگوں نے بتایا ہم نے کتنی مرتبہ اسے دفنایا لیکن زمین نے اسے قبول نہیں کیا۔ (متفق علیہ)

472- وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِيْ قُبُوْرِهَا ۔ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت سورج غروب ہو چکا تھا۔ آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ (متفق علیہ)

473- وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْمَاتَ ۔ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے تشریف لائے۔ جب آپ مدینہ کے قریب پہنچے تو تیز ہوا چلی یوں لگتا تھا کہ جیسے سوار شخص دفن ہو جائے گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ہوا کو ایک منافق کی موت کیلئے بھیجا گیا ہے جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو منافقین کا سردار مر چکا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

474- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَانَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَّاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَانَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَافِي الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا وَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ يُحْلَفُ بِهٖ مَا

471- اخرجه البخاري في صحيحه 624/6' حديث رقم 3617' واخرجه مسلم في صحيحه 2145/4' حديث رقم 14-2781' واحمد في المسند 121/3

472- اخرجه البخاري في صحيحه 624/6' حديث رقم 1375' ومسلم في صحيحه 2200/4' حديث رقم 69-2869' واخرجه النسائي في السنن 102/4' حديث رقم 2059' واحمد في المسند 417/5

473- اخرجه مسلم في صحيحه 2145/4' حديث رقم 27082/15' واحمد في المسند 315/3

474- اخرجه مسلم في صحيحه 1001/2' حديث رقم 1373-475' واحمد في المسند 331/2

وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطْفَانَ وَمَا يُهَيِّجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ ہم عسفان آ گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چند راتیں قیام کیا۔ لوگوں نے عرض کی' ہمیں یہاں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب کہ ہمارے گھر والے ہمارے پیچھے ہیں اور ان کی طرف سے ہمیں اندیشہ ہے۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کی دست قدرت میں میری جان ہے مدینے کی ہر گھاٹی اور راستے پر دو فرشتے تعینات ہیں وہ دونوں اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ جب سب لوگ کچھ آگے آئے تو آپ نے فرمایا: کوچ کرو۔ ہم لوگوں نے کوچ کیا جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو اس ذات کی قسم! جس کے نام کی قسم اٹھائی جاتی ہے مدینہ داخل ہونے کے بعد ابھی ہم نے اپنی پالان رکھے بھی نہیں تھے کہ بنوعبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کی طرف سے ایسا کوئی اندیشہ نہیں تھا۔ (اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

475-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَآءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا وَضَعَهَا حَتّٰى ثَارَ السَّحَابُ اَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهٖ حَتّٰى رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَمِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى وَقَامَ ذٰلِكَ الْاَعْرَابِيُّ اَوْ غَيْرُهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَمَا يُشِيْرُ اِلٰى نَاحِيَةٍ مِّنَ السَّحَابِ اِلَّا انْفَرَجَتْ وَصَارَتِ الْمَدِيْنَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَسَالَ الْوَادِيْ قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ اَحَدٌ مِّنْ نَاحِيَةٍ اِلَّا حَدَّثَ بِالْجَوْدِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَاَقْلَعَتْ وَخَرَجْنَا نَمْشِيْ فِي الشَّمْسِ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں لوگ خشک سالی میں مبتلا ہو گئے ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ مال ہلاکت کا شکار ہو گئے گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ ہمیں آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ نیچے نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل نمودار ہو گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ابھی منبر سے نیچے نہیں اترے تھے کہ میں نے

475-اخرجه البخاری فی صحیحه 413/2' حدیث رقم 933' ومسلم فی صحیحه 612/2' حدیث رقم 898/8' واخرجه والنسائی 166/3' حدیث رقم 1528' واحمد فی المسند 256/3

بارش کے قطرے آپ کی داڑھی پر نازل ہوتے دیکھے اس دن بارش ہوتی رہی اگلے دن بھی ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ اگلا جمعہ آگیا (اور بارش لگاتار ہوتی رہی) وہی دیہاتی یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص کھڑا ہوا عرض کی یا رسول اللہ مکان گر رہے ہیں اموال ڈوب رہے ہیں۔ ہمارے لئے دعا کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اور دعا کی اے اللہ ہمارے اوپر نہ ہو آس پاس کے علاقوں میں بارش نازل کر۔ تو نبی اکرم ﷺ جس کنارے کی طرف بھی اشارہ کرتے رہے۔ وہاں سے بادل پھٹتا رہا اور مدینہ منورہ ایک تالاب کی مانند ہو گیا اور مدینہ منورہ کا نالا ایک مہینے تک بہتا رہا۔ آس پاس کے علاقوں سے جو بھی شخص آتا تھا تو وہ تیز بارش کی خبر لاتا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی اے اللہ ہمارے آس پاس بارش ہو ہمارے اوپر نہیں۔ اے اللہ ٹیلوں، پہاڑوں، نشیبوں اور جنگلوں میں بارش ہو جب وہ بارش ختم ہوئی اور ہم باہر آئے تو دھوپ میں چل رہے تھے۔ (متفق علیہ)

476-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ اسْتَنَدَ إِلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَاسْتَوٰى عَلَيْهِ صَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِيْ كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ ۔(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ مسجد کے ستونوں میں سے ایک کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگایا کرتے تھے۔ جب آپ کیلئے منبر بنا دیا گیا تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو آپ جس ٹہنے کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے اس نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ ابھی شق ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے اترے آپ نے اسے پکڑا اور اپنے ساتھ بھینچ لیا۔ تو اس کی یوں آواز آنے لگی جیسے بچہ روتا ہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس بات پر رو رہا تھا جو ذکر یہ سنا کرتا تھا (وہ اب باقی نہیں رہا)۔

اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

477-وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلٰى فِيْهِ ۔(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھ کر بائیں ہاتھ سے کھانا شروع کیا۔ آپ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا: تم ایسے کر بھی نہیں سکو گے اس نے تکبر کی وجہ سے ایسا نہیں کیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں' اس کے بعد اس شخص کا ہاتھ کبھی منہ تک نہیں جا سکا۔ اس حدیث کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

476-اخرجه البخاری فی صحیحه 397/2' حدیث رقم 918' والدارمی فی السنن 30/1' حدیث رقم 33

477-اخرجه مسلم 1533/3' حدیث رقم 107-2021

478-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَزِعُوْا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِاَبِيْ طَلْحَةَ بَطِيْئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هٰذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يُجَارٰى وَفِيْ رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ اہل مدینہ (دشمن کے حملے کے) کے خوف کا شکار ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (حقیقت حال جاننے کے لیے) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر گئے' جو سست رفتار تھا اور آرام سے چلتا تھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے تمہارے اس گھوڑے کو سمندر (یعنی انتہائی تیز رفتار) پایا ہے۔

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) بعد میں اس گھوڑے کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اس دن کے بعد اس گھوڑے سے (کوئی دوسرا گھوڑا) آگے نہیں نکل سکا۔

479-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ اَبِيْ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلٰى غُرَمَآئِهٖ اَنْ يَّاْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَاَبَوْا فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ وَالِدِيْ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ اُحُدٍ وَّتَرَكَ دَيْنًا كَثِيْرًا وَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ يَّرَاكَ الْغُرَمَآءُ فَقَالَ لِيْ اِذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلٰى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهٗ فَلَمَّا نَظَرُوْا اِلَيْهِ كَاَنَّهُمْ اُغْرُوْا بِيْ تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَاٰى مَايَصْنَعُوْنَ طَافَ حَوْلَ اَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اُدْعُ لِيْ اَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيْلُ لَهُمْ حَتّٰى اَدَّى اللّٰهُ عَنْ وَالِدِيْ اَمَانَتَهٗ وَاَنَا اَرْضٰى اَنْ يُّؤَدِّيَ اللّٰهُ اَمَانَةَ وَالِدِيْ وَلَا اَرْجِعَ اِلٰى اَخَوَاتِيْ بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللّٰهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا وَحَتّٰى اِنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَّاحِدَةٌ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد فوت ہو گئے۔ ان کے ذمہ کچھ قرض تھا میں نے اُن کے قرض خواہوں کو پیش کش کی وہ کھجوریں وصول کر لیں اس قرض کے عوض جو ان پر تھا۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ جانتے ہیں کہ میرے والد غزوہ اُحد کے موقع پر شہید ہوئے ہیں۔ انہوں نے بہت سا قرض چھوڑا ہے۔ میری خواہش یہ ہے کہ قرض خواہ آپ کو دیکھ لیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اور ہر قسم کی کھجور کا الگ ڈھیر بناؤ میں نے ایسا ہی کیا پھر میں آپ کو بلا کے لایا۔ جب قرض خواہوں نے آپ کی طرف دیکھا تو یوں لگا کہ جیسے وہ ابھی مجھ پر حملہ کر دیں گے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین مرتبہ چکر لگایا۔ پھر آپ وہاں تشریف فرما ہوئے اور فرمایا اپنے ساتھیوں کو بلاؤ تو آپ نے اُن سب کو ماپ کر دینا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ

478-اخرجه البخاري في صحيحه 70/6' حديث رقم 2867' ومسلم في صحيحه 1802/4' حديث رقم 49-2307' واخرجه ابن ماجه في السنن 926/2' حديث رقم 2772' واحمد في المسند 147/3

479-اخرجه البخاري في صحيحه 357/7' حديث رقم 4053

نے میرے والد کی طرف سے ان کی امانت کو ادا کر دیا۔ میں تو اس بات پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کی امانت کو ادا کروا دے۔ خواہ میں اپنی بہنوں کے پاس ایک کھجور بھی نہ لے کر جاؤں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان تمام ڈھیروں کو سلامت رکھا۔ یہاں تک کہ جب میں نے اس ڈھیر کو دیکھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس کے پاس موجود تھے تو گویا اُس میں ایک بھی کھجور کم نہیں ہوئی تھی۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

480-وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ اُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَاتِيْهَا بَنُوْهَا فَيَسْاَلُوْنَ الْاُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ اِلَى الَّذِىْ كَانَتْ تُهْدِىْ فِيْهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ فِيْهِ سَمْنًا فَمَازَالَ يُقِيْمُ لَهَا اُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَصَرْتِيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيْهَا مَازَالَ قَائِمًا .(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے' سیّدہ اُمّ مالک رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن میں گھی بھیجا کرتی تھیں کسی وقت ان کے بچے ان کے پاس آتے اور ان سے سالن مانگتے حالانکہ ان کے گھر میں (کھانے کی) کوئی اور چیز نہ ہوتی تو وہ خاتون اس برتن کی طرف جاتیں جس میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی کا تحفہ بھیجتی تھیں، انہیں اس برتن میں گھی مل جاتا تا ان کے گھر میں کافی عرصے تک وہی گھی سالن کے طور پر استعمال ہوتا رہا یہاں تک کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس گھی کو مکمل طور پر نچوڑ (صاف کر) دیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا تم نے اسے نچوڑ لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی' جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اسے یوں ہی رہنے دیتی تو وہ باقی رہتا۔

(صحیح مسلم)

481-وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيْفًا اَعْرِفُ فِيْهِ الْجُوْعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِّنْ شَعِيْرٍ ثُمَّ اَخْرَجَتْ خِمَارًا لَّهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِىْ وَلَاثَتْنِىْ بِبَعْضِهٖ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِىْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهٖ فَوَجَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَكَ اَبُوْ طَلْحَةَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُوْمُوْا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَانُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَانْطَلَقَ اَبُوْ طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقْبَلَ

480-اخرجه مسلم فی صحیحه **1783/4** حدیث رقم **2280/8**' واحمد فی المسند **340/3**

481-اخرجه البخاری فی صحیحه **586/6** حدیث رقم **3578**' ومسلم فی صحیحه **1612/3** حدیث رقم (**2040-142**)' واخرجه الدارمی فی السنن **34/1** حدیث رقم **43**' ومالك فی الموطا **927/2** حدیث رقم **10** من کتاب صفة النبی صلی اللہ علیه وسلم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ طَلْحَةَ مَعَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّيْ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَاعِنْدَكِ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَبِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَاَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ ثُمَّ لِعَشَرَةٍ فَاَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْثَمَانُوْنَ رَجُلًا .(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ كُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰهَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِيْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكَ سُؤْرًا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَيَّ عَشَرَةً حَتّٰى عَدَّ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُهَلْ نَقَصَ مِنْهَا شَيْءٌ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَمَا بَقِيَ فَجَمَعَهٗ ثُمَّ دَعَافِيْهِ بِالْبَرَكَةِ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُوْنَكُمْ هٰذَا .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (اپنی اہلیہ) سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں نقاہت محسوس کی ہے جس سے مجھے آپ کے بھوک کی حالت میں ہونے کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے انہوں نے عرض کی، جی ہاں! پھر انہوں نے ''جو'' کی کچھ ٹکیاں نکالیں پھر انہوں نے اپنی چادر نکالی اور اس کے کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل میں دیں اور اس چادر کے کچھ حصے کو میرے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے، جو اس وقت بچے) سر پر لپیٹ دیا اور مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا میں وہ لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں موجود پایا آپ کے ہمراہ دوسرے افراد بھی تھے میں نے ان سب کو سلام کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' کیا تمہیں ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے عرض کی'، جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود لوگوں سے فرمایا اٹھو! آپ روانہ ہوئے، میں ان سب حضرات کے آگے روانہ ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو آکر اس بارے میں بتایا، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے، اے اُمّ سلیم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (راستے میں) ملے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اُمّ سلیم (رضی اللہ عنہا)! تمہارے پاس جو ہے وہ لے آؤ! سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق اس کے ٹکڑے کیے گئے سیدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے گھی کے برتن کو نچوڑ کر اسے سالن کے طور پر رکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا، پڑھ کر (دم کیا) اور حکم دیا دس افراد کو اندر آنے کے لیے کہو، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا، (انہوں نے اندر آکر) کھانا کھایا جب وہ سیر ہو گئے تو باہر چلے گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، دس' دس کر کے لوگوں کو اندر آنے کے لیے کہو۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہاں تک کہ

سب لوگوں نے کھانا کھالیا اور وہ سیر ہو گئے ان لوگوں کی تعداد ستر (راوی کو شک ہے) یا شاید اسی تھی۔ (متفق علیہ)

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر آنے کے لیے کہو جب وہ لوگ اندر آئے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو، انہوں نے کھانا کھالیا یہاں تک کہ اسی افراد نے ایسا کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اور اہل خانہ نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اندر میرے پاس آنے کے لیے کہو، یہاں تک کہ چالیس افراد کو آپ نے شمار کیا (یعنی دس، دس کر کے چالیس افراد کے بارے میں یہ حکم دیا) پھر نبی اکرم ﷺ نے کھانا کھالیا تو میں نے یہ جائزہ لینا شروع کیا کہ کیا اس (کھانے) میں کچھ کم تو نہیں ہوا۔

مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر آپ نے باقی بچے ہوئے کھانے کو اکٹھا کیا اس میں برکت کی دعا کی تو وہ اسی طرح ہو گیا جیسے پہلے تھا آپ نے فرمایا: یہ تم رکھ لو۔

482- وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ وَّهُوَ بِالزَّوْرَآءِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ فَيَجْعَلَ الْمَآءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَتَوَضَّاَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَلٰثِمِائَةٍ اَوْزُهَآءَ ثَلٰثِمِائَةٍ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ انہی سے یہ روایت بھی منقول ہے، وہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا آپ اس وقت ''زوراء'' کے مقام پر موجود تھے آپ نے اپنا دست مبارک برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا تمام حاضرین نے (اس پانی سے) وضو کیا۔

(راوی) قتادہ کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، (اس وقت) آپ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین سو تھے یا شاید تین سو کے قریب تھے۔ (متفق علیہ)

483- وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَّاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ الْمَآءُ فَقَالَ اطْلُبُوْا فُضْلَةً مِّنْ مَّآءٍ فَجَآءُ وْ اِبِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ قَلِيْلٌ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ. (رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ظاہر ہونے والی) نشانیوں کو برکت سمجھتے تھے پر تم انہیں خوف زدہ کرنے والی چیز سمجھتے ہو ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے پانی ختم ہو گیا نبی

482- اخرجه البخاری فی صحیحه 580/6 حدیث رقم 3572 ومسلم فی صحیحه 1783/4 حدیث رقم 6-2279 واخرجه الترمذی فی السنن 556/5 حدیث رقم 3631 واحمد فی المسند 147/3

483- اخرجه البخاری فی صحیحه 587/6 حدیث رقم 3579 والترمذی فی السنن 557/5 حدیث رقم 3633 والدارمی 28/1 حدیث رقم 29

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ بچا ہوا پانی تلاش کرو لوگ ایک برتن لائے اس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا اور پھر فرمایا برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جاری ہو گیا۔ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم لوگ کھانا کھائے جانے کے دوران (بعض اوقات) کھانے کے تسبیح پڑھنے کی آواز بھی سن لیا کرتے تھے۔ (صحیح بخاری)

484- وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تَسِيْرُوْنَ عَشِيَّتَكُمْ وَ لَيْلَتَكُمْ وَتَاْتُوْنَ الْمَآءَ اِنْشَاءَ اللّٰهُ غَدًافَا نْطَلَقَ النَّاسُ لَايَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَبَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ حَتّٰى ابْهَارَ اللَّيْلُ فَمَالَ عَنِ الطَّرِيْقِ فَوَضَعَ رَأْسَهٗ ثُمَّ قَالَ احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلٰوتَنَا فَكَانَ اَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالشَّمْسُ فِیْ ظَهْرِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبُوْا فَرَكِبْنَا فَسِرْنَا حَتّٰى اِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ ثُمَّ دَعَا بِمِيْضَاةٍ كَانَتْ مَعِیْ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّآءٍ فَتَوَضَّامِنْهَا وُضُوْءً دُوْنَ وُضُوْءٍ قَالَ وَبَقِیَ فِيْهَا شَیْءٌ مِّنْ مَّآءٍ ثُمَّ قَالَ احْفَظْ عَلَيْنَا مِيْضَاتَكَ فَسَيَكُوْنُ لَهَانَبَأٌ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى الْغَدَاةَ وَرَكِبَ وَرَكِبْنَا مَعَهٗ فَانْتَهَيْنَا اِلَى النَّاسِ حِيْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ وَحَمِیَ كُلُّ شَیْءٍ وَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْنَا وَعَطِشْنَا فَقَالَ لَا هُلْكَ عَلَيْكُمْ وَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ فَجَعَلَ يَصُبُّ وَاَبُوْ قَتَادَةَ يَسْقِيْهِمْ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَآءً فِی الْمِيْضَاةِ تَكَابُوْا عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوْا الْمَلَا كُلُّكُمْ سَيَرْوٰى قَالَ فَفَعَلُوْا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ وَاَسْقِيْهِمْ حَتّٰى مَا بَقِیَ غَيْرِیْ وَغَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ فَقَالَ لِیْ اِشْرَبْ فَقُلْتُ لَا اَشْرَبُ حَتّٰى تَشْرَبَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ قَالَ فَشَرِبْتُ وَشَرِبَ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ الْمَآءَ جَامِّيْنَ رِوَآءً رَوَاهُ مُسْلِمٌ هٰكَذَا فِیْ صَحِيْحِهٖ وَكَذَا فِیْ كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ وَزَادَ فِی الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ قَوْلِهٖ اٰخِرُهُمْ لَفْظَةَ شُرْبًا ۔

☆☆ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا تم لوگ رات کے ابتدائی حصے میں اور آخری حصے میں سفر کرتے رہو اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تم کل پانی تک پہنچ جاؤ گے لوگ چلتے رہے کسی نے بھی دوسرے کی طرف توجہ نہیں دی۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے دوران جب نصف رات کا وقت ہوا تو آپ گزرگاہ سے ہٹ گئے آپ نے اپنا سر مبارک رکھا (یعنی سونے کی تیاری کی) اور فرمایا ہماری نماز کا خیال رکھنا (آپ سو گئے لوگ بھی سو گئے) سب سے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے دھوپ آپ کی پشت پر تھی (دوسرے لوگ

484- اخرجه مسلم فی صحيحه **372/1**' حديث رقم **681-311**' والترمذی فی السنن **271/4**' حديث رقم **1894**' وابن ماجه **1135/2**' حديث رقم **3434**' والدارمی **164/2**' حديث رقم **2135**' واحمد فی المسند **354/4**

بھی بیدار ہوئے) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سوار ہو جاؤ! ہم لوگ سوار ہو کر روانہ ہو گئے جب سورج اچھی طرح چڑھ گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کیا نبی اکرم ﷺ نے میرے پاس موجود برتن منگوایا اس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے وضو کیا جو عام وضو سے کچھ کم تھا۔ (یعنی اعضاء کو بار، بار نہیں دھویا) راوی بیان کرتے ہیں' اس میں تھوڑا سا پانی باقی رہ گیا آپ نے فرمایا: اس برتن کو سنبھال کر رکھو اس کے بارے میں ایک خبر ہو گی (یعنی معجزہ ظاہر ہو گا) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی نبی اکرم ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی پھر آپ نے صبح کی نماز ادا کی اور سوار ہو گئے آپ کے ہمراہ ہم بھی سوار ہو گئے اور لوگوں سے (یعنی قافلے کے عام افراد) سے آ کر مل گئے دن اچھی طرح چڑھ چکا تھا اور ہر چیز گرم ہو چکی تھی لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ہم ہلاکت کا شکار ہو رہے ہیں اور ہم پیاسے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہلاکت کا شکار نہیں ہو گے۔ پھر آپ نے پانی کا وہی برتن منگوایا آپ نے پانی ڈالنا شروع کیا اور حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو پلانا شروع کیا ذرا سی دیر میں لوگوں نے برتن میں پانی دیکھ لیا تو اس کی طرف لپکے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح سے رہو تم سب سیراب ہو جاؤ گے۔

راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے ایسا ہی کیا نبی اکرم ﷺ پانی ڈالتے رہے اور میں انہیں پلاتا رہا یہاں تک کہ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ اور کوئی باقی نہیں رہ گیا پھر آپ نے پانی ڈال کر فرمایا تم پی لو! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! میں اس وقت تک نہیں پیوں گا جب تک آپ نوش نہ فرمالیں، آپ نے فرمایا: دوسروں کو پلانے والا سب سے آخر میں پیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں' میں نے (پانی) پی لیا آپ نے بھی نوش فرمالیا۔

راوی بیان کرتے ہیں' لوگ بڑے آرام سے اور سیر ہو کر اس پانی تک پہنچے (جہاں پہنچنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے پہلے بتایا تھا)

(خطیب تبریزی فرماتے ہیں) اس روایت کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں اسی طرح نقل کیا ہے ''حمیدی'' کی کتاب اور ''جامع الاصول'' میں بھی یہ اسی طرح منقول ہے۔ البتہ ''مصابیح'' یعنی (مصابیح السنہ) میں یہ الفاظ ہیں۔ (قوم کو پلانے والا) ''پینے میں''، سب سے آخر میں ہوتا ہے۔

485- وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ یَوْمُ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ فَقَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ ثُمَّ ادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ عَلَیْهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ نَعَمْ فَدَعَا بِنَطْعٍ فَبُسِطَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَجَعَلَ الرَّجُلُ یَجِیْءُ بِكَفِّ ذُرَّةٍ وَّیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ وَیَجِیْءُ الْاٰخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتّٰی اجْتَمَعَ عَلَی النِّطْعِ شَیْءٌ یَّسِیْرٌ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ خُذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِكُمْ فَاَخَذُوْا فِیْ اَوْعِیَتِهِمْ حَتّٰی مَا تَرَكُوْا فِی الْعَسْكَرِ وِعَاءً اِلَّا مَلَاءُوْهُ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا یَلْقَی اللّٰهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَیْرُ شَاكٍّ فَیُحْجَبُ عَنِ الْجَنَّةِ. (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

485- اخرجه مسلم فی صحیحه 56/1 حدیث رقم 45-27 واحمد فی المسند 11/3

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' غزوۂ تبوک کے موقع پر لوگ شدید بھوک کا شکار ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! ان لوگوں کی کھانے کی بچی ہوئی چیزیں منگوایئے اور پھر ان چیزوں پر ان لوگوں کے حق میں اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھیک ہے آپ نے ایک دستر خوان منگوایا اسے بچھا دیا گیا پھر آپ نے کھانے کی بچی ہوئی چیزیں منگوائیں کوئی شخص مٹھی بھر جو لے کر آیا، کوئی مٹھی بھر کھجوریں لے آیا، کوئی روٹی کا ٹکڑا لے آیا، یہاں تک کہ دستر خوان پر تھوڑی سی چیزیں اکٹھی ہو گئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا کی اور پھر فرمایا: انہیں اپنے برتنوں میں ڈال لو لوگوں نے انہیں اپنے برتنوں میں ڈالنا شروع کیا، یہاں تک کہ انہوں نے لشکر میں موجود کوئی ایسا برتن نہیں چھوڑا جسے بھر نہ لیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے اسے کھایا اور سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی بچ گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں جو بھی بندہ ان دونوں (باتوں کا عقیدہ) ساتھ لے کر کسی شک کے بغیر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو گا وہ جنت میں ضرور جائے گا۔ (صحیح مسلم)

486- وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرُوْسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّيْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَّاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِيْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّيْ وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ فُلَانًا وَّفُلَانًا وَّفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِيْ مَنْ لَّقِيْتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَّقِيْتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهٖ قِيْلَ لِاَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَاءَ ثَلٰثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ لَمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُوْا عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُ لَهُمْ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِّمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَّدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوْا كُلُّهُمْ قَالَ لِيْ يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِيْ حِيْنَ وُضِعَتْ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رُفِعَتْ. (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کی تو میری والدہ نے سیّدہ اُمّ سُلیم نے کھجور، گھی اور پنیر لے کر کھانا تیار کیا اور پھر اسے ایک پیالے میں ڈال کر بولیں: اے انس! اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور یہ بتا دینا کہ اسے میری والدہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام بھی کہہ رہی تھیں اور یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ یہ ہماری طرف سے آپ کے لیے تھوڑا سا (ہدیہ) ہے، یا رسول اللہ!

(حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) میں روانہ ہوا اور (آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ باتیں) کہہ دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے رکھ دو! پھر حکم دیا، فلاں، فلاں، فلاں کو میرے پاس بلا کر لاؤ، آپ نے چند لوگوں کے نام لیے (اور

486- اخرجه البخاری فی صحیحه 226/9' حدیث رقم 5163' ومسلم فی صحیحه 1051/2' حدیث رقم 94-1428' واخرجه الترمذی فی السنن 333/5' حدیث رقم 3218' واخرجه النسائی فی السنن 136/6' حدیث رقم 3387

پھر فرمایا) تمہیں راستے میں جو بھی ملے اسے بھی میری طرف بلالو! نبی اکرم ﷺ نے جن کا نام لیا اور جس سے میں (راستے میں) ملا میں نے ان سب کو دعوت دی جب میں واپس آیا تو گھر بھر چکا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا (اس وقت) آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی انہوں نے جواب دیا: تین سو کے قریب تھے پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا وہ پڑھا پھر آپ نے دس، دس افراد کو بلانا شروع کیا وہ اسے کھاتے رہے، نبی اکرم ﷺ ان سے یہ کہتے رہے، اللہ تعالیٰ کا نام لو اور ہر شخص اپنے آگے سے کھائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ان سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا ایک گروہ باہر جاتا تو دوسرا اندر آجاتا یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھالیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے انس! (برتن میں باقی رہ جانے والے اس کھانے کو) اٹھالو میں نے اسے اٹھایا تو مجھے پتا نہیں چل سکا کہ جب میں نے رکھا تھا اس وقت زیادہ تھا یا جب اٹھایا ہے (اس وقت زیادہ ہے) (متفق علیہ)

487-وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ قَدْ اَعْيٰى فَلَايَكَادُ يَسِيْرُ فَتَلَاحَقَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لِبَعِيْرِكَ قُلْتُ قَدْعَيِيَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَجَرَهٗ فَدَعَالَهٗ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ فَبِعْتُهٗ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ عَلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے میں پانی لانے والے ایک اونٹ پر سوار تھا جو تھک چکا تھا اور (آسانی سے) چل نہیں سکتا تھا۔ نبی اکرم ﷺ میرے قریب آئے اور دریافت کیا: تمہارے اونٹ کو کیا ہوا ہے میں نے عرض کی' یہ تھک چکا ہے نبی اکرم ﷺ کچھ پیچھے ہوئے آپ نے اسے ڈرایا اور اس کے لیے دعا بھی کی تو وہ ان سب اونٹوں سے آگے نکل گیا جو اس سے آگے چل رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: اب تمہیں اپنا اونٹ کیسا محسوس ہو رہا ہے؟ میں نے عرض کی' بہت بہتر ہے اسے آپ کی برکت نصیب ہوئی ہے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا' کیا تم اسے چالیس درہم کے عوض میں مجھے فروخت کرو گے؟ میں نے اس شرط پر اس اونٹ کو آپ کو فروخت کر دیا کہ میں مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہوں گا جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں وہ اونٹ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کی قیمت مجھے عطا کی اور وہ اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔ (متفق علیہ)

488-وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيْقَةٍ لِّامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخْرُصُوْهَا فَخَرَصْنَاهَا

487-اخرجه البخاري في صحيحه 220/4' حديث رقم 2097' واخرجه مسلم في صحيحه 1221/3' حديث رقم 110-715

488-اخرجه البخاري 343/3' حديث رقم 1481 ومسلم في صحيحه 1785/4' حديث رقم 11-1392' واخرجه احمد في السند 424/5

وَخَرَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَّقَالَ اَحْصِيْهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيْهَا اَحَدٌ فَمَنْ كَانَ لَهٗ بَعِيْرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهٗ فَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيْحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَىْ طَيِّءٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِىَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيْقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

☆☆ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے ''وادی قریٰ'' میں ہم ایک خاتون کے باغ کے پاس پہنچے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے پھلوں کا اندازہ لگاؤ (کہ کتنے ہوں گے) ہم نے اندازہ لگایا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''دس وسق'' کا اندازہ لگایا آپ نے (اس خاتون سے) فرمایا: اس کو یاد رکھنا، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ہم واپس تمہارے پاس آئیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ہم لوگ روانہ ہو کر تبوک آ گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات بہت تیز آندھی آئے گی کوئی شخص اس میں کھڑا نہ ہو اور جس کے ساتھ اونٹ ہے وہ اس کی رسی کو باندھ دے (ایسا ہی ہوا) تیز آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو ہوا نے اسے اٹھا کر ''طے'' کے دو پہاڑوں کے درمیان پھینک دیا پھر ہم واپس آ گئے جب ہم ''وادی قریٰ'' پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون سے اس کے باغ کے بارے میں دریافت کیا کہ اس کا پھل کتنا تھا تو اس نے بتایا: ''دس اوسق'' (متفق علیہ)

489-وَعَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ اَصْحَابِىْ وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ فِىْ اُمَّتِىْ اِثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُوْنَ رِيْحَهَا حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِّنْهُمْ تَكْفِيْهِمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنْ نَارٍ يَظْهَرُ فِىْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى تَنْجُمَ فِىْ صُدُوْرِهِمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں' میرے اصحاب (یعنی میرے زمانے کے لوگوں) میں سے (اور ایک روایت کے مطابق) میری امت میں سے بارہ ایسے منافق ہوں گے جو اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے، بلکہ اس کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے (یعنی کبھی ایسا نہیں ہوگا) ان میں سے آٹھ وہ ہوں گے جن کے لیے ایک چھوٹا سا دانہ کافی ہوگا آگ کا چراغ (یعنی شعلہ) یعنی وہ دانہ ان کے کندھوں پر نمودار ہوگا اور اس کا اثر ان کے سینوں پر ظاہر ہوگا۔ (صحیح مسلم)

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا بیان

490-وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ

489-اخرجه مسلم فی صحیحه 2143/4' حدیث رقم 10-2779' واحمد فی المسند 320/4

حَاجَةٍ لَّهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقَلِبَانِ وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِي ضَوْئِهَا حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي ضَوْءِ عَصَاهُ حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی کسی ضرورت کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے، انتہائی تاریک رات کا ایک بڑا حصہ گزر گیا یہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے واپس جانے کے لیے نکلے تو دونوں میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی ان دونوں میں سے ایک کی چھڑی دونوں کے لیے روشن ہو گئی اور یہ دونوں اس کی روشنی میں چلتے رہے یہاں تک کہ جب دونوں حضرات راستے میں جدا ہونے لگے تو دوسرے صاحب کی چھڑی بھی روشن ہو گئی اور دونوں میں سے ہر ایک اپنی چھڑی کی روشنی میں چلتا ہوا اپنے گھر تک پہنچ گیا۔ اس حدیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

491–وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَ اُحُدٌ دَعَانِيْ اَبِيْ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ مَا اُرَانِيْ اِلَّا مَقْتُوْلًا فِيْ اَوَّلِ مَنْ يُّقْتَلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ لَا اَتْرُكُ بَعْدِيْ اَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ غَيْرَ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِاَخَوَاتِكَ خَيْرًا فَاَصْبَحْنَا فَكَانَ اَوَّلَ قَتِيْلٍ وَّدَفَنْتُهٗ مَعَ اٰخَرَ فِيْ قَبْرٍ .(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب غزوۂ اُحد کا موقع آیا تو میرے والد نے رات کے وقت مجھے بلایا اور فرمایا میرا خیال ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جو اصحاب شہید ہوں گے ان میں ابتدائی لوگوں میں' میں بھی شہید ہو جاؤں گا اور اپنے بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی ایسا فرد نہیں چھوڑوں گا جو میرے نزدیک تم سے زیادہ عزیز ہو میرے ذمے کچھ قرض ہے تم وہ ادا کر دینا اور اپنی بہنوں کے بارے میں بھلائی کی میری وصیت کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اگلے دن وہ سب سے پہلے شہید تھے میں نے انہیں ایک دوسرے شہید کے ہمراہ ایک قبر میں دفن کیا۔ (صحیح بخاری)

492–وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَّمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ اَوْ سَادِسٍ وَّاِنَّ اَبَابَكْرٍ جَاءَ بِثَلٰثَةٍ وَّانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ وَّاِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

490–اخرجه البخاری فی صحيحه 124/7' حديث رقم 3805'واحمد فی المسند 137/3

491–اخرجه البخاری فی صحيحه 2140/3' حديث رقم 1351

492–اخرجه البخاری فی صحيحه 587/6' حديث رقم 3581' ومسلم فی صحيحه 1627/3

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللّٰهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهٗ مَاحَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ قَالَ اَوَمَا عَشَّيْتِيْهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّٰى تَجِيْءَ فَغَضِبَ وَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا فَحَلَفَتِ الْمَرْاَةُ اَنْ لَّا تَطْعَمَهٗ وَحَلَفَ الْاَضْيَافُ اَنْ لَّا يَطْعَمُوْهُ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ كَانَ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَاَكَلَ وَاَكَلُوْا فَجَعَلُوْا لَا يَرْفَعُوْنَ لُقْمَةً اِلَّا رَبَتْ مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةَ عَيْنِيْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَكَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ اَنَّهٗ اَكَلَ مِنْهَا ۔(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ فِي الْمُعْجِزَاتِ ۔

☆☆ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اصحاب صفہ غریب لوگ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس کے پاس دو افراد کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار افراد کا کھانا ہو وہ پانچویں (راوی کو شک ہے یا شاید) چھٹے فرد کو ساتھ لے جائے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تین افراد کو ساتھ لے آئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے اور پھر وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کر لی جاتی پھر واپس آتے تھے۔

(اس دن بھی) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وہیں رہے انہوں نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھا لیا اور جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اتنی رات گزرنے کے بعد تشریف لائے، ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا، کیا تم نے انہیں کھانا نہیں دیا؟ اہلیہ نے عرض کی' انہوں نے آپ کے آنے سے پہلے (کھانا کھانے سے) انکار کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غصے میں آ گئے اور بولے: اللہ کی قسم! میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ اہلیہ نے بھی قسم اٹھا لی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گی اور مہمانوں نے بھی قسم اٹھا لی کہ وہ کھانا نہیں کھائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یہ غصہ شیطان کی طرف سے تھا انہوں نے کھانا منگوایا انہوں نے بھی کھانا شروع کیا اور باقی سب نے بھی کھانا شروع کیا۔ یہ لوگ جو بھی لقمہ اٹھاتے نیچے کا کھانا اس سے زیادہ ہو جاتا انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا معاملہ ہے؟ خاتون نے عرض کی' میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ تو پہلے سے زیادہ ہے ان سب حضرات نے کھانا کھایا اور وہ کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھی بھیجا۔ یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے کھایا۔

(متفق علیہ)

(خطیب تبریزی بیان کرتے ہیں) معجزات کے باب میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول یہ روایت موجود ہے ہم لوگ کھانے کی تسبیح پڑھنے کی آواز سنا کرتے تھے۔

◆◆◆◆◆◆◆◆

سورۃ الفرقان

یہ سورت مکی ہے اور اس میں ۷۷ آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا (۱) الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (۲) وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا يَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا (۳)

(تَبَارَكَ) تعالى (الذى نَزَّلَ الفرقان) القرآن لانه فرق بين الحق والباطل (على عَبْدِهِ) محمد (لِيَكُونَ للعالمين) اى الانس والجنّ دون الملائكة (نَذِيراً) مخوّفا من عذاب الله.

برکت والا ہے یعنی بلند و برتر ہے۔ وہ ذات جس نے فرقان نازل کیا یعنی قرآن نازل کیا کیونکہ یہ حق اور باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ اپنے بندے پر یعنی حضرت محمد ﷺ پر تاکہ وہ جہانوں کے لئے یعنی انسانوں اور جنات کے لئے' اس میں فرشتے شامل نہیں ہیں، ڈرانے والا ہو جائے یعنی اللہ کے عذاب سے خوف دلانے والا ہو جائے۔

(الذى لَهُ مُلْكُ السماوات والارض وَلَمْ يَتَّخِذْ وَلَداً وَلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ فِي المُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْء) من شانه ان يُخْلَق (فَقَدَّرَهُ تَقْدِيراً) سوّاه تسوية.

وہ ذات جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہے اور اس کی بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے یعنی اس چیز کو پیدا کیا ہے' جس کی یہ حیثیت ہو کہ اسے پیدا کیا جائے اور اسے حساب کے ساتھ بنایا ہے۔ یعنی اسے بالکل درست (پیدا کیا ہے)

(واتخذوا) اى الكفار (مِن دُونِهِ) اى الله : اى غيره (ءَالِهَةً) هى الاصنام (لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئاً

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ نِ افْتَرٰهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ج فَقَدْ جَآءُوْا ظُلْمًا وَّزُوْرًا (۴) وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا (۵) قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۶)

وَهُمْ يُخْلَقُونَ وَلَا يَمْلِكُونَ لِانفُسِهِمْ ضَرّاً) اى دفعه (وَلَا نَفْعاً) اى جرّه (وَلَا يَمْلِكُونَ مَوْتاً وَلَا حياوة) اى اماتة لاحد ولا احياء لاحد (وَلَا نُشُوراً) اى بعثاً للاموات .

انہوں نے بنالیا ہے یعنی کفار نے بنالیا ہے اسے چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یعنی اللہ تعالیٰ کے غیر کو بنایا ہے معبود یعنی بتوں کو بنایا ہے۔ (وہ بت) جنہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا بلکہ خود انہیں بنایا گیا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان کی ملکیت نہیں رکھتے یعنی اس نقصان کو پرے کرنے کی ملکیت نہیں رکھتے اور کسی نفع کی ملکیت نہیں رکھتے یعنی اس نفع کو حاصل کرنے کی ملکیت نہیں رکھتے اور وہ لوگ موت یا زندگی کے مالک نہیں ہیں یعنی کسی شخص کو موت دینے کے یا کسی شخص کو زندگی دینے کے مالک نہیں ہیں اور نہ ہی اٹھنے کے یعنی مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے مالک ہیں۔

(وَقَالَ الذين كَفَرُوْا اِنْ هاذآ) اى ما القرآن (اِلَّا اِفْكٌ) كذب (افتراه) محمد (وَاَعانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ ءَاخَرُونَ) وهم اهل الكتاب ، قال تعالى (فَقَدْ جَآءُوا ظُلْماً وَزُوراً) كفراً وكذباً : اى بهما .

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے کہا یہ نہیں ہے۔ یعنی قرآن میں جو کچھ ہے (یہ نہیں ہے) مگر یہ کہ افک یعنی جھوٹ۔ اسے اس نے اپنی طرف سے بنایا ہے یعنی حضرت محمد ﷺ نے ایسا کیا ہے اور ان کی مدد کی ہے۔ اس بارے میں کچھ دوسرے لوگوں نے بھی وہ اہل کتاب ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا (یہ کہنے والے لوگ) ظلم اور جھوٹ پر آئے ہیں یعنی کفر اور جھوٹ پر آئے ہیں یعنی وہ ان دونوں کو لے کر آئے ہیں۔

(وَقَالُوْا) ايضاً هو (اساطير الاولين) اكاذيبهم ، جمع أُسطورة بالضم (اكتتبها) انتسخها من ذلك القوم بغيره (فَهِيَ تملى) تقرا (عَلَيْهِ) ليحفظها (بُكْرَةً وَاَصِيلًا) غدوة وعشياً ، قال تعالى رداً عليهم :

اور انہوں نے یہ کہا: یہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں یعنی جھوٹی باتیں ہیں۔ یہ لفظ اسطورہ کی جمع ہے، جس میں ("ا" پر) پیش آتی ہے۔ انہوں نے اسے لکھ لیا تھا یعنی اس قوم سے اس کی نقل حاصل کر لی تھی۔ یہ ان پر املاء کی جاتی ہے یعنی اس کی تلاوت کی جاتی ہے، تاکہ وہ اسے محفوظ کر لیں۔ بکرۃً واصیلا یعنی صبح وشام تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا۔

(قُلْ اَنْزَلَهُ الذى يَعْلَمُ السر) الغيب (فى السماوات والارض اِنَّهُ كَانَ غَفُوراً) للمؤمنين (رَّحِيماً) بهم .

وَقَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ ط لَوْ لَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا (۷) اَوْ يُلْقٰى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ط وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا (۸) اُنْظُرْ كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا (۹) تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَيَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا (۱۰)

تم یہ فرما دو کہ اسے نازل اس ذات نے کیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں موجود راز یعنی غیب کا علم رکھتی ہے۔ بے شک وہ مغفرت کرنے والا ہے یعنی مومنین کی مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے یعنی ان (مومنین پر) رحم کرنے والا ہے۔

(وَقَالُوْا مَالِ هٰذا الرسول يَاْكُلُ الطعام وَيَمْشِي فِي الاسواق لَوْلَآ) هلا (اُنزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونَ مَعَهٗ نَذِيراً) يصدّقه ؟.

اورانہوں نے یہ کہا کہ اس رسول ﷺ کو کیا ہے یہ کھانا کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا ہے، اس کی طرف فرشتہ کیوں نہیں نازل ہوا کہ وہ فرشتہ بھی اس رسول ﷺ کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا۔ یعنی ان کی تصدیق کر دیتا۔

(اَوْ يلقى اِلَيْهِ كَنْزٌ) من السماء ينفقه ، ولا يحتاج الى المشي في الاسواق لطلب المعاش ؟ (اَوْ تَكُونُ لَهٗ جَنَّةٌ) بستان (يَاْكُلُ مِنْهَا) اى من ثمارها فيكتفي بها . وفي قراء ة ناكل بالنون : اى نحن ، فيكون له مزية علينا بها (وَقَالَ الظالمون) اى الكافرون للمؤمنين (اِن) ما (تَتَّبِعُونَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا) مخدوعاً مغلوباً على عقله .

یا ان کی طرف ڈال دیا جاتا کوئی خزانہ یعنی آسمان سے وہ خزانہ آتا جسے یہ خرچ کرتے اور طلب معاش کے لئے انہیں بازاروں میں چلنے پھرنے کی ضرورت نہ ہوتی یا پھر ان کی کوئی جنت ہوتی یعنی کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھا لیتے یعنی اس کے پھلوں میں سے یہ کھا لیتے اور یہ ان کے لئے کفایت کر جاتا۔ ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ ناکل یعنی نون کے ساتھ ہے جس کا مطلب یہ ہے ہم کھا لیتے تو اس صورت میں اس رسول کو ہم پر ایک حوالے سے مزید بڑائی حاصل ہو جاتی اور ظالموں نے یعنی کافروں نے اہل ایمان سے یہ کہا کہ تم لوگ صرف ایک ایسے شخص کی پیروی کر رہے ہو جس پر جادو ہوا ہے یعنی اس کے ساتھ دھوکہ ہوا ہے اور اس کی عقل مغلوب ہو چکی ہے۔

قال تعالى : (انظر كَيْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الامثال) بالمسحور ، والمحتاج الى ما ينفقه والى ملك يقوم معه بالامر (فَضَلُّوْا) بذلك عن الهدى (فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا) طريقاً اليه .

اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم ملاحظہ کرو کہ یہ تمہارے لئے کیا مثال بیان کر رہے ہیں۔ یعنی ایسے شخص کی جس پر جادو کیا گیا ہے اور جو شخص خرچ حاصل کرنے کا محتاج ہے اور جسے فرشتے کی بھی ضرورت ہے جو اس کے ساتھ یہ کام سرانجام دے تو یہ لوگ اس وجہ سے ہدایت سے گمراہ ہو گئے ہیں اور اب یہ راستے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ یعنی اس راستے کی جو ہدایت کی طرف جاتا ہے۔

بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَاَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا (۱۰) اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا (۱۱) وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا (۱۲) لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا (۱۳)

(تَبَارَكَ) تكاثر خير الله (الذى اِن شَآءَ جَعَلَ لكَ خَيْراً مِّن ذلك) الذى قالوه من الكنز والبستان (جنات تَجْرى مِن تَحْتِهَا الانهار) اى فى الدنيا لانه شاء ان يعطيه اياها فى الآخرة (وَيَجْعَلْ) بالجزم (لَّكَ قُصُوراً) ايضاً، وفى قراءة بالرفع استئنافاً.

برکت والا ہے یعنی بکثرت خیر والا ہے اللہ تعالیٰ یہ وہ ذات ہے اگر وہ چاہے تو تمہارے لئے اس سے زیادہ بہتر صورت حال بنا دے۔ یعنی اس سے زیادہ بہتر جو وہ یہ کہتے ہیں کہ اس کو خزانہ مل جائے یا باغ مل جائے (وہ صورت حال) وہ جنتیں ہوں گی جن کے نیچے نہریں ہوں گی۔ یعنی دنیا میں ایسا ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے وہ آخرت میں نبی اکرم ﷺ کو یہ سب چیزیں عطا کرے گا (اور اگر وہ چاہے) تو آپ کے لئے وہ بنا دے (یہاں ل پر) جزم پڑھی جائے گی۔ تمہارے لئے محلات یعنی یہ بھی بنا دے اور ایک قرأت میں اس پر پیش پڑھی گئی ہے۔ اس صورت میں یہ جملہ استنافیہ ہوگا۔

(بَلْ كَذَّبُواْ بالساعة) القيامة (وَاَعْتَدْنَا لِمَن كَذَّبَ بالساعة سَعِيراً) ناراً مُّسَعَّرَةً: اى مشتدّة.

بلکہ ان لوگوں نے ساعت کو جھٹلا دیا یعنی قیامت کو اور ہم نے اس شخص کے لئے جو قیامت کو جھٹلا دیتا ہے "سعیر" تیار کیا ہے۔ یعنی ایسی آگ جو بھڑک رہی ہے یعنی جس میں شدت پائی جاتی ہے۔

(اِذَا رَاَتْهُم مِّن مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُواْ لَهَا تَغَيُّظاً) غلياناً كالغضبان اذا غلا صدرُه من الغضب (وَزَفِيراً) صوتاً شديداً، وسماع التغيظ رؤيته وعلمه.

جب وہ آگ ان لوگوں کو دور سے دیکھے گی تو وہ لوگ اس کے غیظ و غضب (کی آواز) سنیں گے یعنی اس کے جوش مارنے کی آواز، جیسے کوئی شخص غصے میں ہوتا ہے جب غصے کے عالم میں اس کا سینہ جوش مارتا ہے اور "زفیر" یعنی شدید آواز کو بھی (وہ سنیں گے) اس کے غیظ کو سننے سے مراد اسے دیکھنا یا اس سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔

(وَاِذَآ اُلْقُواْ مِنْهَا مَكَاناً ضَيِّقاً) بالتشديد والتخفيف بان يضيق عليهم، ومنها حال من (مكاناً)، لانه فى الاصل صفة له (مُّقَرَّنِينَ) مصفدين قد قرنت: اى جمعت ايديهم الى اعناقهم فى الاغلال، والتشديد للتكثير (دَعَوْاْ هُنَالِكَ ثُبُوراً) هلاكاً فيقال لهم:

اور جب ان لوگوں کو اس جہنم کی کسی تنگ جگہ پر ڈالا جائے گا یہاں پر لفظ "ضیق" شد کے ساتھ اور تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا ہے یعنی اس صورت میں ان پر تنگی کی جائے گی اور آیت میں استعمال ہونے والا لفظ "منہا" لفظ "مکان" کے حال کے طور پر ہے کیونکہ یہ لفظ دراصل اسی کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور وہ لوگ جکڑے ہوئے ہوں گے یعنی ایسی کڑیوں میں جکڑے

قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِىْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّمَصِيْرًا (۱۵) لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا (۱۶) وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِىْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِيْلَ (۱۷)

ہوئے ہوں گے جوایک دوسرے سے ملی ہوئی ہوں گی یعنی ان کے ہاتھ ان کی گردنوں پر زنجیروں میں باندھ دیئے جائیں گے یہاں تشدید تکثیر کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے ہے تو وہاں ''ثبور'' یعنی ہلاکت کی دعا مانگیں گے تو ان سے کہا جائے گا۔

(لَا تَدْعُوا الیوم ثُبُوراً واحدا وادعوا ثُبوراً كَثِيراً) لعذابكم .

آج تم ایک ہی ہلاکت کی دعا نہ مانگو بلکہ بہت زیادہ ہلاکتوں کی دعا مانگو۔ یعنی تمہیں جو عذاب ہو رہا ہے اس کی وجہ سے (تم ایسا کرو)

(قُلْ اذلك) المذكور من الوعيد وصفة النار (خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الخلد التي وُعِدَ) ها (المتقون كَانَتْ لَهُمْ) في علمه تعالى (جَزَآءً) ثواباً (وَّمَصِيراً) مرجعاً .

تم فرمادو! کیا یہ یعنی جو وعید اور جہنم کی جو صفت یہاں ذکر کی گئی ہے یہ زیادہ بہتر ہے یا ''جنت الخلد'' زیادہ بہتر ہے' جس کا وعدہ پرہیزگار لوگوں کے ساتھ کیا گیا ہے' جو ان کے لئے ہوگی۔ یعنی یہ بات اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے' وہ ان کے لئے جزا کے طور پر یعنی ثواب کے طور پر ہوگی اور ''مصیر'' یعنی لوٹنے کی جگہ کے طور پر ہوگی۔

(لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَآءُونَ خالدين) حال لازمة (كَانَ) وعدهم ما ذكر (على رَبِّكَ وَعْداً مَسْئُولًا) يساله من وعد به (رَبَّنَا وَءَاتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا على رُسُلِكَ) (**3 : 194**) او تساله لهم الملائكة (رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جنات عَدْنٍ التي وَعَدْتَّهُمْ) (**40 : 8**).

انہیں اس میں وہ چیزیں ملیں گی جو وہ چاہیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ ایسے حال کے طور پر ہے' جو لازم ہے اور یہ بات ہمارے پروردگار پر لازم ہے یعنی جو چیز یہاں اس میں ذکر کی ہے اور ان لوگوں کے ساتھ جس کا وعدہ کیا ہے اس وعدے کو پورا کرنا تمہارے پروردگار پر لازم ہے۔ یہ ایک ایسا وعدہ ہے' جس کے بارے میں سوال کیا جا سکے گا یعنی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اس کا سوال کرے گا۔ اے ہمارے پروردگار تو ہمیں وہ چیز عطا کر جس کا تو نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ اپنے رسولوں کے ذریعے (3/194) یا یہ وہ چیز ہے' جس کے بارے میں فرشتوں نے دعا مانگی تھی ''اے ہمارے پروردگار تو ان لوگوں کو ان جنتوں میں داخل کردے جن کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے۔'' (8/40)

(وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ) بالنون والتحتانية (وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ الله) اى غيره من الملائكة وعيسى وعزير والجنّ (فَيَقُولُ) تعالى بالتحتانية والنون للمعبودين اثباتاً للحجة على العابدين : (ءَ اَنْتُمْ) بتحقيق الهمزتين وابدال الثانية الفاً وتسهيلها وادخال الف بين المُسهلة والاخرى وتركه (اَضْلَلْتُمْ عِبَادِى

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَكَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا (١٨) فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ صَرْفًا وَّلَا نَصْرًا ۚ وَمَنْ يَّظْلِمْ مِّنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا (١٩)

هؤلاء آء) اوقعتموهم في الضلال بامركم اياهم بعبادتكم (اَمْ هُمْ ضَلُّوا السبيل) طريق الحق بانفسهم ؟.

اور جس دن ہم ان لوگوں کو جمع کریں گے یہ نون اور تحتانیہ کے ساتھ ہے اور انہیں بھی جمع کریں گے جن کی یہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ عبادت کیا کرتے تھے۔ یعنی وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہیں' جن میں فرشتے حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت عزیز علیہ السلام اور جنات شامل ہیں' تو وہ فرمائے گا یعنی اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا یہ تحتانیہ اور ''ن'' کے ساتھ ہے یعنی ان کے معبودوں سے یہ فرمائے گا تاکہ ان کی عبادت کرنے والوں پر حجت ثابت ہو جائے ''کیا تم لوگوں نے'' یہاں پر دو ہمزہ موجود تھے جس میں سے دوسرے کو الف بنا دیا گیا ہے اور اسے آسان کر دیا گیا ہے اور یہاں مسہلہ اور دوسرے کے درمیان الف داخل کیا گیا ہے اور اسے ترک بھی کیا گیا ہے۔ کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا یعنی کیا تم نے ان لوگوں کو گمراہی میں واقع کیا تھا کہ تم نے انہیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ تمہاری عبادت کریں' یا پھر وہ لوگ خود راستے سے بھٹک گئے تھے یعنی بذات خود حق کے راستے سے بھٹک گئے تھے۔

(قَالُوْا سبحانك) تنزيهاً لك عما لا يليق بك (مَا كَانَ يَنْبَغِي) يستقيم (لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِن دُوْنِكَ) اى غيرك (مِنْ اَوْلِيَآءَ) مفعول اول لنتخذ و من زائدة لتاكيد النفي، وما قبله الثاني فكيف نامر بعبادتنا ؟ (ولكن مَّتَّعْتَهُمْ وَءَابَآءَهُمْ) من قبلهم باطالة العمر وسعة الرزق (حتى نَسُواْ الذكر) تركوا الموعظة والايمان بالقرآن (وَكَانُواْ قَوْماً بُوراً) هلكى.

تو وہ یہ کہیں گے تو پاک ہے یعنی تو ہر اس چیز سے پاک ہے' جو تیری شان کے لائق نہیں ہے۔ یہ بات مناسب نہیں ہے یعنی یہ بات درست نہیں ہے۔ ہمارے لئے کہ ہم تیرے علاوہ یعنی تیرے غیر کو بنائیں مددگار یہ لفظ نتخذ کا پہلا مفعول ہے اور یہاں نفی کی تاکید کرنے کے لئے من زائدہ ہے اور جو اس سے پہلے ہے وہ دوسرا مفعول ہے۔

تو ہم کیسے اپنی عبادت کا حکم دے سکتے ہیں۔ البتہ تو نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو یہ موقع دیا۔ یعنی ان سے پہلے جو آباؤ اجداد تھے انہیں لمبی عمر اور رزق میں کشادگی دے کر یہ موقع دیا یہاں تک کہ وہ لوگ ذکر کو بھول گئے۔ یعنی انہوں نے وعظ ونصیحت اور قرآن پر ایمان کو ترک کر دیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والی قوم ہیں۔

قال تعالى: (فَقَدْ كَذَّبُوكُمْ) اى كذب المعبودون العابدين (بِمَا تَقُولُونَ) بالفوقانية انهم آلهة (فَمَا تَسْتَطِيعُونَ) بالتحتانية والفوقانية: اى لا هم ولا انتم (صَرْفاً) دفعاً للعذاب عنكم (وَلَا نَصْراً) منعاً لكم منه (وَمَن يَظْلِم) يشرك (مِّنكُمْ نُذِقْهُ عَذَاباً كَبِيراً) شديداً في الآخرة.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں نے تم لوگوں کی تکذیب کی یعنی ان معبودوں نے اپنے عبادت کرنے والوں کی تکذیب کر دی۔

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّآ اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ ۭ وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ۭ اَتَصْبِرُوْنَ ۚ وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيْرًا (۲۰) وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَاۗءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰۗىِٕكَةُ اَوْ نَرٰي رَبَّنَا ۭ لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا (۲۱)

اس چیز کی جوتم کہتے تھے یہ فوقانیہ ہے۔ یعنی یہ بات کہ یہ لوگ ان کے معبود ہیں' تو اب تم استطاعت نہیں رکھتے یہ تحتانیہ اور فوقانیہ ہیں۔ یعنی نہ تو وہ لوگ استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی تم لوگ استطاعت رکھتے ہو۔ ''صرف'' کی یعنی اپنے آپ سے عذاب کو پرے کرنے کی اور ''نصر'' کی یعنی اپنے آپ سے عذاب کو روکنے کی اور جو شخص ظلم کا مرتکب ہوتا ہے یعنی شرک کرتا ہے تم میں سے' تو ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے۔ یعنی آخرت میں شدید عذاب دیں گے۔

(وَمآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ المرسلين اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَاْكُلُوْنَ الطعام وَيَمْشُوْنَ في الاسواق) فانت مثلهم في ذلك، وقد قيل لهم مثل ما قيل لك (وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً) بلية ابتلي الغنيّ بالفقير ، والصحيح بالمريض ، والشريف بالوضيع يقول الثاني في كلّ ما لي لا اكون كالاوّل في كلّ (اَتَصْبِرُوْنَ) على ما تسمعون ممن ابتليتم بهم ؟ استفهام بمعنى الامر : اى اصبروا (وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيراً) بمن يصبر وبمن يجزع .

اورتم سے پہلے ہم نے جو بھی رسول مبعوث کئے وہ لوگ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلا کرتے تھے' تو اس حوالے سے تم بھی ان کی مانند ہو اوران سے بھی وہی بات کہی گئی تھی جو تم سے کہی گئی ہے اور ہم نے تم میں سے کچھ کو دوسروں کے لئے آزمائش کا ذریعہ بنایا ہے' وہ آزمائش کہ خوشحال کو غریب' تندرست کو بیمار' صاحبِ حیثیت کو کمتر شخص کے مقابلے میں رکھا گیا۔ تاکہ دوسرا شخص یہ کہہ سکے: مجھے پہلے والے شخص کی مانند کیوں نہیں کیا گیا تو کیا تم لوگ صبر سے کام لیتے ہو۔ اس چیز کو جو تم سنتے ہو یعنی وہ لوگ جو اس حوالے سے آزمائش میں مبتلا کئے گئے یہاں پہ استفہام ''امر'' کے مفہوم کے لئے ہے یعنی تم لوگ صبر سے کام لو اور تمہارا پروردگار ملاحظہ فرمانے والا ہے۔ اس شخص کو جو صبر سے کام لیتا ہے اور جو رونا پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

(وَقَالَ الذين لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَ نَا) لا يخافون البعث (لَوْلَا) هلا (اُنزِلَ عَلَيْنَا الملائكة) فكانوا رسلًا الينا (اَوْ نرى رَبَّنَا) فنخبر بان محمداً رسوله . قال تعالى : (لَقَدِ استكبروا) تكبّروا (في) شان (اَنفُسِهِمْ وَعَتَوْا) طغوا (عُتُوّاً كَبِيراً) بطلبهم رؤية الله تعالى في الدنيا . و (عتواً) : بالواو على اصله ، بخلاف عتياً بالإبدال في مريم .

اور وہ لوگ جو ہم سے ملاقات کی امید نہیں رکھتے یعنی مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا خوف نہیں رکھتے۔ انہوں نے یہ کہا اگر نہیں یعنی کیوں نہیں ہم پر فرشتے نازل ہوئے' تو وہ ہماری طرف رسول (پیغام رساں) ہوتے یا ہم اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھ سکتے کہ ہمیں اس بات کی خبر مل جاتی کہ حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ (ان کے اس قول کے جواب میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا، انہوں نے تکبر اختیار کیا۔ اپنی ذات کے بارے میں اور سرکشی اختیار کی جو بڑی سرکشی ہے۔ یعنی انہوں نے جو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۲۲) وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا (۲۳) اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا (۲۴)

دیدار کا مطالبہ کیا (یہ سرکشی ہے) (آیت میں استعمال ہونے والے لفظ) عتوا کو واؤ کے ساتھ لکھا گیا ہے اور یہ اپنی اصل کے مطابق ہے۔اس کے برعکس لفظ عتی جو سورۃ مریم میں استعمال ہوا ہے۔وہاں اس میں تبدیلی ہوئی ہے۔

(يَوْمَ يَرَوْنَ الملائكة) في جملة الخلائق هو يوم القيامة ونصبه ب اذكر مقدرا (لَا بشرى يَوْمَئِذٍ لِّلْمُجْرِمِيْنَ) اى الكافرين بخلاف المؤمنين فلهم البشرى بالجنة (وَيَقُوْلُوْنَ حِجْراً مَّحْجُوراً) على عادتهم في الدنيا اذا نزلت بهم شدّة اى عوذاً معاذاً يستعيذون من الملائكة.

جس دن یہ لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے یعنی باقی مخلوقات کے ساتھ یہ بھی دیکھیں گے تو یہ قیامت کا دن ہوگا۔اس پر نصب یہاں محذوف فعل اذکر (یعنی تم یاد کرو) نے دیا ہے۔اس دن جرم کرنے والوں کے لئے یعنی کافروں کے لئے کوئی خوشخبری نہیں ہو گی' جبکہ اہل ایمان کا حکم مختلف ہے چونکہ ان کے لئے جنت کی بشارت ہوگی اور وہ (مجرم) یہ کہیں گے کوئی رکاوٹ مل جائے جو روک دے۔یہ دنیا میں ان کی عادت کے مطابق ہے' جب ان پر کوئی تکلیف نازل ہوتی ہے۔اس سے مراد یہ ہے کوئی ایسی پناہ ہو جو پناہ دے سکے' تو وہ فرشتوں سے پناہ مانگیں گے۔

قال تعالى: (وَقَدِمْنَآ) عمدنا (الى مَا عَمِلُواْ مِنْ عَمَلٍ) من الخير كصدقة وصلة رحم، وقِرى ضيف واغاثة ملهوف في الدنيا (فجعلناه هَبَآءً مَّنْثُوراً) هو ما يرى في الكوى التي عليها الشمس كالغبار المفرّق: اى مثله في عدم النفع به، اذ لا ثواب فيه لعدم شرطه ويجازون عليه في الدنيا.

اور ہم نے قصد کیا یعنی ارادہ کیا اس چیز کا جو انہوں نے اعمال کئے تھے۔عمل میں سے یعنی بھلائی کے عمل میں سے جیسے صدقہ کرنا، صلہ رحمی کرنا، مہمان نوازی کرنا، مظلوم کی دادرسی کرنا، جو دنیا میں کئے تھے۔تو ہم انہیں بکھرے ہوئے غبار کی طرح کر دیں گے۔اس سے مراد وہ چیز ہے' جو اس روشن دان میں نظر آتی ہے' جس پر دھوپ پڑ رہی ہو۔یعنی منتشر غبار، یعنی اس سے نفع حاصل نہ ہونے کے حوالے سے اس کی مانند کر دیں گے کیونکہ ان اعمال کا انہیں اجر وثواب حاصل نہیں ہوگا کیونکہ اس ثواب کی شرط موجود نہیں ہے اور انہیں دنیا میں اس کی جزاء دے دی گئی تھی۔

(اصحاب الجنة يَوْمَئِذ) يوم القيامة (خَيْرٌ مُّسْتَقَرّاً) من الكافرين في الدنيا (وَاَحْسَنُ مَقِيلًا) منهم: اى موضع قائلة فيها: وهي الاستراحة نصف النهار في الحر، واخذ من ذلك انقضاء الحساب في نصف نهار كما ورد في حديث.

اس دن اہل جنت یعنی قیامت کے دن بہترین ٹھکانے میں ہوں گے یعنی دنیا میں کفار کا جو ٹھکانہ تھا' وہ اس سے زیادہ بہتر ہوگا

وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا (۲۵) اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذِ نِالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ط وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا (۲۶) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (۲۷) يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِىْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا (۲۸)

اورزیادہ اچھی جگہ پر ہوں گے۔یعنی ان کفار سے زیادہ اچھی جگہ پر ہوں گے۔یہاں (آیت میں استعمال ہونے والے لفظ مقیل سے مراد) وہ جگہ ہے جہاں آدمی قیلولہ کرتا ہے۔اس سے مراد گرمی کے موسم میں دوپہر کے وقت آرام کرنا ہے اور اسی سے یہ بات ثابت کی گئی ہے' دوپہر کے وقت تک حساب ختم ہو جائے گا جیسا کہ حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے۔

(وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السمآء) ای کلّ سماء (بالغمام) ای معه وهو غيم ابيض (وَنُزِّلَ الملائكة) من كل سماء (تَنْزِيلًا) هو يوم القيامة ، ونصبه ب اذكر مقدّراً . وفي قراءة : بتشديد شين تشقق بادغام التاء الثانية في الاصل فيها . وفي اخرى نُنْزِلُ بنونين الثانية ساكنة وضم اللام ونصب الملائكة .

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا یعنی ہر آسمان پھٹ جائے گا۔بادل کے ہمراہ یعنی اس کے ساتھ اور یہ سفید بادل ہوگا اور فرشتے نازل ہوں گے یعنی ہر آسمان سے نازل ہوں گے۔یہ قیامت کا دن ہوگا۔یہاں پر (لفظ یوم) پر زبر محذوف اذکر کی وجہ سے پڑھی گئی ہے اور ایک قرأت کے مطابق لفظ تشقق میں ''ش'' پر شد پڑھی گئی ہے' اصل میں دوسری ''ت'' کا ادغام اصل میں کر دیا گیا ہے اور اس کے بعد لفظ ننزل میں دو ''نون'' کے ساتھ پڑھا گیا ہے' جس میں دوسرا ''ن'' ساکن ہے اور ''ل'' کو مضموم پڑھا گیا ہے اور لفظ الملائکہ پر زبر پڑھی گئی ہے۔

(الملك يَوْمَئِذٍ الحق للرحمن) لا يشركه فيه احد (وَكَانَ) اليوم (يَوْماً عَلَى الكافرين عَسِيراً) بخلاف المؤمنين .

اس دن درحقیقت بادشاہی رحمٰن کے لئے مخصوص ہوگی' جس میں کوئی اس کا شریک نہیں ہوگا اور وہ دن کافروں کے لئے مشکل ہوگا' جبکہ مومنین کا حکم اس سے مختلف ہے۔

(وَيَوْمَ يَعَضُّ الظالم) المشرك : عقبة ابن ابی معيط كان نطق بالشهادتين ثم رجع ارضاء لابیّ بن خلف (على يَدَيْهِ) ندما وتحسراً في يوم القيامة (يَقُولُ يَالَيْتَنِي) للتنبيه (لَيْتَنِي اتخذت مَعَ الرسول) محمد (سَبِيلًا) طريقاً الى الهدى .

اور جس دن ظالم یعنی مشرک شخص، اس سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے' جس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا تھا اور پھر ابی بن خلف کو راضی کرنے کے لئے وہ واپس (کفر کی طرف) چلا گیا تھا۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو چبائے گا یعنی قیامت کے دن ندامت اور حسرت کے طور پر ایسا کرے گا اور وہ یہ کہے گا اے کاش یہ تنبیہ کے لئے ہے میں نے رسول کے ساتھ یعنی حضرت محمد ﷺ کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا یعنی ہدایت کا راستہ اختیار کیا ہوتا۔

لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَكَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا (۲۹) وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰـرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا (۳۰) وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِیْنَ ؕ وَكَفٰی بِرَبِّكَ هَادِیًا وَّنَصِیْرًا (۳۱) وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَیْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا (۳۲)

(یا وَیْلَتَا) الفه عوض عن یاء الاضافة : ای ویلتی ، ومعناه هلکتی (لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا) ای اُبَیًّا (خَلِیْلًا).

ہائے میری بربادی، اس کا ''الف'' یائے اضافت کے عوض میں ہے یعنی میری بربادی، اس سے مراد میری ہلاکت ہے' اے کاش میں نے فلاں کو یعنی ابی بن خلف کو دوست نہ بنایا ہوتا۔

(لَقَدْ اَضَلَّنِی عَنِ الذکر) ای القرآن (بَعْدَ اِذْ جآءَنِی) بان ردّنی عن الایمان به . قال تعالی : (وَكَانَ الشیطان للانسان) الکافر (خَذُولًا) بان یترکه ویتبرّا منه عند البلاء .

اس نے مجھے ذکر سے یعنی قرآن سے گمراہ کردیا۔ اس کے بعد کہ وہ میرے پاس آچکا تھا۔ وہ اس طرح کہ اس نے مجھے قرآن پر ایمان رکھنے سے واپس کردیا۔ (یعنی مرتد کروادیا) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

شیطان انسان کے لئے یعنی کافر شخص کے لئے خذول (مدد چھوڑنے والا) ہے یعنی وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے اور آزمائش کے وقت اس سے بری الذمہ ہو جاتا ہے

(وَقَالَ الرسول) محمد (یارب اِنَّ قَوْمِی) قریشاً (اتخذوا هذا القرء ان مَهْجُوراً) متروکاً .

اور رسول نے یعنی حضرت محمد ﷺ نے یہ عرض کی۔ اے میرے پروردگار! بے شک میری قوم یعنی قریش، انہوں نے قرآن کو چھوڑ دیا ہے یعنی اسے ترک کردیا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

قال تعالی : (وکذلك) کما جعلنا لك عدوّاً من مشرکی قومك (جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیّ) قبلك (عَدُوّاً مّنَ المجرمین) المشرکین ، فاصبر کما صبروا (وکفی بِرَبّكَ هَادِیاً) لك (وَنَصِیراً) ناصراً لك علی اعدائك .

اسی طرح یعنی جس طرح تمہاری قوم کے مشرکین کو ہم نے تمہارا دشمن بنایا ہے۔ ہم نے تم سے پہلے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے یعنی مشرکین میں سے دشمن بنائے ہیں' تو جس طرح انہوں نے صبر سے کام لیا اس طرح تم بھی صبر سے کام لو اور تمہارے لئے' ہدایت دینے کے لئے تمہارا پروردگار کافی ہے اور مدد کرنے کے لئے بھی کافی ہے یعنی تمہارے دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کرنے کے لئے (کافی ہے)

(وَقَالَ الذین كَفَرُواْ لَوْلَا) هلا (نُزِّلَ عَلَیْهِ القرء ان جُمْلَةً واحدة) کالتوراة والانجیل والزبور . قال تعالی : نزّلناه (کذلك) ای متفرّقاً (لِنُثَبّتَ بِهِ فُؤَادَكَ) نقوّی قلبك (ورتلناه تَرْتِیلًا) ای اتینا به شیئاً بعد

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيرًا (۳۳) اَلَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلٰى وُجُوهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضَلُّ سَبِيلًا (۳۴) وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسَى الْكِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ هٰرُوْنَ وَزِيرًا (۳۵) فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيرًا (۳۶) وَ قَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَ جَعَلْنٰهُمْ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِينَ عَذَابًا اَلِيمًا (۳۷)

شيء بتمهّل وتؤدة لتيسير فهمه وحفظه.

اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا انہوں نے یہ کہا ''اگر نہیں'' یعنی ایسا کیوں نہیں ہے' ان پر قرآن ایک ہی مرتبہ نازل ہو جاتا جس طرح تورات، انجیل اور زبور نازل ہوئے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ہم نے اسے اسی طرح متفرق طور پر نازل کیا ہے' تاکہ اس کے ذریعے تمہارے دل کو ثابت رکھیں۔ یعنی تمہارے قلب کو قوت دیں اور ہم نے اسے وقفے وقفے سے نازل کیا ہے یعنی ہم پہلے اس کا کچھ حصہ لے کر آئے اس کے بعد کچھ حصہ لے کر آئے جو وقفے کے ساتھ تھا تاکہ اس کو سمجھنا اور اسے یاد کرنا آسان ہو۔

(وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ) في ابطال امرك (إِلَّا جئناك بالحق) الدافع له (وَاَحْسَنَ تَفْسِيرًا) بياناً لهم.

اور وہ تمہارے پاس کوئی کہاوت نہیں لے کر آئے یعنی تمہارے معاملے کو خراب کرنے کے لئے مگر یہ کہ ہم تمہارے پاس حق لے آئیں گے تاکہ اس کو دفع کر دیں اور بہترین تفسیر یعنی بیان لے آئیں گے۔

(الذين يُحْشَرُونَ على وُجُوهِهِمْ) اى يُساقون (الى جَهَنَّمَ اولئك شَرٌّ مَّكَانًا) هو جهنم (وَاَضَلُّ سَبِيلًا) اخطا طريقاً من غيرهم وهو كفرهم.

یہ (وہ لوگ ہیں' کہ جب انہیں ان کے چہروں کے بل اکٹھا کیا جائے گا یعنی کھینچ کر لایا جائے گا جہنم کی طرف اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اس سے مراد جہنم ہے اور سب سے زیادہ گمراہ راستہ ہے یعنی سب سے زیادہ غلط راستہ ہے اور اس سے مراد ان کا کفر ہے۔

(وَلَقَدْ ءَاتَيْنَا مُوسَى الكتاب) التوراة (وَجَعَلْنَا مَعَهُ اَخَاهُ هارون وَزِيرًا) معيناً.

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی یعنی تورات عطا کی اور ہم نے اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو اس کا وزیر یعنی مددگار بنایا۔

(فَقُلْنَا اذهبآ اِلَى القوم الذين كَذَّبُوا بناياتنا) اى القبط فرعون وقومه فذهبا اليهم بالرسالة فكذبوهما (فدمرناهم تَدْمِيرًا) اهلكناهم اهلاكاً.

اور ہم نے یہ حکم دیا' کہ تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا ہے اس سے مراد قبطی لوگ ہیں یعنی فرعون اور اس کی قوم کے افراد ہیں' تو یہ دونوں حضرات رسالت کے ساتھ ان لوگوں کی طرف گئے' تو انہوں نے ان دونوں حضرات کو جھٹلا دیا۔ تو ہم نے انہیں برباد کر دیا یعنی ہم نے انہیں بالکل ہلاک کر دیا۔

وَّعَادًا وَّثَمُوْدَا وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا (۳۸) وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا (۳۹)

(وَ) اذكر (قَوْمُ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرسل) بتكذيبهم نوحاً لطول لبثه فيهم فكانَّه (رسل) او لان تكذيبه تكذيب لباقي الرسل لاشتراكهم في المجيء بالتوحيد (اغرقناهم) جواب لمّا (وجعلناهم لِلنَّاسِ) بعدهم (ءَايَةً) عبرة (وَاَعْتَدْنَا) في الآخرة (للظالمين) الكافرين (عَذَاباً اَلِيماً) مؤلماً سوى ما يحل بهم في الدنيا۔

اور یاد کرو نوح کی قوم کو کہ جب اس نے رسولوں کی تکذیب کی یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کر کے رسولوں کی تکذیب کی۔ کیونکہ حضرت نوح علیہ السلام بھی ان کے درمیان طویل عرصے تک رہے تھے۔ تو گویا وہ مختلف رسولوں کی مانند ہو گئے۔ یا اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے' حضرت نوح علیہ السلام کی تکذیب کرنا باقی رسولوں کی تکذیب کے مترادف ہے کیونکہ توحید کا پیغام لانے میں یہ ان کے ساتھ مشترک ہیں تو ہم نے انہیں ڈبو دیا۔ یہ اس چیز کا جواب ہے' جو انہوں نے اپنے رسول کی تکذیب کی تھی۔ تو ہم نے انہیں لوگوں کے لئے یعنی بعد میں آنے والے لوگوں کے لئے آیت یعنی عبرت کا نشان بنا دیا اور ہم نے آخرت میں ظالموں یعنی کافروں کے لئے تیار کیا ہے۔ ''عذاب الیم'' یعنی تکلیف دینے والا عذاب' یہ اس کے علاوہ ہے' جو دنیا میں ان کے لئے حلال ہوا تھا۔ (یعنی ان پر نازل ہوا تھا)

(وَ) اذكر (عَاداً) قوم هود (وَثَمُودَاْ) قوم صالح (واصحاب الرس) اسم بئر ، ونبيهم قيل شعيب ، وقيل غيره : كانوا تعوداً حولها فانهارت بهم وبمنازلهم (وَقُرُونًا) اقواماً (بَيْنَ ذلك كَثِيراً) اى بين عاد واصحاب الرَّسّ۔

اور یاد کرو ''عاد'' کو جو ہود کی قوم تھی اور ''ثمود'' کو جو صالح کی قوم تھی اور اصحاب الراس (رس والوں کو) یہ ایک کنوئیں کا نام ہے اور ان کے نبی ایک قول کے مطابق حضرت شعیب علیہ السلام ہیں اور ایک قول کے مطابق کوئی دوسرے نبی تھے۔ وہ لوگ اس کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے' تو اس نے ان لوگوں کو اور ان کے گھروں کو ڈبو دیا اور دیگر کئی اقوام بھی ہیں جو ان کے درمیان ہیں اور بہت زیادہ ہیں۔ یعنی قوم عاد اور اصحاب الراس کے درمیان ہیں۔

(وَكُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الامثال) في اقامة الحجة عليهم فلم نهلكهم الا بعد الانذار (وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيرًا) اهلكنا اهلاكاً بتكذيبهم انبياء هم۔

اور ان میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے مثال بیان کی یعنی ان پر حجت قائم کرنے کے لئے ایسا کیا' تو ہم نے انہیں اسی وقت ہلاک کیا جو پہلے ڈرا چکے تھے اور ان میں سے ہر ایک کو ہم نے اچھی طرح برباد کر دیا۔ یعنی انہیں مکمل طور پر ہلاک کر دیا یہ ان کے اپنے انبیاء کی تکذیب کرنے کی وجہ سے ہوا۔

وَلَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اُمْطِرَتْ مَطَرَ السَّوْءِ ۭ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا (۴۰) وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ۭ اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا (۴۱) اِنْ كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۭ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (۴۲) اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰــهَهٗ هَوٰىهُ ۭ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا (۴۳)

(وَلَقَدْ اَتَوْا) اى مرّ كفار مكة (عَلَى القرية التي اُمْطِرَتْ مَطَرَ السوء) مصدر ساء: اى بالحجارة وهي عظمي قرى قوم لوط، فاهلك الله اهلها لفعلهم الفاحشة (اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا) في سفرهم الى الشام فيعتبرون؟ والاستفهام للتقرير (بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ) يخافون (نُشُوراً) بعثاً فلا يؤمنون.

اور یہ لوگ آئے ہیں یعنی کفار مکہ وہاں سے گزرے ہیں اس بستی کے پاس سے کہ جس پر بری بارش نازل کی گئی تھی۔ یہ لفظ ساء کا مصدر ہے یعنی پتھروں کی بارش نازل کی گئی تھی اور یہ بہت بڑی بستی تھی۔ یہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم تھی' تو اللہ تعالیٰ نے اس بستی والوں کو ان کے برے فعل کی وجہ سے ہلاک کر دیا۔ تو کیا انہوں نے انہیں دیکھا نہیں ہے؟ یعنی شام کی طرف اپنے سفر کے دوران نہیں دیکھا۔ تو یہ اس سے نصیحت حاصل کرتے' یہاں پر استفہام تقریر کے لئے ہے بلکہ یہ لوگ امید نہیں رکھتے یعنی ڈرتے نہیں ہیں۔ نشور سے یعنی موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے سے اس لئے یہ اس پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

(وَاِذَا رَاَوْكَ اِنْ) ما (يَتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُواً) مهزوء اً به يقولون (اهذا الذى بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا) في دعواه؟ محتقرين له عن الرسالة.

اور جب وہ تمہیں دیکھتے ہیں' تو تمہارے ساتھ صرف مذاق کرتے ہیں (یعنی تمہارا مذاق اڑاتے ہیں) اور وہ یہ کہتے ہیں کیا یہ وہ شخص ہے' جسے اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی جس شخص کا یہ دعویٰ ہے یہ لوگ اسے رسالت کے قابل نہیں سمجھتے۔

(ان) مخففة من الثقيلة واسمها محذوف: اى انه (كَادَ لَيُضِلُّنَا) يصرفنا (عَنْ ءَالِهَتِنَا لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا عَلَيْهَا) لصرفنا عنها، قال تعالى: (وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ العذاب) عياناً في الآخرة (مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا) اخطا طريقاً، اهم ام المؤمنون؟.

یہاں لفظ ان ثقیلہ کی بجائے خفیفہ کے طور پر استعمال ہوا ہے اور اس کا اسم محذوف ہے یعنی بے شک یہ صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں گمراہ کر دیں گے یعنی ہمیں پھیر دیں گے ہمارے معبودوں سے اگر ہم ان پر صبر نہ کرتے تو انہوں نے تو ہمیں ان معبودوں سے پھیر دینا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ عنقریب وہ لوگ یہ بات جان لیں گے جب وہ عذاب کو دیکھیں گے یعنی آخرت میں بالکل سامنے دیکھیں گے کہ کون شخص راستے کے اعتبار سے گمراہ ہے؟ یعنی کس کا طریقہ غلط ہے۔ کیا ان لوگوں کا یا اہل ایمان کا؟

(اَرَءَيْتَ) اخبرني (مَنِ اتخذ الهه هواه) اى مَهْوِيَّهُ، قدّم المفعول الثاني لانه اهمّ وجملة من اتخذ مفعول اوّل لرايت الثاني و (اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا) حافظاً تحفظه عن اتباع هواه؟ لا.

اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ط اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا (۴۴) اَلَمْ تَرَ اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج وَ لَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا (۴۵) ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا (۴۶) وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّ النَّوْمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا (۴۷)

کیا تم نے اس شخص کا جائزہ لیا؟ یعنی تم مجھے بتاؤ وہ شخص جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے۔ اس سے مراد وہ چیز ہے جس کی خواہش کی جاتی ہے یہاں دوسرے مفعول کو پہلے کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور یہ جملہ "من اتخذ" یہ پہلا مفعول ہے اور یہ لفظ رایت کا مفعول ہے جبکہ دوسرا مفعول یہ ہے "کیا تم ان کے وکیل بنو گے" یعنی ان کی حفاظت کرو گے کہ انہیں نفسانی خواہشات کی پیروی سے محفوظ رکھ سکو نہیں"

(اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ) سماع تفهم (اَوْ يَعْقِلُوْنَ) ما تقول لهم (ان) ما (هُمْ اِلَّا كالانعام بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا) اخطا طريقاً منها لانها تنقاد لمن يتعهدها ، وهم لا يطيعون مولاهم المنعم عليهم .

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ان میں سے اکثر لوگ سن سکتے ہیں یہاں سننے سے مراد سمجھنا ہے یا عقل رکھ سکتے ہیں یعنی اس چیز کو سمجھتے ہیں جو تم ان سے کہتے ہو۔ یہ لوگ نہیں ہیں مگر یہ کہ جانوروں کی مانند بلکہ راستے کے اعتبار سے ان سے زیادہ گمراہ ہیں یعنی ان سے زیادہ غلط راستے پر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے جانور جس شخص کے ساتھ ہوتا ہے وہ اس کے حکم کی پیروی کرتا ہے جبکہ یہ لوگ اپنے آقا کے حکم کی فرمانبرداری نہیں کرتے ہیں جس نے انہیں نعمتیں عطا کی ہیں۔

(اَلَمْ تَرَ) تنظر (الى) فعل (رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظل) من وقت الاسفار الى وقت طلوع الشمس (وَلَوْ شَآءَ) ربك (لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا) مقيماً لا يزول بطلوع الشمس (ثُمَّ جَعَلْنَا الشمس عَلَيْهِ) اى الظل (دَلِيْلًا) فلولا الشمس ما عرف الظل .

کیا تم نے دیکھا ہے اپنے پروردگار کے فعل کی طرف کہ اس نے کس طرح سائے کو بڑھایا ہے یعنی روشنی کے وقت سے لے کر سورج نکلنے کے وقت تک اور اگر وہ چاہے یعنی تمہارا پروردگار چاہے تو اسے ساکن کر دے یعنی ایک ہی جگہ ٹھہرا دے کہ سورج نکلنے سے یہ زائل نہ ہو پھر ہم نے سورج کو اس پر یعنی سائے پر دلیل بنایا ہے اگر سورج نہ ہو تو اس سائے کی پہچان نہیں ہو سکتی۔

(ثُمَّ قبضناه) اى الظل الممدود (اِلَيْنَا قَبْضاً يَسِيراً) خفياً بطلوع الشمس .

پھر ہم نے اسے یعنی اس پھیلے ہوئے سائے کو آہستہ آہستہ سمیٹ دیا کہ سورج نکلنے سے وہ چھپ گیا۔

(وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اليل لِبَاساً) ساتراً كاللباس (والنوم سُبَاتاً) راحة للابدان بقطع الاعمال (وَجَعَلَ النهار نُشُوراً) منشوراً فيه لابتغاء الرزق وغيره .

وہی ہے وہ ذات جس نے رات کو تمہارے لئے لباس بنایا ہے۔ یعنی لباس کی طرح پردہ رکھنے والی چیز بنایا ہے اور نیند کو

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (۴۸) لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّ نُسْقِيَهٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا (۴۹) وَلَقَدْ صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا (۵۰)

تمہارے لئے سبات یعنی جسم کو راحت پہنچانے والی چیز بنایا ہے اس دوران ہر قسم کا کام منقطع ہو جاتا ہے اور دن کو "نشور" بنایا ہے یعنی اس میں لوگ پھیل جاتے ہیں۔ رزق کی تلاش کے لئے یا دوسرے کاموں وغیرہ کے لئے۔

(وَهُوَ الذى اَرْسَلَ الرياح) وفي قراء ة: الرِّيحَ (بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ) اى متفرّقة قدّام المطر . وفي قراء ة بسكون الشين تخفيفاً . وفي اخرى بسكونها وفتح النون مصدراً ، وفي أُخرى بسكونها وضم الموحدة بدل النون : اى مبشرات ، ومفرد الاولى : نَشُور ، كرسول والاخيرة : بشير كقدير (وَاَنزَلْنَا مِنَ السماء مَآءً طَهُوراً) مطهّراً .

وہی ہے وہ ذات جس نے ہواؤں کو بھیجا ہے۔ ایک قرأت کے مطابق یہاں پر لفظ "الريح" استعمال ہوا ہے جو اس کی رحمت سے پہلے خوشخبری ہوتی ہیں یعنی جو متفرق ہوتی ہیں اور بارش سے پہلے ہوتی ہیں۔ ایک قرأت میں "ش" کو ساکن پڑھا گیا ہے اور تخفیف کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ایک قرأت کے مطابق اسے ساکن پڑھا گیا ہے اور "ن" پر "فتحہ" ہے۔ اس صورت میں یہ مصدر بن جائے گا اور ایک قرأت کے مطابق اسے ساکن پڑھا گیا ہے اور "ب" پر آنے والی "و" "ن" کے بدل میں ہے۔ یعنی خوشخبری دینے والی۔ تاہم پہلے والی کا مفرد لفظ "نشور" ہوگا جیسے لفظ رسول ہے اور دوسری کا مفرد "بشیر" ہوگا جیسے لفظ "قدیر" ہے اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی نازل کیا ہے۔

(لِنُحْيِيَ بِهِ بَلْدَةً مَّيْتاً) بالتخفيف يستوى فيه المذكر والمؤنث : ذكّره باعتبار المكان (وَنُسْقِيَهِ) اى الماء (مِمَّا خَلَقْنَآ انعاما) ابلًا وبقراً وغنماً (وَاَنَاسِيَّ كَثِيراً) جمع انسان ، واصله : اناسين فأبدلت النون ياء وادغمت فيها الياء ، او جمع انسي .

تا کہ اس کے ذریعے مردہ شہر کو زندہ کر دیں یہ تخفیف کے ساتھ ہے۔ اس میں مذکر اور مؤنث برابر ہیں اور اس کا تذکرہ مکان کے اعتبار سے کیا گیا ہے۔ اور ہم وہ پلائیں یعنی پانی پلائیں اس چیز کو جو ہم نے جانوروں میں سے پیدا کی ہے۔ یعنی اونٹ گائے اور بکریاں اور بہت سے لوگوں کو یہ لفظ اناسی یہ لفظ انسان کی جمع ہے اور اس کی اصل اناسین ہے پھر "ن" کو "ی" سے بدل دیا گیا اور اس میں "ی" کا ادغام کر دیا گیا یا پھر یہ لفظ "انسی" کی جمع ہوگی۔

(وَلَقَدْ صرفناه) اى الماء (بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا) اصله يتذكروا ادغمت التاء في الذال . وفي قراء ة ليذْكُروا بسكون الذال وضم الكاف : اى نعمة الله به (فابى اَكْثَرُ الناس اِلَّا كُفُورًا) جحوداً للنعمة حيث قالوا : مطرنا بنوء كذا .

وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْرًا (۵۱) فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (۵۲) وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا (۵۳) وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ؕ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا (۵۴)

اور تحقیق ہم نے اس کے یعنی پانی کے پھیرے رکھے ہیں۔ ان لوگوں کے درمیان تا کہ وہ نصیحت حاصل کر سکیں یہ لفظ لیذکروا کی اصل "یتذکروا" ہے۔ یہاں "ت" کو "ذ" میں ادغام کر دیا گیا ہے اور ایک قرأت کے مطابق لیذکروا یعنی اس میں "ذ" ساکن ہے اور "ک" پر "ؤ" ہے۔ اس سے مراد اس کے ذریعے ہونے والی اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے' تو اکثر لوگوں نے انکار کیا مگر یہ کہ ناشکری یعنی نعمت کا انکار کرتے ہوئے اور انہوں نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی ہے۔

(وَلَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ نَّذِيْراً) يخوف اهلها ولكن بعثناك الى اهل القرى كلها نذيراً ليعظم اجرك .

اگر ہم چاہتے تو ہم ہر بستی میں ڈرانے والا بھیج سکتے تھے جو اس بستی والوں کو خوف دلاتا' لیکن ہم نے تمہیں تمام بستیوں کی طرف مبعوث کیا ہے۔ ڈرانے والا بنا کر تا کہ تمہارا اجر زیادہ ہو جائے۔

(فَلَا تُطِعِ الكافرين) في هواهم (وجاهدهم بِهٖ) اى القرآن (جِهَاداً كَبِيراً).

تو تم کافروں کی فرمانبرداری نہ کرو یعنی ان کی خواہش نفس کے حوالے سے ان کی بات نہ مانو اور اس کے ذریعے یعنی قرآن کے ذریعے ان کے ساتھ بڑا جہاد کرو۔

(وَهُوَ الذى مَرَجَ البحرين) ارسلهما متجاورين (هذا عَذْبٌ فُرَاتٌ) شديد العذوبة (وهذا مِلْحٌ اُجَاجٌ) شديد الملوحة (وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخاً) حاجزاً لا يختلط احدهما بالآخر (وَحِجْراً مَّحْجُوراً) اى ستراً ممنوعاً به اختلاطهما .

وہی وہ ذات ہے' جس نے دو سمندروں کو ملایا ہے یعنی انہیں اس طرح رکھا ہے' وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ یہ میٹھا اور نہایت شیریں ہے یعنی اس میں مٹھاس زیادہ پائی جاتی ہے اور یہ نمکین کھارا ہے یعنی اس میں نمکینی زیادہ پائی جاتی ہے اور ہم نے ان دونوں کے درمیان برزخ یعنی رکاوٹ رکھی ہے' وہ دونوں ایک دوسرے سے نہیں ملتے ہیں اور ایسی رکاوٹ رکھی ہے' جو بند ہے۔ یعنی ایسا پردہ ہے' جس کی وجہ سے ان دونوں کا ایک دوسرے سے ملنا ممنوع ہے۔

(وَهُوَ الذى خَلَقَ مِنَ الماَء بَشَراً) من المنى انساناً (فَجَعَلَهٗ نَسَباً) ذا نسب (وَصِهْراً) ذا صهر بان يتزوج ذكراً كان او انثى طلباً للتناسل (وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيراً) قادراً على ما يشاء .

وہی وہ ذات ہے' جس نے پانی کے ذریعے بشر یعنی منی کے ذریعے انسان کو پیدا کیا ہے اور اس نے اس انسان کا نسب بنایا

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُهُمْ وَ لَا يَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِيْرًا (۵۵) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا (۵۶) قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا (۵۷) وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا (۵۸)

ہے یعنی اسے نسب والا بنایا ہے اور اس کا ''صہر'' بنایا ہے یعنی اسے سسرالی رشتے والا بنایا ہے یعنی وہ شادی کرتا ہے خواہ وہ مذکر ہو یا مؤنث ہوتا کہ ان کی اولاد کا سلسلہ آگے بڑھ سکے اور تمہارا پروردگار قدرت رکھنے والا ہے یعنی جس چیز کو وہ چاہے اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(وَيَعْبُدُونَ) ای الكفار (مِن دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَنفَعُهُمْ) بعبادته (وَلَا يَضُرُّهُمْ) بتركها وهو الاصنام (وَكَانَ الكافر على رَبِّهِ ظَهِيراً) معيناً للشيطان بطاعته.

اور وہ لوگ عبادت کرتے ہیں یعنی کفار عبادت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ان لوگوں کی جو انہیں نفع نہیں دے سکتے۔ اپنی عبادت کرنے کی وجہ سے اور انہیں نقصان نہیں دے سکتے اس عبادت کو ترک کرنے کی وجہ سے اس سے مراد بت ہیں اور کافر اپنے پروردگار کے مقابلے میں مددگار ہے یعنی شیطان کی فرمانبرداری کر کے اس کی مدد کرتا ہے۔

(وَمَآ ارسلناك إِلَّا مُبَشِّرًا) بالجنة (وَنَذِيرًا) مخوفاً من النار.

اور ہم نے تمہیں صرف خوشخبری سنانے والا یعنی جنت کی خوشخبری سنانے والا بنا کر اور ڈرانے والا یعنی جہنم سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

(قُلْ مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ) ای علی تبليغ ما ارسلت به (مِنْ اَجْرٍ اِلَّا) لكن (مَن شَآءَ اَن يَتَّخِذَ الی رَبِّهِ سَبِيلًا) طريقاً بانفاق ماله في مرضاته تعالى فلا امنعه من ذلك.

تم فرمادو! میں اس پر یعنی اس تبلیغ کے کام پر جس کے ہمراہ مجھے مبعوث کیا گیا ہے۔ تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا البتہ یعنی لیکن جو شخص چاہے وہ اپنے پروردگار کا راستہ اختیار کر لے یعنی اس راستے کو اختیار کر لے جس میں مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے تو میں اسے اس سے نہیں روکوں گا۔

(وَتَوَكَّلْ عَلَى الحي الذی لَا يَمُوتُ وَسَبِّحْ) متلبساً (بِحَمْدِهٖ) ای قل سبحان الله والحمد لله (وكفى بِهٖ بِذُنُوبِ عِبَادِهٖ خَبِيراً) عالماً تعلق به بذنوب.

اور تم اس زندہ ذات پر توکل کرو جسے موت نہیں آئے گی۔ اور تم اس کی حمد کے ہمراہ اس کی تسبیح بیان کرو یعنی تم یہ پڑھو۔ سبحان اللہ والحمد للہ اور وہ (پروردگار) اپنے بندوں کے گناہوں سے باخبر ہونے کے حوالے سے کافی ہے یعنی وہ ان کا علم رکھتا ہے۔ یہاں لفظ بذنوب لفظ خبیر سے متعلق ہے۔

الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ ۚ اَلرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِیْرًا (۵۹) وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا (۶۰) تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا (۶۱)

هو (الذی خَلَقَ السماوات والارض وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّام) من ایام الدنیا : ای فی قدرها لانه لم یکن ثم شمس ولو شاء لخلقهن فی لمحة ، والعدول عنه لتعلیم خلقه التثبت (ثُمَّ استوی عَلَی العرش) هو فی اللغة سریر الملك (الرحمن) بدل من ضمیر استوی : ای استواء یلیق به (فَسْئَلْ) ایها الانسان (بِهٖ) بالرحمن (خَبِیراً) یخبرك بصفاته .

وہی وہ ذات ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان موجود چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا کیا یعنی دنیا کے دنوں کے اعتبار سے چھ دنوں میں ۔ اس سے مراد اس وقت کی مقدار ہے اس کی وجہ یہ ہے اس وقت تو سورج بھی موجود نہیں تھا اور اگر وہ چاہتا تو انہیں ایک لمحے میں پیدا کرسکتا تھا لیکن اس طریقہ کار سے عدول کرنے کی وجہ یہ تھی تاکہ وہ اپنی مخلوق کو اس بات کی تعلیم دے سکے کہ بتدریج کام ہوتا ہے ۔ پھر اس نے عرش پر استوا کیا عرش کا لغوی معنی بادشاہ کا تخت ہے ۔ رحمٰن میں یہ لفظ استوا میں استعمال ہونے والی ضمیر کا بدل ہے یعنی ایسا استوا جو اس کی شان کے لائق ہے تو تم اے انسان! اسی سے یعنی رحمٰن سے مانگو جو خبر رکھنے والا ہے جس نے تمہیں اپنی صفات کے بارے میں خبر دی ہے ۔

(وَاِذَا قِیلَ لَهُمْ) لکفار مکة (اسجدوا للرحمن قَالُوْا وَمَا الرحمن اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا) بالفوقانیة والتحتانیة . والآمر محمد ولا نعرفه ؟ لا (وَزَادَهُمْ) هذا القول (نُفُورًا) عن الایمان .

اور جب ان سے یہ کہا جائے یعنی کفار مکہ سے یہ کہا جائے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ یہ کہتے ہیں ۔ رحمٰن سے مراد کیا ہے کیا ہم اسے سجدہ کریں ۔ جس کے بارے میں تم ہمیں کہہ رہے ہو ۔ اس میں فوقانیہ اور تحتانیہ دونوں ہیں (یعنی یہ غائب کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے اور حاضر کا صیغہ بھی ہوسکتا ہے) اور حکم دینے والی ذات حضرت محمد ﷺ کی ہے ۔ تو ہم تو اسے (یعنی رحمٰن کو) جانتے بھی نہیں ہیں "نہیں" (ہم ایسا نہیں کریں گے) تو اس چیز نے یعنی ان سے جو یہ بات کہی گئی تھی اس نے ان کے متنفر ہونے سے یعنی ایمان سے متنفر ہونے میں اضافہ ہی کیا ۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ۔

قال تعالی : (تَبَارَكَ) تعاظمَ (الذی جَعَلَ فِی السمآء بُرُوجاً) اثنی عشر الحمل والثور والجوزاء والسرطان والاسد ، والسنبلة والمیزان والعقرب والقوس والجدی والدلو والحوت ، وهی منازل الکواکب السبعة السیارة المریخ وله الحمل والعقرب ، والزهرة ولها الثور والمیزان ، وعطارد وله الجوزاء والسنبلة ، والقمر وله السرطان ، والشمس ولها الاسد ، والمشتری وله القوس والحوت ، وزحل وله الجدی والدلو (وَجَعَلَ فِیهَا) ایضاً (سِرَاجاً) هو الشمس (وَقَمَراً مُّنِیراً) فی قراء ة سُرُجاً بالجمع: ای نیرات ، وخص القمر

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّکَّرَ اَوْ اَرَادَ شُکُوْرًا (۶۲) وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (۶۳)

منها بالذکر لنوع فضیلتة.

برکت والی یعنی عظیم ہے وہ ذات جس نے آسمان میں بروج بنائے ہیں۔ حمل، ثور، جوزا، سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، صوت، یہ سات ستارہ نما سیاروں کی مخصوص منازل ہیں۔ ایک سیارہ مریخ ہے' جس کی مخصوص منزل حمل اور عقرب ہے۔ ایک سیارہ زہرہ ہے' جس کی مخصوص منزل ثور اور میزان ہیں۔ ایک سیارہ عطارد ہے' جس کی مخصوص جندل، جوزا اور سنبلہ ہے۔ ایک سیارہ قمر ہے' جس کی مخصوص منزل سرطان ہے۔ ایک شمس ہے' جس کی مخصوص منزل اسد ہے۔ ایک مشتری ہے' جس کی مخصوص منزل قوس اور حوت ہے۔ ایک سیارہ زحل ہے' جس کی مخصوص منزل جدی اور دلو ہے اور اس نے اس میں (یعنی آسمان میں) سراج بھی بنایا ہے۔ اس سے مراد سورج ہے اور روشنی کرنے والا چاند بھی بنایا ہے۔ ایک قرأت کے مطابق لفظ سرجا پڑھا گیا ہے یعنی یہ جمع کے صیغے کے طور پر پڑھا گیا ہے۔ اس سے مراد روشن کرنے والی چیزیں ہیں۔ یہاں بطور خاص ان میں سے چاند کا تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ اس کو ایک گونہ فضیلت حاصل ہے۔

(وَهُوَ الذی جَعَلَ الیل والنهار خِلْفَةً) ای یخلف کل منهما الآخر (لِّمَنْ اَرَادَ اَن یَذَّکَّرَ) بالتشدید والتخفیف کما تقدم: ما فاته فی احدهما من خیر فیفعله فی الآخر (اَوْ اَرَادَ شُکُوراً) ای شکراً لنعمة ربه علیه فیهما.

وہی وہ ذات ہے' جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے آگے پیچھے آنے والا بنایا ہے یعنی ان میں سے ہر ایک دوسرے کے بعد آ جاتا ہے۔ (یہ نصیحت) اس شخص کے لئے ہے' جو نصیحت حاصل کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ یہاں پر لفظ یذکر میں ''شد'' بھی پڑھی گئی ہے اور بغیر شد کے بھی پڑھی گئی ہے۔ جیسا کہ یہ بات پہلے گزر چکی ہے ان دونوں میں سے کسی ایک میں جو بھلائی فوت ہو جاتی ہے' تو وہ دوسرے میں وہ کر دیتا ہے یا جو شخص شکر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یعنی اپنے پروردگار کی اپنے اوپر ہونے والی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہتا ہے' جو ان دونوں میں ہے۔ (یعنی رات اور دن میں ہیں)

(وَعِبَادُ الرحمن) مبتدا، وما بعده صفات له الی اولئك یجزون غیر المعترض فیه (الذین یَمْشُونَ علی الارض هَوْناً) ای بسکینة وتواضع (وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الجاهلون) بما یکرهونه (قَالُواْ سلاما) ای قولًا یسلمون فیه من الاثم.

اور رحمٰن کے بندے یہ لفظ مبتدا ہے اور اس کے بعد اس کی صفات ہیں جو اس لفظ تک ہیں۔ اولئك یجزؤون تاہم جو درمیان میں جملہ معترضہ ہے وہ اس میں شامل نہیں ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو زمین پر آرام سے یعنی سکون اور تواضع سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ انہیں مخاطب کرتے ہیں ایسے الفاظ کے ساتھ جنہیں وہ پسند نہیں کرتے تو وہ یہ کہہ دیتے ہیں سلام ہو یعنی وہ ایسی بات

وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا (۶۴) وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (۶۵) اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (۶۶) وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا (۶۷) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا (۶۸) يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا (۶۹)

کہتے ہیں جس میں وہ گناہ سے محفوظ رہتے ہیں۔

(وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً) جمع ساجد (وقياما) بمعنى قائمين ، اى يصلون بالليل .

وہ لوگ جو اپنے پروردگار کے لئے سجدے کی حالت میں رات بسر کرتے ہیں۔ یہ لفظ ساجد کی جمع ہے اور قیام کرتے ہوئے یعنی وہ رات کے وقت کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے رہتے ہیں۔

(والذين يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصرف عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً) اى لازماً .

اور وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں اے ہمارے پروردگار! ہم سے جہنم کے عذاب کو پھیر دے۔ بے شک اس کا عذاب غرامًا ہے یعنی لازم ہے۔

(اِنَّهَا سَآءَتْ) بئست (مُسْتَقَرّاً وَّمُقَاماً) هى اى موضع استقرار واقامة .

بے شک وہ بہت برا یعنی برا ٹھکانہ اور مقام ہے اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں قرار اور اقامت اختیار کی جاتی ہے۔

(والذين اِذَآ اَنْفَقُوْا) على عيالهم (لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا) بفتح اوله وضمه : اى يضيقوا (وَكَانَ) انفاقهم (بَيْنَ ذلك) الاسراف والاقتار (قَوَاماً) وسطاً .

وہ لوگ جب کچھ خرچ کرتے ہیں یعنی اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہیں تو اس میں اسراف بھی نہیں کرتے اور تنگی بھی نہیں کرتے۔ اس میں پہلے حرف پر زبر پڑھی جائے گی پیش بھی پڑھی جاسکتی ہے یعنی وہ لوگ تنگی نہیں کرتے اور ان کا خرچ کرنا ان دونوں کے درمیان یعنی فضول خرچی اور تنگی کے درمیان ہوتا ہے۔ قوام کے طور پر یعنی درمیانے درجے میں (یعنی میانہ روی کے ساتھ ہوتا ہے)

(والذين لَا يَدْعُوْنَ مَعَ الله الها ءاخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النفس التى حَرَّمَ الله) قتلها (اِلَّا بالحق وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَن يَفْعَلْ ذلك) اى واحداً من الثلاثة (يَلْقَ اَثَاماً) اى عقوبة .

وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے البتہ اس کا معاملہ مختلف ہے وہ لوگ زنا کا ارتکاب نہیں کرتے اور جو شخص وہ کرے یعنی ان تینوں میں سے کسی ایک کام کا ارتکاب کرے تو وہ اپنے ''اثام'' یعنی اس کی سزا کو پالے گا۔

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (۷۰) وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا (۷۱) وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (۷۲) وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّعُمْيَانًا (۷۳)

(يضاعف) وفي قراء ة يضعّف بالتشديد (لَهُ العذاب يَوْمَ القيامة وَيَخْلُدْ فِيهِ) بجزم الفعلين بدلًا ، وبرفعهما استئنافاً (مُهَاناً) حال .

دگنا کر دیا جائے گا ایک قرأت کے مطابق یہ لفظ شد کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اس شخص کے لئے قیامت کے دن عذاب کو اور وہ اس میں رہے گا یہاں دونوں فعلوں کو جزم کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور یہ بدل کے طور پر ہیں' اور اگر ان دونوں کو رفع کے ساتھ پڑھا جائے یہ استئناف کے طور پر ہوں گے۔ ذلت کے ساتھ یہ لفظ حال کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

(إِلَّا مَن تَابَ وَءَامَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صالحا) منهم (فاولئك يُبَدِّلُ الله سَيِّئَاتِهِمْ) المذكورة (حسنات) في الآخرة (وَكَانَ الله غَفُوراً رَّحِيماً) اى لم يزل متصفاً بذلك .

ماسوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لے آئیں اور نیک اعمال کریں۔ یعنی ان لوگوں میں سے جو ایسا کریں' تو اللہ تعالیٰ ان کی برائیوں کو جن کا ذکر کیا گیا ہے تبدیل کر دے گا نیکیوں میں۔ یعنی آخرت میں ایسا کرے گا اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور وہ اس صفت کے ساتھ ہمیشہ متصف رہے گا۔

(وَمَن تَابَ) من ذنوبه من غير ذكر (وَعَمِلَ صالحا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى الله مَتاباً) اى يرجع اليه رجوعاً فيجازيه خيراً .

اور جو شخص توبہ کر لے اپنے ان گناہوں سے جو اس کے علاوہ ہیں' جن کا ذکر کیا گیا ہے اور نیک عمل کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح توبہ کرے گا یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا رجوع کرے گا' جو اس کے بدلے میں اسے برابر کی بھلائی ملے گی۔

(والذين لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ) اى الكذب والباطل (وَإِذَا مَرُّواْ بِاللَّغْوِ) من الكلام القبيح وغيره (مَرُّواْ كِراماً) معرضين عنه .

اور وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے یعنی جھوٹ اور باطل گواہی نہیں دیتے اور جب وہ کسی لغو چیز کے پاس سے گزرتے ہیں خواہ وہ برا کلام ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو تو ''کرام'' کے طور پر گزرتے ہیں۔ یعنی اس سے اعراض کرتے ہوئے گزرتے ہیں۔

(وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُواْ) وعظوا (بئايات رَبّهِمْ) اى القرآن (لَمْ يَخِرُّواْ) يسقطوا (عَلَيْهَا صُمّاً وَعُمْيَاناً) بل خرّوا سامعين ناظرين منتفعين .

اور وہ لوگ کہ جب انہیں نصیحت کی جائے یعنی انہیں وعظ کیا جائے۔ ان کے پروردگار کی آیات کے ذریعے یعنی قرآن کے ذریعے تو وہ نہیں گرتے ہیں اس پر بہرے ہو کر اور اندھے ہو کر بلکہ وہ اسے سن کر اسے دیکھتے ہوئے اور اس سے نفع حاصل کرتے

وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (۷۴) اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا (۷۵) خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا (۷۶) قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا (۷۷)

ہوئے گرتے ہیں۔

(والذين يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ ازواجنا وذرياتنا) بالجمع والافراد (قُرَّةِ اَعْيُنٍ) لنا بان نراهم مطيعين لك (واجعلنا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً) في الخير.

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں سے ہمیں ہبہ کر دے اسے جمع کے طور پر بھی پڑھا گیا ہے اور مفرد کے طور پر بھی پڑھا گیا ہے۔ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک جو ہمیں یوں ملے کہ ہم جب انہیں دیکھیں' تو وہ تیرے فرمانبردار ہوں اور تو ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنادے یعنی بھلائی کے کاموں میں (امام بنادے)

(أولئك يُجْزَوْنَ الغرفة) الدرجة العليا في الجنة (بِمَا صَبَرُوْا) على طاعة الله (وَيُلَقَّوْنَ) بالتشديد والتخفيف مع فتح الياء (فِيهَا) في الغرفة (تَحِيَّةً وسلاما) من الملائكة.

یہی وہ لوگ ہیں' جنہیں غرفہ بدلے کے طور پر دیا جائے گا۔ یہ جنت میں بلند درجہ ہے۔ اس چیز کی وجہ سے جوانہوں نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے حوالے سے صبر سے کام لیا اور اس میں یعنی اس غرفہ میں ان سے ملاقات کی جائے گی۔ یہ لفظ شد کے ساتھ اور تخفیف کے ساتھ ہے اور یا پر زبر کے ساتھ ہے۔ تحیت اور اسلام کے ساتھ یہ فرشتوں کی طرف سے ہوگا۔

(خالدين فِيهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرّاً وَّمُقَاماً) موضع اقامة لهم و اولئك وما بعده خبر عباد الرحمن المبتدا

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے وہ اچھا ٹھکانہ اور رہنے کی جگہ ہے۔ یعنی ان کے قیام کرنے کا مقام ہے۔ یہ اولئک اور اس کے بعد آنے والے الفاظ "عبادالرحمٰن" والے مبتدا کی خبر ہے۔

(قُلْ) يا محمد لاهل مكة (مَا) نافية (يَعْبَؤُا) يكترث (بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ) اياه في الشدائد فيكشفها (فَقَدْ) اى فكيف يعبا بكم وقد (كَذَّبْتُمْ) الرسول والقرآن؟ (فَسَوْفَ يَكُونُ) العذاب (لِزَاماً) ملازماً لكم في الآخرة بعد ما يحل بكم في الدنيا، فقُتل منهم يوم بدر سبعون، وجواب لولا دلّ عليه ما قبله.

تم فرمادو! یعنی اے محمد ﷺ تم اہل مکہ سے کہہ دو "ما" یہ نافیہ ہے۔ میرے پروردگار کی بارگاہ میں تمہاری کوئی قدر نہ ہو۔ اگر تم مصیبت کے وقت اس سے دعا نہ مانگتے ہو اور وہ اس مصیبت کو دور نہ کر دیتا ہو تو پھر وہ تمہاری کیسے پروا کر سکتا ہے' جبکہ تم نے رسول اور قرآن کی تکذیب کی ہے اور عنقریب عذاب لازم ہو جائے گا۔ یہ تمہیں آخرت میں مل جائے گا۔ اس کے بعد کہ دنیا میں بھی کچھ تمہارے لئے حلال ہوا ہے اور ان کفار میں سے غزوۂ بدر کے موقع پر 70 افراد مارے گئے تھے۔ یہاں پر لفظ "لولا" کا جواب وہ ہے۔ جس پر اس کے پہلے کے الفاظ دلالت کرتے ہیں۔

سورة فجر

مكية خمس آيات

سورۃ فجر مکی سورت ہے اور اس کی تیس آیات ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالْفَجْرِ (۱) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (۲) وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ (۳) وَ الَّيْلِ اِذَا يَسْرِ (۴) هَلْ فِیْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِیْ حِجْرٍ (۵) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ (۶) اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ (۷)

(والفجر) ای فجر کل یوم .

فجر کی قسم ہے یعنی ہر دن کی فجر (صبح صادق) کی قسم ہے۔

(وَلَيَالٍ عَشْر) ای عشر ذی الحجة .

اور دس راتوں کی قسم ہے یعنی ذوالحج کی دس راتوں کی۔

(والشفع) الزوج (والوتر) بفتح الواو وکسرها لغتان : الفرد .

جفت یعنی جوڑے اور "وتر" اس میں واؤ پر زبر بھی پڑھی گئی ہے اور زیر بھی پڑھی گئی ہے یعنی طاق کی قسم ہے۔

(والیل اِذَا يَسْر) مقبلًا ومدبراً .

اور رات کی قسم ہے جب وہ رخصت ہوتی ہے جب وہ آتی اور جاتی ہے۔

(هَلْ فِي ذلك) القسم (قَسَمٌ لِّذِی حِجْر) عقل ؟ وجواب القسم محذوف ای : لتعذبن یا کفار مکة .

کیا اس میں یعنی قسم میں کسی حجر والے یعنی عقل والے کے لئے قسم ہے یہاں پہ قسم کا جواب محذوف ہے یعنی اے مکہ کے کفار تمہیں ضرور عذاب دیا جائے گا۔

(اَلَمْ تَرَ) تعلم یا محمد (كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بعَاد) ؟ .

کیا تم نے دیکھا، یعنی اے محمد ﷺ کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا۔

(اِرَمَ) هي عاد الاولى ، فارم عطف بيان او بدل ، ومنع الصرف للعلمية والتانيث (ذَاتِ العماد) ای الطول . كان طول الطويل منهم اربعمائة ذراع .

الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ (۸) وَ ثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ (۹) وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ (۱۰) الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ (۱۱) فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ (۱۲) فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ (۱۳) اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ (۱۴) فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْٓ اَكْرَمَنِ (۱۵)

ارم یہ پہلے والی عاد قوم ہے۔ ارم عطف بیان ہے یا بدل ہے اور یہ غیر منصرف یعنی علم اور مؤنث ہونے کی وجہ سے ہے' جو ستون والی تھی یعنی جو لمبے تھے۔ ان کا طویل شخص بھی چار سو ہاتھ جتنا ہوتا تھا۔

(التی لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی البلاد) فی بطشهم وقوتهم .

یہ وہ لوگ ہیں' کہ ان کے جیسے شہروں میں پیدا نہیں کئے گئے۔ یعنی ان کی گرفت کے حساب سے اور ان کی قوت کے حساب سے۔

(وَثَمُودَ الذین جَابُوْا) قطعوا (الصخر) جمع صخرة واتخذوها بیوتاً (بالواد) وادی القری .

اور قوم ثمود جس نے کاٹ دیا چٹانوں کو یہ لفظ صخرۃ کی جمع ہے اور اس نے انہیں گھر بنالیا۔ وادی میں یعنی وادی قریٰ میں

(وَفِرْعَوْنَ ذِی الاوتاد) کان یتد اربعة اوتاد یشدّ الیها یدی ورجلی من یعذبه .

اور وہ فرعون جو میخوں والا ہے' جسے وہ سزا دیتا تھا اسے چار کیل لگوا دیتا تھا دونوں ہاتھوں پر اور دو دونوں پاؤں پر۔

(الذین طَغَوْا) تجبروا (فِی البلاد) .

جنہوں نے شہروں میں سرکشی اختیار کی۔

(فَاَكْثَرُوْا فِیْهَا الفساد) القتل وغیره .

انہوں نے ان شہروں میں بکثرت فساد کیا یعنی قتل وغیرہ کیا۔

(فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ) نوع (عَذَاب) .

تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا کوڑا برسایا۔ یعنی ایک مخصوص قسم کا عذاب نازل کیا۔

(اِنَّ رَبَّكَ لبالمرصاد) یرصد اعمال العباد فلا یفوته منها شیء لیجازیهم علیها .

بے شک تمہارا پروردگار گھات میں ہے یعنی وہ اپنے بندوں کے اعمال کو نوٹ کر رہا ہے' تا کہ وہ انہیں ان کی جزا دے اور اس سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی۔

(فَاَمَّا الانسان) الکافر (اِذَا مَا ابتلاه) اختبره (رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ) بالمال وغیره (وَنَعَّمَهٗ فَیَقُولُ رَبِّی اَكْرَمَنِ) .

جہاں تک انسان کا یعنی کافر شخص کا تعلق ہے' تو جب پروردگار اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے' تا کہ جان لے تو اسے مال اور

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابۡتَلٰـهُ فَقَدَرَ عَلَیۡهِ رِزۡقَهٗ فَیَقُوۡلُ رَبِّیۡۤ اَهَانَنِ (۱۶) كَلَّا بَلۡ لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الۡیَتِیۡمَ (۱۷) وَلَا تَحٰٓضُّوۡنَ عَلٰی طَعَامِ الۡمِسۡكِیۡنِ (۱۸) وَتَاۡكُلُوۡنَ التُّرَاثَ اَكۡلًا لَّمًّا (۱۹) وَّتُحِبُّوۡنَ الۡمَالَ حُبًّا جَمًّا (۲۰) كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الۡاَرۡضُ دَكًّا دَكًّا (۲۱)

دیگر چیزوں کے ذریعے عزت عطا کرتا ہے اور نعمتیں عطا کرتا ہے۔ تو وہ بندہ یہ کہتا ہے میرے پروردگار نے میری عزت افزائی کی ہے۔

(وَاَمَّآ اِذَا مَا ابتلاہ) ربه (فَقَدَرَ) ضیق (عَلَیۡهِ رِزۡقَهٗ فَیَقُوۡلُ رَبِّی اهانن) .

اور جب وہ پروردگار اسے آزمائش میں مبتلا کرتا ہے اور اس کا رزق اس کے لئے تنگ کر دیتا ہے' تو وہ یہ کہتا ہے۔ میرے پروردگار نے میری تذلیل کی ہے۔

(كَلَّا) ردع ، ای لیس الاکرام بالغنی ، والاهانة بالفقر ، وانما هو بالطاعة والمعصیة ، وکفار مکة لا ینتبهون لذلك (بَل لَّا تُكۡرِمُوۡنَ الیتیم) لا یحسنون الیه مع غناهم او لا یعطونه حقه من المیراث .

لفظ کلا، ردع یعنی (ڈانٹنے) کے لئے ہے یعنی خوشحال شخص کی عزت افزائی اور غریب کی رسوائی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو اطاعت اور گناہ کی وجہ سے ہوتا ہے' لیکن مکہ کے کفار اس سے آگاہ نہیں ہیں' لیکن تم لوگ یتیموں کی عزت افزائی نہیں کرتے یعنی تم ان کے ساتھ ان کے خوشحال ہونے کے باوجود اچھا سلوک نہیں کرتے اور ان کا وراثت میں حق نہیں دیتے۔

(وَلَا یَحُضُّوۡنَ) انفسهم ولا غیرهم (یَحُضُّ علی طَعَام) ای اطعام (المسکین) .

اور تم لوگ ترغیب نہیں دیتے۔ اپنے آپ کو بھی اور دوسروں کو بھی کھانے کی یعنی کھلانے کی غریب کو۔

(وَیَاۡكُلُوۡنَ التراث) المیراث (اَكۡلًا لَّمًّا) ای شدیداً ، لِلَمِّهم نصیب النساء والصبیان من المیراث مع نصیبهم منه او مع مالهم .

اور تم لوگ میراث کو کھا لیتے ہو مکمل طور پر یا مراد اس شخص پر سختی کرنا ہے' جو خواتین اور بچوں کی وراثت میں سے حصے کو کھا جانے کا ارادہ کرتا ہے باوجود یکہ انہیں اس شخص کی وراثت میں سے بھی حصہ ملتا ہے یا وہ ان کے مال کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

(وَیُحِبُّوۡنَ المال حُبًّا جَمًّا) ای : کثیراً فلا ینفقونه ، وفی قراءة بالفوقانیة فی الافعال الاربعة .

اور تم مال سے شدید یعنی بکثرت محبت رکھتے ہو وہ لوگ اسے خرچ نہیں کرتے تھے۔ ایک قرأت کے مطابق چاروں افعال میں فوقانیہ ہوگا۔

(كَلَّا) ردع لهم عن ذلك (اِذَا دُكَّتِ الارض دَكًّا دَكًّا) زلزلت حتی ینهدم کل بناء علیها وینعدم .

کلا یہ ان لوگوں کو اس عمل سے جھڑکنے کے لئے ہے' جب زمین کو پاش پاش کر دیا جائے گا یعنی اس پہ زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ اس میں موجود ہر عمارت منہدم ہو جائے گی اور معدوم ہو جائے گی۔

وَّجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۲۲) وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى (۲۳) يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ (۲۴) فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ (۲۵) وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ (۲۶)

(وَجَآءَ رَبُّكَ) ای امره (والملك) ای الملائكة (صَفًّا صَفًّا) حال ، ای مصطفين او ذوی صفوف كثيرة

اور تمہارا پروردگار آئے گا یعنی اس کا حکم آئے گا اور ملک یعنی فرشتے صف بنا کر کھڑے ہوئے ہوں گے یعنی ان کی حالت یہ ہو گی کہ انہوں نے صفیں بنائی ہوئی ہوں گی یا مطلب یہ ہے ان کی بہت زیادہ صفیں ہوں گی۔

(وَجَآءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ) تقاد بسبعين الف زمام ، كل زمام بايدى سبعين الف ملك لها زفير وتغيظ (يَوْمَئِذٍ) بدل من اذا وجوابها (يَتَذَكَّرُ الانسان) ای الكافر ما فرط فيه (وانى لَهُ الذكرى) ؟ استفهام بمعنى النفی ، ای لا ينفعه تذكره ذلك .

اور اس دن جہنم کو لایا جائے گا یعنی اسے ستر ہزار لگاموں کے ذریعے کھینچ کر لایا جائے گا اور ہر ایک لگام ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ وہ آوازیں نکال رہی ہوگی اور جوش مار رہی ہوں گی۔ اس دن یہ اذا کا بدل ہے اور اس کا جواب یہ ہے انسان یاد کرے گا یعنی کافر یاد کرے گا۔ اس چیز کو جو اس نے آگے بھیجی تھی اور اب اس کے لئے یاد کرنے کا وقت کہاں ہے۔ یہ استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی اب اس کا یاد کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا۔

(يَقُوْلُ) مع تذكره (يَا) للتنبيه (لَيْتَنِي قَدَّمْتُ) الخير والايمان (لِحَيَاتِي) الطيبة فی الآخرة او وقت حياتی فی الدنيا .

وہ یہ کہے گا یعنی یاد کرنے کے ساتھ یہ کہے گا اے یہ تنبیہ کے لئے ہے "کاش" میں نے آگے بھیجا ہوتا یعنی بھلائی اور ایمان میں سے آگے بھیجا ہوتا اپنی زندگی کے لئے یعنی آخرت میں اچھی زندگی کے لئے یا دنیا میں اپنی زندگی کے دوران آگے بھیجا ہوا ہوتا۔

(فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ) بكسر الذال (عَذَابَهُ) ای الله (اَحَدٌ) ای لا يكله الى غيره .

تو اس دن عذاب نہیں دے گا یہاں پر "ذ" پر "زیر" ہے۔ اس کا عذاب یعنی اللہ کا عذاب کوئی اور یعنی اللہ تعالیٰ اس عذاب کو کسی دوسرے کے سپرد نہیں کرے گا۔

(وَ) كذا (لا يُوثِقُ) بكسر الثاء (وَثَاقَهُ اَحَدٌ) وفی قراءة بفتح الذال والثاء فضمير عذابه و وثاقه للكافر ، والمعنى : لا يعذب احد مثل تعذيبه ولا يوثق مثل ايثاقه .

اور اسی طرح کوئی نہیں باندھے گا یہاں پر "ث" پر زبر ہے اس کے باندھنے کو کوئی ایک ایک قرأت کے مطابق (لفظ یعذب) میں "ذ" پر (لفظ یوثق میں) "ث" پر زبر ہے۔ اس صورت میں لفظ عذابہ اور لفظ وثاقہ کی ضمیر کافر کے لئے ہوگی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس طرح کافر کو عذاب دیا جائے گا۔ اس کی مانند کسی کو نہیں دیا جائے گا اور جس طرح کافر کو باندھا جائے گا اس کی مانند کسی کو

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲۷) ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً (۲۸) فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ (۲۹) وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ (۳۰)

نہیں باندھا جائے گا۔

(يا ايتها النفس المطمئنة) الآمنة وهي المؤمنة .

اے مطمئن نفس یعنی امن والے نفس اس سے مراد مومن نفس ہے۔

(ارجعي الى رَبِّكِ) يقال لها ذلك عند الموت ، اى : ارجعي الى امره وارادته (رَّاضِيَةً) بالثواب (مَّرْضِيَّةً) عند الله بعملك ، اى جامعة بين الوصفين وهما حالان ويقال لها في القيامة :

تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ آؤ۔ یہ اس سے موت کے وقت کہا جائے گا یعنی اس کے حکم اور اس کے ارادے کی طرف واپس آ جاؤ۔ راضی ہوتے ہوئے اس کے ثواب سے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوتے ہوئے اپنے عمل کی وجہ سے یعنی جو دونوں صفات کا جامع ہو اور یہ دونوں حال ہیں اور قیامت کے دن اس سے کہا جائے گا۔

- (فادخلي في) جملة (عِبَادِي) الصالحين .

تم داخل ہو جاؤ میرے نیک بندوں میں۔

(وادخلي جَنَّتي) معهم .

اور تم داخل ہو جاؤ ان کے ساتھ میری جنت میں۔

سورۃ البلد

یہ سورۃ مکی ہے اور اس کی آیات بیس ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اُقۡسِمُ بِهٰذَا الۡبَلَدِ (۱) وَاَنۡتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الۡبَلَدِ (۲) وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (۳) لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ كَبَدٍ (۴) اَيَحۡسَبُ اَنۡ لَّنۡ يَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ (۵)

(لا) زائدة (أُقۡسِمُ بهذا البلد) مكة.

''لا'' یہ زائدہ ہے میں اس شہر کی قسم اٹھاتا ہوں یعنی مکہ کی۔

(وَاَنۡتَ) يا محمد (حِلٌّ) حلال (بهذا البلد) بان يحل لك فتقاتل فيه، وقد انجز الله له هذا الوعد يوم الفتح. فالجملة اعتراض بين المقسم به وما عطف عليه.

اور تم اے محمد ﷺ حلال ہو جاؤ گے اس شہر میں یعنی تمہارے لئے یہ حلال ہو جائے گا کہ تم اس میں جنگ کر سکو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فتح مکہ کے دن اپنے اس وعدے کو پورا کر دیا تو اب جس چیز کے ساتھ قسم کھائی گئی اور جو اس پر عطف کیا گیا اس کے درمیان یہ جملہ معترضہ ہوگا۔

(وَوَالِدٍ) اى آدم (وَمَا وَلَدَ) اى ذريته و ما بمعنى مَن.

اور والد یعنی حضرت آدم علیہ السلام کی قسم ہے اور جو اس کی اولاد ہے یعنی جو ان کی ذریت ہے۔ یہاں پر ''ما'' یہ ''من'' کے معنی میں ہے۔

(لَقَدۡ خَلَقۡنَا الانسان) اى الجنس (فِي كَبَدٍ) نصب وشدة يكابد مصائب الدنيا وشدائد الآخرة.

ہم نے انسان کو یعنی انسانوں کی جنس کو پیدا کیا ہے۔ مشقت میں یعنی شدت اور سختی میں کہ وہ دنیاوی مصائب کا سامنا بھی کرتا ہے اور آخرت کی شدت کا بھی سامنا کرے گا۔

(اَيَحۡسَبُ) ايظن الانسان، قوىّ قريش، وهو ابو الاشدين (او: الاشدّ، أُسيد بن كلدة الجُمحى، وامثاله) بقوّته (ان) مخففة من الثقيلة واسمها محذوف، اى انه (لَّن يَقۡدِرَ عَلَيۡهِ اَحَدٌ) والله قادر عليه

يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا (۶) اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ (۷) اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ (۸) وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ (۹) وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ (۱۰) فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ (۱۱) وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ (۱۲)

کیا وہ سمجھتا ہے یعنی کیا انسان یہ گمان کرتا ہے۔ اس سے مراد قریش کا طاقتور ترین شخص ہے اور وہ ابوالاشدین یا ابوالاشد تھا، (اس کا نام) اسید بن کلدہ جمحی (تھا)' یہ اور اس کی مانند (دیگر افراد مراد ہیں) کیا وہ اپنی قوت کی وجہ سے یہ سمجھتا تھا کہ یہاں پر لفظ ''ان'' تخفیف کے ساتھ ہے اور ثقیلہ کی جگہ ہے اور اس کا اسم محذوف ہے۔ یعنی وہ شخص ایسا ہے' اس پر کوئی قادر نہیں ہوسکے گا جبکہ اللہ تعالیٰ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

(يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ) على عداوة محمد (مَالًا لُّبَداً) كثيرًا بعضه على بعض .

وہ یہ کہتا ہے میں نے ضائع کردیا ہے یعنی حضرت محمد ﷺ کی عداوت میں ایسا کیا ہے۔ بہت سے مال کو یعنی بکثرت مال کو۔

(اَيَحْسَبُ اَن) اى انه (لَّمْ يَرَهُ اَحَدٌ) فيما انفقه فيعلم قدره ؟ والله عالم بقدره وانه ليس مما يتكثر به ومجازيه على فعله السّيىء .

کیا وہ یہ سمجھتا ہے' اسے کوئی نہیں دیکھ رہا۔ یعنی اس چیز کو جو وہ خرچ کررہا ہے۔ صرف وہی اس کی مقدار جانتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی مقدار جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ یہ بات بھی جانتا ہے' وہ مال زیادہ بھی نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے اس برے عمل کا بدلہ اسے ضرور دے گا۔

(اَلَمْ نَجْعَل) استفهام تقرير ، اى جعلنا (لَّهُ عَيْنَيْن) ؟ .

کیا انہوں نے بنائے نہیں ہیں۔ یہاں پر استفہام پختہ کرنے کے لئے ہے یعنی ہم نے بنائی ہیں۔ اس کے لئے دو آنکھیں۔

(وَلِسَاناً وَّشَفَتَيْنِ)

اور زبان اور دو ہونٹ

(وهديناه النجدين) ؟ بيّنا له طريق الخير والشر .

اور ہم نے دو ابھری ہوئی چیزوں کی طرف اس کی رہنمائی کی ہے یعنی ہم نے اس کے لئے بھلائی اور برائی کے راستے کو بیان کردیا ہے۔

(فَلا) فهلا (اقتحم العقبة) جاوزها ؟ .

تو پھر کیوں وہ اس گھاٹی کو عبور نہیں کرتا۔ یعنی اس سے آگے نہیں گزر جاتا۔

(وَمَا ادراك) اعلمك (مَا العقبة) التي يقتحمها تعظيماً لشانها ، والجملة اعتراض . وبيّن سبب جوازها بقوله :

اور تمہیں کیا پتا! یعنی تمہیں کس نے بتانا ہے' وہ گھاٹی کیا ہے' جسے وہ دشوار سمجھ رہا ہے۔ یہاں اس گھاٹی کی اہمیت کا اظہار کرنا

فَكُّ رَقَبَةٍ (۱۳) اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ (۱۴) يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (۱۵) اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ (۱۶) ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ (۱۷) اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ (۱۸) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ (۱۹)

مقصود ہے اور جملہ معترضہ ہے اور اس کے جواز کے سبب کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا (جو اگلی آیت میں ہے)

(فَكُّ رَقَبَةٍ) من الرق بان يعتقها .

وہ گردن کو آزاد کرنا ہے۔ یعنی غلامی سے یوں کہ اسے آزاد کر دیا جائے۔

(اَوْ اطعام فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ) مجاعة .

یا پھر مسغبہ یعنی بھوک والے دن کھانا کھلانا ہے۔

(يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ) قرابة .

ایسے یتیم کو جو قریبی رشتے دار ہو یعنی جس کے ساتھ رشتے داری ہو۔

(اَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ) اى لصوق بالتراب لفقره ، وفي قراءة بدل الفعلين مصدران مرفوعان مضاف الاوّل لرقبة ، ومنوّن الثاني ، فيقدر قبل العقبة اقتحام . والقراءة المذكورة بيانه .

یا ایسے مسکین کو جو مٹی والا ہو یعنی جو اپنی غربت کی وجہ سے مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو اور ایک قرأت کے مطابق دونوں فعلوں کی جگہ دو مصدر ہیں اور ان دونوں کو مرفوع پڑھا گیا ہے۔ پہلے والا رقبہ کی طرف مضاف ہے اور دوسرے پر تنوین پڑھی گئی ہے تو اب یہاں لفظ العقبہ سے پہلے اقتحام محذوف مانا جائے گا اور مذکورہ قرأت اس کا بیان ہو گی۔

(ثُمَّ كَانَ) عطف على اقتحم و ثم للترتيب الذكرى ، المعنى كان وقت الاقتحام (مِنَ الذين ءَامَنُوْا وَتَوَاصَوْا) اوصى بعضهم بعضاً (بالصبر) على الطاعة وعن المعصية (وَتَوَاصَوْا بالمرحمة) الرحمة على الخلق .

''پھر ہو'' یہ عطف ہے لفظ اقتحام پر اور لفظ ثم ترتیب کے لئے ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے' جس وقت اقتحام ہوا اس وقت ایمان والے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری پر گناہوں سے بچنے پر اور ایک دوسرے کو رحمت کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یعنی مخلوق پر رحمت کرنے کی۔

(اولئك) الموصوفون بهذه الصفات (اصحاب الميمنة) اليمين .

وہ لوگ یعنی جو لوگ ان صفات سے متصف ہیں۔ وہ دائیں طرف والے ہیں۔

(والذين كَفَرُوا بنا ياتنا هُمْ اصحاب المشئمة) الشمال .

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا وہ بائیں طرف والے ہیں۔

عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ (۲۰)

(عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ) بالهمزة والواو بدله ، مطبقة .
ان لوگوں پر تہہ در تہہ آگ ہوگی یہ ''ء'' کے ساتھ ہے اور اس کا بدل ''و'' ہے یعنی ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہوگی۔ (یعنی تہہ در تہہ ہوگی)

سورۃ الشمس

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس کی پندرہ آیات ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَ الشَّمْسِ وَضُحٰهَا (۱) وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا (۲) وَ النَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا (۳) وَ الَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا (۴) وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا (۵)

(والشمس وضحاها) ضوئها .
سورج کی اور اس کی دھوپ یعنی روشنی کی قسم ہے۔
(والقمر اِذَا تلاها) تبعها طالعاً عند غروبها .
اور چاند کی قسم ہے جب وہ اس کے پیچھے آئے یعنی اس کی پیروی کرے یعنی اس کے غروب ہونے کے وقت وہ طلوع ہو جائے۔
(والنهار اِذَا جلاها) بارتفاعه .
اور دن کی قسم ہے جب وہ اسے روشن کردے یعنی سورج کے بلند ہونے سے وہ روشن ہو جائے۔
(والیل اِذَا يغشاها) يغطيها بظلمته ، و (اذا) فی الثلاثة لمجرد الظرفية والعامل فيها فعل القسم .
اور رات کی قسم ہے جب وہ اسے ڈھانپ لے۔ یعنی اپنی تاریکی کے ذریعے اسے ڈھانپ لے۔ ان تینوں جگہوں پر لفظ اذا صرف ظرفیت کے لئے ہے اور اس میں عمل کرنے والی چیز قسم کا فعل ہے۔
(والسمآء وَمَا بناها) .

وَ الْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا (۶) وَ نَفْسٍ وَّ مَا سَوّٰهَا (۷) فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا (۸) قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا (۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا (۱۰) كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَآ (۱۱) اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰهَا (۱۲) فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا (۱۳)

اور آسمان کی قسم ہے اور اسے بنانے والے کی قسم ہے۔

(والارض وَمَا طحاها) بسطها .

اور زمین کی قسم ہے اور اسے بچھانے والے یعنی پھیلانے والے کی قسم ہے۔

(وَنفس) بمعنی نفوس (وَمَا سواها) فی الخلقة و ما فی الثلاثة مصدرية او بمعنی من .

اور نفس کی قسم ہے یہ نفوس کے معنی میں ہے اور اس کی قسم ہے' جس نے اسے برابر کیا ہے یعنی تخلیق میں برابر کیا ہے ان تینوں جگہ میں استعمال ہونے والا لفظ ''ما'' یا تو مصدر یہ ہے یا ''من'' کے معنی میں ہے۔

(فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وتقواها) بیّن لها طریقی الخیر والشر ، واخر التقوی رعاية لرؤوس الآی ، وجواب القسم :

پھر اس نے اس کے فجور اور اس کی پرہیز گاری کو اس میں الہام کیا یعنی اس نے اس نفس کے لئے بھلائی اور برائی کے راستے کو بیان کر دیا۔ یہاں تقویٰ کو بعد میں اس لئے ذکر کیا گیا ہے' تا کہ آیات کے اختتام (کے وزن کا خیال رکھا جا سکے) ان تمام قسموں کا جواب یہ ہے۔ (جو اگلی آیت میں مذکور ہے)

(قَدْ اَفْلَحَ) حذفت منه اللام لطول الكلام (مَن زكاها) طهرها من الذنوب .

وہ شخص کامیاب ہو گیا یہاں پر ''ل'' کو حذف کر دیا گیا ہے' تا کہ کلام طویل نہ ہو جائے۔ جس نے اس کا تزکیہ کر لیا یعنی جس نے اسے گناہوں سے پاک کر لیا۔

(وَقَدْ خَابَ) خسر (مَن دساها) اخفاها بالمعصية . واصله دسسها ابدلت السين الثانية الفاً تخفيفاً .

اور وہ شخص برباد ہو گیا یعنی خسارے کا شکار ہو گیا جس نے اسے چھپا دیا یعنی گناہوں کے ذریعے اسے پوشیدہ کر دیا۔ یہ اصل میں لفظ دسسها تھا۔ اس میں دوسری ''س'' کو ''ا'' میں تبدیل کر دیا گیا تا کہ تخفیف ہو جائے۔

(كَذَّبَتْ ثَمُودُ) رسولها صالحاً (بطغواها) بسبب طغيانها .

ثمود نے اپنے رسول حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی اپنی سرکشی کے ساتھ یعنی اپنی سرکشی کی وجہ سے۔

(اِذِ انبعث) اسرع (اشقاها) واسمه (قدار) الی عقر الناقة برضاهم .

جب چلا یعنی تیزی سے چلا ان کا بدبخت شخص جس کا نام قدار تھا تا کہ ان لوگوں کی رضامندی کی وجہ سے اس اونٹنی کے پاؤں کاٹ دے۔

فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوّٰهَا (۱۴) وَ لَا يَخَافُ عُقْبٰهَا (۱۵)

(فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰه) صالح (نَاقَةَ اللّٰه) اى ذروها (وسقياها) شربها في يومها وكان لها يوم ولهم يوم .

تو اللہ کے رسول حضرت صالح علیہ السلام نے ان سے کہا یہ اللہ کی اونٹنی ہے اسے چھوڑ دو اور اس کے پینے کو بھی چھوڑ دو۔ یعنی اس کے اپنے مخصوص دن میں پینے کو چھوڑ دو۔ اس کی وجہ یہ ہے اس اونٹنی کے لئے ایک مخصوص دن تھا۔ باقی سب لوگوں کے لئے ایک مخصوص دن تھا۔

(فَكَذَّبُوْهُ) في قوله ذلك عن الله المرتب عليه نزول العذاب بهم ان خالفوه (فَعَقَرُوْهَا) قتلوها ليسلم لهم ماء شربها . (فَدَمْدَمَ) اطبق (عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ) العذاب (بِذَنْبِهِمْ فسواها) اى الدمدمة عليهم . اى عمهم بها فلم يفلت منه احد .

تو انہوں نے حضرت صالح علیہ السلام کی تکذیب کی۔ ان کی بات کے بارے میں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے اور اس کے نتیجے میں ان پر عذاب نازل ہوگا اگر وہ لوگ حضرت صالح علیہ السلام کی مخالفت کریں گے' تو ان لوگوں نے اس اونٹنی کو مار دیا۔ یعنی اسے قتل کر دیا تا کہ اس کے پینے کا حصہ بھی ان لوگوں کو مل جائے' تو تہہ در تہہ ان پر ان کے پروردگار نے عذاب نازل کیا ان کے اس گناہ کی وجہ سے اور اسے برابر کر دیا یعنی اس تہہ در تہہ کو ان پر ایسے کیا' کہ وہ ان سب پر حاوی ہو گیا اور ان میں سے کوئی ایک بھی نہیں [illegible] سکا۔

(وَلَا) بالواو والفاء (يَخَافُ) تعالى (عقباها) تبعتها .

اور اس نے اس کے پیچھے یعنی اس کے بعد کی صورت حال کا خوف نہیں کیا۔ یہاں پر لفظ "ولا" [illegible]

سورۃ الیل

یہ مکی ہے اور اس میں اکیس آیات ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰى (۱) وَ النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى (۲) وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَ الۡاُنۡثٰٓى (۳) اِنَّ سَعۡيَكُمۡ لَشَتّٰى (۴) فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰى وَ اتَّقٰى (۵)

(والیل اِذَا یغشی) بظلمته کل ما بین السماء والارض .

رات کی قسم ہے جب وہ چھا جائے یعنی اپنی تاریکی کے ساتھ چھا جائے اور ہر اس چیز پر جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

(والنهار اِذَا تجلی) تکشف وظهر ، و (اذا) في الموضعين لمجرد الظرفية والعامل فيها فعل القسم.

اور دن کی قسم ہے جب وہ روشن ہو جائے یعنی جب وہ واضح کردے اور ظاہر کردے یہاں پر دونوں جگہ پر لفظ اذا ظرفیت کے لئے استعمال ہوا ہے اور یہاں عمل کرنے والی چیز قسم کا فعل ہے۔

(وَمَا) بمعنى من او مصدرية (خَلَقَ الذكر والانثى) آدم وحوّاء وكل ذكر وكل انثى ، والخنثى المشكل عندنا ذكر او انثى عند الله تعالى ، فيحنث بتكليمه من حلف لا يكلم ذكراً ولا انثى .

اور "ما" یہ "من" کے معنی میں ہے یا مصدریہ ہے جس نے مذکر اور مؤنث کو پیدا کیا۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام اور سیدہ حوا رضی اللہ عنہا کو پیدا کیا اور ہر مذکر اور ہر موث جسے ہم ہیجڑا سمجھتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مذکر یا مؤنث۔ اس کی دلیل یہ ہے اگر کوئی شخص یہ قسم اٹھائے کہ وہ کسی مذکر یا کسی مؤنث۔ کے ساتھ کلام نہیں کرے گا (تو ہیجڑے کے ساتھ کلام کرنے سے اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

(اِنَّ سَعۡيَكُمۡ) عملكم (لشتى) مختلف فعامل للجنة بالطاعة وعامل للنار بالمعصية .

بے شک تمہاری کوشش یعنی تمہارا عمل مختلف صورتوں میں ہے۔ کچھ لوگ فرمانبرداری کی شکل میں جنت کے لئے عمل کرتے ہیں اور کچھ لوگ گناہوں کی شکل میں جہنم کے لئے عمل کرتے ہیں۔

(فَاَمَّا مَنۡ اعطى) حق الله (واتقى) الله .

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق کو ادا کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى (۶) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى (۷) وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى (۸) وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى (۹) فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى (۱۰) وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى (۱۱) اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى (۱۲) وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى (۱۳) فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى (۱۴)

(وَصَدَّقَ بِالْحسنى) اى بلا اله الا الله في الموضعين .

اوراچھائی یعنی لا الٰہ الا اللہ کی تصدیق کرتا ہے دونوں جگہ پر یہی مراد ہے۔

(فَسَنُيَسِّرُهٗ لليسرى) للجنة .

تو ہم اس کے لئے آسانی کی چیز یعنی جنت کو آسان کردیں گے۔

(وَاَمَّا مَن بَخِلَ) بحق الله (واستغنى) عن ثوابه .

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے حق کے بارے میں بخل سے کام لے اور اس کے ثواب سے بے نیازی اختیار کرلے۔

(وكَذَّبَ بالحسنى) .

اوراچھائی (یعنی لا الٰہ الا اللہ) کی تکذیب کرے۔

(فَسَنُيَسِّرُهٗ) نهيئه (للعسرى) للنار .

تو ہم اس کے لئے آسان کردیں گے یعنی ہم اس کے لئے تیار کردیں گے تنگی کو یعنی جہنم کو۔

(وَمَا) نافية (يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗ إِذَا تردى) في النار .

اوراس کا مال اس کے کوئی کام نہیں آسکے گا' جب وہ جہنم میں گر جائے گا۔

(اِنَّ عَلَيْنَا للهدى) تبيين طريق الهدى من طريق الضلال ليمتثل امرنا بسلوك الاول ونهينا عن ارتكاب الثاني .

بے شک ہدایت کے بارے میں بتانا ہمارے ذمے ہے یعنی گمراہی کے راستے کے مقابلے میں حق کے راستے کو واضح کردینا تاکہ پہلے راستے پر چل کروہ آدمی ہمارے احکام پر عمل پیرا ہوسکے اور ہم نے دوسرے کے ارتکاب سے منع کیا ہے۔

(وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ والاولى) اى الدنيا فمن طلبهما من غيرنا فقد اخطا .

اور آخرت اور پہلے والی یعنی دنیا ہماری ہی ہیں' تو جو شخص ہمارے علاوہ کسی اور سے ان دونوں کو طلب کرتا ہے وہ غلطی کرتا ہے۔

(فَاَنْذَرْتُكُمْ) خوفتكم يا اهل مكة (نَاراً تلظى) بحذف احدى التاء ين من الاصل وقرىء (تتلظى) بثبوتها ، اى تتوقد .

تو میں تمہیں ڈرارہا ہوں یعنی اے اہل مکہ میں تمہیں خوف زدہ کررہا ہوں۔ اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ یہاں پر ایک "ت" کو حذف کردیا گیا ہے۔ اصل سے، اور اس کے ثبوت کی تلاوت بھی کی جاتی ہے۔ یعنی وہ آگ بھڑکتی ہے۔

لا یَصْلٰـھَآ اِلَّا الْاَشْقَی (۱۵) اَلَّـذِیْ کَـذَّبَ وَتَوَلّٰی (۱۶) وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی (۱۷) اَلَّـذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی (۱۸) وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی (۱۹) اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی (۲۰) وَلَسَوْفَ یَرْضٰی (۲۱)

(لا یصلاها) یدخلها (اِلَّا الاشقی) بمعنی الشقی.

اس تک نہیں پہنچے گا یعنی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ ماسوائے اس شخص کے جو بدبخت ہو یہ شقی کے معنی میں ہے۔

(الذی کَذَّبَ) النبی (وتولی) عن الایمان وهذا الحصر مؤول لقوله تعالی (وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَن یشاء) (4:48) فیکون المراد الصلی المؤبد.

جس نے نبی کی تکذیب کی اور ایمان سے منہ پھیر لیا۔ اس حصر کی تاویل کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ذریعے وہ "اس کے علاوہ جسے چاہے اس کی مغفرت کرسکتا ہے"۔ لہٰذا دوزخ میں داخل ہونے سے مراد یہ ہے' وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔

(وَسَیُجَنَّبُهَا) یبعد عنها (الاتقی) بمعنی التقی.

اور اس سے بچ جائے گا یعنی دور ہوگا۔ پرہیزگار شخص یہ "تقی" کے معنی میں ہے۔

(الذی یُؤْتِیْ مَالَهٗ یتزکی) متزکیاً به عند اللّٰه تعالی بان یخرجه لله تعالی لا ریاء ولا سمعة فیکون زاکیاً عند اللّٰه تعالی، وهذا نزل فی الصدیق رضی اللّٰه تعالی عنه لما اشتری بلالًا المعذب علی ایمانه واعتقه، فقال الکفار انما فعل ذلك لید کانت له عنده فنزلت.

جو پاکیزگی کے حصول کے لئے اپنا مال دیتا ہے۔ یعنی اس عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزگی بھی حاصل کرلیتا ہے' وہ اس مال کو اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتا ہے۔ دکھاوے کے لئے اور شہرت کے لئے نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزہ ہوجاتا ہے۔ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ جب انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو خرید لیا تھا۔ جنہیں ایمان لانے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا تھا اور انہوں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد کردیا تھا تو کفار نے یہ کہا تھا کہ ابوبکر نے ایسا اس لئے کیا ہے' بلال نے اس پر کوئی احسان کیا ہوگا' تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (یعنی اگلی آیت نازل ہوئی)

(وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تجزی)۔ "اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں ہے' جس کا بدلہ دیا جائے۔"

(اِلَّا) لکن فعل ذلك. (ابتغاء وَجْهِ رَبِّهِ الاعلی) ای طلب ثواب اللّٰه.

الا یعنی اس نے ایسا اس لئے کیا ہے' تاکہ اپنے بلند و برتر پروردگار کی رضا حاصل کرلے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے اجر و ثواب کی طلب میں ایسا کیا ہے۔

(وَلَسَوْفَ یرضی) بما یُعطاه من الثواب فی الجنة، والآیة تشمل من فعل مثل فعله رضی اللّٰه تعالی عنه فیبعد عن النار ویثاب.

تو وہ عنقریب راضی ہوجائے گا یعنی وہ اسے جنت میں اس کا ثواب عطا کرے گا اور یہ آیت ہر اس شخص کے لئے ہے' جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے اعمال کرے گا۔ وہ بھی جہنم سے دور ہوجائے گا اور اسے بھی ثواب ملے گا۔